لمسِ قربت

از قلم فروا خالد

حویلی کے در و دیوار پر آج اداسی کی دبیز چادر تنی ہوئی تھی، جیسے کنکریٹ کے ان ڈھانچوں کو بھی آنے والے کسی ہولناک طوفان کا ادراک ہو چکا ہو۔ فضا میں پھیلا ہوا بوجھ شبرہ کے اعصاب پر سوار ہو رہا تھا۔ حویلی کے چاروں طرف گارڈز کی غیر معمولی چہل پہل اور ان کے ہاتھوں میں لہراتی جدید رائفلیں کسی بڑے معرکے کی غماز تھیں۔ شبرہ، جو اس وسیع و عریض حویلی میں آج اکیلی تھی، اس وقت ایک عجیب سی بے چینی کا شکار تھی۔ اس نے صبح سے کچھ

نہیں کھایا تھا۔ وہ منتظر تھی کہ کب اس کے بابا اور بھائی لوٹیں گے اور وہ ان کے ساتھ بیٹھ کر اطمینان اور پر سکون انداز میں ڈنر کرے گی۔۔۔۔

باہر موسم کا مزاج بھی برہم تھا۔ سیاہ بادلوں نے آسمان کو اپنے حصار میں لے رکھا تھا اور رہ رہ کر ہونے والی کڑک دل کو دہلا دیتی تھی۔ شبرہ ٹیرس پر کھڑی اس کے سنگ مرمر کے ستون سے ٹیک لگائے، اپنی مخروطی انگلیاں آپس میں پیوست کیے گیٹ کی طرف نظریں جمائے ہوئے تھی۔۔۔

اس کے دل کی بے چینی ہر گزرتے لمحے کے ساتھ بڑھتی جا رہی تھی۔۔۔ ابھی تک ان لوگوں کی کوئی خبر نہیں آئی تھی اسے۔۔۔

اس کے بابا... اس کا فخر تھے۔ وہ بابا جنہیں دنیا ایک بے رحم انسان کہتی تھی، شبرہ کی نظر میں وہ معاشرے کے ناسوروں کو جڑ سے اکھاڑنے والے ایک مجاہد تھے۔۔۔

اس کے بابا اور بھائی تابش، قانون کی آڑ میں چھپے ہوئے ان 'کالی بھیڑوں' کا صفایا کر رہے تھے۔۔۔ جو غریبوں کا خون چستی ہیں۔ اسے اپنے بابا کی طاقت اور تابش بھائی کی شجاعت پر اندھا یقین تھا۔

اور پھر... منصور خان۔۔۔۔۔اس کے بچپن کا ہمسفر۔۔۔۔۔جس کے تصور سے ہی اس کے دل کی دھڑکن تیز ہوئی تھی۔۔۔۔۔

منصور کا نام ذہن میں آتے ہی شبرہ کے لرزتے لبوں پر ایک دلآویز مسکراہٹ رقص کرنے لگی۔وہ جو اس کے لیے تپتے صحرا میں ٹھنڈی ہوا کا جھونکا تھا۔۔۔۔۔۔

کل ان کا نکاح تھا،وہ بندھن جس کا خواب اس نے بچپن سے دیکھا تھا۔۔۔۔۔۔۔

منصور اس کے بابا کا دستِ راست تھا،اس کے بھائی کا جگری یار اور شبرہ کی زندگی کا کل اثاثہ۔۔۔۔۔۔

منصور کی محبت اس کے لیے ایک ایسی پناہ گاہ تھی جہاں وہ دنیا بھر کے دکھ بھول جایا کرتی تھی۔

وہ اپنی زندگی کی ان تین اہم ترین ہستیوں کے خیالوں میں گم کھڑی تھی۔۔۔جب اس کا دھیان یکدم بدلتے موسم کی جانب گیا تھا۔۔۔

اچانک موسلا دھار بارش شروع ہو گئی۔پانی کی موٹی بوندیں برآمدے کے فرش پر رقص کرنے لگیں، مگر شبرہ وہیں کھڑی رہی۔۔۔۔

اسی لمحے اس کا ہاتھ میں پکڑا اسیل فون بجنے لگا تھا۔۔ مشی کی کال دیکھ اس کے لبوں پر بہت ہی دلفریب مسکان آن ٹھہری تھی۔۔۔ اس نے فوراً سے پہلے کال پک کی تھی۔۔۔۔

"کیسی ہیں آپا۔۔۔؟؟؟"

فون آن کرتے ہیں اس کی چہکتی ہوئی آواز سپیکر سے ابھری تھی۔۔۔

"میں بالکل ٹھیک ہوں۔۔۔ میری پرنسز کیسی ہے۔۔۔۔"

شبرہ کے لبوں پر بہت ہی دلفریب مسکان آن ٹھہری تھی۔۔۔ مشی اس کی چھوٹی بہن تھی۔۔۔۔ اور تعلیم کے سلسلے میں ملک سے

باہر رہ رہی تھی۔۔۔اس نے کل نکاح میں آنا تھا۔۔ مگر پھر چھٹیاں نہ ملنے کی وجہ سے نہیں آپائی تھی۔۔۔

"ہمیشہ کی طرح بہت پیاری۔۔ آپا میرا بہت دل چاہ رہا ہے کل آپ کے نکاح میں شرکت کرنے کو۔۔۔ مگر۔۔۔"

وہ مصنوعی افسردگی سے بولتی گاڑی میں آن بیٹھی تھی۔۔اس نے سب کو یہی بتایا تھا کہ وہ نہیں آسکتی۔۔ لیکن وہ سرپرائز دینے کی خاطر ایسا کہہ رہی تھی۔۔۔ وہ پاکستان پہنچ چکی تھی۔۔ اور اس وقت گاڑی میں بیٹھ کر اسی کے پاس آرہی تھی۔۔۔

"ہمہ میں بہت مس کروں گی تمہیں۔۔۔لیلی بھی نہیں ہے۔۔۔تم دونوں کی ہی بہت ضرورت ہو گی مجھے کل۔۔۔۔۔۔۔"

اس نے اداسی سے کہا تھا۔۔۔لیلی اس کی بہت قریبی دوست اور منصور کی کزن تھی۔۔۔وہ اپنے کسی سیمنار کے سلسلے میں دوسرے شہر میں تھی۔۔۔اس کا آپانا بھی مشکل تھا کل۔۔۔۔۔

کچھ دیر مشی سے بات کرنے کے بعد اس نے کال بند کر دی تھی۔۔۔اس بات سے انجان کی مشی اسے سرپرائز دینے والی تھی۔۔۔

اس نے لیلی کا نمبر ملایا تھا۔۔ مگر اس کی کال کاٹ دی گئی تھی۔۔ وہ حیران ہوئی تھی۔۔ جب سے اس کی اور منصور کے نکاح کی ڈیٹ فکس ہوئی تھی۔۔۔ لیلی نے اس سے رابطہ بالکل منقطع کر دیا تھا۔۔۔

وہ یہ بات سمجھ نہیں پا رہی تھی۔۔ ایسا کیوں ہوا تھا۔۔۔ مگر وہ اس وقت کسی بھی بات کی ٹینشن لے کر اپنا دن خراب نہیں کرنا چاہتی تھی۔۔ کل اس کی زندگی کا سب سے خوبصورت دن تھا۔۔۔

جس میں وہ سب اچھا اچھا ہی سوچنے کا ارادہ رکھتی تھی۔۔۔ اسے منصور خان سے بے پناہ محبت تھی۔۔۔ وہ اس شخص کی سنگت کو

اپنی زندگی کا سب سے بڑا خواب مانتی تھی۔۔۔اس شخص نے بھی اسے ہمیشہ بہت محبت دی تھی۔۔۔

اس کا ہمیشہ بہت خیال رکھا تھا۔۔۔اس پر جان نچھاور کرتا تھا وہ۔۔۔۔پھر کیسے نہ محبت ہوتی اسے منصور خان سے۔۔۔۔

اس کا لباس بارش کی بوچھاڑ سے بھیگنے لگا، لیکن اسے ہوش کہاں تھا؟ وہ توان آنکھوں کے تصور میں گم تھی جو کل اسے اپنا بنانے والی تھیں۔

تبھی... دور سے گاڑیوں کی ہیڈ لائٹس کی چمک اندھیری سڑک کو چیرتی ہوئی دکھائی دی تھی۔۔۔۔

شبرہ کا چہرہ روشن ہوا تھا۔۔۔۔۔۔

ایک فاتحانہ مسکراہٹ اس کے لبوں پر آئی تھی۔۔۔۔۔۔۔

"آ گئے میرے فاتح لوٹ آئے۔۔۔۔۔"

اس نے مسکراتے چہرے کے ساتھ ان گاڑیوں کی جانب دیکھا تھا۔۔۔ اور سیڑھیاں اترنے کے لیے قدم بڑھا دیئے تھے۔۔۔۔

لیکن... جیسے جیسے گاڑیاں قریب آئیں۔۔۔۔۔۔ شبرہ کے قدم منجمد ہوتے گئے تھے۔۔۔۔ گاڑیوں کی رفتار وہ نہیں تھی جو فتح کے بعد ہوتی تھی۔۔۔۔۔۔

ہارن کی وہ مخصوص گونج غائب تھی جو حویلی کے دربانوں کو ان کی آمد کی اطلاع دیتی تھی۔۔۔۔ گاڑیاں بے ترتیب انداز میں، گھسٹتی ہوئی حویلی کے وسیع پورچ میں آکر رکی تھیں۔۔۔۔

یہ کسی فاتح کا استقبالیہ جلوس نہیں تھا، یہ ایک ماتمی قافلہ تھا۔۔۔۔

شبرہ کا دل دہل اٹھا تھا۔۔۔۔ اس نے لرزتے وجود کے ساتھ آگے بڑھنے کی کوشش کی تھی۔۔۔۔ مگر اس کے قدم زمین میں جکڑے جا رہے تھے۔۔۔۔ اس کی آنکھوں سے مارے خوف کے آنسو چھلک پڑے تھے۔۔۔۔

گاڑیوں کے دروازے کھلے اور۔وہ تمام گارڈز جو اس کے بابا اور بھائی کے ساتھ اتھ گئے تھے۔۔۔۔

سر جھکائے، زخمی حالت میں باہر نکلے تھے۔۔۔۔۔۔۔ان کے چہروں پر وہ وحشت اور شکست تھی جس نے شبرہ کے خون کو رگوں میں منجمد کر دیا تھا۔۔۔۔

"بابا؟"

اس کے حلق سے ایک نحیف سی آواز نکلی تھی۔۔۔جو وہ خود بھی سن نہیں پائی تھی۔۔۔۔

پھر اس نے دیکھا... گارڈز نے پچھلی گاڑیوں کے دروازے کھولے اور وہاں سے وہ بوجھ نکالنے لگے جسے دیکھ کر آسمان کی بجلی بھی مارے اذیت کے بادلوں میں چھپ گئی تھی۔۔۔۔

دو لاشیں... خون میں لت پت۔ سفید کفن نما کپڑے اب سرخ ہو چکے تھے۔۔۔۔ بارش کا پانی ان کے زخموں سے رستے خون کو فرش پر پھیلا رہا تھا۔۔۔۔۔۔

شبرہ کے پاؤں تلے سے زمین نکل گئی تھی۔۔۔۔

وہ دوڑتی ہوئی ان کے قریب پہنچی تھی۔۔۔۔۔۔ سامنے اس کے بابا، اس کا مان، اس کا غرور بے جان پڑے تھے۔۔۔۔۔

ان کے برابر میں اس کا جوان بھائی تابش، جس کی آنکھیں اب بھی ادھ کھلی تھیں، جیسے وہ اپنی بہن کو آخری بار دیکھنا چاہتا ہو۔۔۔۔

وہ متحوش سی ان لاشوں کا تکے گئی تھی۔۔۔اگلے ہی لمحے پورے فضا اس کی چیخوں سے گونج اٹھی تھی۔۔۔بارش کا شور تو کہیں دب گیا تھا اس کی چیخوں کے آگے۔۔۔۔۔

آس پاس کھڑے گارڈز نگاہیں جھکائے شکست خوردہ سے کھڑے تھے۔۔۔۔

"بابا! بھائی! اٹھیں نا! دیکھیں میں آپ کا انتظار کر رہی تھی۔۔۔ آپ۔۔۔آپ اٹھیں نا۔۔۔پلیز ایسا نہ کریں میرے ساتھ۔۔۔

مم۔۔۔میں مر جاؤں گی۔۔۔۔ مت کریں ایسا۔۔۔ آپ میری ہر بات مانتے تھے نا۔۔۔ پلیز اب بھی مان لیں۔۔۔ آخری بار۔۔۔ آئندہ کبھی ضد نہیں کروں گی۔۔۔۔ خدا کے لیے ایسا مت کریں۔۔۔

اٹھیں نا بابا۔۔۔ تابش بھائی آپ۔۔۔۔ آپ کو پتا ہے مجھے ایسا مذاق پسند نہیں ہے۔۔۔ مت کریں میرے ساتھ ایسا۔۔۔۔"

شبرہ ان کے قریب فرش پر گر پڑی تھی۔۔۔۔۔۔اس کا قیمتی دوپٹہ کیچڑ اور خون میں لتھڑ گیا تھا۔۔۔۔

مگر اسے پرواہ کس کی تھی؟ اس نے اپنے بابا کا سر اپنی گود میں لیا

تھا۔۔۔۔۔ ان کا چہرہ جو ہمیشہ رعب و دبدبے سے دمکتا تھا، اب

زرد اور بے حس تھا۔۔۔۔

"کون۔۔۔۔۔ کس نے کیا یہ؟"

وہ دھاڑی تھی۔۔۔۔ اس کی چیخ حویلی کے در و دیوار سے ٹکرا کر

واپس آئی تھی۔۔۔

کسی لٹے پٹے۔۔۔۔ ہارے ہوئے انسان کی طرح وہ نازک سی لڑکی

صدمے سے چور پھوٹ پھوٹ کر رو رہی تھی۔۔۔۔ اس کا پورا

لباس لہولہان ہو چکا تھا۔۔۔۔ بارش سے بھیگتے وہ زمین پر بیٹھی

اپنے بابا اور بھائی کے سر گود میں رکھے ان کے چہرے پر بارش کے قطرے پڑنے سے بچا رہی تھی۔۔۔۔

"کس نے کیا ہے یہ۔۔۔۔مجھے جاننا ہے اس درندے کا نام۔۔۔۔ چھوڑوں گی نہیں میں کسی کو۔۔۔ مجھ سے میرا سب کچھ چھین لیا جس نے۔۔ میں اس کی زندگی برباد کر دوں گی۔۔۔۔"

"بی بی جی۔۔۔۔ وہ ایک اے ایس پی۔۔۔۔اس نے پولیس مقابلے میں گھیر لیا تھا۔ ہم سنبھل نہ پائے۔ اس نے... اس نے صاحب اور چھوٹے صاحب کو خود گولی ماری۔۔۔۔"

ایک زخمی گارڈ نے لرزتی آواز میں جواب دیا تھا۔۔۔ وہ سب بھی

گہرے صدمے میں تھے۔۔۔

آج تک کبھی پولیس محکمے میں سے کسی نے دستگیر خان کی جانب آنکھ

اٹھا کر دیکھنے کی جرأت بھی نہیں کی تھی۔۔۔ مگر اس اے ایس پی

نے جو کیا تھا۔۔۔ وہ ان کے تصور میں بھی نہیں تھا۔۔۔

شبرہ کی آنکھوں میں خون اتر آیا تھا۔۔۔۔

اس کے بابا، جنہیں دنیا مسیحا کے نام سے جانتی تھی۔۔۔

انہیں ایک عام سے پولیس والے نے مٹی میں ملا دیا؟ صدمہ، کرب اور پھر ایک بے نام سی نفرت اس کے وجود میں لہرانے لگی تھی۔۔۔۔

اسی اثناء میں تیسری گاڑی سے منصور کو نکالا گیا تھا۔۔۔۔

وہ زندہ تھا، مگر اس کا جسم گولیوں سے چھلنی تھا۔۔۔۔وہ نیم بے ہوشی کی حالت میں شبرہ کا نام پکار رہا تھا۔۔۔

شبرہ نے تڑپ کر اس کی جانب دیکھا تھا۔۔وہ بھی زخموں سے چور تھا۔۔۔اس کی حالت بھی بہت خراب تھی ۔۔ مگر ہاسپٹل

جانے کے بجائے اس نے وہاں شبرہ کے پاس آنے کو ترجیح دی تھی۔۔۔۔

وہ جانتا تھا کہ شبرہ کی حالت اس وقت کیسی تھی۔۔۔۔

اس کے پیچھے اور بھی بہت ساری گاڑیاں آئی تھیں۔۔۔۔

رونے پیٹنے کی آوازیں بلند ہوئی تھیں۔۔۔۔۔اس کی سوتیلی ماں رومیلہ بیگم۔۔۔۔جو ہمیشہ اس سے خار کھاتی تھیں۔۔۔۔

سینہ کوبی کرتی باہر آئی تھیں۔۔۔۔وہ رو رہی تھی، شاید اپنے شوہر کے لیے یا شاید اس طاقت کے چھن جانے کے خوف سے۔۔۔۔۔۔

مگر اس کی نظروں میں شبرہ کے لیے اب بھی وہی نفرت تھی، جیسے وہ اس سب کا ذمہ دار شبرہ کی منحوس قسمت کو قرار دے رہی ہوں۔۔۔۔

شبرہ نے کرب زدہ انداز میں آسمان کی طرف سر اٹھایا تھا۔۔۔۔۔ بارش کا پانی اس کے آنسوؤں میں شامل ہو کر گالوں سے بہہ رہا تھا۔۔۔۔۔۔

اس نے اپنے بابا کے ٹھنڈے ہاتھ کو چوما اور ایک ایسا عہد کیا جس نے فضا میں لرزہ طاری کر دیا تھا۔۔۔۔

"میں وعدہ کرتی ہوں بابا... میں اس وردی والے کو جینے نہیں دوں گی۔۔۔۔ جس نے آپ کو مجھ سے چھینا ہے۔۔۔۔ جس نے میرا گھر برباد کیا، میں اس کی نسلیں مٹا دوں گی۔۔۔۔

آپ کو میری آنکھوں میں آنسو پسند نہیں تھے نا۔۔۔ آپ کی شبرہ اب روئے گی نہیں... اب وہ خون کے آنسو رلائے گی۔۔۔۔۔

ہر اس انسان کو۔۔۔ جو آپ کا خون بہانے کا سبب بنا ہے۔۔۔"

اس رات حویلی میں ڈنر کی میز نہیں سجی تھی۔۔۔۔

بلکہ انتقام کی ایک ایسی آگ بھڑکی جس نے ایک معصوم لڑکی کو ایک خطرناک گینگسٹر کی بیٹی سے خود ایک 'گینگسٹر' میں تبدیل کر دیا تھا۔۔۔۔۔

اس کا بچپن، اس کی سادگی اور اس کی مسکراہٹ، سب اس بارش کے پانی کے ساتھ بہہ گئے، پیچھے رہ گئی تو صرف ایک سلگتی ہوئی نفرت۔۔۔۔۔

اسی لمحے ایک اور گاڑی وہاں ان رکی تھی۔۔۔۔ جس سے اترتی مشی نے پتھریلی نگاہوں سے سامنے کا قیامت خیز منظر دیکھا تھا۔۔۔ وہ تو یہاں اپنی بہن اور بابا کو سرپرائز دینے آئی تھی۔۔۔

مگر تقدیر نے اسے اپنے بھیانک سرپرائز سے دوچار کر دیا تھا۔۔۔۔۔ وہ حواس کھوتی وہیں گرتی چلی گئی تھی۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

حویلی کا وہ برآمدہ جہاں کچھ دیر پہلے شبرہ اپنے خوابوں کے محل سجا رہی تھی۔۔۔۔۔ اب ایک مقتل کا منظر پیش کر رہا تھا۔۔۔۔۔۔

بارش کی شدت میں اضافہ ہو چکا تھا۔۔۔۔۔۔ جیسے قدرت اس خون آلود کہانی پر پردہ ڈالنے کی کوشش کر رہی ہو۔

شبرہ کے سفید لباس پر اس کے باپ اور بھائی کا لہو کسی نقشے کی طرح پھیل چکا تھا۔۔۔۔۔۔

اس نے اپنی سوتیلی ماں کی دھاڑیں مار کر رونے کی آوازیں سنیں، جو حویلی کے دالان میں بین کر رہی تھی۔۔۔۔۔۔

مگر شبرہ کی آنکھوں میں آنسو منجمد ہو چکے تھے۔۔۔۔۔

صدمہ جب حد سے گزر جائے تو انسان پتھر کا ہو جاتا ہے۔۔۔ اور شبرہ اس وقت سنگِ مرمر کی اس مورتی کی مانند تھی جس کے اندر انتقام کا لاوا پک رہا تھا۔

منصور کو اسٹریچر پر ڈال کر اندرونی کمرے میں منتقل کیا جا رہا تھا۔ اس کی نیم وا آنکھیں شبرہ کو تلاش کر رہی تھیں۔۔۔۔۔

شبرہ اٹھی۔۔۔اس کے قدموں میں وہ لرزش نہیں تھی جو ایک یتیم بیٹی کے قدموں میں ہونی چاہیے تھی۔۔۔بلکہ ان میں وہ ٹھہراؤ تھا جو کسی طوفان کے آنے سے پہلے فضا میں طاری ہوتا ہے۔۔۔۔

وہ منصور کے سرہانے جا بیٹھی تھی۔۔۔۔ منصور کا ہاتھ تھاما۔۔۔۔جو گولیوں کی تپش اور خون کے اخراج سے ٹھنڈا پڑ رہا تھا۔۔۔

"مجھے معاف کر دو شبرہ۔۔۔میں نے بہت کوشش کی۔۔۔ مگر میں۔۔۔میں نہیں بچا پایا دستگیر چچا اور تابش کو۔۔۔بہت بڑی سازش ہوئی ہے ہمارے خلاف۔۔"

منصور نے ٹوٹتی آواز میں کہا تھا۔۔۔ شبرہ نے اذیت سے آنکھیں میچ لی تھیں۔۔۔اس نے آج سے پہلے منصور کو اتنا کمزور، لاچار اور بے بس پہلے کبھی نہیں دیکھا تھا۔۔۔

"وہ... وہ اے ایس پی... وہ بہت زیادہ خطرناک ہے۔۔۔وہ اسی مشن پر ہے۔۔۔وہ بچا کھچا سب بھی ختم کر دے گا۔۔۔"

منصور اس وقت بہت زیادہ اذیت میں تھا۔۔۔

شبرہ نے منصور کا ہاتھ مضبوطی سے بھینچا تھا۔۔۔۔۔اس کی آنکھوں میں ایک عجیب سی وحشت ناک چمک تھی۔۔۔۔

"جتنی سازش کرنی تھی وہ کر چکا۔۔۔اب مزید نہیں۔۔۔۔۔

اب برباد وہ ہونگے جنہوں نے ہمیں برباد کیا ہے۔۔۔۔۔ منصور! تم نے آج تک میری آنکھوں میں صرف محبت دیکھی ہے نا؟ اب تم ان آنکھوں میں اس پولیس والے کی موت دیکھو گے۔۔۔۔وہ اے ایس پی... جس نے میرے بابا کو، میرے جوان بھائی کو مجھ سے چھینا... وہ اب اپنی زندگی کی دعائیں مانگے گا۔۔۔۔

وہ تڑپے گا اور میں اس کی موت کا تماشا دیکھوں گی۔۔۔۔تب ہی اس دل کو سکون ملے گا۔۔۔"

منصور نے اس کی بات سنتے کچھ بولنا چاہا تھا۔۔۔ مگر وہ اس وقت دوائیوں کے زیر اثر تھا۔۔۔اس کے حواس اس کا ساتھ چھوڑنے لگے تھے۔۔۔وہ غنودگی میں جا چکا تھا۔۔۔۔

شبرہ خاموشی سے وہاں سے اٹھ آئی تھی۔۔۔۔

جب سامنے ہی اسے رومیلہ بیگم کھڑی نظر آئی تھیں۔۔۔ شبرہ کے قدم رک گئے تھے۔۔۔

ان کا چہرہ آنسوؤں سے تر تھا مگر نظروں میں وہی پرانی دشمنی تھی۔۔۔۔۔۔۔وہ شدید نفرت کرتی تھیں شبرہ سے۔۔۔اور وہ یہ بات بہت اچھے سے جانتی تھی۔۔۔

"تم پہلے دن سے منحوس ہو۔۔۔۔سیاہ بخت۔۔ تمہاری منحوسیت کھا گئی میرے شوہر اور بیٹے کو؟ ہمیشہ سے کہتی تھی کہ تو اس گھر کے لیے بدشگونی ہے۔ تیرے نکاح کی تاریخ کیا طے ہوئی، میرا ہنستا بستا اجاڑ دیا تو نے!"

وہ ہمیشہ کی طرح اس پر زہر اگل رہی تھیں۔۔

شبرہ نے مڑ کر اپنی سوتیلی ماں کی طرف دیکھا۔ وہ شبرہ جس نے آج تک پلٹ کر جواب نہیں دیا تھا، آج اس کی نظریں اتنی تیکھی تھیں کہ رومیلہ بیگم بھی اپنی جگہ حیران ہوئی تھیں۔۔۔

"کس گھر کی بات کر رہی ہیں آپ۔۔۔ جسے اپنے ہاتھوں سے برباد کر کے گئی تھیں آپ۔۔۔ آپ بھول رہی ہیں میرے باپ کو چھوڑ چکی ہیں آپ۔۔۔ خود اس گھر کی دہلیز عبور کر کے گئی تھیں۔۔۔ اس لیے اب یہ دکھاوے کا ماتم کرنے کی ضرورت ہرگز نہیں ہے۔۔۔

آپ کو آپ کے حصے کی جائیداد مل جائے گی۔۔۔"

شبرہ کی آواز سپاٹ اور برف جیسی ٹھنڈی تھی۔۔۔۔۔رومیلہ بیگم نے اس کے ریوڑ دیکھ نخوت سے پہلو بدلہ تھا۔۔۔

"میرے بابا کوئی عام انسان نہیں تھے۔۔۔وہ ایک سلطنت کے مالک تھے۔۔۔اور ان کی سلطنت کا وارث اب میں ہوں۔ آپ کو اگر ماتم کرنا ہے تو اندر جا کر کریں، باہر مجھے ان لوگوں سے حساب لینا ہے جو میرے بابا کے ساتھ گئے تھے اور زندہ لوٹ آئے۔

اپنی بات کہتی وہ وہاں سے ہٹ گئی تھی۔۔۔جبکہ اس کے تیور دیکھ رومیلہ بیگم کتنی ہی دیر اپنی جگہ سے ہل بھی نہیں پائی تھیں۔۔۔

یہ وہ پہلے والی شبرہ تو کہیں سے نہیں لگی تھی انہیں۔۔۔۔جو اپنے آپ کو منحوس کہے جانے پر پہروں روتی تڑپتی رہتی تھی۔۔۔۔ان سے ممتا کی طلبگار رہتی تھی۔۔۔

اس وقت تو وہ اپنے حواس میں تھی ہی نہیں۔۔۔۔۔۔

△△△△△△△△△△△△△△△

اسی برستی بارش میں، تاریک کے بیچ دستگیر خان اور تابش خان کا جنازہ اٹھا تھا۔۔۔۔

شبرہ کا دل پھٹنے کے قریب تھا۔۔۔۔مشی بلک بلک کر رو رہی تھی۔۔۔رومیلہ بیگم اپنا سینہ پیٹتی بین کر رہی تھیں۔۔۔

ان کے پہلو میں کھڑی ان کی بیٹی اور شبرہ کی سوتیلی بہن مقدس کی حالت بھی کچھ مختلف نہیں تھی۔۔۔ہاں مگر اس کی نفرت بھری نگاہیں بار بار شبرہ کی جانب اٹھ رہی تھیں۔۔۔

اس لڑکی نے اب تک اس سے بہت کچھ چھینا تھا۔۔۔پہلے اس کے بابا۔۔۔۔۔

دستگیر خان نے شبرہ اور مشی کی ماں رقیہ بیگم سے دوسری شادی کی تھی۔۔۔انہیں رقیہ بیگم سے محبت ہو گئی تھی۔۔۔اس لیے پہلی بیوی رومیلہ کی رضامندی کے بغیر انھوں نے یہ شادی کی تھی۔۔۔

رومیلہ بیگم کے دو بچے تھے۔۔۔تابش اور مقدس۔۔۔

رومیلہ بیگم نے بہت زیادہ واویلا کیا تھا۔۔۔ جس کا ان کے شوہر پر کوئی اثر نہیں ہوا تھا۔۔۔ انہوں نے رقیہ کو الگ گھر میں رکھا تھا۔۔۔ مگر وہ زیادہ وقت ان کے ساتھ نہیں رہ سکی تھی۔۔۔

شادی کے دو سال بعد مشی کی پیدائش پر وہ خالقِ حقیقی سے جا ملی تھیں۔۔۔

جس کے بعد دستگیر صاحب ان دونوں بہنوں کو واپس اسی حویلی لے آئے تھے۔۔۔ مگر رومیلہ بیگم سے ان دونوں کو کبھی ممتا جیسی محبت کا جذبہ محسوس نہیں ہوا تھا۔۔

وہ ہمیشہ ان دونوں بہنوں کو منحوس اور نجانے کیا کیا کہتی تھیں۔۔۔

شبرہ نے ہمیشہ ان کی نفرت برداشت کی تھی اور انہیں کچھ نہیں کہا تھا۔۔۔اسے لگتا تھا کہ اس کی ماں نے رومیلہ بیگم سے ان کا شوہر چھینا ہے۔۔۔وہ اس بات میں حق بجانب ہیں۔۔۔

مگر ان کی نفرت وقت کے ساتھ ساتھ بڑھتی چلی گئی تھی۔۔۔

مقدس منصور کو پسند کرتی تھی۔۔۔اور منصور ہمیشہ سے شبرہ کو چاہتا تھا۔۔۔اس نے شبرہ سے ہی منگنی کرنے کا فیصلہ کیا تھا۔۔۔

جس پر رومیلہ بیگم نے اپنی بیٹی کی خاطر بہت شور مچایا تھا۔۔۔مگر اس واویلے کے جواب میں دستگیر صاحب کی جانب سے پڑنے والے تھپڑ پر وہ دونوں ماں بیٹیاں گھر چھوڑ کر چلی گئی تھیں۔۔۔

تابش نے انہیں منانے کی بہت کوشش کی تھی۔۔۔ مگر وہ واپس نہیں آئی تھیں۔۔۔ تابش نے ہمیشہ شبرہ اور مشی کو مقدس کی طرح ہی پیار کیا تھا۔۔۔

کبھی کوئی فرق نہیں رکھا تھا۔۔۔ جس پر اس کی ماں اس سے بھی ہمیشہ خفا رہتی تھی۔۔۔ مگر رومیلہ بیگم یہ نہیں جانتی تھیں کہ ان کی اسی ناراضگی میں وہ دونوں انہیں چھوڑ کر چلے جائیں گے۔۔۔۔

اس وقت ان کے دل میں شبرہ کے لیے نفرت مزید بڑھ چکی تھی۔۔۔ جس کا اب تک کسی بھی بات میں کوئی قصور نہیں رہا

تھا۔۔۔یا پھر شاید اس کا قصور یہی تھا کہ وہ رومیلہ بیگم کی سوتن کی بیٹی تھی۔۔۔۔اور منصور خان کی محبت تھی۔۔۔

جسے اس کی بہن پانا چاہتی تھی۔۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

شبرہ نہیں جانتی تھی کہ اس کے اندر اتنا حوصلہ کہاں سے آیا ہے۔۔۔اس نے خود کو تو پتھر بنالیا تھا۔۔۔

مگر مشی کو سنبھالنا اس کے لیے بہت مشکل ہو رہا تھا۔۔۔اسے سکون آور دوا دے کر وہ کمرے سے نکلی تھی۔۔۔

پورچ میں اب بھی وہ مسلح گارڈز کھڑے تھے، ان کے سر جھکے ہوئے تھے۔۔۔۔ قاسم اور شیر اجود ستگیر خان کے خاص الخاص آدمی اور وفادار تھے۔۔۔ان کی حالت اس وقت سب سے زیادہ خراب تھی۔۔۔۔

بارش اب تھم چکی تھی مگر سرد ہوا کے جھونکے وجود کو چیر رہے تھے۔۔۔۔

شبرہ سیڑھیوں پر آن کھڑی ہوئی تھی۔۔۔۔اس کا بھیگا ہوا دوپٹہ اس کے شانوں پر کسی پرچم کی طرح لہرا رہا تھا۔۔۔۔۔

مگر اس وقت اسے اپنی پرواہ تھی ہی نہیں۔۔۔۔

"آج اس حویلی کا سورج ڈوب گیا ہے۔۔۔۔ تم سب یہی سوچ رہے ہونا؟ تم سوچ رہے ہو کہ سردار مر گیا تو اب تم آزاد ہو؟"

اس نے بلند آواز میں ان سب کو مخاطب کی۔۔۔۔ اس نے اپنے لہجے کو مضبوط رکھنے کی پوری کوشش کی تھی۔۔۔۔ مگر اس کا چہرا آنسوؤں سے تر ہو گیا تھا۔۔۔۔

سب خاموش رہے تھے۔۔۔۔۔۔ سب کی نظریں جھکی ہوئی تھیں۔۔۔۔۔

"میرے بابا نے تم لوگوں کو پالا، تمہیں طاقت دی، تمہیں پہچان دی۔۔۔۔ آج اگر وہ نہیں رہے، تو ان کا خون تم سب پر قرض

ہے۔۔۔۔جس اے ایس پی نے یہ گولیاں چلائی ہیں۔۔۔۔مجھے اس کا نام، اس کا پتہ اور اس کی کمزوری، سب کچھ اگلے ایک گھنٹے میں چاہیے۔۔۔۔۔"

شبرہ کا لہجہ اب دہکتے ہوئے کوئلوں جیسا تھا۔۔۔۔

"بی بی جی! وہ بہت خطرناک افسر ہے۔۔۔۔اس کا نام سمعان گردیزی ہے۔۔۔۔وہ قانون کا پکا ہے اور اسے خریدنا ممکن نہیں۔۔۔۔اس نے قسم کھائی ہے کہ وہ اس گینگ کا نام ونشان مٹا دے گا۔"

ایک بوڑھے وفادار گارڈ نے ہمت جمع کر کے اسے آگاہ کیا تھا۔۔۔۔

شبرہ کے لبوں پر ایک زہریلی مسکراہٹ ابھری تھی۔۔۔

"قانون کا پکا ہے؟؟؟؟ اسے خریدنا ممکن نہیں؟؟ ٹھیک ہے۔۔۔۔

اسے خریدا نہیں جائے گا، اسے مٹایا جائے گا۔۔۔ وہ اگر قانون کی

ڈھال استعمال کرتا ہے، تو میں اس کی اس ڈھال کو اس کے اپنے

سینے میں اتار دوں گی۔۔۔۔"

اس نے اپنے بابا کے خون سے رنگے ہوئے ہاتھ بلند کیے تھے۔۔۔

"آج سے یہ حویلی ماتم کدہ نہیں۔۔۔۔ ایک چھاؤنی ہے۔۔۔۔

منصور خان کے ٹھیک ہونے تک اس گینگ کی باگ ڈور میرے ہاتھ

میں ہے۔۔۔۔اور میرا پہلا مشن۔۔۔۔۔اے ایس پی سمعان گردیزی کی بربادی ہے۔۔۔۔۔"

شبرہ نے آسمان کی طرف دیکھا۔۔۔۔

کالی گھٹائیں چھٹ رہی تھیں مگر اس کی زندگی میں جو اندھیرا اترا تھا، وہ اب کسی اجالے کا محتاج نہیں تھا۔۔۔۔

اس نے تہیہ کر لیا تھا کہ وہ اس معاشرے کی 'کالی بھیڑوں' کو نہیں، بلکہ اس 'قانون کے رکھوالے' کو نشانہ بنائے گی جس نے اس کی دنیا اجاڑی تھی۔۔۔

جنگ شروع ہو چکی تھی۔۔۔ اور اس بار وہ کسی بچاؤ کی تلاش میں نہیں۔۔۔ بلکہ خود ایک شکاری بن کر میدان میں اتری تھی۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

حویلی کے زیرِ زمین ہال میں چھایا ہوا اندھیرا اشبرہ کے مزاج کی عکاسی کر رہا تھا۔۔۔۔

میز پر نقشے پھیلے ہوئے تھے اور ان کے درمیان ایک تصویر رکھی تھی جس پر سرخ رنگ سے کراس کا نشان لگا ہوا تھا۔۔۔

یہ تصویر اے ایس پی سمعان گردیزی کی تھی۔۔۔

شبرہ کی آنکھوں کے گرد سیاہ حلقے پڑ چکے تھے،۔۔۔ مگر ان میں سلگتی ہوئی آگ پہلے سے زیادہ تیز تھی۔۔۔

منصور خان ابھی ہسپتال کے بیڈ پر تھا۔۔۔ اس لیے انتقام کی اس پہلی ضرب کی کمان خود شبرہ نے سنبھالی تھی۔۔۔ اسے اس حوالے سے کوئی خبر نہیں تھی۔۔۔

شبرہ نے اپنے دو سب سے وفادار اور تجربہ کار شوٹرز، 'قاسم' اور 'شیرا' کو مشن پر روانہ کیا تھا۔۔۔ اسے پورا یقین تھا کہ آج سمعان گردیزی کی لاش سڑک پر تڑپ رہی ہو گی۔۔۔

یہ سوچ کر ہی اس کے دل میں سکون آن ٹھہرا تھا۔۔۔

"بی بی جی کام ہو جائے گا۔۔۔۔۔وہ آج اپنے دفتر سے اکیلا نکلے گا۔۔۔۔۔ ہم نے اس کا راستہ لاک کر دیا ہے۔۔۔۔۔"

قاسم نے اسے فون پر اطلاع دی تھی۔۔۔

شبرہ بے چینی سے گھڑی کی ٹک ٹک سن رہی تھی۔۔۔۔۔۔ ہر سیکنڈ اسے ایک سال جتنا لمبا لگ رہا تھا۔۔۔۔

اچانک اس کا فون بجا۔۔۔ اس نے جلدی سے کال پک کی تھی۔۔۔۔ مگر دوسری طرف سے آنے والی خبر نے اس کے پیروں تلے سے زمین نکال دی تھی۔۔۔

"بی بی جی۔۔۔سب ختم ہو گیا! قاسم اور شیر امارے گئے۔۔۔۔"

دوسری طرف سے ایک گارڈ کی کانپتی ہوئی آواز آئی تھی۔۔۔

شبرہ کے ہاتھ سے فون گرتے گرتے بچا تھا۔۔۔۔

"کیا؟ کیا بکواس کر رہے ہو؟ وہ اکیلا تھا اور تم لوگ دس افراد۔۔۔۔"

وہ غصے سے دھاڑی تھی۔۔۔اس کا دماغ گھوم گیا تھا۔ ایسا کون تھا وہ۔۔۔جسے مارنا اتنا مشکل ہو گیا تھا۔۔۔

ایک معمولی سا پولیس آفیسر اتنا طاقتور کیسے تھا۔۔۔

"نہیں بی بی جی! وہ شیر کی طرح لڑا۔۔۔ اس کا مقابلہ کرنا بہت مشکل ہو گیا تھا۔۔۔ اسے پہلے سے بھنک پڑ گئی تھی۔۔۔ اس نے ایسی جوابی کارروائی کی کہ سنبھلنے کا موقع ہی نہیں ملا۔۔۔

قاسم اور شیرا کو اس نے اپنی گولیوں کا نشانہ بنایا اور باقیوں کو پولیس نے گھیر لیا۔۔۔ وہ بچ نکلا ہے بی بی جی... وہ بالکل محفوظ ہے۔۔۔۔"

شبرہ کے چہرے کا رنگ غصے سے نیلا پڑ گیا۔۔۔

اس نے فون دیوار پر دے مارا تھا۔۔۔ جس کے پرزے پورچ کے فرش پر بکھر گئے تھے۔۔۔۔۔

"ایسا نہیں ہو سکتا۔۔۔"

وہ اونچی آواز میں چیخی تھی۔۔۔۔

وہ دیوانہ وار ہال میں چکر لگانے لگی تھی۔۔۔۔۔اس کے سانسوں کی ترتیب بگڑ چکی تھی۔۔۔۔۔۔اس نے میز پر پڑی چیزیں ٹھوکر مار کر گرا دی تھیں۔۔۔۔

"کیسے ؟وہ کیسے بچ سکتا ہے ؟"

وہ چلائی تھی۔۔۔۔

سب نیوز چینل پر اسی حوالے سے خبریں چل رہی تھیں۔۔۔ ہر طرف اسے سراہا جارہا تھا۔۔۔اس کی تعریفوں کے پل باندھے جا رہے تھے۔۔۔

اور شبرہ یہ سب دیکھ کر پاگل ہوئی جارہی تھی۔۔۔۔۔ دل یونیفارم میں ملبوس اے ایس پی سمعان گردیزی کی شاندار تصویر وجاہت سے بھرپور شخصیت پر ہر طرف نشر کی جارہی تھی۔۔۔۔

اس شخص کو معمولی سی خراش بھی نہیں آئی تھی۔۔۔

میرے دو بہترین آدمی۔۔۔۔میرے وفادار۔۔۔۔اس نے انہیں کتے کی موت مار دیا؟"

وہ ہانپتی ہوئی اس بڑی کرسی پر جا بیٹھی جہاں کبھی اس کے بابا بیٹھا کرتے تھے۔۔۔اس کے ہاتھ کانپ رہے تھے مگر یہ خوف نہیں، بلکہ بے انتہا اشتعال تھا۔۔۔۔

"سمعان گردیزی تم خود کو سمجھتے کیا ہو۔۔۔اگر اس وقت قسمت تمہارا ساتھ دے رہی ہے تو اس کا مطلب آگے بھی دے گی۔۔۔کتے کی موت ماروں گی میں تمہیں۔۔۔شبرہ دستگیر خان کا نام ساری زندگی نہیں بھول پاؤ گے تم۔۔۔"

اس نے دانت پیستے ہوئے سکرین پر جگمگاتی اس کی تصویر دیکھ کر کہا تھا۔۔۔

"تمہیں لگتا ہے کہ تم وردی پہن کر ناقابلِ تسخیر بن گئے ہو؟؟؟
تمہیں لگتا ہے کہ تم نے میرے باپ اور بھائی کو مار کر اس سلطنت کو یتیم کر دیا ہے؟"

اس نے گلاس اٹھایا تھا اور سکرین پر دے مارا تھا۔۔۔ جو ایل ای ڈی کی سکرین کو کئی ٹکڑوں میں بانٹ گیا تھا۔۔۔

"تم نے صرف دو آدمی نہیں مارے، تم نے اپنی موت کے پروانے پر خود دستخط کیے ہیں۔۔۔۔۔۔

تم جتنا بچنے کی کوشش کرو گے۔۔۔ تمہارا انجام اتنا ہی عبرت ناک ہو گا۔۔۔۔ میں تمہیں اتنی آسانی سے نہیں ماروں گی۔۔۔ سمعان گردیزی میں تمہیں تڑپا تڑپا کر ماروں گی۔۔۔۔ میں تمہیں دکھاؤں گی کہ جب ایک گینگسٹر کی بیٹی اپنی اوقات پر آتی ہے تو قانون کی کتابیں ردی بن جاتی ہیں۔۔۔۔۔"

اس نے فوراً اپنے باقی ماندہ گارڈز کو طلب کیا تھا۔۔۔ اب اس کا لہجہ چیخ و پکار والا نہیں تھا۔۔۔ بلکہ ایک زہریلی خاموشی اس پر طاری تھی۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

حویلی کے مخصوص حصے میں بنے ہسپتال کے کمرے میں ادویات کی بو اور مشینوں کی بیپ بیپ ایک عجیب سا تناؤ پیدا کر رہی تھی۔۔

منصور خان، جو کئی روز موت وزیست کی کشمکش میں رہنے کے بعد آج پہلی بار ہوش میں آیا تھا۔۔۔

بیڈ سے ٹیک لگائے بیٹھا تھا۔۔ اس کا چہرہ زرد تھا اور آنکھوں کے گرد گھرے حلقے اس کی تکلیف کی داستان سنا رہے تھے مگر ان آنکھوں میں اب بھی وہی پرانی ذہانت چمک رہی تھی۔۔

شبرہ اس کے قریب بیٹھی۔۔۔اس کا ہاتھ تھامے ہوئے تھی۔۔۔

مگر اس کا ذہن اب بھی پچھلے مشن کی ناکامی اور اپنے دو وفادار آدمیوں کی موت پر سلگ رہا تھا۔۔۔

"شبرہ۔۔۔میری بات غور سے سنو۔۔۔"

منصور کی آواز نقاہت کے باوجود دوٹوک تھی۔۔۔۔

"تمہارا وہ غصہ، وہ انتقام کی تڑپ۔۔۔میں سمجھ سکتا ہوں۔۔۔مگر سمعان گردیزی کو ابھی مارنا ہماری سب سے بڑی غلطی ہوگی۔۔۔"

شبرہ نے حیرت اور غصے کے ملے جلے تاثرات کے ساتھ اپنا ہاتھ اس کے ہاتھ سے چھڑایا اور کھڑی ہو گئی تھی۔۔۔

"کیا کہہ رہے ہو تم منصور؟ وہ شخص میرے بابا اور بھائی کا قاتل ہے مممم اس نے قاسم اور شیرا کو تڑپا کر مارا ہے۔۔۔ اور تم کہہ رہے ہو کہ میں اسے چھوڑ دوں؟ نہیں! میں اسے جہنم واصل کر کے دم لوں گی۔۔۔"

منصور نے اٹھنے کی کوشش کی تھی۔۔۔ اور کراہتے ہوئے اپنا ہاتھ اپنے زخمی سینے پر رکھا تھا۔۔۔

"مارنا ہی ہے اسے... مگر ابھی نہیں۔۔۔۔۔ شبرہ اس اے ایس پی کے پاس کچھ ایسی فائلیں۔۔۔۔ کچھ ایسے ڈیجیٹل ثبوت ہیں جو اگر عدالت پہنچ گئے تو دستگیر خان کا نام تاریخ کے سیاہ ترین ابواب میں لکھ دیا جائے گا۔۔۔۔

وہ صرف ایک گینگسٹر نہیں، بلکہ ایک غدار اور مجرم کے طور پر پہچانے جائیں گے۔۔۔۔ کیا تم چاہتی ہو کہ تمہارے آئیڈیل بابا کا نام مٹی میں مل جائے؟؟؟"

منصور پریشانی زدہ لہجے میں بولا تھا۔۔۔

"ثبوت؟ کیسے ثبوت؟"

شبرہ کی سانسیں رک گئی تھیں۔۔۔

"وہ ثبوت جو تمہارے بابا کے ان روابط کے ہیں جن کا تمہیں علم

نہیں تھا۔۔۔ سمعان گردیزی بہت شاطر ہے۔۔۔۔

اس نے وہ فائلیں اپنے محکمے کو بھی نہیں دیں۔۔۔ کیونکہ وہ جانتا ہے

کہ محکمہ اسے پروٹیکشن نہیں دے سکے گا۔۔۔۔

اس نے وہ فائلیں اپنے گھر میں، ایک ایسے مقام پر چھپا رکھی ہیں

جہاں پرندہ بھی پر نہیں مار سکتا۔۔۔ ہمیں اسے مارنے سے پہلے وہ

ثبوت حاصل کرنے ہیں، ورنہ اس کی موت کے ساتھ ہی وہ فائلیں

خود بخود پبلک ہو جائیں گی۔۔۔۔"

منصور نے اسے ساری تفصیل بتائی تھی۔۔۔۔جو سن کر اس کے چہرے کی رنگت بدل گئی تھی۔۔۔۔

شبرہ نے پریشانی سے ماتھے پر ہاتھ پھیرا تھا۔۔۔۔

"لیکن منصور اس کے گھر میں گھسنا خودکشی کے برابر ہے۔۔۔۔ وہاں ہر وقت پولیس اور کمانڈوز کا پہرہ رہتا ہے۔۔۔۔۔ہم وہاں کیسے پہنچ سکتے ہیں؟"

منصور کی آنکھوں میں ایک گہرا تاثر ابھرا تھا۔۔۔۔۔اس نے شبرہ کے چہرے کی طرف دیکھا اور آہستہ سے بولا۔۔۔۔

"وہاں کوئی گارڈ، کوئی شوٹر نہیں جا سکتا۔۔۔ہاں مگر تم جا سکتی ہو۔۔۔ جتنی شدت سے یہ کام تم کر سکتی ہو۔۔۔کوئی اور نہیں کر سکتا اس گینگ کے لیے۔۔۔"

شبرہ نے حیرت اور بے یقینی سے اسے دیکھا تھا۔۔۔

وہ اسے اپنے دشمن کے گھر جانے کو کہہ رہا تھا۔۔۔وہ بری طرح الجھ گئی تھی۔۔۔

"کیا مطلب۔۔۔؟؟تم ہوش میں ہو۔۔۔یہ کیا کہہ رہے ہو تم؟؟؟جس انسان کی ایک ایک سانس ناگوار ہے میرے لیے۔۔۔ تم مجھے اس کے گھر جانے کو کہہ رہے ہو۔۔۔"

شبرہ بھڑک اٹھی تھی۔۔۔ منصور نے اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے

اپنے قریب بیٹھایا تھا۔۔۔

"تحمل سے میری بات سنو شبرہ۔۔۔"

منصور زخموں کی وجہ سے تکلیف میں تھا۔۔۔ مگر پھر بھی وہ بات

کر رہا تھا۔۔۔

"اے ایس پی سمعان گردیزی کی بیوی نہیں ہے۔۔۔۔ اس کی

اڑھائی سال کی ایک چھوٹی بیٹی ہے۔۔۔ وہ اپنی بیٹی سے جنون کی حد

تک محبت کرتا ہے۔۔۔

مگر اپنی نوکری کی وجہ سے اسے وقت نہیں دے پاتا۔۔۔اسے اپنی بیٹی کے لیے ایک ایسی گورنس کی تلاش ہے جو پڑھی لکھی ہو، سلیقہ مند ہو اور اس کے گھر رہ کر بچی کی پرورش کر سکے۔۔۔"

اس کے بگڑتے تیور دیکھنے کے باوجود منصور نے بات جاری رکھی تھی۔۔۔

اس کے ہاتھ کھینچنے پر منصور نے اس پر مزید دباؤ ڈالا تھا۔۔۔

"شبرہ تم میرے لیے میری زندگی سے بڑھ کر اہم ہو۔۔۔تمہیں وہاں بھیجنا میرے لیے آسان بالکل بھی نہیں ہونے والا۔۔۔

میں نے یہ بات کرنے سے پہلے کئی بار سوچا ہے۔۔۔ مگر اور کوئی آپشن نہیں ہے۔۔ میں نے باپ جیسے چچا اور بھائیوں جیسے دوست کو اپنی آنکھوں کے سامنے گولیوں سے چھلنی ہوتے دیکھا ہے۔۔۔

اس گینگ کی بقا بہت اہم ہے میرے لیے۔۔۔ چچا نے جو خواب دیکھا تھا اس گینگ کے حوالے سے۔۔۔ اپنے لوگوں کے لیے۔۔۔

اسے پورا کرنا اب میرا جنون بن چکا ہے۔۔۔ میں جانتا ہوں کہ تم بھی کبھی نہیں چاہو گی کہ دستگیر خان کا نام غداروں کے طور پر ساری زندگی دھبہ بن کر رہ جائے۔۔۔

میرے لیے بھی یہ فیصلہ کرنا اپنے سینے میں خنجر گھونپنے کے برابر ہے۔۔۔ مگر میں ایسا کر رہا ہوں۔۔۔ کیونکہ اس وقت اس اے ایس پی کو مات دینے کا اور کوئی آپشن نہیں ہے۔۔۔"

منصور اسے نرمی سے سمجھا رہا تھا۔۔۔ اس کی آنکھیں اس وقت بے انتہا سرخ تھیں۔

جبکہ شبرہ کا چہرا آنسوؤں سے تر ہو چکا تھا۔۔۔ وہ کچھ نہیں بولی تھی۔۔

ساکت نگاہوں سے منصور کے زخمی چہرے کو دیکھتی بس سن رہی تھی۔۔۔

"یہ کام صرف تم کر سکتی ہو۔۔۔۔ تم ایک پڑھی لکھی لڑکی ہو۔۔۔

تمہاری شخصیت میں وہ وقار ہے جو اسے متاثر کر سکتا ہے۔۔۔۔ تم

'شبرہ دستگیر' بن کر نہیں۔۔۔ بلکہ ایک مجبور اور ضرورت مند لڑکی

بن کر اس کے گھر میں داخل ہو گی۔۔۔ وہاں رہ کر تمہیں اس کا

اعتماد جیتنا ہو گا اور وہ فائلیں نکالنی ہوں گی۔۔۔۔"

منصور نے اسے ملتجی لہجے میں کہا تھا۔۔۔ اس کی بات ختم ہوئی تھی

اور شبرہ نے فوراً نفی میں سر ہلایا تھا۔۔۔۔

"ہر گز نہیں۔۔۔۔"

شبرہ ایک دم پیچھے ہٹی۔۔۔۔ اس کا چہرہ غصے سے تمتما اٹھا تھا۔۔۔۔

"تم چاہتے ہو کہ میں اپنے باپ کے قاتل کے گھر میں اس کی بیٹی کی

آیا بن کر رہوں؟ اس کے سامنے نظریں جھکا کر کھڑی ہوں؟

منصور، تم ہوش میں تو ہو؟ میں ایک گینگسٹر کی بیٹی ہوں، میں انتقام

لینا جانتی ہوں، خدمت کرنا نہیں۔۔۔۔"

اس کا بس نہیں چل رہا تھا کہ اتنے بزدلانہ فیصلے پر وہ منصور کو جھنجھوڑ

کر رکھ دے۔۔۔۔

"شبرہ میری بات سمجھو۔۔۔۔"

منصور بیڈ سے تھوڑا آگے جھکا، تکلیف کی ایک لہر اس کے چہرے

سے گزری تھی۔۔۔۔

وہ یہ بات پہلے سے جانتا تھا کہ شبرہ کو منانا اتنا آسان نہیں ہونے والا تھا۔۔۔۔

"ہمارا گینگ بکھر چکا ہے۔۔۔۔ آدھے لوگ پولیس کے ڈر سے روپوش ہو گئے ہیں۔۔۔

باقی مارے جا چکے ہیں۔۔۔ حویلی کے وفادار ساتھی ایک ایک کر کے ختم ہو رہے ہیں۔۔۔۔

اگر ہم نے ابھی یہ جوا نہ کھیلا تو اگلی باری میری یا تمہاری ہو گی۔۔۔۔ سمعان گردیزی ہمیں چن چن کر مار رہا ہے۔۔۔ ہمیں اسے اندر سے کمزور کرنا ہو گا۔۔۔"

منصور نے اس کا ہاتھ دوبارہ تھام لیا۔۔۔اس کی آواز میں التجا تھی۔۔۔

"صرف چند دن کی بات ہے شبرہ۔۔۔۔ تم وہاں جاؤ۔۔۔وہ ثبوت حاصل کرو اور جس دن وہ ثبوت ہمارے ہاتھ آ گئے۔۔۔۔ اسی دن میں خود اپنے ہاتھوں سے اس کا گلا گھونٹ دوں گا۔۔۔۔

لیکن ابھی کے لیے، تمہیں اپنی انا کو قربان کرنا ہو گا۔۔۔۔۔اپنے بابا کے نام کی خاطر۔۔۔۔ میری خاطر۔۔۔۔۔۔"

کمرے میں طویل خاموشی چھا گئی تھی۔۔۔۔۔ صرف مشینوں کی آواز سنائی دے رہی تھی۔۔۔۔۔

شبرہ کی آنکھوں میں کشمکش کا طوفان تھا۔۔۔ ایک طرف اس کی انا، اس کی شان اور اس کا انتقام تھا۔۔۔

اور دوسری طرف اس کے باپ کی عزت اور گینگ کی بقا۔۔

اس نے منصور کے زخمی وجود کو دیکھا تھا۔۔۔ پھر اپنی ان ہتھیلیوں کو جو ابھی بھی اسے اپنے بابا اور بھائی کے خون سے رنگی نظر آرہی تھیں۔۔

اس نے محسوس کیا کہ منصور ٹھیک کہہ رہا تھا۔۔۔ سیدھی جنگ میں وہ سمعان گردیزی سے ہار رہے تھے۔۔۔

اس وقت انہیں یہ رسک لینا تھا۔۔اس کے علاوہ اور کوئی آپشن نہیں تھا۔۔۔

"ٹھیک ہے۔۔۔۔"

شبرہ کی آواز اتنی مدھم تھی کہ بمشکل سنائی دی تھی۔۔

منصور نے محبت پاش نگاہوں سے اس کے حسین چہرے کو دیکھا تھا۔۔اس کی مخروطی انگلیاں ابھی بھی منصور کی مضبوط گرفت میں قید تھیں۔۔۔

"میں جاؤں گی۔۔۔میں اس کے گھر میں، اس کے سائے تلے رہوں گی۔۔۔یں اس کی بیٹی کو سنبھالوں گی۔۔۔

لیکن یاد رکھنا منصور، جس دن وہ ثبوت میرے ہاتھ لگے۔۔۔وہ

سمعان گردیزی کی زندگی کا آخری دن ہو گا۔۔۔۔۔

میں اس سمیت۔۔۔اس کے گھر کی ہر چیز کو آگ لگا دوں

گی۔۔۔۔"

وہ شدید نفرت کے زیرِ اثر بولی تھی۔۔۔یہ فیصلہ کرنا اس کے لیے

کتنا مشکل تھا۔۔۔اس کے سرخ پڑتے چہرے سے صاف ظاہر ہو رہا

تھا۔۔۔

منصور کے چہرے پر اطمینان کی لہر دوڑ گئی تھی۔۔۔

"مجھے پتہ تھا تم مان جاؤ گی۔۔۔ تم صرف دستگیر خان کی بیٹی نہیں

ہو۔۔۔۔

تم اس کی وارث بھی ہو۔۔۔ اب ہمیں تمہارا نیا روپ تیار کرنا

ہے۔۔۔ ایک ایسا روپ جسے دیکھ کر سمعان گردیزی کو شک بھی نہ

ہو کہ اس نے اپنے گھر میں ایک ناگن کو پناہ دے دی ہے۔۔۔۔

جو اسے ایسے ڈسے گی کہ وہ ساری زندگی یاد رکھے گا۔۔۔"

منصور تکیوں کے سہارے بیٹھے اسے تکے جا رہا تھا۔۔۔ جواب بالکل

خاموش ہو چکی تھی۔۔۔ اور اٹھ کر کھڑکی کے پاس آئی تھی۔۔۔

اس نے کھڑکی سے باہر دیکھا تھا۔۔

جہاں شام کا اندھیرا گہرا ہو رہا تھا۔۔۔ اسے لگ رہا تھا کہ وہ ایک ایسے اندھے کنویں میں اترنے جا رہی ہے جہاں سے واپسی کا کوئی راستہ نہیں تھا، مگر اب اس کے پاس پیچھے مڑنے کا آپشن ختم ہو چکا تھا۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

سورج کی پہلی کرنیں پولیس ہیڈ کوارٹر کے وسیع و عریض لان پر پڑ رہی تھیں۔۔۔۔

جہاں آج ایک جشن کا سماں تھا۔۔۔ فضا میں پولیس بینڈ کی دھنیں گونج رہی تھیں اور ہر طرف وردی پوش افسران کی چہل

پہل تھی۔۔۔ لیکن اس تمام ہجوم میں سب کی نظریں صرف

ایک شخصیت پر جمی تھیں،۔۔۔

جو اسٹیج کی طرف بڑھا تھا۔۔۔۔۔

اے ایس پی سمعان گردیزی۔۔۔

جس کے قدموں کی چاپ فرش پر کسی فیصلے کی طرح سنائی دیتی

تھی۔۔۔۔

چھ فٹ سے نکلتا قد، کسرتی بدن جس پر پولیس فورس کا باوقار

یونیفارم بہت زیادہ جچ رہا تھا۔۔۔۔

اس کی مردانہ وجاہت اور بارعب شخصیت کا عالم یہ تھا کہ وہ جہاں سے گزرتا۔۔۔جونیئر افسران کے ہاتھ خود بخود سلام کے لیے ماتھے تک پہنچ جاتے تھے۔۔

اس کے چہرے کے نقوش کسی تراشے ہوئے پتھر کی طرح سخت اور واضح تھے۔۔۔

جن میں بلا کی ذہانت اور خوداعتمادی جھلکتی تھی۔۔۔۔

گہری بھوری آنکھیں، جو کسی باز کی طرح اپنے شکار کو بھانپ لیتی تھیں، آج فتح کے غرور سے نہیں بلکہ ایک اطمینان سے لبریز تھیں۔۔۔۔

اس کی گھنی مونچھیں اور تراشی ہوئی داڑھی اس کے رعب میں مزید اضافہ کر رہی تھیں۔۔۔ وجاہت اور ذہانت کا شاہکار وہ وہاں موجود سبھی افراد کی ستائشی اور فخریہ نگاہوں کا مرکز تھا۔۔

لوگ اس سے بات کرنے کو بے تاب تھے۔۔۔ مگر وہ تھوڑا مغرور قسم کا بندہ تھا۔۔۔ کم ہی بھاؤ دیتا تھا کسی کو۔۔۔۔

"دستگیر خان جیسے ناسور کا خاتمہ کوئی معمولی بات نہیں تھی۔۔۔" آئی جی پولیس نے مائیک پر خطاب کرتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔۔

"سمعان گردیزی نے نہ صرف اپنی جان پر کھیل کر اس گینگ کی کمر توڑی ہے۔۔۔۔۔بلکہ یہ ثابت کر دیا ہے کہ قانون کے ہاتھ ہمیشہ مجرم کی گردن سے لمبے ہوتے ہیں۔۔۔۔۔"

اس کی تعریف کے پل باندھے جا رہے تھے۔۔اس کے آفیسرز کو اس پر بہت فخر تھا۔۔۔

جس نے اپنے ساتھ ساتھ ان سب کے سر بھی اونچے کر دیئے تھے۔۔۔ان کا محکمہ جو بہت ساری وجوہات اور کچھ کالی بھیڑوں کی وجہ سے بدنام تھا۔۔۔

ایسے بہادر پولیس آفیسرز کی وجہ سے اس محکمے بھی اب پذیرائی مل رہی تھی۔۔۔۔اسی لیے آج سب لوگ ہی بہت خوش تھے۔۔۔۔

پورے ہال میں تالیوں کی گونج اٹھی تھی۔۔۔۔۔۔

سمعان گردیزی نے نہایت وقار کے ساتھ اسٹیج پر قدم رکھا تھا۔۔۔اس کے چہرے پر کوئی مصنوعی مسکراہٹ نہیں تھی۔۔۔۔بلکہ ایک سنجیدہ ٹھہراؤ تھا جو صرف ان لوگوں کے حصے میں آتا ہے جو موت کے منہ سے ہو کر لوٹے ہوں۔۔۔۔

آئی جی نے اس کے سینے پر 'تمغۂ شجاعت' سجایا اور اس کے کندھے

پر نئے رینک کے ستارے لگائے... ارسلان ملک اب باضابطہ طور

پر ایس پی کے عہدے پر ترقی پا چکا تھا۔۔۔۔

میڈیا کے کیمروں کی فلیشس اس پر برس رہی تھیں۔۔۔ملک بھر

کے اخبارات کی شہ سرخیوں میں اس کا نام تھا۔۔۔۔

"پولیس کا مردِ آہن"، "دستگیر گینگ کا خاتمہ"، "امن کا نیا سفیر"

لوگ اسے مختلف خطاب دے کر سراہ رہے تھے۔۔۔اسے ایک

ہیرو کے طور پر دیکھ رہے تھے۔۔۔

"سردستگیر خان کے باقی ماندہ کارندے اب بھی روپوش ہیں۔۔۔

کیا آپ کو اپنی جان کا خطرہ نہیں؟"

تقریب کے بعد جب میڈیا نے اسے گھیرا تو ایک رپورٹر نے پوچھا

تھا۔۔۔

ارسلان کے لبوں پر ایک تمسخر آمیز مسکراہٹ ابھری تھی۔۔۔

اس کی آواز میں وہ گرج تھی جو دشمن کے دلوں کو لرزا دیتی

تھی۔۔۔

"خطرہ؟"

اس نے کیمرے کی آنکھ میں دیکھتے ہوئے کہا تھا۔۔۔ جیسے وہ براہِ راست حویلی میں بیٹھے لوگوں کو مخاطب کر رہا ہو۔۔۔

"جس دن میں نے یہ وردی پہنی تھی، اسی دن موت کا خوف دل سے نکال دیا تھا۔۔۔

دستگیر خان ہو یا کوئی اور۔۔۔ قانون کی آڑ میں چھپ کر جینے والے کالی بھیڑوں کو میں نے ہمیشہ للکارا ہے اور آگے بھی یہی کروں گا۔۔۔ جو بچ گئے ہیں۔۔۔ وہ یاد رکھیں۔۔۔ ارسلان ملک نہ تھکتا ہے۔۔۔ نہ بکتا ہے۔۔۔۔

میں تب تک چین سے نہیں بیٹھوں گا جب تک اس گینگ کا آخری مہرہ بھی اپنے انجام کو نہیں پہنچ جائے۔۔۔"

لیکن اس رعب و دبدبے والے افسر کے اندر ایک اور انسان بھی چھپا تھا۔۔۔۔

جب وہ ہجوم سے نکل کر اپنی گاڑی کی طرف بڑھا تو اس کے فون کی سکرین روشن ہوئی تھی۔۔۔

اس پر ایک ڈھائی سال کی معصوم بچی کی تصویر تھی۔۔۔۔

اس کی بیٹی عنایہ۔۔۔

اس سخت گیر افسر کی آنکھوں میں ایک دم نرمی اتر آئی تھی۔۔۔۔

اس نے ایک گہرا سانس لیا۔۔۔وہ جانتا تھا کہ باہر کی دنیا میں وہ ایک فولادی دیوار ہے۔۔۔

لیکن گھر کی چار دیواری کے اندر وہ ایک تنہا باپ تھا جس کی دنیا اس کی چھوٹی سی بیٹی کے گرد گھومتی تھی۔۔۔۔

"وہ جس گورنس کی بات ہو رہی تھی، اس کا کیا ہوا؟؟ مجھے عنایہ کے لیے کسی ایسی لڑکی کی ضرورت ہے جو اسے ماں جیسی ممتا دے سکے۔۔۔

کیونکہ میری دشمنیاں اب میرے گھر کی دہلیز تک پہنچ چکی ہیں۔۔۔اپنی بیٹی کے معاملے میں، میں زرا سا رسک نہیں لے سکتا۔۔۔"

گاڑی میں بیٹھتے ہی اس نے اپنے ماتحت سے پوچھا تھا۔۔۔

اس نے کل شام کو آئی ساری لڑکیاں ریجیکٹ کر دی تھیں۔۔۔

"سر! ایک امیدوار آئی ہے۔۔۔بہت پڑھی لکھی اور سلجھی ہوئی لڑکی لگتی ہے۔۔۔اس کا نام شبرہ بتایا گیا ہے۔۔۔"

امجد نے فائل تھماتے ہوئے کہا تھا۔۔۔

ارسلان نے فائل پر سرسری نظر ڈالی۔۔۔اسے اندازہ بھی نہیں تھا کہ جس دشمن کو وہ باہر تلاش کر رہا ہے۔۔۔

وہ اس کی اپنی بیٹی کے ذریعے اس کے بیڈ روم تک پہنچنے والی ہے ممم

اس نے گاڑی اسٹارٹ کی اور محل نما اپنے محفوظ گھر کی طرف روانہ ہو گیا تھا۔۔۔جہاں تقدیر ایک نیا کھیل کھیلنے کے لیے تیار کھڑی تھی۔۔۔۔

ہر شے پر چوکنا ہو کر نظر رکھنے والے ایس پی سمعان گردیزی کے وہم و گمان میں بھی نہیں تھا کہ آنے والے وقت میں تقدیر کیا مذاق کرنے والی تھی اس کے ساتھ۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

ایس پی سمعان گردیزی کا بنگلہ شہر کے ایک پر سکون لیکن انتہائی محفوظ علاقے میں واقع تھا۔۔۔۔۔

جگہ جگہ نصب سی سی ٹی وی کیمرے اور مرکزی گیٹ پر کھڑے مسلح کمانڈوز اس بات کا پتہ دے رہے تھے کہ یہ کسی عام انسان کا نہیں۔۔۔ بلکہ اس وقت کے سب سے طاقتور پولیس افسر کا مسکن ہے۔۔۔

شبرہ جو آج اپنی شناخت، اپنی انا اور اپنا جاہ وجلال حویلی کی دہلیز پر چھوڑ کر آئی تھی۔۔۔اس وقت ایک سادہ سے سوتی لباس میں ملبوس تھی۔۔۔۔

اس نے اپنے سر پر دوپٹہ اس طرح اوڑھ رکھا تھا کہ اس کے حسن کی تابناکی کچھ حد تک چھپ جائے۔۔۔

مگر اس کی قدرتی کشش ایسی تھی کہ سادگی بھی اس پر جچ رہی تھی۔۔۔اس کی آنکھیں، جو کبھی حکم دیتی تھیں، آج ضرورت مندی کی تصویر بنی ہوئی تھیں۔۔۔

بھاری لکڑی کے دروازوں سے گزر کر جب اسے سمعان گردیزی کے اسٹڈی روم میں لایا گیا، تو کمرے کا ماحول دیکھ کر شبرہ کا دل لرز اٹھا تھا۔۔۔۔

دیواروں پر سجے اعزازات، قانون کی موٹی کتابیں اور کمرے میں پھیلی سگار اور مہنگے پرفیوم کی خوشبو ایک رعب دار مردانہ شخصیت کا پتا دیتی تھی۔۔۔

وہ اتنا تو جان گئی تھی کہ اگر اس پر شک ہو جاتا تو اس کا یہاں سے بچ کر نکل پانا ناممکن ہونے والا تھا۔۔۔

اسے کسی بھی قیمت پر اس شخص کا اعتبار جیتنا تھا۔۔۔

سمعان گردیزی اپنی بڑی سی میز کے پیچھے بیٹھا کچھ فائلوں میں مصروف تھا۔۔۔۔

شبرہ کے داخل ہوتے ہی اس نے سر اٹھایا تھا۔۔۔اس کی عقابی نظریں لمحہ بھر کو شبرہ کے چہرے پر ٹھہر گئی تھیں۔۔۔

اس کی مقناطیسی نگاہوں کے اس ارتکاز پر وہ گھبراہٹ کا شکار ہوئی تھی۔۔۔

سمعان نے محسوس کیا کہ سامنے کھڑی لڑکی غیر معمولی طور پر حسین ہے۔۔۔مگر اس کی آنکھوں میں ایک ایسی گہرائی ہے جسے پڑھنا مشکل تھا۔۔

"بیٹھیں۔۔۔"

سمعان کی بھاری اور رعب دار آواز کمرے میں گونجی تھی۔۔۔

شبرہ خاموشی سے سامنے پڑی کرسی پر بیٹھ گئی تھی۔۔۔اس کے ہاتھ اپنی گود میں پیوست تھے۔۔اور وہ ظاہری طور پر خوفزدہ لگ رہی تھی۔۔۔۔۔

یہاں اس نے خود کو ایسے ہی ظاہر کرنا تھا۔۔۔

مگر اس کے سینے کے اندر نفرت کا ایک سمندر ٹھاٹھیں مار رہا تھا۔۔۔۔

یہ وہی شخص تھا جس نے اس کے بابا کا سینہ گولیوں سے چھلنی کیا

تھا۔۔۔۔

اس کا جی چاہ رہا تھا کہ ابھی اٹھ کر اس کا گلا گھونٹ دے، مگر منصور

کی نصیحت اسے قدم قدم پر روک رہی تھی۔۔۔

بہت مشکل سے وہ خود پر ضبط کر کے بیٹھی تھی۔۔۔

ارسلان نے فائل بند کی اور کرسی پر پشت ٹکا کر اسے گہری، جانچتی

نظروں سے دیکھنے لگا تھا۔۔۔

"آپ کا نام؟"

بھاری گھمبیر آواز میں اس نے سوال کیا تھا۔۔۔۔

لہجہ بالکل پولیس والوں جیسا تفتیشی ہی تھا۔۔۔

"شبرہ۔۔۔شبرہ انصاری۔۔"

اس نے اپنی آواز کو لرزنے سے بچاتے ہوئے جواب دیا تھا۔۔

اس نے منصور کے مشورے پر اپنا اصل نام ہی بتایا تھا۔۔کیونکہ اسے پتہ تھا کہ ایس پی جیسے شاطر آدمی سے جھوٹا نام چھپانا مشکل ہو گا۔۔۔

"تعلیم؟"

اس شخص کی نگاہیں شبرہ کو اپنے اندر تک دھنستی ہوئی محسوس ہو رہی تھیں۔۔

شبرہ کا دل چاہا تھا اس کی آنکھیں نوچ لے۔۔۔ ان میں اپنے ہاتھوں سے گولیاں اتار تھے۔۔

یہ وہ انسان تھا جس سے اس دنیا میں سب سے زیادہ نفرت محسوس کی تھی اس نے۔۔۔ جس کی ایک ایک سانس اس کے دل پر گراں گزر رہی تھی۔۔۔

وہ اس شخص کو اپنی آنکھوں کے سامنے تڑپتے ہوئے دیکھنا چاہتی تھی۔۔۔۔

"میں نے اردو ادب میں ماسٹرز کیا ہے۔۔۔۔"

شبرہ نے دھیمے لہجے میں کہا تھا۔۔۔

"اور بچوں کو پڑھانے کا تھوڑا تجربہ بھی ہے۔۔۔۔"

وہ مکمل تیاری کے ساتھ آئی تھی وہاں۔۔۔

سمعان گردیزی نے میز پر پڑے پین سے کھیلتے ہوئے پوچھا

تھا۔۔۔۔

"گھر میں کون کون ہے؟ اتنی پڑھی لکھی لڑکی ایک پولیس افسر کے

گھر گورنس کی نوکری کیوں کرنا چاہتی ہے؟"

وہ سوال پر سوال کر رہا تھا۔

اس نے ایک بار بھی اپنی پلکیں نہیں جھپکی تھیں۔۔

اس کی لاڈلی بیٹی کا معاملہ تھا۔۔ وہ زرا سا بھی رسک نہیں لینا چاہتا تھا۔۔

شبرہ نے ایک لمبا اور دکھ بھرا سانس لیا، اس کی اداکاری اتنی مکمل تھی کہ ارسلان جیسا ماہرِ نفسیات بھی دھوکہ کھا سکتا تھا۔ "میرا اس دنیا میں اب کوئی نہیں ہے۔ میں یتیم ہوں... میرے بابا اور بھائی ایک حادثے میں مارے گئے۔ اب سر چھپانے کی جگہ چاہیے اور رزقِ حلال کی تلاش ہے۔ آپ کے اشتہار کے بارے میں پتہ چلا تو

سوچا کہ ایک معصوم بچی کی خدمت کر کے شاید میرے دل کو بھی کچھ سکون مل جائے۔"

سمعان کی نظریں اس کے چہرے سے نہیں ہٹ رہی تھیں۔۔۔

اس نے محسوس کیا کہ اس لڑکی کے لہجے میں ایک عجیب سا درد ہے۔۔۔ جو شاید سچا تھا۔۔۔

"آپ جانتی ہیں کہ یہ ایک پولیس آفیسر کا گھر ہے؟ یہاں نظم وضبط کی خلاف ورزی کی کوئی جگہ نہیں ہے۔۔۔

میری بیٹی عنایہ میری کل کائنات ہے۔۔۔ مجھے اس کے لیے صرف ایک گورنس نہیں۔۔۔

بلکہ ایک ایسی ہستی چاہیے جو اسے تحفظ کا احساس دلا سکے۔۔۔"

وہ اب آگے کو جھکتا سنجیدگی بھرے انداز میں بول رہا تھا۔۔

اس کی کھوجتی ہوئی نگاہوں شبرہ کے چہرے سے ٹکڑا رہی
تھیں۔۔۔

"میں اپنے آپ سے بڑھ کر حفاظت کروں گی اس کی۔۔پوری
ایمانداری سے اپنا فرض نبھاؤں گی۔۔"

شبرہ نے یہ الفاظ کہتے ہوئے سمعان کی آنکھوں میں دیکھا تھا۔۔

ان الفاظ میں چھپا طنز صرف شبرہ ہی جانتی تھی۔۔۔

سمعان نے چند لمحے سوچا اور پھر گھنٹی بجائی تھی۔۔۔

ایک ادھیڑ عمر کی ملازمہ، جس کا نام 'بختاور' تھا۔۔۔ اندر داخل ہوئی تھی۔۔۔

"بختاور یہ شبرہ ہے۔۔۔ آج سے یہ عنایہ کی دیکھ بھال کریں گی۔۔۔ انہیں اوپر والا کمرہ دے دو اور گھر کے اصول سمجھا دو۔۔۔"

سمعان نے سپاٹ لہجے میں فیصلہ سنایا تھا۔۔۔

شبرہ کے جانے کے بعد ارسلان نے بختاور کو قریب بلایا تھا۔۔۔

اس کے لہجے کی نرمی غائب ہو چکی تھی اور وہ دوبارہ ایک سخت گیر افسر بن چکا تھا۔۔۔

"بختاور۔۔۔ اس لڑکی پر کڑی نظر رکھنی ہے۔۔۔ اس کی حرکات و سکنات۔۔ وہ کس سے بات کرتی ہے اور کہاں جاتی ہے۔۔۔ مجھے ایک ایک پل کی رپورٹ چاہیے۔۔۔

اس کا حسن اور اس کی مظلومیت مجھے کچھ مشکوک لگ رہی ہے۔۔۔ میرے دشمن بہت ہیں۔۔۔ اور میں اپنی بیٹی کی زندگی پر کوئی سمجھوتہ نہیں کر سکتا۔۔۔۔"

ارسلان کا یہ بنگلہ کسی محل سے کم نہ تھا۔۔۔

مگر اس کے وسیع دالان میں ایک عجیب سی خاموشی رہتی تھی۔۔۔۔

وہ یہاں اپنی بیٹی کے ساتھ اکیلا رہتا تھا۔۔۔اس کا باقی خاندان گاؤں کی حویلی میں مقیم تھا۔۔۔۔

اس کی زندگی کا ایک تاریک پہلو اس کی پہلی بیوی تھی۔۔۔جس کا ذکر بھی اس کے ماتھے پر تیوریاں چڑھا دیتا تھا۔۔۔

وہ اس عورت سے شدید نفرت کرتا تھا جس نے اسے دھوکہ دیا

تھا۔۔۔اور اسی نفرت نے اسے عورتوں کے معاملے میں انتہائی

محتاط اور سخت بنا دیا تھا۔۔۔

شبرہ جب اوپر والے کمرے کی بالکونی میں کھڑی ہوئی۔۔۔تو اس

نے دیکھا کہ سمعان نیچے لان میں اپنی بیٹی عنایہ کو گود میں لیے اسے

ہنسا رہا تھا۔۔۔۔

وہ شخص جو ابھی تھوڑی دیر پہلے ایک جلاد کی طرح سوالات کر رہا

تھا۔۔۔

اب ایک موم کی طرح پگھلا ہوا باپ تھا۔۔۔

"خوش ہولو سمعان گردیزی۔۔۔ابھی جتنا پیار کرنا ہے کرلو۔۔۔"

شبرہ نے دانت پیستے ہوئے سرگوشی کی۔۔۔۔

"کیونکہ جلد ہی میں تمہاری اس سکون بھری دنیا کو راکھ کا ڈھیر بنا دوں گی۔۔۔۔۔

تمہارے گھر میں چھپے وہ ثبوت میرے بابا کی بے گناہی ثابت کریں گے اور تمہاری بربادی کا سبب بنیں گے۔۔۔"

محل نما بنگلے میں انتقام کی ایک نئی داستان کا آغاز ہو چکا تھا، جہاں شکاری اور شکار ایک ہی چھت کے نیچے آچکے تھے۔۔۔۔

جس انسان کی دہشت سے پورا محکمہ کانپتا تھا۔۔ مجرم اس کا نام سن کر اپنا ٹھکانہ بدل دیتے تھے۔۔

وہ اس لڑکی کی ظاہری معصومیت سے دھوکا کھا کر اپنے گھر رکھنے کی جو غلطی کر چکا تھا۔۔۔ اس پر شاید وہ اپنی اگلی پوری زندگی پچھتانے والا تھا۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

بنگلے کی بالائی منزل پر بنا ہوا عنایہ کا کمرہ کھلونوں سے بھرا ہوا تھا۔۔۔۔

مگر وہاں وہ کھلکھلاہٹیں غائب تھیں۔۔۔جو بچوں کے کمروں کی خاصیت ہوتی ہیں۔۔۔۔

عنایہ اڑھائی سال کی ایک معصوم سی پیاری گڑیا تھی۔۔۔۔ مگر باقی نارمل بچوں سے تھوڑا مختلف۔۔۔

وہ ہر وقت گم صُم رہتی تھی۔۔۔۔ شبرہ نے اسے کبھی بات کرتے نہیں سنا تھا۔۔۔

اسے ملازمہ سے پتا چلا تھا کہ وہ بولتی نہیں تھی۔۔ وہ بول سکتی تھی۔۔۔

لیکن پہلے دن سے ہی جو بچی ملازمین کے رحم و کرم پر تھی۔۔اس پر کوئی خاص توجہ نہیں دی گئی تھی۔۔۔

سمعان گردیزی اس کو ٹائم دینے کی پوری کوشش کرتا تھا۔۔

مگر اس کی ڈیوٹی کی نوعیت ایسی تھی کہ وہ اکثر کئی کئی دن گھر سے غائب رہتا تھا۔۔

وہ چاہ کر بھی اپنی بیٹی پر مکمل توجہ نہیں دے پایا تھا۔۔اس بچی کی زندگی میں ایک خلا تھا۔۔

وہ اڑھائی سال کے بچوں سے بہت الگ تھی۔۔۔شاید یہی وجہ تھی کہ سمعان گردیزی نے اس کے لیے گورنس رکھنے کا فیصلہ کیا تھا۔۔

جو اس کی بیٹی کی نفسیات کو سمجھ کر اس کا خیال رکھ سکے۔۔۔

اسے شبرہ میں وہ بات نظر آئی تھی۔۔۔یہی وجہ تھی کہ اس نے

ریجیکٹ نہیں کیا تھا اس لڑکی کو۔۔۔

اس وقت بھی عنایہ کھڑکی کے پاس بیٹھی خالی نظروں سے باہر دیکھ

رہی تھی۔۔۔۔

اس کے چہرے پر وہ زردی تھی جو مناسب توجہ اور ممتا کی کمی کا پتہ

دیتی تھی۔۔۔۔

ایس پی سمعان گردیزی جسے محکمہ پولیس میں ایک دہشت مانا جاتا

تھا۔۔۔باہر کی دنیا کے لیے جتنا سخت تھا۔۔۔

گھر میں اپنی بیٹی کے لیے اتنا ہی بے بس، مگر اس کی سختی اور مصروفیت نے اس بچی کو ایک انجانے خوف اور تنہائی میں دھکیل دیا تھا۔۔۔۔

شبرہ کمرے میں داخل ہوئی تو اس کے ہاتھ میں دودھ کا گلاس تھا۔۔۔

اس نے عنایہ کو بغور ناپسندیدگی بھری نگاہوں سے دیکھا تھا۔۔۔

وہ دبلی پتلی اور سہمی ہوئی بچی جو اسے دیکھ کر مزید سکڑ گئی تھی۔۔۔

شبرہ کے دل میں اس بچی کے لیے ہمدردی کے بجائے ایک تپتی ہوئی آگ تھی۔۔۔

"لو پیو اسے۔۔۔۔" شبرہ نے سپاٹ لہجے میں گلاس میز پر پٹخ دیا تھا۔۔۔

بچی نے ڈر کر شبرہ کی طرف دیکھا اور نفی میں سر ہلا دیا تھا۔۔

اگر شبرہ اپنی نفرت کی پٹی ہٹا کر دیکھتی تو وہ بچی بہت معصوم تھی۔۔۔اسے ضرور انسیت ہو جانی تھی اس معصوم سے۔۔

کیونکہ اس کا بچپن بھی اس بچی جیسا ہی تو تھا۔۔۔

مگر اس وقت اس کے انکار پر شبرہ کا پارہ ایک دم ہائی ہو گیا تھا۔۔

اس نے بچی کا بازو سختی سے پکڑا اور اسے اپنی طرف کھینچا تھا۔۔

"کیوں نہیں پینا؟ نخرے دیکھو ذرا اس کے۔۔۔ تمہارے باپ کی نوکر نہیں ہوں۔۔۔جو منتیں کروں تمہاری۔۔۔" شبرہ کی آواز میں غصہ اور نفرت ملی جلی تھی۔۔۔

عنایہ اس سے مزید خوفزدہ ہوئی تھی۔۔

"تمہیں پتہ ہے تمہارے باپ نے مجھ سے کیا چھینا ہے؟ اس نے میرے بابا کا سینہ گولیوں سے چھلنی کیا ان میرے بھائی کو مٹی میں

ملا دیا۔۔۔ اور تم یہاں شاہانہ ٹھاٹھ میں رہتی ہو؟ بہت جلد تم سے تمہارا باپ نہ چھین لیا تو میرا نام بدل دینا۔۔۔"

وہ نفرت اور انتقام کے زیرِ اثر ایسے بول رہی تھی۔۔ جیسے سامنے اڑھائی سال کی بچی نہیں کوئی سمجھدار انسان بیٹھا ہو۔۔۔

عنایہ کی بڑی بڑی آنکھوں میں آنسو بھر آئے تھے۔۔۔ وہ شبرہ کی باتیں نہیں سمجھ رہی تھی۔۔۔ مگر وہ آگ اگلتا۔۔۔ نفرت سے بھرپور لہجہ اسے خوف میں مبتلا کر رہا تھا۔۔۔۔

"روؤ مت جتنا رونا ہے اپنے اس ظالم باپ کے مرنے پر رونا۔۔۔۔"

شبرہ نے اسے جھنجھوڑا تھا۔۔۔جواب بس آواز رونے لگی تھی۔۔۔

"تمہارا باپ خود کو بہت بڑا ہیرو سمجھتا ہے نا؟ اسے لگتا ہے کہ وہ قانون کا محافظ ہے؟ دیکھنا... میں اسی گھر میں رہ کر اس کی جڑیں کاٹوں گی۔۔۔

میں اسے اس مقام پر لا کھڑا کروں گی کہ وہ اپنی موت کی دعا مانگے گا۔۔۔تم اور تمہارا باپ، دونوں ہی میری نفرت کے مستحق ہو۔۔۔"

وہ اس کو چپ ہونے کو کہتی دھمکی آمیز لہجے میں بولتی معصوم بچی کو

مزید خوفزدہ کر دیا تھا۔۔۔

بچی سہم کر ایک کونے میں دب گئی اور اپنے چھوٹے چھوٹے ہاتھوں

سے اپنا چہرہ چھپا لیا تھا۔۔۔۔

شبرہ کو اس لمحے احساس بھی نہیں ہوا کہ وہ ایک معصوم بچی پر اپنے

باپ کے گناہوں کا بوجھ ڈال رہی ہے۔۔۔۔

اس کی آنکھوں میں اس وقت صرف نفرت کی پٹی بندھی تھی۔۔۔

اسے اپنے باپ اور بھائی کی لاشوں کے سوا کچھ بھی دکھائی نہیں

دے رہا تھا۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

رات کے پچھلے پہر جب پورا بنگلہ نیند کی آغوش میں تھا۔۔۔

شبرہ اپنے کمرے کی بالکونی میں کھڑی منصور سے فون پر بات کر رہی تھی۔۔۔۔اس نے آواز انتہائی دھیمی رکھی ہوئی تھی، مگر لہجے میں وہی وحشت تھی۔۔۔

"منصور! میں یہاں ایک ایک پل مر رہی ہوں۔۔۔۔اس قاتل کی بیٹی کی شکل دیکھنا میرے لیے زہر کے گھونٹ بھرنے جیسا ہے۔۔۔۔وہ ایس پی۔۔۔ سمعان گردیزی، وہ بہت شاطر ہے۔۔۔۔

آج اس نے مجھے ایسے دیکھا جیسے میری روح تک کو اسکین کر رہا ہو۔۔۔بہت مشکل ہے اس کو اعتماد جیتنا۔۔۔"

وہ زچ ہوتے لہجے میں بولی تھی۔۔۔

وہ لڑکی جو جذبوں سے گندھی ہوئی تھی۔۔اپنے ہاتھوں سے اٹھائے اپنوں کے جنازوں نے اسے بالکل پتھر دل کر دیا تھا۔۔

"شبرہ میرے لیے بھی بہت مشکل ہے تمہیں خود سے دور رکھنا۔۔

پل پل مر رہا ہوں تمہارے لیے۔۔میرا بس چلے تو فوراً سے پہلے تمہیں وہاں سے نکال لوں۔۔۔مگر ابھی وہ کام سب سے زیادہ اہم

ہے۔۔۔حوصلہ رکھو۔۔ن ابھی ثبوت ڈھونڈنے کی جلدی مت کرنا۔پہلے اس کا اعتماد جیتو۔۔۔۔وہ روڈ انسان ہے،اسے بس یہ یقین دلاؤ کہ تم اس کی بیٹی کے لیے بہترین ہو۔۔۔۔"

منصور اپنی بے تابیاں اور محبت واضح کرنے کے ساتھ ساتھ اسے سمجھا بھی رہا تھا۔۔۔

اس کی زرا سی غلطی اسے بہت بڑی مصیبت میں ڈال سکتی تھی۔۔۔

"اعتماد؟"

شبرہ تلخی سے ہنسی تھی۔۔۔۔

"جس دن مجھے وہ ثبوت ملے۔۔۔۔میں اس گھر کو آگ لگا دوں گی

منصور۔۔۔۔۔میں اسے تڑپتا ہوا۔۔۔۔"

ابھی وہ اپنی بات مکمل بھی نہیں کر پائی تھی کہ اسے اپنے پیچھے

قدموں کی آہٹ سنائی دی تھی۔۔۔

شبرہ کو ارد گرد کی ہر شے اپنے ساتھ پتھر کی ہوتی محسوس ہوئی

تھی۔۔

اسے لگا تھا اس کی موت کا وقت آن پہنچا ہے۔۔۔۔

"کسے تڑپتا ہوا دیکھنا چاہتی ہو تم ؟"

ایک گرج دار بھاری مردانہ آواز نے شبرہ کے وجود میں بجلی دوڑا دی تھی۔۔۔۔

اس کے ہاتھ سے فون چھوٹتے چھوٹتے بچا۔۔۔۔اس نے تیزی سے مڑ کر دیکھا تھا۔۔۔

منصور بھی وہ آواز سنتا تشویش کا شکار ہوا تھا۔۔۔

بالکونی کے دروازے پر سمعان گردیزی کھڑا تھا۔۔۔۔اس نے وردی اتار دی تھی اور اب سیاہ ٹریک سوٹ میں ملبوس تھا۔۔۔۔

بھرپور مردانہ وجاہت کا شاہکار۔۔۔۔

اس کے بال بکھرے ہوئے تھے اور آنکھوں میں وہی جانچتی ہوئی چمک تھی۔۔۔۔وہ اس وقت کسی شکاری چیتے کی طرح لگ رہا تھا جو اپنے شکار کی آہٹ پا چکا ہو۔۔۔۔۔

سمعان چند قدم چل کر اس کے بالکل قریب آگیا تھا۔۔۔اس کا قد اتنا لمبا تھا کہ شبرہ کو اس سے بات کرنے کے لیے سر کافی اوپر اٹھانا پڑتا تھا۔۔۔

اس کے جسم سے مہنگے تمباکو اور پرفیوم کی ملی جلی خوشبو آرہی تھی جو شبرہ کے اعصاب پر سوار ہونے لگی تھی۔۔

وہ ساکت سی ریلنگ کے ساتھ لگی کھڑی اس کے تیکھے نقوش سے یہی اندازہ لگانے کی کوشش کر رہی تھی کہ یہ شخص اس کی کتنی حد تک بات سن چکا ہے۔۔۔

یقیناً پوری بات نہیں سنی تھی۔۔۔اگر پوری سن لی ہوتی تو اب تک اس کا خاتمہ ہو چکا ہوتا۔۔۔

وہ اسے سوال کرنے کی مہلت بھی نہ دیتا۔۔۔۔

"میں نے پوچھا۔۔۔۔کسے تڑپتا دیکھنا چاہتی ہو؟"

اس نے دھیمے مگر خطرناک لہجے میں دہرایا تھا۔۔۔

اس کی آنکھوں سے شعلے نکل رہے تھے۔۔۔ شبرہ نے ریلنگ کو مضبوطی سے تھام لیا تھا۔۔

اسے کمزور نہیں پڑنا تھا۔۔۔ وہ اتنی جلدی اپنا کھیل خراب نہیں کر سکتی تھی۔۔

شبرہ کے دل کی دھڑکن تیز تھی۔۔۔ مگر اس نے خود کو سنبھالا تھا۔۔۔

"وہ...وہ میں اپنی ایک سہیلی سے بات کر رہی تھی۔۔۔ اس کے شوہر نے اسے بہت دکھ دیے ہیں۔۔ اسی لیے غصے میں کہہ دیا کہ ایسے مردوں کو تڑپنا چاہیے۔۔۔۔"

وہ اس کے بہت قریب آن کھڑا ہوا تھا۔۔۔

شبرہ بالکل ریلنگ سے چپک گئی تھی۔۔۔اس نے بہت مشکل سے جھوٹ جوڑ کر اس کے آگے پیش کیا تھا۔۔۔

وہ ذہین تھی۔۔۔مقابل کے تاثرات دیکھ کر سمجھ گئی تھی کہ اس شخص نے اس کی پوری بات نہیں سنی۔۔۔۔

سمعان نے اس کی وضاحت پر اپنی ایک ابرو اچکائی۔۔۔۔اس نے اپنا ایک ہاتھ بالکونی کی ریلنگ پر رکھا تھا۔۔۔جس سے شبرہ اس کے اور ریلنگ کے درمیان محصور ہو گئی تھی۔۔۔

شبرہ کا دل بے انتہا زور سے دھڑکا تھا۔۔۔

"تمہارے لہجے میں تمہاری سہیلی کا دکھ نہیں، بلکہ تمہاری اپنی کوئی ذاتی آگ لگ رہی تھی۔۔۔۔"

سمعان نے اسے سر سے پاؤں تک دیکھا تھا۔۔۔

اس کی نظریں اتنی گہری تھیں کہ شبرہ کو لگا جیسے وہ اس کے اندر جھانک لے گا۔۔

"یاد رکھنا مس شبرہ میں پولیس افسر بعد میں ہوں، انسانوں کو پڑھنے کا فن پہلے جانتا ہوں۔۔۔۔ میرے گھر میں جھوٹ اور سازش کی بو مجھے بہت جلدی آجاتی ہے۔۔۔

ایسی کوئی غلطی سرزد مت کرنا کہ اپنی جان گنوا بیٹھو۔۔۔مجھے جھوٹے اور دھوکے باز لوگوں سے شدید نفرت ہے۔۔۔۔معاف نہیں کرتا میں انہیں۔۔۔"

وہ اس کی آنکھوں میں جھانکتے بول رہا تھا۔۔۔شبرہ کا بس نہیں چل رہا تھا کہ اس کے سینے میں گولیاں اتار کر اسے اپنے سے دور دھکیل دے۔۔۔۔

شبرہ نے نفرت چھپانے کے لیے نظریں جھکالی تھیں۔۔۔"میں یہاں صرف آپ کی بیٹی کی خاطر آئی ہوں۔مجھے کسی سازش سے کوئی لینا دینا نہیں۔۔۔

نہ ہی میرا آپ سے کوئی ایسا تعلق ہے کہ میں آپ سے جھوٹ بولوں یا دھوکا دوں۔۔۔"

وہ اپنی گھبراہٹ پر قابو پاتے بولی تھی۔۔۔ دوسری جانب منصور بھی جیسے سکون میں آیا تھا۔۔۔

"ہمم۔۔۔اسی میں بھلائی ہے تمہاری۔۔۔"

سمعان اس کے اور قریب ہوا۔۔۔اس کی گرم سانسیں شبرہ کی پیشانی کو چھو رہی تھیں۔۔۔

رات کی تاریکی اور تنہائی میں اتنی نزدیکی۔۔۔ شبرہ نے مٹھیاں بھینچتے اس شخص کو دیکھا تھا۔۔۔

وہ اتنا قریب کیوں آیا تھا اس کے۔۔۔

کیا یہ شخص صرف ایمان کا ہی نہیں۔۔۔ کردار کا بھی کمزور تھا۔۔۔

"میری بیٹی بہت حساس ہے۔۔ اگر اسے تمہاری وجہ سے کوئی تکلیف پہنچی، یا تم نے اس گھر کے قواعد وضوابط کی خلاف ورزی کی۔۔۔ تو یاد رکھنا، میں مجرموں کو معاف کرنا نہیں جانتا۔۔۔۔

تم نے بتایا تم یتیم ہو۔۔۔ لاوارث ہو۔۔۔۔ اسی لیے پناہ دی ہے، اسے میرا کمزوری مت سمجھنا۔۔۔۔ میں بہت کم کسی پر اعتبار کرتا ہوں۔۔۔

اور ابھی میں نے تم پر اعتبار نہیں کیا۔۔۔"

اس کی آواز میں دبی دبی غراہٹ تھی۔۔۔

وہ مڑا اور بغیر پیچھے دیکھے وہاں سے چلا گیا۔۔۔ مگر اس کے جانے کے بعد بھی شبرہ کے کانوں میں اس کی رعب دار آواز گونج رہی تھی۔۔۔

اس نے گہرا سانس لیتے خود کو اس شخص کی شخصیت کے حصار سے باہر نکالا تھا۔۔۔

اس کے چہرے کی رنگت بالکل تپ رہی تھی۔۔۔

شبرہ نے اپنے کانپتے ہاتھوں کو آپس میں بھینچا تھا۔۔۔

خود کو ریلیکس کرنے کی کوشش کی تھی۔۔۔

دوپٹے کے پلو سے اپنے ماتھے پر آیا پسینہ پونچھا تھا۔۔

"مجھے یتیم اور لاوارث کرنے والے بھی تم ہی ہو۔۔۔بہت مغرور ہو سمعان گردیزی! تمہیں لگتا ہے کہ تم نے مجھے ڈرادیا؟ تم نہیں جانتے کہ جس لڑکی کو تم نے یتیم سمجھ کر پناہ دی ہے۔۔۔وہ تمہاری بربادی کا پروانہ لے کر آئی ہے۔۔۔۔

تمہیں اپنے مجرموں کو معاف کرنا نہیں آتا۔۔۔

اور مجھے اپنے مجرموں کو عبرت ناک انجام تک پہنچانا بہت اچھے سے آتا ہے۔۔۔۔۔"

نفرت کی یہ دیوار اب مزید اونچی ہو رہی تھی، اور ان دونوں کے درمیان دشمنی کی ایک ایسی لکیر کھینچ چکی تھی جسے مٹانا ناممکن لگ رہا تھا۔۔۔

اسے اس گھر میں کام کرتے ایک ہفتہ ہو چکا تھا۔۔۔ مگر ابھی تک وہ بالکل نارمل انداز اپنائے ہوئے تھی۔۔۔

ابھی تک اس نے ثبوتوں کے بارے میں سوچنے کی کوشش بھی نہیں کی تھی۔۔۔

اتنا آسان نہیں تھا یہاں کچھ بھی کرنا۔۔۔ اس وقت بھی وہ اللہ کا شکر ادا کر رہی تھی کہ وہ پکڑے جانے سے بچ گئی تھی۔۔۔

ابھی اسے مزید احتیاط کرنا تھی۔۔۔وہ کسی بھی قیمت پر یہ جاب کھو نہیں سکتی تھی۔۔۔

یہ اس کے لیے زندگی موت کا مسئلہ تھا۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

سورج کی تمازت دھیرے دھیرے کم ہو رہی تھی اور لان میں لگے گھنے درختوں کے سائے طویل ہونے لگے تھے۔شبرہ،لان کے سبزہ زار پر عنایہ کے ساتھ موجود تھی۔۔۔

مگر اس کے اندر ایک عجیب سی اکتاہٹ تھی۔۔۔وہ جانتی تھی کہ بنگلے کے چاروں طرف نصب کیمرے اور محافظوں کی نظریں اس

پر ہیں، اس لیے اس نے اپنے چہرے پر ایک مصنوعی ممتا بھری مسکراہٹ سجا رکھی تھی۔۔۔

وہ عنایہ کے ہاتھ میں گیند پکڑاتے ہوئے پیار سے پیش آ رہی تھی۔۔۔

لیکن جیسے ہی بچی ذرا قریب آتی، شبرہ کی آنکھوں میں نفرت کی ایک تیکھی لہر دوڑ جاتی تھی۔۔۔ وہ دل ہی دل میں اس معصوم وجود کو اپنے باپ کے گناہوں کا حصہ دار ٹھہرا رہی تھی۔۔۔

"شاباش عنایہ! پکڑو اسے۔۔۔"

شبرہ نے اونچی آواز میں کہا تا کہ وہاں موجود گارڈز سن سکیں، مگر جیسے ہی عنایہ جھکی۔۔۔

شبرہ نے دانت پیستے ہوئے سر گوشی کی تھی۔۔۔

"دیکھ کیا رہی ہو؟ جلدی اٹھاؤ اسے۔۔۔ تمہارے باپ کی نوکر نہیں ہوں میں۔۔۔"

وہ ہلکی آواز میں غرائی تھی۔۔۔ جس پر عنایہ سہم کر رہ گئی تھی۔۔۔

اس کی چھوٹی سی عقل یہ سمجھنے سے قاصر تھی کہ اس نے اس لڑکی کا کیا بگاڑا ہے۔۔۔۔

جو وہ اس سے اتنی نفرت سے پیش آتی ہے۔۔۔۔

اسی لمحے بنگلے کے بڑے آہنی گیٹ سے ایک سفید رنگ کی پر تعیش گاڑی اندر داخل ہوئی تھی۔۔۔

شبرہ نے حیرت سے گردن گھمائی تھی۔۔۔۔

اس نے پچھلے چند دنوں میں یہاں صرف پولیس کی گاڑیاں یا سمعان کی سیاہ جیپ ہی دیکھی تھی۔۔۔

گاڑی پورچ میں رکی اور اس میں سے ایک نہایت باوقار، نفیس اور رعب دار ادھیڑ عمر خاتون باہر نکلی تھیں۔۔۔

انہوں نے ریشمی چادر بڑے قرینے سے اوڑھ رکھی تھی اور ان کی شخصیت سے خاندانی وجاہت ٹپک رہی تھی۔۔۔۔۔

گاڑی سے اترتی نرگس بیگم کی نگاہیں لان میں عنایہ کے ساتھ کھیلتی شبرہ پر پڑی تھیں۔۔۔

کچھ لمحے حیرت زدہ تھی وہ اس حسین دوشیزہ کو تکے گئی تھیں۔۔

بائیس تئیس سال کی وہ دھان پان سی لڑکی اپنے حلیے اور رکھ رکھاؤ سے انہیں کہیں سے بھی ملازمہ نہیں لگی تھی۔۔

کون تھی یہ لڑکی اور ان کے بھتیجے کے گھر میں کیا کر رہی تھی۔۔۔

کیا سمعان نے دوسری شادی کرلی تھی۔۔۔

وہ حیرت و بے یقینی میں کھڑی کتنی ہی دیر شبرہ کو گھورتی رہی تھیں۔۔۔

جو دور کھڑی ان کی ایسی نگاہوں پر خائف ہوئی تھی۔۔۔

"اب یہ کونسی نئی مصیبت آگئی ہے۔۔۔؟"

اس نے نخوت سے منہ بنایا تھا۔۔۔

اسے اس شخص سمیت اس سے منسلک ہر شے سے شدید نفرت تھی۔۔۔

وہ چلتی ہوئی لان کی طرف آئیں جہاں عنایہ گھاس پر بیٹھی انہیں ہمیشہ کی طرح خاموش نگاہوں سے دیکھ رہی تھی۔۔۔

وہ خود سے کبھی کسی کے قریب نہیں جاتی تھی۔۔۔ سوائے اپنے باپ کے۔۔۔

یہ بات شبرہ نے نوٹ کی تھی کہ اس چھوٹی سی معصوم بچی کو اپنے باپ سے بہت محبت تھی۔۔

جو دیکھ اکثر شبرہ کا دل بھر آتا تھا۔۔۔ اسے بھی تو ایسے ہی محبت تھی اپنے بابا سے۔۔۔ کیوں چھینا تھا اس شخص نے اس سے۔۔۔ اس کے بابا کو۔۔۔۔

اس سوچ کے ساتھ اس کے دل میں اس شخص کے لیے نفرت مزید بڑھ جاتی تھی۔۔۔

نرگس بیگم نے آگے بڑھ کر عنایہ کو گود میں لیا تھا۔۔۔اور پیار کیا تھا۔۔۔۔مگر ان کی عقابی نظریں سامنے کھڑی شبرہ پر جمی ہوئی تھیں۔۔۔۔

شبرہ نے گھبرا کر اپنے دوپٹے کو ٹھیک کیا اور سر جھکا لیا۔۔۔۔

انہوں نے عنایہ کو نیچے اتارا اور چند قدم چل کر شبرہ کے بالکل قریب آ کھڑی ہوئی تھیں۔۔۔

انہوں نے شبرہ کے تراشے ہوئے نقوش، اس کی دودھیار نگت اور اس کی آنکھوں میں چھپی غیر معمولی ذہانت کو ایک ہی نظر میں بھانپ لیا تھا۔۔۔

انہیں دیکھ کر شبرہ اتنا تو سمجھ گئ تھی کہ یہ اس شخص کی کوئی بہت قریبی ہی تھیں۔۔۔

"کون ہو تم۔۔۔؟؟ اور یہاں اس گھر میں کس حیثیت سے ہو۔۔۔؟"

انہوں نے شبرہ کو سر سے پاؤں تک دیکھا تھا۔۔۔ جو بات شبرہ کو سخت ناگوار گزری تھی۔۔۔

مگر وہ خود ہے ضبط کر گئی تھی۔۔۔وہ بولی بھی کچھ نہیں تھی۔۔۔

"میں نے پوچھا تم کون ہو لڑکی؟ دیکھنے سے تو تم ملازمہ نہیں لگتی۔۔۔ایک جوان جہان لڑکی یہاں سمعان کے گھر میں ایسے۔۔ کیا کر رہی ہے۔۔۔؟"

وہ پھر سے گویا ہوئی تھیں۔۔۔۔

ان کی گہری کھوجتی نگاہیں شبرہ کو طیش دلا گئی تھیں۔۔۔

شبرہ نے ابھی جواب دینے کے لیے لب کھولے ہی تھے کہ نرگس بیگم کے ماتھے پر سوچ کی لہریں ابھری تھیں۔۔۔۔"کہیں سمعان نے دوسری شادی تو نہیں کر لی؟"

انہوں نے خود کلامی کے انداز میں کہا تھا۔۔ مگر ان کی آواز اتنی اونچی تھی کہ شبرہ تک پہنچ گئی تھی۔۔

اس تصور سے ہی اس کی رنگت مارے غصے سے تپ اٹھی تھی۔۔۔

اندر تک زہر اتر گیا تھا۔۔۔

"نہیں۔۔ میرا بچہ ایسا نہیں کر سکتا۔ وہ تو دوسری شادی کے نام سے بھی چڑتا ہے۔۔۔۔ وہ ہمارے علم میں لائے بغیر ایسا نہیں کر سکتا۔۔۔۔۔"

وہ اس سے سوال کر کے جواب بھی خود ہی اخذ کر رہی تھیں۔۔۔

اب شبرہ کو بھی ان کو جواب دینے میں کوئی خاص انٹرسٹ نہیں رہا تھا۔۔

اسی لمحے ایک اور گاڑی کے ہارن پر چوکیدار نے گیٹ کھولا تھا۔۔۔ سمعان کی سیاہ جیپ پورچ میں آرکی تھی۔۔۔

پہلی بار اس شخص کی آمد پر شبرہ نے سکھ کا سانس لیا تھا۔۔۔

ایس پی سمعان گردیزی اپنے مکمل پولیس یونیفارم میں، ٹوپی ہاتھ میں پکڑے گاڑی سے باہر نکلا تھا۔۔۔۔ ڈھلتے سورج کی روشنی اس کے کندھوں پر لگے ستاروں پر پڑکر چمک رہی تھی۔۔۔

اس کی مردانہ وجاہت اور وردی کا رعب اس وقت عروج پر

تھا۔۔۔

اس پر اٹھتی شبرہ کی نگاہیں ایک پل کے لیے ٹھہر گئی تھیں۔۔۔

بلاشبہ یہ شخص ذہانت اور شاطرپن کے ساتھ ساتھ وجاہت اور

دلکشی سے بھی مالامال تھا۔۔

وہ تیزی سے چلتا ہوا ان کے قریب آیا تھا۔۔۔۔

"پھوپھو جان! آپ؟ آپ نے بتایا نہیں کہ آپ آج آ رہی ہیں،"

ان کے گرد اپنے بازو کا حصار قائم کرتے اس نے انہیں ساتھ لگایا تھا۔۔۔ جس کے جواب میں انہوں نے اس کے کندھے پر عقیدت بھرے انداز میں بوسہ دیا تھا۔۔۔

یہ محبت بھرا منظر دیکھتے شبرہ نخوت سے رخ موڑ گئی تھی۔۔۔۔

بیگم ہاجرہ نے سمعان کا بازو تھاما اور شبرہ کی طرف اشارہ کیا۔۔۔۔

"سمعان! یہ سب کیا ہے؟ یہ حسین جوان لڑکی تمہارے گھر میں کیا کر رہی ہے؟ اور تم نے ہمیں بتایا تک نہیں؟"

ان کے لہجے میں ایک خاص قسم کی معنی خیزی تھی جس نے شبرہ کو اندر تک جلا دیا تھا۔۔۔۔۔۔

وہ اچھے سے سمجھ گئی تھی کہ یہ عورت اسے وہاں دیکھ کیا کیا

اندازے لگا گئی ہے۔۔۔

اور اپنے آپ کو اس شخص کے ساتھ اس حوالے سے سوچنا بھی

اسے موت کے برابر لگ رہا تھا۔۔۔

ایسے محسوس ہوا تھا جیسے اسے کسی نے جلتے تندور میں ڈال دیا

ہو۔۔۔

وہ حیا اور شرمندگی کے بوجھ تلے دبنے لگی تھی۔۔۔ جبکہ اس کے

اندر غصے کا ایک لاوا پک رہا تھا۔ اسے لگ رہا تھا جیسے سرعام اس کی

توہین کی جا رہی ہو۔۔۔

سمعان کی پیشانی پر بل پڑ گئے۔اس پورے عرصے میں اس نے پہلی بار سر نگاہ اٹھا کر شبرہ کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

جو نظریں جھکائے زمین کرید رہی تھی۔۔۔

اس کی دودھیا رنگت میں اس وقت واضح طور پر سرخیاں گھلی ہوئی تھیں۔۔۔

جو اسے مزید دلکش اور پر کشش بنا رہی تھیں۔۔۔اس کی چھوٹی سی ناک غصے سے پھولی ہوئی تھی۔۔۔

وہ اس لمحے بے انتہا کیوٹ لگ رہی تھی۔۔۔

وہ سمجھ گیا تھا کہ نرگس بیگم کچھ الٹا سیدھا بول چکی ہیں پہلے ہی۔۔۔

بنا اوپر دیکھے بھی شبرہ اس شخص کی نگاہیں خود پر محسوس کر چکی تھی۔۔۔

جو بات اسے سخت ناگوار گزری تھی۔۔۔ جس پر وہ اسے دل ہی دل میں ڈھیر ساری گالیوں سے نواز گئی تھی۔۔۔

"پھوپھو! یہ عنایہ کی گورنس ہے۔۔۔"

سمعان نے سپاٹ لہجے میں جواب دیا۔۔۔

مگر اس کی آواز میں ایک خفیف سی جھنجھلاہٹ تھی۔۔۔۔

"اس کا نام شبرہ ہے۔۔۔ کوالیفائڈ ہے۔۔۔ اور اسے کام کی ضرورت تھی۔۔۔ مجھے عنایہ کے لیے بہتر لگی۔۔۔ اس لیے میں نے اسے یہاں رکھ لیا۔۔۔"

وہ نرگس بیگم سے ایسے بات کر رہا تھا جیسے وہ وہاں موجود ہی نہ ہو۔۔۔

"صرف گورنس؟"

نرگس بیگم نے طنزیہ انداز میں ایک بھنو اچکائی تھی۔۔۔

"سمعان، تم بھول رہے ہو کہ اگر تم ایس پی ہو تو میں تمہاری پھوپو ہوں۔۔۔

میں مان ہی نہیں سکتی۔۔۔۔ اتنی خوبصورت اور باوقار لڑکی کو تم نے 'آپا' بنا کر رکھا ہے؟ بیٹا، یہ تو کسی بڑے خاندان کی لگتی ہے۔۔۔ اس کے نین نقش دیکھو... اس کی خاموشی میں چھپا وقار دیکھو۔۔۔۔"

وہ فوراً نفی میں سر ہلاتے بولی تھیں۔۔۔ ان کی نظریں شبرہ پر سے ہٹ نہیں رہی تھیں۔۔۔۔

انہوں نے جس انداز میں اس کی تعریف کی تھی۔۔ سمعان کی نظریں ایک بار پھر سے اس کی جانب اٹھ گئی تھیں۔۔۔

شبرہ کا جی چاہ رہا تھا کہ زمین پھٹے اور وہ اس میں سما جائے۔۔۔۔

اس نے اپنی مٹھیاں بھینچ لی تھیں۔۔۔اس کے ناخن اس کی ہتھیلیوں میں گڑ رہے تھے۔۔۔۔

"یہ عورت مجھے ایسے کیوں دیکھ رہی ہے؟ جیسے میں کوئی نمائش کی چیز ہوں!"

اس نے دل میں سوچا اور اس کے اندر سمعان کے لیے نفرت مزید بڑھ گئی۔

سمعان کو بھی اپنی پھوپھو کا یہ انداز پسند نہیں آیا۔۔۔

"پھوپھو اندر چل کر بیٹھ کر بات کرتے ہیں۔۔۔"

مگر نرگس بیگم کہاں رکنے والی تھیں۔۔۔

وہ شبرہ کے قریب آئیں اور اس کے ٹھوڑی کو چھو کر اس کا چہرہ اوپر اٹھایا۔۔۔

"بہت پیاری ہو تم شبرہ۔۔۔مجھے خوشی ہوئی کہ سمعان نے آخر کار اس گھر کی ویرانی ختم کرنے کا کوئی انتظام کیا۔۔۔"

انہوں نے سمعان کی طرف مڑ کر دیکھا اور مسکرا کر کہا تھا۔۔۔

سمعان اُنہیں گھور کر رہ گیا تھا۔۔ اگر اسے پتا ہوتا کہ وہ آنے والی ہیں تو یقیناً اس نے شبرہ کو کہیں چھپا دینا تھا۔۔

سمعان نے ایک گہرا سانس لیا اور شبرہ کو دیکھا تھا۔۔۔جو غصے اور حیا کے ملے جلے جذبات سے سرخ ہو رہی تھی۔۔۔

"شبرہ! عنایہ کو اندر لے جاؤ۔۔۔"

اس نے کرختگی سے حکم دیا تھا۔۔۔

شبرہ نے ایک لمحہ ضائع کیے بغیر عنایہ کا ہاتھ پکڑا اور تقریباً بھاگتی ہوئی بنگلے کے اندر چلی گئی۔۔۔۔

اس کے پیچھے نرگس بیگم کی معنی خیز مسکراہٹ اور سمعان کی جلتی ہوئی نظریں اب بھی اس کا پیچھا کر رہی تھیں۔۔۔۔

وہ اپنے کمرے میں پہنچ کر ہانپنے لگی تھی۔۔۔مارے غصے کے اس کا بس نہیں چل رہا تھا کہ اس عورت کا منہ نوچ لیتی۔۔۔

کتنی مشکل سے ضبط کیا تھا اس نے۔۔۔

وہ عورت نجانے خود کو سمجھ کیا رہی تھی۔۔۔

"تھوکنا بھی پسند نہ کروں میں اس شخص پر۔۔۔شادی کرنا تو بہت دور کی بات ہے۔۔۔"

وہ اتنے زور سے چیخی تھی کہ عنایہ سہم گئی تھی۔۔۔

"تمہاری ہمت کیسے ہوئی سمعان گردیزی! تم اور تمھارا خاندان...

تم سب کو اس ذلت کا حساب دینا ہو گا۔۔۔ میں یہاں تمہاری بیٹی

کی آیا بننے نہیں، تمہاری بربادی کا سامان کرنے آئی ہوں۔۔۔"

نفرت کی چنگاری اب شعلہ بننے لگی تھی، اور نرگس بیگم کی پسندیدگی

نے اس آگ پر تیل کا کام کر دیا تھا۔۔۔

وہ جلے پیر کی بلی کی طرح پورے کمرے میں چکر کاٹ رہی تھی۔۔۔

وہ بھول چکی تھی کہ اسے عنایہ کا دھیان کرنا ہے یا وہ یہاں کسی لیے

آئی ہے۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

بیگم ہاجرہ نے اپنے ریشمی دوپٹے کے پلو کو درست کیا اور لاؤنج کے آرام دہ صوفے پر آن بیٹھی تھیں۔۔۔

سمعان بھی ان کے مقابل آن بیٹھا تھا۔۔۔ مگر اس کے چہرے کے تاثرات ابھی تک بگڑے ہوئے تھے۔۔۔

"سمعان! دیکھو بیٹا... میں تو تمہاری بات مان لیتی ہوں کہ وہ لڑکی صرف عنایہ کی گورنس ہے۔۔۔"

پھوپھو نے دھیمے مگر معنی خیز لہجے میں بات شروع کی تھی۔۔۔۔

"مگر یاد رکھنا۔۔۔ حویلی سے اگر تمہارے باباسائیں یا کسی بھی اور فرد میں سے کوئی یہاں آ گیا نا۔۔۔ تو تمہارے لیے صفائیاں دینا مشکل ہو جائے گا۔۔۔۔

یہ بات ہی بہت عجیب اور ہمارے خاندان کے وقار کے خلاف ہے۔۔۔

ایک جوان مرد۔۔ گھر میں اکیلا رہتا ہو اور وہاں ایک ایسی قیامت خیز حسن والی لڑکی تمہاری بیٹی کی 'ماں' بن کر ڈیوٹی دے رہی ہو... یہ ہمارے خاندان کے لیے معمولی بات نہیں ہے۔۔۔۔

اور مرد بھی تم جیسا۔۔۔جسے اب تک عورتوں کا وجود گوارہ بھی نہیں تھا۔۔۔یہ بات میری عقل سے بالاتر ہے۔۔

ویسے اگر کوئی ایسی ویسی بات ہے تو تم مجھ پر اعتبار کر سکتے ہو۔۔

مجھے تو یہ لڑکی بہت پسند آئی ہے۔۔۔آج ہی نکاح کروا کر گاؤں لے جاتے ہیں۔۔۔"

وہ جوش و خروش کے عالم میں مزے لے کر بولے جا رہی تھیں۔۔۔

ان کی آخری بات پر سمعان نے جھٹکے سے مڑ کر ان کو گھورا تھا۔۔۔۔

اس کی آنکھوں میں غصے کی سرخی ابھری اور ماتھے کی رگیں تن گئی تھیں۔۔۔

غصے میں وہ مزید ہینڈسم اور وجیہہ لگتا تھا۔۔۔ نرگس بیگم نے بے ساختہ دل ہی دل میں اس کی نظر اتارلی تھی۔۔۔

"بس ہو گیا؟ یا مزید بھی کچھ بولنا ہے آپ نے۔۔۔"

وہ جب بولا تو اس کا لہجہ انتہائی کرخت تھا۔۔۔ بالکل ویسا ہی جیسا دوسری شادی کے ذکر پر اس کا ہو جاتا تھا۔۔۔

"آپ کو میں اچھے سے بتا چکا ہوں کہ میری زندگی میں اب کسی بھی عورت کی کوئی جگہ نہیں ہے۔۔۔

وہ لڑکی میرے لیے صرف ایک ضرورت مند ملازمہ ہے اور بس۔۔۔

مجھے لگا اسے اس جاب کی ضرورت ہے تو وہ اچھے سے میری بیٹی کا خیال رکھے گی۔۔۔ڈیٹس اٹ۔۔۔

اس سے زیادہ وہ لڑکی کچھ بھی نہیں ہے۔۔۔نہ میں نے کبھی اسے دھیان سے دیکھا ہے۔۔۔

نہ میں یہ جانتا ہوں کہ وہ کیسی ہے۔۔۔۔مجھے اس میں اور کسی بھی عورت کو دیکھنے میں کوئی انٹرسٹ نہیں ہے۔۔۔

رہی بات گاؤں والوں کی... تو سمعان گردیزی نہ تو کسی سے ڈرتا ہے اور نہ ہی اپنی زندگی کے فیصلوں پر کسی کو وضاحت دینے کا عادی ہے۔ جسے جو سوچنا ہے سوچتا رہے، مجھے رتی برابر فرق نہیں پڑتا..."

سمعان کا لہجہ اتنا سخت تھا کہ نرگس بیگم بھی لمحہ بھر کو خاموش ہو گئی تھیں...

وہ جانتی تھیں کہ سمعان جب اس موڈ میں ہوتا ہے تو وہ کسی کی نہیں سنتا تھا...

اور وہ اپنی ایکسائٹمنٹ سے اسے اچھا خاصہ غصہ دلا چکی تھیں...

انہوں نے دوبارہ کوئی بات نہیں کی تھی۔۔۔ مگر ان کے دماغ میں ابھی بھی وہی سب چل رہا تھا۔۔۔

ابھی سمعان کا غصہ ٹھنڈا ابھی نہیں ہوا تھا کہ اوپر والے پورشن سے عنایہ کے چیخنے اور رونے کی دلخراش آوازیں سنائی دی تھیں۔۔۔۔

سمعان کا دل جیسے سینے سے باہر آگیا تھا۔۔۔ وہ ایک پل ضائع کیے بغیر سیڑھیاں پھلانگتا ہوا اوپر پہنچا تھا۔۔۔

کمرے کا منظر دیکھ کر اس کے ہوش اڑ گئے تھے۔۔۔

عنایہ فرش پر پڑی تڑپ رہی تھی۔۔۔اس کی پیشانی پر بیڈ کا کونا لگنے سے گہرا زخم آیا تھا اور خون تیزی سے بہہ کر اس کے سفید فراک کو سرخ کر رہا تھا۔۔۔

شبرہ ایک کونے میں کھڑی ساکت نظروں سے یہ سب دیکھ رہی تھی۔۔۔

وہ فون پر منصور سے بات کرنے میں اتنی مگن تھی کہ اسے دھیان ہی نہیں رہا تھا عنایہ کا۔۔۔

جو بیڈ پر اچھلتے ہوئے اپنا توازن کھو بیٹھی تھی اور نیچے جا گری تھی۔۔۔

"عنایہ!"

سمعان دھاڑا تھا۔۔۔اس نے جھپٹ کر اپنی بیٹی کو سینے سے لگایا تھا۔۔۔

"میری جان۔۔۔۔میری بیٹی۔۔۔تم۔۔۔تم کہاں مری ہوئی تھی۔۔۔؟ کیوں نہیں دھیان دیا تم نے میری بیٹی پر۔۔؟ تمہاری لاپرواہی کی وجہ سے میری بچی کا یہ حال ہوا ہے۔۔۔

اگر میری بیٹی کو کچھ ہوا تو چھوڑوں گا نہیں میں تمہیں۔۔۔"

وہ شبرہ پر اس طرح گرجا کہ شبرہ کے قدم ڈگمگا گئے تھے۔۔۔

سمعان کی آنکھوں میں اس وقت خون اترا ہوا تھا۔ وہ غصے سے پاگل

ہو رہا تھا۔۔۔

"اگر میری بیٹی کو کچھ ہوا تو میں تمہارا وہ حشر کروں گا کہ تم موت کی

بھیک مانگو گی!"

وہ ہانپتی ہوئی عنایہ کو اٹھا کر نیچے بھاگا تھا۔۔۔

شبرہ وہیں کھڑی رہی۔ اس کے چہرے پر پہلے خوف ابھرا، مگر جیسے

ہی سمعان کی تڑپ اور اس کا بے بس چہرہ اس کی نظروں کے سامنے

آیا، شبرہ کے لبوں پر ایک زہریلی، فاتحانہ مسکراہٹ رینگنے لگی

تھی۔۔۔

"تڑپو۔۔۔ سمعان گردیزی! ابھی تو صرف خون نکلا ہے، ابھی تو میں تمہاری روح کو زخمی کروں گی۔۔۔"

اس نے دھیمے سے سرگوشی کی۔ اسے اس منظر سے ایک عجیب سا سکون مل رہا تھا۔۔۔۔

سمعان اور پھوپھو عنایہ کو لے کر ہسپتال روانہ ہو گئے جہاں اس کا فوری ٹریٹمنٹ کیا گیا تھا۔۔۔

وہ پہلے ہی بہت کمزور تھی۔۔۔ اس کا بہت زیادہ خون بہہ گیا تھا۔۔۔

گھر میں خاموشی چھا گئی تو شبرہ نے فوراً منصور کو کال ملائی تھی۔۔۔

"منصور! مجھے اس درندے کی دکھتی رگ مل گئی ہے۔۔۔"

شبرہ نے جوش سے کہا تھا۔۔۔

"وہ اپنی بیٹی کے لیے پاگل ہے۔۔۔ آج جب اسے ذرا سی چوٹ لگی تو ایس پی کے ہاتھ پاؤں پھول گئے تھے۔۔۔۔

بچارہ پاگل ہو گیا تھا اذیت سے۔۔۔

اتنی سی تکلیف برداشت نہیں ہوئی اس سے اپنی بیٹی کی۔۔۔۔"

وہ چہرے پر مکروہ مسکراہٹ سجائے بول رہی تھی۔۔۔ اس کی بات پر دوستی جانب سے منصور کی بھی شیطانی ہنسی سنائی دی تھی۔۔۔

"بہت اچھے شبرہ۔۔۔یہی تو ہم چاہتے تھے۔۔۔اس بچی کو مہرہ بناؤ۔۔۔۔

اسے جتنا پیار دو گی، ایس پی اتنا تمہارے آگے جھکے گا۔۔۔اتنا ہی تمہارا گرویدہ ہو گا۔۔۔۔اور جب تمہارا کام نکل جائے، جب وہ ثبوت ہاتھ آجائیں۔۔۔۔

تو پھر اس ایس پی کی آنکھوں کے سامنے اس کی بیٹی کا گلا گھونٹ دینا۔۔۔۔اسے پتہ چلے کہ اپنوں کو کھونے کا دکھ کیا ہوتا ہے۔۔۔"

منصور کی بات پر پل بھر کے لیے شبرہ کی آنکھوں کے سامنے اس ننھی جان کا معصوم چہرا آن ٹھہرا تھا۔۔۔

شبرہ کا دل لرز سا گیا تھا۔۔۔

مگر انتقام کی آگ اتنی شدید تھی کہ اگلے ہی لمحے وہ اپنے دل میں عنایہ کے لیے ابھرتا وہ نرم جھٹک گئی تھی۔۔۔

اس نے منصور کی بات پر اثبات میں سر ہلا دیا تھا۔۔۔"ایسا ہی ہو گا منصور۔۔۔بہت جلد یہ شخص اپنے انجام کو پہنچے گا۔۔۔"

اس کے انداز میں عزم تھا۔۔۔

"بہت یاد آتی ہے تمہاری۔۔۔دل چاہتا ہے فوراً پاس بلا لوں۔۔۔ آئی ریئلی لو یو۔۔۔

دل پر وقت بے سکون رہتا ہے۔۔۔ تمہاری فکر لاحق رہتی ہے۔۔۔

یہی دھڑکا لگا رہتا کہ کہیں وہ ایس پی تمہیں کوئی نقصان نہ پہنچا

دے۔۔۔

میری جان بہت مشکل وقت ہے یہ۔۔۔ بہت بڑی آزمائش

ہے۔۔۔

جیسے ہی تم واپس آؤ گی۔۔ تم دونوں شادی کر لیں گے۔۔"

منصور مخمور لہجے میں بولتا شبرہ کے لبوں پر شرمگین مسکان بکھیرے

گیا تھا۔۔

اب یہی ایک شخص ہی تو تھا اس کی کل کائنات۔۔۔ جس کے بغیر وہ کچھ نہیں تھی اب۔۔۔

جس کی سنگت میں زندگی گزارنے کے خواب تو وہ بھی ہر لمحہ ہر پل دیکھتی تھی۔۔۔

"تم نہیں بولو گی۔۔۔"

وہ اس کے لبوں سے بھی محبت کا اظہار سننے کو بے تاب تھا۔۔

"کیا۔۔؟؟"

شبرہ انجان بنی تھی۔۔۔

"کہ تمہیں بھی محبت ہے مجھ سے۔۔۔"

اس شخص کی اس تڑپ پر شبرہ مسکرائی تھی۔۔

"جب جانتے ہو یہ بات تو ہر بار پوچھتے کیوں ہو۔۔"

وہ اسے تڑپا رہی تھی۔۔۔

"اقرار کر دو ظالم لڑکی۔۔۔ کیا بگڑ جائے گا تمہارا۔۔۔"

وہ اس سے سننے کا خواہاں تھا۔۔۔

"اقرار بھی کر دوں گی۔۔۔ اتنی جلدی کیا ہے۔۔۔"

اسے مزید تڑپاتے شبرہ نے کال کاٹ دی تھی۔۔۔ آج بہت دنوں بعد اس کے لبوں پر مسکراہٹ نے اپنا احاطہ کیا تھا۔۔

ورنہ پچھلے اتنے دنوں سے وہ مسکرانا تو جیسے بھول ہی گئی تھی۔۔۔

"تمہیں آج تکلیف میں دیکھ کر جو سکون ملا ہے مجھے ایس پی سمعان گردیزی۔۔۔ اس کا کوئی نعم البدل نہیں۔۔۔

اللہ کرے تمہاری بیٹی مر جائے۔۔۔ اور تمہیں پتا چلے اپنوں کو کھونے کا درد کیسا ہوتا ہے۔۔۔"

وہ اپنے انتقام کی آگ میں اتنا آگے نکل چکی تھی۔۔ کہ اس کے دل سے انسانیت اور احساس ہی ختم ہو چکا تھا۔۔۔

وہ اس معصوم جان کو بھی اپنا دشمن مان چکی تھی۔۔۔ جسے ابھی تک اس ظالم دنیا کی خبر بھی نہیں تھی۔۔۔

منصور سے بات ختم ہوتے ہی اسے مشی کی کال آئی تھی۔۔۔۔

مشی اس کے یہاں آنے کے سخت خلاف تھی۔۔۔ اس کے لاکھ منانے کے باوجود ملک سے باہر جانے کی تیاری میں تھی۔۔ شبرہ کے لیے بہت فکر مند تھی۔۔۔

"شبرہ آپا۔۔۔ آپ کیا کر رہی ہیں؟ واپس آ جائیں وہاں سے۔۔۔ وہ جگہ ٹھیک نہیں ہے آپ کے لیے۔۔۔"

مشی اس سے چھوٹی تھی۔۔۔ مگر اس وقت اسے بڑوں کی طرح سمجھا رہی تھی۔۔۔

وہ نہیں چاہتی تھی کہ اس کی بہن کو زرا سی بھی تکلیف پہنچے۔۔۔

اس کی زندگی کا واحد رشتہ تھا یہ۔۔۔ وہ اپنی بہن کو کسی قیمت پر نہیں ہونا چاہتی تھی۔۔۔ اسے اپنے بھائی اور بابا کا بدلہ نہیں چاہیے تھا۔۔

صرف اپنی بہن کی سلامتی چاہیے تھی۔۔۔ جو اس کی بات سننے کو تیار بھی نہیں تھی۔۔۔

"آپ جس شخص کے گھر میں ہیں۔۔۔وہ کوئی معمولی انسان نہیں

ہے۔۔۔۔

وہ آپ کو زندہ گاڑ دے گا اگر اسے ذرا بھی شک ہوا۔۔۔میں

آپ کو کھونا نہیں چاہتی۔۔۔پلیز میرے ساتھ ملک سے باہر

چلیں۔۔۔

ہم وہاں نئی زندگی شروع کریں گے۔۔۔۔"

شبرہ کی آنکھوں میں سرد مہری اتر آئی تھی۔۔۔۔اسے اس وقت

ہر وہ انسان اپنا دشمن لگ رہا تھا۔۔

جو اسے یہ بدلہ لینے سے روک رہا تھا۔۔

"نئی زندگی؟ مشی، میری زندگی تو اسی دن ختم ہو گئی تھی جس دن میرے بابا کی لاش اس حویلی میں آئی تھی۔۔۔۔اب صرف انتقام باقی ہے۔۔۔۔

مجھے نہ اپنی زندگی کی پرواہ ہے۔۔۔اور نہ اپنی خوشیوں کی۔۔۔

مجھے کچھ نہیں چاہیے اب۔۔۔۔ سوائے اس ایس پی کی بربادی کے۔۔۔ جس نے میرے گھر کو اجاڑا ہے۔۔۔

ہمارے گینگ کو ختم کرنے کی کوشش کی ہے۔۔۔۔"

شبرہ غصے سے پھٹ پڑی تھی۔۔وہ اس وقت بالکل بھی اپنے حواسوں میں نہیں تھی۔۔۔

اس کا دل جل رہا تھا۔۔وہ بھیانک رات نہیں بھولی تھی وہ جب اس کے بابا اور جوان بھائی کی لاشیں خون میں لت پت اس کی دہلیز پر لائی گئی تھیں۔۔

وہ بھلا کیسے بھول سکتی تھی۔۔۔

"آپا فار گاڈ سیک۔۔۔ایسا مت کریں۔۔۔آپ منصور بھائی کے کہنے میں آکر یہ سب مت کریں۔۔

بابا نے اپنی زندگی میں کبھی آپ کو اس دشمنی میں شامل نہیں کیا۔۔

آپ کو کیا لگتا ہے اگر وہ زندہ ہوتے تو آپ کو ایسے ایک نامحرم کے گھر میں تنہا رہنے دیتے۔۔۔

آپ کیوں نہیں سوچ رہیں کہ آپ غلط کر رہی ہیں آپا۔۔۔

پلیز میری بات مان جائیں۔۔۔ اپنا مزید نقصان کروا بیٹھو گی۔۔۔۔

وہ ایک پولیس والا ہے۔۔۔ کوئی عام پولیس والا نہیں۔۔۔

وہ انسان جس نے اتنے طاقتور گینگ کا خاتمہ کیا ہے۔۔ آپ کو کیا لگتا ہے کہ وہ آپ کو اتنی آسانی سے جیتنے دے گا۔۔

اگر اس کو آپ کے حوالے سے زرا سی بھنک پڑ گئی تو وہیں ختم کر دے گا۔۔۔

پلیز آپا واپس آجائیں۔۔۔ میں آپ کو کھونا نہیں چاہتی۔۔۔"

مشی اب کی بار رو دی تھی۔۔۔۔ وہ اس کے لیے بہت زیادہ خوف زدہ تھی۔۔۔

"نقصان ؟"

شبرہ تلخی سے ہنسی تھی۔۔۔۔

"مشی! جس نے اپنے باپ اور بھائی کی لاشیں اپنے ہاتھوں سے اٹھائی ہوں۔۔۔۔ اس کا اس سے زیادہ اور کیا نقصان ہونا باقی رہ گیا ہے ؟

اب یا تو وہ رہے گا یا میں۔۔۔۔ اور میرا یقین کہتا ہے کہ بربادی اب سمعان گردیزی کا مقدر ہے۔۔۔۔"

شبرہ نے مضبوط اور ٹھوس لہجے میں کہتے فون بند کر دیا تھا۔۔۔

وہ اندھیرے کمرے میں کھڑی باہر برستی بارش کو دیکھنے لگی تھی۔۔۔۔اسے اب کسی خطرے کا ڈر نہیں تھا۔۔۔

وہ ایک ایسی آگ بن چکی تھی جو سب کچھ راکھ کرنے پر تلی ہوئی تھی۔۔۔چاہے اس آگ میں وہ خود ہی کیوں نہ جل جائے۔۔۔

اسے پرواہ نہیں تھی کہ ابھی کچھ دیر پہلے ایک اڑھائی سال کی بچی اس کی نفرت کا شکار ہو کر اذیت میں مبتلا ہوئی تھی۔۔

اسے تو بس اپنا دکھ یاد تھا۔۔۔اپنی تکلیف کی خبر تھی۔۔۔

اپنے نقصان کا ازالہ کرنا تھا۔۔۔۔

تاریکی میں کھڑے کب اس کی آنکھوں سے آنسو نکل کر اس کے گالوں کو بھیگونے لگے تھے۔۔۔

اسے خبر نہیں ہوئی تھی۔۔۔۔

∆∆∆∆∆∆∆∆∆∆∆∆∆∆∆∆

عنایہ کے سر پر کافی گہری چوٹ آئی تھی۔۔۔

وہ بہت زیادہ تکلیف میں تھی۔۔۔۔ڈاکٹر نے اسے رات وہیں رکنے کو کہا تھا۔۔۔

وہ پوری رات اس شخص نے اپنی بیٹی کے پاس جاگ کر گزار دی

تھی۔۔۔

اس کی سرخ آنکھوں سے اس وقت آگ کے شعلے نکل رہے

تھے۔۔۔اس کا بس نہیں چل رہا تھا کہ وہ ابھی گھر جا کر اس لڑکی کا

گلا دبا دے۔۔

یہ کیسا خیال رکھ رہی تھی وہ اس کی بیٹی کا۔۔۔کہ وہ بچی پہلے سے

زیادہ سہم گئی تھی۔۔۔

اس کی آنکھوں میں ہر وقت سمعان کو خوف سا محسوس ہوتا تھا۔۔۔

اور آج تو اس لڑکی نے حد ہی کر دی تھی۔۔۔ایک معصوم سی بچی
کے حوالے سے ایسی لاپروائی۔۔

اس کا بس نہیں چل رہا تھا کہ وہ کیا کر ڈالے۔۔۔

نرگس بیگم کو کسی ضروری کام کی وجہ سے واپس گاؤں جانا پڑا تھا۔۔

وہ رکنا چاہتی تھیں عنایہ کے پاس۔۔۔مگر سمعان نے انہیں واپس
جانے کو کہہ دیا تھا۔۔

اور سختی سے منع کیا تھا کہ وہ کسی کو بھی عنایہ کی تکلیف کے بارے
میں نہ بتائیں۔۔۔

اس خاندان کے سبھی افراد کو عنایہ سے بہت محبت تھی۔۔۔ کیونکہ وہ ان کے چہیتے بیٹے سمعان گردیزی کی بیٹی تھی۔۔۔

مگر سمعان گردیزی اپنی بیٹی کے معاملے میں بہت پوزیسو تھا۔۔ وہ اسے اپنے گھر والوں سے بھی دور رکھتا تھا۔۔۔

اپنی ڈیوٹی کی وجہ سے مجبور ہو کر اس نے شبرہ کو جاب پر رکھا تھا۔۔ مگر اسے اندازہ نہیں تھا کہ وہ لڑکی اس کی بیٹی کے ساتھ ایسا سلوک کرے گی۔۔۔

اگلے دن عنایہ کے ڈسچارج ہونے پر وہ جب ہسپتال سے واپس آیا تو اس کا چہرہ کسی کالی گھٹا کی طرح ہولناک لگ رہا تھا۔۔۔۔۔

عنایہ اس کی گود میں نیم بے ہوشی کی حالت میں تھی۔۔۔

وہ اب بھی بہت زیادہ تکلیف میں تھی۔۔۔جو دیکھ سمعان گردیزی کا دل پھٹ رہا تھا۔۔۔

اس کی پیشانی پر لگے سفید بینڈیج سے خون کی ہلکی سی لالی اب بھی جھانک رہی تھی۔۔۔

عنایہ کی آنکھیں سوجی ہوئی تھیں اور وہ وقفے وقفے سے سسکیاں بھر رہی تھی۔۔۔

رات کو بھی وہ کئی بار جاگ کر رونے لگ جاتی تھی۔۔۔سمعان نے اسے کیسے سنبھالا تھا یہ وہی جانتا تھا۔۔

سمعان نے اسے اتنی نزاکت سے تھام رکھا تھا جیسے وہ شیشے کی بنی ہو۔۔۔

مگر اس کی اپنی گرفت کے پیچھے چھپا غصہ کسی بھی وقت پھٹ پڑنے کو تیار تھا۔۔۔

کمرے میں اسے لٹا کر وہ مڑا تھا۔۔۔

پہلے اس لڑکی کو گھر سے باہر پھینکنا تھا۔۔اس کے بعد وہ اپنا پورا وقت اپنی بیٹی کے ساتھ گزارنے کا ارادہ رکھتا تھا۔۔

اس کے جبڑے بھنچے ہوئے تھے اور ہاتھوں کی مٹھیاں اس قدر سختی سے بند تھیں کہ ناخن جلد میں پیوست ہو رہے تھے۔۔۔

وہ سیدھا شبرہ کے کمرے کی طرف بڑھا تھا۔۔۔

شبرہ جو کمرے میں کسی گہری سوچ میں ڈوبی تھی۔۔۔

دروازے کے زوردار دھماکے سے کھلنے پر اچھل پڑی تھی۔۔۔

سامنے سمعان گردیزی کھڑا تھا۔۔۔

اس کی آنکھوں میں وحشت تھی اور وہ غصے سے بپھرا ہوا تھا۔ن۔

"تمہاری ہمت کیسے ہوئی میری بیٹی کو تکلیف پہنچانے کی۔۔۔؟"

وہ دھاڑا تھا۔۔۔اس کی آواز کمرے کی دیواروں سے ٹکرا کر گونجی

تھی۔۔۔

"تمہیں یہاں عنایہ کا خیال رکھنے کے لیے رکھا تھا یا اسے موت کے منہ میں دھکیلنے کے لیے؟ کون ہو تم اور کس ارادے سے آئی ہو یہاں۔۔۔

بولو کیا چاہتی ہو تم۔۔۔؟"

وہ چیتے کی طرح جھپٹ کر اس کے قریب آیا اور اس کا بازو اتنی سختی سے دبوچا کہ شبرہ کے منہ سے سسکی نکل گئی تھی۔۔۔

اس کی آہنی انگلیاں شبرہ کو اپنی جلد میں دھنستی ہوئی محسوس ہوئی تھی۔۔۔

اس شخص کا یہ جاہ و جلال اور اشتعال دیکھ وہ ایک لمحے کو گھبرا گئی تھی۔۔۔

کیا اس شخص کو اس پر شک ہو گیا تھا۔۔۔ شبرہ کی جان حلق میں اٹک گئی تھی۔۔۔

"آئی۔۔۔۔ آئی ایم سوری سر۔۔۔۔ مم میں نے جان بوجھ کر نہیں کیا کچھ۔۔۔۔ مم میں کیوں نقصان پہنچاؤں گی آپ کی بیٹی کو۔۔۔ آپ غلط سمجھ رہے ہیں۔۔۔ مجھے تو وہ بہت پیاری ہے۔۔ آپ پوچھ لیں سبھی ملازمین سے۔۔

میں کتنا خیال رکھتی ہوں اس کا۔۔۔"

شبرہ نے فوراً اپنی آنکھوں میں مصنوعی آنسو بھر لیے تھے۔۔۔

بیچارگی اور روہانسے لہجے میں بولتی وہ اپنا اصل چہرا چھپا گئی تھی۔۔۔

اس کا چہرہ معصومیت کی تصویر بن گیا۔۔۔۔

اس نے سمعان کی گرفت سے اپنا بازو نکالنا چاہا تھا۔۔۔ مگر اس شخص کی گرفت اس کی سوچ سے زیادہ وحشیانہ تھی۔۔۔

وہ دل ہی دل میں اسے گالیوں سے نواز گئی تھی۔۔۔

دل تو چاہا تھا۔۔۔ ابھی اس کے پاس پسٹل ہو اور اس کی ساری گولیاں وہ اس مغرور اور جلاد ایس پی کے چوڑے مضبوط سینے میں اتار دے۔۔۔

وہ شخص جس کی مضبوط کسرتی جسامت کے آگے وہ دھان پان سی
نازک لڑکی بہت چھوٹی سی دکھائی دیتی تھی۔۔

اگر وہ اس کے ارادے جان لیتا اپنے حوالے سے تو اس کی گردن
دبوچنے میں ایک پل کی بھی دیر نہ کرتا۔۔۔

مگر وہ بے خبر تھا اور شبرہ دستگیر اس بے خبری کا خوب فایدہ اٹھا رہی
تھی۔۔۔

"میں تو بس۔۔۔۔میں تو بس اس کے لیے کپڑے نکال رہی تھی کہ
اچانک وہ اچھلتے ہوئے نیچے گر گئی۔۔۔۔

میں خود اتنی ڈر گئی تھی کہ میرے ہاتھ پاؤں پھول گئے تھے۔۔۔"

شبرہ کا چہرا آنسوؤں سے بھیگ چکا تھا۔۔ جبکہ اس شخص کی اذیت دیکھ دل کو عجیب سا سرور مل رہا تھا۔۔۔

وہ اس شخص کی بیٹی کو تکلیف پہنچا کر اسے تڑپا سکتی تھی۔۔

اسے ایک بار نہیں بار بار موت کی سی تکلیف سے دوچار کر سکتی تھی۔۔

اب بس اس کی بیٹی کو خود سے مانوس کرنا تھا۔۔۔

"بکواس بند کرو۔۔۔"

وہ اتنی زور سے دھاڑا تھا کہ شبرہ کا دل دہل اٹھا تھا۔۔۔

سمعان اس کے چہرے کے اتنا قریب ہوا کہ شبرہ کو اس کے گرم سانسوں کی تپش محسوس ہونے لگی تھی۔۔۔۔

اس نزدیکی پر وہ ایک دم سے گھبرا گئی تھی۔۔۔

وہ غصے میں تھا اس لیے دھیان نہیں دے پایا تھا۔۔ مگر وہ مکمل ہوش و حواس میں تھی۔۔۔

اس شخص کے وجود سے اٹھتی دلفریب مہک ایک دم سے اس کے نتھنوں میں آن گھسی تھی۔۔

اس نے ناگواری سے اپنا پہلو بدلہ تھا۔۔۔فاصلہ پر ہونا چاہا تھا۔۔

مگر وہ شخص تو اسے کاٹ کھانے کو تیار تھا جیسے۔۔۔

"تم فون پر مگن تھیں۔۔۔میں نے تمہیں دیکھا تھا۔۔تمہارے لیے وہ فون میری بیٹی کی زندگی سے زیادہ اہم تھا؟ تم جیسی لاپرواہ لڑکی کو میں نے اپنے گھر کی دہلیز پار کرنے دی، یہ میری سب سے بڑی غلطی تھی۔۔۔"

سمعان نے اسے حقارت سے جھٹکا دیا۔۔۔ جس سے شبرہ کی کمر بری طرح سے پیچھے کھلی کھڑکی سے ٹکرا گئی تھی۔۔۔

کھڑکی کی نوک اسے اتنے زور سے چبھی تھی کہ درد کی شدید لہر پورے وجود میں سرایت کر گئی تھی۔۔

اس نے غصے بھری نگاہیں اٹھا کر اس بپھرے وحشی زخمی شیر کو دھاڑتے دیکھا تھا۔۔۔

اس کی آنکھیں بے انتہا سرخ تھیں۔۔۔ وہ تکلیف سے ایسے بل بلا رہا تھا۔۔۔ جیسے چوٹ اسے لگی ہو۔۔۔

اس کی یہ تڑپ شبرہ کو اپنا درد بھلا گئی تھی۔۔۔اس شخص کو اذیت میں دیکھ اسے جو سکون ملتا تھا۔۔۔

وہ اس کے لیے بیان سے باہر تھا۔۔۔

"ابھی اسی وقت اس گھر سے دفع ہو جاؤ۔۔۔۔"

اس نے فیصلہ کن لہجے میں کہا تھا۔۔۔

شبرہ یہ بات سن کر پریشان ہوئی تھی۔۔۔ایسے کیسے وہ اس گھر سے جا سکتی تھی۔۔

ابھی تو اس کا مقصد پورا ہی نہیں ہوا تھا۔۔ جس کام کے لیے آئی تھی وہ تو پورا ہی نہیں ہوا تھا۔۔

"مجھے تمہاری شکل بھی نہیں دیکھنی۔۔۔۔ تم یہاں رہنے کے قابل نہیں ہو۔۔۔۔ جاؤ اپنا سامان اٹھاؤ اور نکل جاؤ یہاں سے۔۔۔"

وہ اپنا دوٹوک فیصلہ سنا کر واپس مڑ گیا تھا۔۔۔

شبرہ کا دل دھک سے رہ گیا۔۔۔۔۔۔

اگر وہ آج یہاں سے نکل گئی تو اس کا مشن، اس کا انتقام، سب خاک میں مل جاتا۔۔۔۔

اسے ہر قیمت پر یہاں رکنا تھا۔۔۔اس نے ایک لمحے کے لیے سوچا تھا اور اگلے ہی لمحے اپنے پلان پر حملہ پیرا ہوئی تھی۔۔

مظلومیت کا ناٹک کرنا کوئی مشکل کام تھوڑی تھا۔۔اور اپنے مقصد کی تکمیل کے لیے وہ کچھ بھی کر سکتی تھی۔۔

وہ فوراً فرش پر بیٹھ گئی تھی۔۔۔اور سمعان کے پیروں کے پاس ہاتھ جوڑ دیے تھے۔۔۔

"نہیں سر! پلیز ایسا مت کریں،"

وہ زار و قطار رونے لگی تھی۔۔۔۔یہ اداکاری اتنی جاندار تھی کہ پتھر بھی پگھل جائے۔۔۔۔

اس لڑکی کے اندر اتنا دکھ تھا۔۔۔ کہ اسے کبھی بھی آنسو بہانے میں دشواری پیش نہیں آئی تھی۔۔۔

سمعان گردیزی کے قدم بھی ساکت ہوئے تھے۔۔۔ وہ واقعی ایک پتھر تھا۔۔

مگر اس لڑکی کا سسکتا انداز اس کے قدم وہیں جکڑ گیا تھا۔۔۔

"میں کہاں جاؤں گی؟ میں نے آپ کو بتایا تھا کہ میرا اس دنیا میں کوئی نہیں ہے۔۔۔ میں لاوارث ہوں، یتیم ہوں۔۔۔

اگر آپ نے مجھے نکال دیا تو میں سڑک پر آ جاؤں گی۔۔۔میں سچ کہہ رہی ہوں۔۔۔میں جان بوجھ کر عنایہ کو نقصان کیوں پہنچاؤں گی۔۔۔

میری اس سے بھلا کیا دشمنی ہو سکتی۔۔۔میں اس کا بہت خیال رکھتی ہوں۔۔۔ایک چھوٹی سی غلطی ہو گئی۔۔۔

میں نہیں جانتی تھی کہ اسے اتنی چوٹ لگ جائے گی۔۔۔۔اس بار معاف کر دیں۔۔۔آئندہ ایسا کبھی نہیں ہو گا۔۔۔۔"

وہ اس کے آگے گڑگڑاتی بری طرح سے رو دی تھی۔۔۔۔اس کی آواز ہچکیوں میں دب رہی تھی۔۔۔۔

اسے اگر یہاں رکنے کے لیے اپنا خون بھی بہانہ پڑتا تو وہ بھی بہا دیتی۔۔۔

مگر اپنے مقصد کی تکمیل کیے بغیر وہ یہاں سے جا نہیں سکتی تھی۔۔۔

"سر، مجھ سے غلطی ہوئی۔۔۔۔ میں مانتی ہوں۔۔۔۔ میں وعدہ کرتی ہوں کہ آئندہ ایسا کبھی نہیں ہو گا۔۔۔۔

میں عنایہ کو اپنی جان سے زیادہ عزیز رکھوں گی۔۔۔۔ میں تو خود اس معصوم بچی سے بہت پیار کرتی ہوں۔۔۔ میں بھلا اسے نقصان کیوں پہنچاؤں گی؟ کیا میں اتنی سنگدل لگتی ہوں آپ کو؟"

سمعان نے اپنی نظریں اس پر جمائیں۔۔۔جو فرش پر ڈھیر ہوئی ایک مظلوم کلی کی طرح لگ رہی تھی۔۔۔اس کی ہچکیاں اور سسکیاں سمعان کے غصے کی دیوار میں دراڑیں ڈال رہی تھیں۔۔۔

اس کا دودھیا حسین چہرا رونے کی وجہ سے سرخ ہو چکا تھا۔۔

اس کی چھوٹی سی ستواں ناک بالکل گلابی ہو رہی تھی۔۔

"تمہاری آنسوؤں بھری باتوں پر اب مجھے یقین نہیں ہے۔۔میں آنسوؤں سے پگھلنے والا انسان بالکل نہیں ہوں۔۔۔

میری زندگی میں میری بیٹی سے بڑھ کر میرے لیے کچھ بھی نہیں ہے۔۔۔"

سمعان نے سرد لہجے میں کہا تھا۔۔۔ مگر اس کی آواز کی گھن گرج اب کچھ کم ہو گئی تھی۔۔۔۔

"تم نے میری بیٹی کو اتنی تکلیف سے دوچار کیا۔۔۔۔ وہ معصوم جان اتنی اذیت میں ہے.۔۔۔ اور اب تم چاہتی ہو کہ میں تمہیں معاف کر دوں؟"

وہ مٹھیاں بھینچے اسے خون خوار نگاہوں سے گھور رہا تھا۔۔

جواب بھی اس کے قدموں میں بیٹھی تھی۔۔۔اس شخص کی مٹھیاں بھینچی ہوئی تھیں۔۔۔

شبرہ نے بھیگی پلکیں اٹھاکر اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

"ایک موقع دیں سر! صرف ایک موقع۔۔۔۔"

شبرہ نے تڑپ کر کہا تھا۔۔۔۔اپنی اس شاندار اداکاری پر وہ خود کو داد دیئے بغیر نہیں رہ سکی تھی۔۔۔

وہ یہ بات پہلے سے جانتی تھی کہ وہ کسی بھی پتھر کو موم کرنے کی صلاحیت رکھتی ہے۔۔۔

"اگر دوبارہ زرا سی بھی شکایت ملی تو آپ جو سزا دیں گے مجھے منظور ہو گی۔۔۔ مگر خدا کے لیے مجھے اس رات کے اندھیرے میں سڑک پر مت دھکیلیں۔۔۔ میرا کوئی ٹھکانہ نہیں ہے سر۔۔۔ کوئی بھی نہیں۔۔۔"

وہ سسک پڑی تھی۔۔

سمعان نے ایک گہرا سانس لیا اور رخ موڑ لیا تھا۔۔۔

اسے شبرہ کی حالت پر تھوڑی سا ترس آیا تھا۔۔ کوئی انسان اتنی مظلومیت کیسے دکھا سکتا تھا بھلا۔۔۔

اسے محسوس ہو رہا تھا کہ یہ لڑکی جتنی معصوم دکھتی ہے۔۔۔شاید اس سے کہیں زیادہ پیچیدہ تھی۔۔۔۔۔

کچھ سوچ کر وہ ایک فیصلے پر آن پہنچا تھا۔۔۔

"ٹھیک ہے۔۔۔۔"

سمعان نے تھوک نگلتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔اس کا لہجہ اب بھی روکھا تھا۔۔۔۔

"صرف اس لیے رکنے دے رہا ہوں کہ رات بہت ہو چکی ہے اور میں کسی عورت کو سڑک پر پھینکنے کا قائل نہیں۔۔۔۔مگر یاد رکھنا شبرہ۔۔۔۔

کل سے تمہارا ایک ایک سیکنڈ میری نگرانی میں ہو گا۔۔۔ تم اب اس گھر میں ایک ملازمہ نہیں۔۔۔ ایک قیدی کی طرح رہو گی۔۔۔ اور اگر عنایہ کی آنکھ سے ایک آنسو بھی تمہاری وجہ سے نکلا۔۔۔ تو تمہاری روح تک کو فنا کر کے رکھ دوں گا۔۔۔۔ سمعان گردیزی اپنی دشمنی نبھانا بہت اچھے سے جانتا ہے۔۔۔۔"

وہ بغیر مڑے کمرے سے باہر نکل گیا۔۔۔ شبرہ کی نگاہوں نے دور تک اس کی چوڑی مضبوط پشت کا پیچھا کیا تھا۔۔۔

جوتوں کی آواز راہداری میں دور ہوتی چلی گئی تھی۔۔۔

شبرہ نے جب محسوس کیا کہ وہ جا چکا ہے۔۔۔ تو اس نے فرش سے اٹھ کر اپنے دوپٹے سے آنسو پونچھے اور اس کے چہرے پر وہی شیطانی مسکراہٹ واپس آگئی تھی۔۔۔

"اعتبار تو تم نے پہلے بھی نہیں کیا تھا سمعان گردیزی... اور اب تمھاری یہ 'نگرانی' مجھے ثبوتوں تک پہنچنے سے نہیں روک سکے گی۔۔۔

تم چاہتے ہو میں تمہاری بیٹی کو پیار دوں۔۔ اس کا ماں بن کر خیال رکھوں۔۔۔ میں کروں گی یہ۔۔۔ بالکل کروں گی۔۔۔ تمہاری بیٹی

کو خود سے اتنا قریب کر دوں گی کہ میرے دور ہونے پر وہ تڑپ جائے گی۔۔

تم نے مجھے پناہ دے کر اپنی بربادی کے پروانے پر خود دستخط کیے ہیں۔۔۔

تم سوچ بھی نہیں سکتے اپنے اس فیصلے پر آنے والے وقت میں تم کتنا پچھتانے والے ہو۔۔۔

جینا حرام نہ کر دیا تمہارا۔۔۔ تو میرا نام بھی شبرہ دستگیر نہیں۔۔۔"

وہ کھڑکی کی طرف بڑھی اور باہر کی تاریکی کو دیکھتے ہوئے منصور کی باتیں یاد کرنے لگی تھی۔۔۔

کھیل اب باقاعدہ شروع ہو چکا تھا۔۔۔ اور شبرہ نے جان لیا تھا کہ سمعان گردیزی کے فولادی سینے میں اگر کوئی کمزوری ہے۔۔۔

تو وہ صرف اس کی بیٹی عنایہ ہے۔۔۔ اس نے فیصلہ کر لیا تھا کہ وہ اس کمزوری کو اپنی ڈھال بنائے گی۔۔۔ چاہے اس کے لیے اسے کتنا ہی بڑا ناٹک کیوں نہ کرنا پڑے۔۔۔

اس کی آنکھوں سے نکلتی آگ سب کچھ جھلسا دینے کو تیار تھی۔۔۔

آج جس طرح سے وہ اس شخص کے قدموں میں بیٹھی تھی۔۔۔

اس شخص کے گناہوں کا پلڑا مزید بھاری ہو چکا تھا۔۔

اسے اب شدت سے اس دن کا انتظار تھا۔۔جب ایسے ہی یہ شخص

اس کے قدموں میں آکر گڑ گڑانے والا تھا۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

شبرہ کے دل میں اب غصے اور انتقام کے ساتھ ساتھ ایک نیا جنون

پیدا ہو چکا تھا۔۔۔۔

اسے پتا چل گیا تھا کہ سمعان گردیزی جیسے چٹان صفت انسان کو

گرانے کے لیے اس کی بیٹی عنایہ ہی وہ واحد راستہ ہے۔۔۔

اگلی صبح کا سورج بنگلے کی کھڑکیوں سے اندر جھانک رہا تھا جب شبرہ نے اپنے نئے "پلان" پر عمل درآمد شروع کیا تھا۔۔۔

شبرہ نے آئینے میں اپنا چہرہ دیکھا۔۔۔اس نے اپنی آنکھوں کی وحشت اور نفرت کو چھپایا اور ایک ایسی مسکراہٹ سجائی جو کسی فرشتے کی لگتی تھی۔۔۔۔

وہ سیدھی عنایہ کے کمرے میں گئی۔۔۔

اندر داخل ہوتے ہی پہلی نظر عنایہ کے پاس اس کے بیڈ پر نیم دراز ایس پی سمعان گردیزی پر پڑی تھی۔۔۔

لمبا چوڑا کسرتی مضبوط وجود۔۔۔ کشادہ پیشانی پر گھنے سیاہ بال بکھرے ہوئے تھے۔۔۔

وہ چہرا جو جاگتے ہوئے کسی ظالم جلاد کے جیسے تاثرات ظاہر کرتا تھا۔۔۔

وہ سوتے میں بے انتہا پرکشش اور دلکش لگ رہا تھا۔۔ اس کی مردانہ وجاہت کسی کو بھی اپنی جانب مائل کرنے کی صلاحیت رکھتی تھی۔۔۔

مگر سامنے کھڑی لڑکی کے دل و دماغ میں اس شخص کے لیے جو نفرت بھری تھی۔۔۔اس سے آگے اسے کچھ دکھائی اور سجھائی نہیں دیتا تھا۔۔

اس کا بس ایک ہی مقصد تھا۔۔۔اس ایس پی کی بربادی اور اس کا خاتمہ۔۔۔

اس شخص کی بانہوں میں سوئی وہ معصوم گڑیا اسی لمحے بیدار ہوئی تھی۔۔۔

اس پر نظر پڑتے شبرہ کا دل جیسے تھم سا گیا تھا۔۔۔

عنایہ کا چہرا بالکل زرد تھا۔۔۔اس کی آنکھیں سوجی ہوئی تھیں۔۔

اپنی پیشانی پر لگے بینڈ تج کی وجہ سے تکلیف میں تھی۔۔۔

شبرہ کے دل کو کچھ ہوا تھا۔۔ کل رات اسی بچی کے مرنے کی دعا کی تھی اس نے۔۔ جس کا کوئی قصور ہی نہیں تھا۔۔

شبرہ کے دل میں پشیمانی آن ٹھہری تھی۔۔

عنایہ اٹھ رہی تھی۔۔ شبرہ نے آگے بڑھ کر اسے اپنی بانہوں میں اٹھالیا تھا۔۔۔

اور نرمی سے اس کی پیشانی پر لب رکھ دیئے تھے۔۔

"کیسی ہے میری گڑیا۔۔؟؟"

اس نے بہت نرمی اور محبت سے پوچھا تھا۔۔۔ وہ خود بھی نہیں جانتی تھی کہ اس لمحے اسے کیا ہوا ہے۔۔۔

وہ کیوں اس بچی پر مہربان ہو رہی ہے۔۔ جو اس کے دشمن کی بیٹی ہے۔۔۔۔

وہ معصوم بچی بھی آج پہلی بار اس کا یہ التفات دیکھ حیران ہوئی تھی۔۔

ان معصوم آنکھوں میں حیرانی دیکھ وہ شرمندگی کا شکار ہوئی تھی۔۔۔۔

سمعان جو پوری رات اس کے پاس بیٹھا رہا تھا۔۔۔ ابھی ایک گھنٹہ پہلے ہی اس کی آنکھ لگی تھی۔۔

شبرہ کی آہٹ پر اس کی آنکھیں فوراً کھل گئی تھی۔۔۔۔

اس کی نیند کے خمار میں ڈوبی آنکھیں شبرہ کی جانب اٹھی تھیں۔۔۔ بھوری مقناطیسی نگاہوں میں غصے اور خفگی کے سوا کچھ نہیں تھا۔۔۔

اس کی سرخ آنکھیں اب بھی شبرہ کو مشکوک نظروں سے دیکھ رہی تھیں۔۔۔

"تم یہاں کیا کر رہی ہو؟" سمعان کی آواز صبح کی خاموشی میں بھاری اور نیند کے خمار سے بوجھل سی تھی۔۔۔

"سر میں عنایہ کے لیے ناشتہ اور اس کی دوائی لائی ہوں۔۔۔"

شبرہ نے انتہائی نرم اور دھیمے لہجے میں کہا تھا۔۔۔

اس کی گرفت میں عنایہ کو دیکھ وہ شخص اپنی جگہ سے اٹھ بیٹھا تھا۔۔۔

رف سے حلیے میں بھی اس کی پرسنالٹی متاثر کن تھی۔۔وہ آگے بڑھا تھا اور اپنی بیٹی کو اس کی گرفت سے لے لیا تھا۔۔

"آہ۔۔۔"

عنایہ کی ننھی سی مٹھی میں شبرہ کے بال قید تھے۔۔ جو عنایہ کے دور ہونے پر اس کے ساتھ کھینچتے چلے گئے تھے۔۔۔

اس کی کراہ پر سمعان نے پلٹ کر اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

وہ دونوں اس لمحے بہت قریب تھے۔۔۔ شبرہ کی رنگت سرخ ہوئی تھی۔۔۔

اس نے دور ہونے کی کوشش کی تھی۔۔۔ مگر عنایہ کی انگلیاں اس کے بالوں میں الجھ گئی تھیں۔۔۔

شبرہ کے تھرتھراتے پوروں نے جب عنایہ کی ننھی انگلیوں کو چھوا

تاکہ وہ اپنے بال آزاد کرا سکے۔۔۔۔۔۔

تو اسے سمعان کی تپتی ہوئی سانسیں اپنی گردن کے قریب محسوس

ہو رہی تھیں۔۔

شبرہ کی رنگت سرخ ہوئی تھی۔۔۔

سمعان ساکت کھڑا اسے دیکھ رہا تھا۔۔۔۔اس کے چہرے پر صبح

کی تمازت اور رات بھر کی جاگتی آنکھوں کی لالی تھی۔۔۔

جو اسے کسی زخمی شیر کی طرح پر جلال بنا رہی تھی۔۔۔

جب شبرہ نے آخری لٹ عنایہ کی گرفت سے چھڑائی۔۔۔تو اس نے ایک گہرا سانس لیا اور پیچھے ہٹنے لگی۔۔۔۔

مگر اس کی نظریں لاشعوری طور پر سمعان کی ان گہری بھوری آنکھوں سے ٹکرا گئی تھیں۔۔۔۔

ان آنکھوں میں شک تو تھا ہی۔۔۔۔

مگر آج ایک عجیب سی تھکن اور اضطراب بھی تھا۔۔۔۔

شبرہ کے چہرے کی رنگت بدلی تھی۔۔۔

اس نے فوراً نگاہوں کا زاویہ بدل دیا تھا۔۔۔اور اس شخص نے بھی۔۔۔۔

شبرہ کے بالوں کی لٹ اس کے چہرے پر آن گری تھی۔۔۔

"عنایہ کو ابھی کسی چیز کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔۔"سمعان نے سرد لہجے میں کہا تھا۔۔۔اس نے بچی کو اپنے سینے سے لگا رکھا تھا جیسے وہ اسے دنیا کی ہر نظر سے چھپانا چاہتا ہو۔۔۔۔۔

شبرہ نے بہت غور سے اس کا اپنی بیٹی کے لیے یہ پوزیسو انداز دیکھا تھا۔۔

اس کے بابا بھی تو اس سے ایسی ہی محبت کرتے تھے۔۔۔ مگر اس شخص نے اُنہیں اس سے چھین لیا تھا۔۔۔۔

شبرہ کے دل میں اس شخص کے لیے بالکل بھی رحم نہیں تھا۔

جو تکلیف اس نے دیکھی تھی وہ پتھر کی ہو چکی تھی۔۔۔ اسے اپنے سینے میں دل کی جگہ اب کوئی سخت چٹان محسوس ہوتی تھی۔۔

"ناشتہ اور دوائی میز پر رکھ دو اور باہر جاؤ۔۔۔۔"

سرد و سپاٹ مغرور ترین لہجہ۔۔۔۔ وہ

شبرہ نے تھوک نگلا تھا۔۔۔۔۔۔

اسے اپنی تذلیل محسوس ہوئی تھی۔۔۔ مگر وہ آج ایک نیا ماسک پہن کر آئی تھی۔۔۔

اپنے مقصد کی کامیابی اور اس شخص کے خاتمے کی خاطر وہ کچھ بھی کرنے کو تیار تھی۔۔

اس نے نظریں جھکائیں اور آواز میں لرزش پیدا کی تھی۔۔۔

"سر... میں جانتی ہوں آپ مجھ سے ناراض ہیں۔۔۔

میں پوری رات عنایہ کی تکلیف کے احساس سے سو نہیں پائی۔۔۔

مجھے احساس ہے کہ میری لاپرواہی نے اس معصوم کو کتنی تکلیف اور اذیت سے دوچار کیا ہے۔۔۔۔

پلیز۔۔۔مجھے ایک موقع دیں کہ میں اس کا ازالہ کر سکوں۔۔۔۔"

اس نے ایک قدم آگے بڑھایا تھا۔۔اس کے چہرے پر ایسی معصومیت تھی کہ سمعان جیسا ذہین انسان بھی ایک پل کو تذبذب کا شکار ہو گیا تھا۔۔۔

"میں نے اس کے لیے دلیہ بنایا ہے۔۔۔۔اس میں شہد ڈالا ہے تاکہ اسے طاقت ملے۔۔۔۔

آپ تھکے ہوئے ہیں، آپ جا کر فریش ہو جائیں، میں اسے کھلا دوں گی۔۔۔"

وہ اتنی نرم اور ملائم لہجے میں بولی تھی۔۔۔اس بچی کے لیے اس کے انداز میں پہلی بار ممتا کا احساس چھلکا تھا۔۔۔۔

سمعان نے اسے سر سے پاؤں تک دیکھا تھا۔۔۔وہ شخص اتنی جلدی اعتبار کرنے والوں میں سے نہیں تھا۔۔۔

"تمہارا یہ بدلا ہوا لہجہ۔۔۔یہ اچانک امڈتی ہوئی محبت۔۔۔مجھے ہضم نہیں ہو رہی شبرہ۔۔۔

کل تک تم اس بچی کو ایک بوجھ سمجھ رہی تھیں اور آج تم اس کے لیے رو رہی ہو؟؟"

وہ ہر بات صاف گوئی سے منہ پر کرتا تھا۔ بلکہ کڑوا سچ منہ پر مارتا تھا۔۔۔

اس میں مروت اور لحاظ تو تھا ہی نہیں۔۔۔ ابھی بھی وہ جو سوچ رہا تھا۔۔۔

وہ اسے کہہ گیا تھا۔۔۔ شبرہ کی رنگت ایک پل کے لیے زرد ہوئی تھی۔۔۔ مگر اسے اب کوئی غلطی نہیں کرنی تھی۔

اس شخص کو اس کے انجام تک پہنچانے کے لیے اسے بہت کچھ برداشت کرنا تھا۔۔

جب وہ اپنے باپ کے قاتل کے ساتھ ایک چھت کے نیچے رہنے کو تیار ہو گئی تھی۔۔۔ تو پھر باقی سب کچھ تو کوئی معنی ہی نہیں رکھتا تھا۔۔

اسے کل کے بعد سمجھ آ چکا تھا۔۔۔ کہ اسے جوش سے نہیں بلکہ ہوش سے کام لینا تھا۔۔۔

"انسان اپنی غلطیوں سے ہی سیکھتا ہے سر۔۔"

شبرہ کی پلکیں بھیگ گئی تھیں۔۔۔۔وہ ایک بہترین اداکارہ تھی۔۔۔۔اس نے خود کو داد دی تھی۔۔

"کل جب میں نے اس کا خون دیکھا۔۔۔تو مجھے اپنے بھائی کی یاد آ گئی۔۔۔۔وہ بھی ایک حادثے کو شکار ہو کر ایسے ہی خون میں لت پت۔۔"

اس نے جملہ ادھورا چھوڑ دیا، اور یہ ادھوراپن سمعان کے دل کے کسی کونے کو چھو گیا تھا۔۔۔

شاید اپنی جاب کے باعث وہ کچھ زیادہ ہی شک کرنے لگا تھا۔۔۔

اسے اس پل لگا تھا کہ شاید وہ کچھ زیادہ ہی سوچ رہا تھا۔۔۔ یہ لڑکی اتنی قصوروار بھی نہیں تھی۔۔

سمعان نے کچھ دیر خاموشی سے اسے دیکھا۔۔۔

پھر ایک طویل سانس لیا۔۔۔۔

"ٹھیک ہے۔۔۔۔"

اس نے عنایہ کو آہستہ سے بیڈ پر بٹھایا تھا۔۔۔۔"

اسے دوائی پلا دو، مگر یاد رکھنا۔۔۔ اگر اس نے دوبارہ آہ بھی کی۔۔۔

تو تم میری پہنچ سے دور نہیں ہو گی۔۔۔۔"

وہ باتھ روم کی طرف بڑھ گیا تھا۔۔ مگر دروازے پر رک کر مڑا۔۔

"میں آج گھر پر ہی رک رہا ہوں۔۔۔اس لیے آج اپنی بیٹی کا دھیان میں خود رکھوں گا۔۔"

شبرہ نے اثبات میں سر ہلایا تھا۔۔۔ جیسے ہی سمعان اندر گیا۔۔ اس کے چہرے سے وہ معصومیت غائب ہو گئی اور آنکھوں میں وہی پرانی وحشت لوٹ آئی تھی۔۔۔

اس نے بیڈ پر بیٹھی عنایہ کو دیکھا جو اب اسے ڈر کر نہیں۔۔۔ بلکہ ایک انجانی سی اپنائیت سے دیکھ رہی تھی۔۔۔

وہ معصوم سی چھوٹی بچی پیار اور توجہ کی ترسی ہوئی تھی۔۔۔ نجانے اس کی ماں کہاں تھی۔۔۔

شبرہ کے دماغ میں یہ سوال بہت بار آتا تھا۔۔ مگر وہاں کوئی ایسا نہیں تھا۔۔ جس سے وہ پوچھتی۔۔

اس کے لیے تو یہ بات فایدہ مند ہی تھی۔۔۔ اس کی ماں نہیں تھی۔۔۔ تبھی تو اسے یہاں جگہ ملی تھی۔۔

ہاں مگر اسے کبھی کبھار اس معصوم بچی پر ترس ضرور آتا تھا۔۔۔

اسے اپنا آپ دکھائی دیتا تھا اس بچی میں۔۔ وہ بھی تو ایسے ہی بن ماں کے پلی بچی تھی۔۔

بہت کم عمری میں اس نے اپنے ساتھ اپنی بہن کو بھی سنبھالا تھا۔۔۔

وہ اتنی ظالم اور سنگدل کبھی نہیں تھی۔۔۔ جتنی اس وقت اپنے انتقام کی خاطر بن گئی تھی۔۔۔۔

شبرہ نے دلیے کا چمچ بھرا اور عنایہ کے منہ کے قریب لے گئی۔۔۔

"کھالو گڑیا۔۔۔ جتنا جلدی تم ٹھیک ہو گی۔۔۔ اتنی جلدی تمہارا باپ مجھ پر بھروسہ کرے گا۔۔۔ اور جس دن اس نے مجھ پر بھروسہ کرلیا۔۔۔"

اس نے ایک نظر باتھ روم کے بند دروازے پر ڈالی جہاں سے پانی گرنے کی آواز آ رہی تھی۔۔۔

"اس دن اس گھر کی دیواروں سے تمہارے باپ کی چیخیں نکلیں گی۔۔۔"

وہ بچی کو کھانا کھلاتی رہی مگر اس کے ذہن میں منصور کی باتیں گونج رہی تھیں۔۔۔

اسے اب سمعان کے اسٹڈی روم تک رسائی حاصل کرنی تھی۔۔۔ جہاں وہ فائلیں موجود تھیں۔۔۔ اسے پتہ تھا کہ سمعان کے دل کا راستہ اب عنایہ کے کمرے سے ہو کر گزرتا ہے۔۔۔ اور وہ اس

راستے کو ہموار کرنے کے لیے کسی بھی حد تک جانے کو تیار تھی۔۔۔

باتھ روم سے پانی گرنے کی آوازیں بند ہوئیں۔۔۔

تو شبرہ نے تیزی سے عنایہ کے منہ سے دلیے کا آخری چمچ صاف کیا اور خود کو نارمل دکھانے کی کوشش کی۔۔۔

کچھ ہی دیر میں سمعان باہر نکلا تھا۔۔۔

اب وہ یونیفارم میں نہیں تھا۔۔۔ بلکہ گہرے سرمئی رنگ کے آرام دہ شلوار قمیض میں ملبوس تھا۔۔۔

بالوں سے پانی کی بوندیں اب بھی ٹپک رہی تھیں۔۔۔اس کا رعب دار وجود کمرے میں ایک عجیب سا تناؤ پیدا کر رہا تھا۔۔۔

وہ شخص ہر حلیے میں بہت شاندار لگتا تھا۔۔ نجانے اس کی بیوی کیوں الگ تھی اس سے۔۔

وہ ناچاہتے ہوئے بھی سوچ کر رہ گئی تھی۔۔۔

سمعان نے تولیے سے بال خشک کرتے ہوئے بیڈ پر بیٹھی شبرہ اور عنایہ کو دیکھا تھا۔۔۔۔

اس کی عقابی نگاہیں خود پر محسوس کرتے وہ مزید سنبھل گئی تھی۔۔۔

"ہو گیا ناشتہ؟"

اس نے سپاٹ لہجے میں پوچھا تھا۔۔۔

"جی سر!"

شبرہ نے دھیمے لہجے میں جواب دیا تھا۔۔۔ وہ بہت زیادہ فرمابردار بنی ہوئی تھی۔۔۔

"اچھی بات ہے۔۔۔"

سمعان نے صوفے پر بیٹھتے ہوئے اخبار اٹھایا تھا۔۔۔ "اب ایسا کرو۔۔۔ عنایہ کو مجھے دو۔۔۔ اور عنایہ کے کمرے کی اچھی طرح

سے صفائی کرو۔۔۔ ہر شے مکمل ترتیب کے ساتھ اور صاف ستھرا

ہونا چاہیے۔۔

اس کے میلے کپڑوں کو دھو دو۔۔ اور دھلے کپڑوں کو دھوپ پر ڈال

دو۔۔۔

اس کا ہر کھلونا اپنی جگہ پر ہونا چاہیے۔۔ آج سے عنایہ کا ہر چھوٹے

سے چھوٹا کام تم کرو گی۔۔۔"

اس نے اخبار پر نگاہیں گاڑے جو حکم جاری کیا تھا۔۔

شبرہ نے حیرت سے اسے دیکھا تھا۔۔۔

یہ شخص اسے بالکل اپنی نوکرانی کی طرح ٹریٹ کر رہا تھا۔۔ شبرہ کا دل چاہا تھا کہ ابھی اس شخص کی نوکری اس کے منہ پر مار کر چلی جائے یہاں سے۔۔۔

مگر وہ ایسا نہیں کر پائی تھی۔۔۔

وہ سمجھ رہی تھی کہ یہ شخص کل والی غلطی کے بعد سے اسے اب آزما رہا تھا۔۔ اس کا ضبط آزما رہا تھا۔

اس کا ری ایکشن جاننا چاہتا تھا۔۔۔

شبرہ نے سوچ لیا تھا کہ وہ اسے شک کا کوئی موقع نہیں دے گی۔۔۔ وہ اس کی ہر بات مانے گی۔۔۔

اور یہ شخص جتنا اسے تنگ کرے گا۔۔۔اس کی موت کو اتنا ہی عبرت ناک بنا دے گی۔۔۔

شبرہ نے آگے بڑھ کر عنایہ کو اس کی بانہوں میں دے دیا تھا۔۔۔ اس شخص نے اتنی نرمی سے اپنی بیٹی کو پکڑا تھا۔۔۔

جیسے وہ کوئی پھول ہو اور ذرا سی سختی برتنے پر مرجھا جائے گا۔۔۔

عنایہ باپ کے پاس جا کر بالکل ہی کھل اٹھتی تھی۔۔۔وہ بات نہیں کرتی تھی۔۔ مگر ایک سکون اور اطمینان جھلکتا تھا اس ننھی پری کے چہرے سے۔۔۔۔

جیسے جانتی ہو کہ اس کا باپ ہی اس کے لیے سب سے محفوظ اور مضبوط پناہ گاہ ہے۔۔۔

مگر اسے خبر نہیں تھی کہ اس سے یہ پناہ گاہ چھیننے والی آچکی تھی۔۔۔اس کا وقت اپنے باپ کے ساتھ بہت تھوڑا تھا۔۔۔

شبرہ نے دانت پیستے ہوئے الماری کی طرف قدم بڑھائے تھے۔۔۔

اسے اندازہ ہو گیا تھا کہ ایس پی آج اسے مکمل آزمانے بنانے کے موڈ میں ہے۔ ممم

وہ اسے سانس لینے کی مہلت بھی نہیں دینا چاہتا تھا۔۔۔

پہلے ایک گھنٹہ اس نے بھاری بھر کم کپڑوں کے ڈھیر نکالے۔۔۔ انہیں گن کر بالکونی میں پھیلا دیا۔۔۔۔

واش ایریا میں جا کر سارے میلے کپڑے دھوئے۔۔۔ پھر دھوپ میں پڑے کپڑے واپس اتار کر انہیں پریس کر کے الماری میں جوڑ دیا تھا۔۔۔

اس پورے دورانیے میں اسے اس شخص کی نگاہوں خود پر مرکوز دکھائی دی تھیں۔۔۔

وہ اپنی بیٹی کے ساتھ کھیلنے کے ساتھ ساتھ اس کی حرکات وسکنات بھی نوٹ کرتا رہا تھا۔۔

شبرہ دل ہی دل میں کڑھتی رہی تھی۔۔۔

اس نے سارے کپڑے پریس کر کے پہلے الماری میں انہیں سیٹ کیا تھا۔۔

وہ لڑکی جس نے اپنے گھر میں کبھی ہل کر پانی بھی نہیں پیا تھا۔۔وہ اس وقت وہاں نوکروں کی طرح کام کرتی اس ایس پی کا دیا ہر حکم مان رہی تھی۔۔

یہ بات اس کی کمزوری نہیں اس کی نفرت کی شدت کو ظاہر کر رہی تھی۔۔۔

اگر کوئی عام وجہ ہوتی تو وہ کب کی اس گھر پر لعنت بھیج کر یہاں سے جا چکی ہوتی۔۔ مگر اس کا انتقام اس کی زندگی سے بڑھ کر تھا۔۔۔

اس ایس پی کا خاتمہ اس کے لیے ناگزیر ہو چکا تھا۔۔۔

کپڑوں سے فارغ ہونے کے بعد وہ گھٹنوں کے بل کارپٹ پر بیٹھ کر عنایہ کے بیسیوں چھوٹے بڑے کھلونے صاف کر کے انہیں سیٹ کرنے لگی تھی۔۔۔۔

اس کی کمر دوہری ہو رہی تھی۔۔۔ مگر اس نے اپنے ہاتھ نہیں روکے تھے۔۔۔

وہ اپنے کام میں مصروف تھی۔۔۔جب اچانک نگاہوں کی تپش پر اس کی پلکیں انجانے خوف سے لرز اٹھی تھیں۔۔

اس نے کچھ سوچتے پلکیں اٹھائی تھیں۔۔۔سامنے ہی گلاس وال کے پار وہ شخص بیٹھا یک ٹک اسے تکے جا رہا تھا۔۔۔

اس کا انداز ایسا تھا کہ شبرہ کے چہرے کی رنگت اڑ گئی تھی۔۔۔۔وہ ٹھوڑی کے نیچے ہاتھ رکھے اسے تکے جا رہا تھا۔۔

آج سے پہلے اس شخص نے اس کی جانب دیکھنے کی زحمت بھی نہیں کی تھی۔۔۔مگر اس وقت اس کی مقناطیسی سرد نگاہیں شبرہ کو پریشان کر رہی تھیں۔۔۔

اس نے نامحسوس طریقے سے اپنا پہلو بدلہ تھا۔۔۔

وہ ہلکا سا رخ موڑ گئی تھی اس کی جانب سے۔۔۔ اس کے بعد بھی اسے وہ نگاہیں محسوس ہوتی رہی تھیں۔۔۔۔۔۔

وہ سمجھ گئی تھی کہ وہ اپنی کل والی لاپروائی کے باعث اس شخص کی نگاہوں میں بہت مشکوک ہو چکی ہے۔۔۔

وہ شخص اسی خاطر اس کے ساتھ ایسا رویہ رکھے ہوئے تھا۔۔۔

وہ ہر کام اچھے سے کر رہی تھی۔۔۔۔

مگر جیسے ہی وہ فارغ ہو کر سیدھی ہوتی۔۔۔سمعان کی نئی آواز گونج اٹھتی۔۔۔۔

"عنایہ کو پیاس لگی ہے۔۔۔اس کے لیے تازہ جوس نکال کر لاؤ۔۔۔یاد رہے، ڈبے والا نہیں۔۔۔خود نکالنا ہے۔۔۔"

شبرہ کا دل تو چاہا تھا یہی اس کی عقل ٹھکانے لگا دے۔۔۔اسے کھری کھری سنا کر وہاں سے چلی جائے۔۔۔

مگر پھر سے ضبط کرتے وہ خاموش ہو گئی تھی۔۔۔

پسینے سے اس کی پیشانی تر تھی۔۔۔مگر وہ اپنے غصے کو پی کر نارمل رہی تھی۔۔۔۔

جوس لاکر دیا تو سمعان نے ایک گھونٹ بھر کر گلاس میز پر رکھ دیا۔۔۔

"اس میں چینی زیادہ ہے، عنایہ کو اتنا میٹھا نہیں دیتے۔ دوبارہ بنا کر لاؤ۔۔۔"

شبرہ کا جی چاہا کہ وہ گلاس اٹھا کر اس مغرور شخص کے سر پر دے مارے، مگر اس نے گہرا سانس لیا تھا۔۔۔

وہ اب بھی گہری نگاہوں سے اسے ہی دیکھ رہا تھا۔۔۔

"جی سر۔۔۔ ابھی لاتی ہوں۔۔۔"

وہ بہت مشکل سے مہذبانہ لہجے میں بولتی واپس پلٹ گئی تھی۔۔

اس کی نگاہوں نے دور تک اس لڑکی کا پیچھا کیا تھا۔۔

دوپہر تک شبرہ کی حالت غیر ہو چکی تھی۔۔۔۔

وہ نہیں جانتا تھا کہ اس کا شک درست تھا یا نہیں۔۔۔ مگر یہ لڑکی اسے تھوڑی پراسرار سی لگی تھی۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

رات کے دو بجے جب پورا گھر گہری نیند میں تھا۔۔۔

ملازمین اپنے کوارٹر میں جا چکے تھے اور ایس پی اپنی بیٹی کو لے کر اپنے بیڈ روم میں سو رہا تھا۔۔۔

شبرہ نے آہستگی سے اپنے کمرے کا دروازہ کھولا اور باہر نکل آئی تھی۔۔۔

باہر پورا کوریڈور سناٹے اور تاریکی میں ڈوبا ہوا تھا۔۔

اب اس کا اصل کام شروع ہونا تھا۔۔۔ آج رات کھانے میں اس نے کچھ ملازمین کے ساتھ ساتھ ایس پی سمعان کے کھانے میں بھی نشہ آور دوا ملائی تھی۔۔۔ ایسی دوا جو کچھ گھنٹوں کے لیے انسان کی دماغی صلاحیت کو مفلوج کر دیتی تھی۔۔۔

سمعان کو وہ کھانا کھاتے دیکھ وہ مطمئن ہو گئی تھی۔۔۔ وہ آج رات تو اسی نشے کے زیر اثر سکون کی نیند سونے والا تھا۔۔۔

ہر طرف سے بے فکر ہونے کے بعد وہ نپے تلے قدم اٹھاتی تیزی سے اپنی منزل کی جانب بڑھ رہی تھی۔

سمعان کا اسٹڈی روم نیچے تھا۔۔۔ جہاں وہ تمام اہم فائلیں رکھتا تھا۔۔۔

اور زیادہ تر وہیں پایا جاتا تھا۔۔۔ اس کے ایک دو ماتحت بھی شبرہ نے وہاں آتے دیکھے تھے۔۔۔

وہ دبے قدموں سیڑھیاں اتر کر اسٹڈی روم کے دروازے تک پہنچی تھی۔۔۔۔

اس کا دل دھک دھک کر رہا تھا۔۔۔خوف سے جان نکلی جا رہی تھی۔۔۔اگر وہ اس وقت کسی کی نظروں میں آجاتی تو۔۔

اس کا کام تمام کر دینا تھا اس ایس پی نے۔۔۔

اس نے جیب سے ایک ماسٹر کی نکالی جو منصور نے اسے دی تھی۔۔۔۔

تالا کھلنے کی ہلکی سی آواز آئی اور وہ اندر داخل ہو گئی تھی۔۔۔باہر ابھی بھی ویسی ہی خاموشی چھائی ہوئی تھی۔۔۔

کمرہ اندھیرے میں ڈوبا ہوا تھا۔۔۔صرف کھڑکی سے آنے والی چاندنی میز پر پڑ رہی تھی۔۔۔

شبرہ نے اپنے موبائل کی ٹارچ جلائی اور درازوں کو ٹٹولنے لگی تھی۔۔۔

"کہاں ہیں وہ ثبوت۔۔۔ کہاں چھپائے ہیں تم نے سمعان گردیزی؟"

وہ بڑبڑائی تھی۔۔۔

اچانک اسے ایک لاکر نظر آیا جو میز کے نیچے چھپا ہوا تھا۔۔۔۔

وہ اسے کھولنے ہی والی تھی کہ راہداری میں بھاری جوتوں کی چاپ سنائی دی تھی۔۔۔۔ شبرہ کی رنگت جیسے اڑ گئی تھی۔۔۔۔

سمعان بیدار ہو چکا تھا اور وہ نیچے ہی آرہا تھا۔۔۔

اس کے بھاری قدموں کی چاپ وہ اب پہچاننے لگی تھی۔۔ مگر ایسا کیسے ممکن تھا۔۔۔ اس نے جو نشہ دیا تھا اس سے یہ شخص صبح تک مکمل حواسوں میں آنے والا نہیں تھا۔۔

اس پر پوری رات غنودگی ہی طاری رہنی تھی۔۔۔۔ یا پھر نیند میں ڈوبا رہنا تھا۔۔۔

پھر یہ کیسے ہو گیا تھا۔۔۔ وہ مارے خوف کے بوکھلا سی گئی تھی۔۔۔ اسے کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا۔۔۔

شبرہ کی سانسیں رک گئی تھیں۔۔۔اس کے پاس چھپنے کے لیے کوئی جگہ نہیں تھی۔۔۔۔۔

اگر وہ پکڑی گئی تو سمعان اسے وہیں گولی مار دے گا۔۔۔اسی خوف سے اس نے تیزی سے ٹارچ بند کی اور میز کے پیچھے چھپ گئی تھی۔۔

دروازہ کھلا اور سمعان اندر داخل ہوا تھا۔۔۔شبرہ کی سانسیں وہیں تھم گئی تھیں۔۔۔

اسے لگا تھا وہ اب پکڑی جائے گی۔۔یہ شخص یہاں کیوں آیا تھا۔۔۔اسے اپنی بیٹی کے پاس ہونا چاہیے تھا۔۔۔

جس مٹی کا بنا تھا وہ۔۔۔ اتنے پاور فل نشے کا بھی اثر نہیں ہوا تھا اسے۔۔۔۔۔۔ رات کے اس پہر بھی اسے اپنی سٹڈی یاد آگئی تھی۔۔۔۔۔

ہر وقت ہی کام اس کے سر پر سوار رہتا تھا۔۔۔ شبرہ زچ ہوئی تھی۔۔۔

اندر داخل ہوتے اس نے لائٹ آن نہیں کی تھی۔۔۔

وہ چلتا ہوا اپنی ریوالونگ چیئر کے پاس آتے بیٹھ گیا تھا۔۔۔

سیاہ رنگ کے ٹراؤزر شرٹ میں وہ بے انتہا وجیہہ لگ رہا تھا۔۔۔

رات کی اس تاریکی میں کھڑکی سے چھن کر آتی روشنی میں اس کے تیکھے نقوش جگمگا رہے تھے۔۔۔۔۔

وہ سانس روکے اسے تکے جا رہی تھی۔۔۔

اس شخص کی شخصیت بہت متاثر کن تھی۔۔۔ وہ ایک پرفیکٹ اور شاندار انسان تھا۔۔۔ ایک مضبوط کردار کا مالک۔۔۔

وہ اتنے دنوں سے اس گھر میں رہ رہی تھی۔۔۔ رات کے وقت تو وہاں تنہا ہی ہوتی تھی۔۔۔ ملازمین تو سارے اپنے کوارٹر میں چلے

جاتے تھے۔۔۔اس اتنے بڑے بنگلے میں ایک ننھی سے بچی کے ساتھ وہ اس شخص کے رحم و کرم پر تھی۔۔۔

مگر اس کی جانب سے کبھی کوئی کمزور نہیں دکھائی گئ تھی۔۔۔

اس نے اب تک پولیس والوں کی بدکرداری کے حوالے سے بہت کچھ سنا تھا۔۔۔ جیل میں قید عورتوں کے ساتھ کیا ہوتا تھا یہ بھی پتا تھا اسے۔۔۔

مگر اس شخص میں ایسی کوئی برائی نہیں تھی۔۔۔۔اگر یہ انسان اس کا دشمن نہ ہوتا تو یقیناً وہ اس کو اچھا انسان مانتی۔۔۔

لیکن اس وقت تو اس کی جان نکل رہی تھی۔۔۔۔اگر ایس پی کی

نظر اس پر پڑ جاتی تو اس کا کام تمام کر دینا تھا اس شخص نے۔۔۔۔

اس کی اس دہشت سے تو وہ واقف ہی تھی۔۔۔۔۔

شبرہ نے اپنی آنکھیں بند کر لیں اور دعا کرنے لگی کہ اس کی

دھڑکنوں کی آواز سمعان نہ سن لے۔۔۔۔

چیئر ٹیبل کے بالکل قریب تھی۔۔۔۔

وہ آنکھیں موندے چیئر پر جھول رہا تھا۔۔۔اس شخص کے انداز

میں عجیب سا اضطراب تھا۔۔۔

بے چینی تھی اور بے سکونی تھی۔۔۔

جو دیکھ شبرہ کو بہت سکون مل رہا تھا۔۔۔اسے خوشی ہو رہی تھی کہ اس کا سکون برباد کرنے والا یہ شخص خود بھی سکون میں نہیں تھا۔۔۔

وہ زہر خند نگاہوں سے اسے تکے جا رہی تھی۔۔۔

جب اسی لمحے نگاہوں کی تپش کا احساس تھا یا کوئی اور بات۔۔۔اس نے آنکھیں کھول دی تھیں۔۔۔اور کمرے میں چاروں جانب نگاہیں دوڑائی تھیں۔۔۔

شبرہ لمحے کے ہزارویں حصے میں ٹیبل کی اوٹ میں ہوئی تھی۔۔۔

اس کا دل بہت زور زور سے دھڑکنے لگا تھا۔۔۔ اسے لگا تھا اب وہ پکڑی جائے گی۔۔۔

مگر ایسا کچھ نہیں ہوا تھا۔۔۔ اس کی جانب سے دیئے گئے نشے کے زیرِ اثر وہ مکمل طور پر حواسوں میں نہیں تھا۔۔ یہ بات اس کے لڑکھڑاتے قدموں سے محسوس ہوئی تھی اسے۔۔۔

وہ اپنی جگہ سے اٹھا تھا اور اسی سٹڈی روم کے اندر بنے ایک اور دروازے کے اندر داخل ہو گیا تھا۔۔۔

شبرہ حیرت زدہ سی وہاں ٹھہری رہی تھی۔۔ اب یہ کونسی نئی جگہ تھی۔۔

کافی دیر بعد جب وہ باہر نہ نکلا تو شبرہ محتاط انداز میں اپنی جگہ سے اٹھی تھی اور اس جانب بڑھنے لگی تھی۔۔۔

اسے اندر سے عجیب سی آوازیں سنائی دی تھیں۔۔۔

وہ جیسے ہی دروازے کے قریب گئی سامنے کا منظر دیکھ اس کے چہرے کی رنگت بدلی تھی۔۔۔

وہ پنچنگ بیگ کو بری طرح سے پیٹ رہا تھا۔۔۔اس کے چہرے کی رنگت سرخ تھی۔۔

اس کے ہاتھ زخمی ہو چکے تھے۔۔۔ مگر وہ مسلسل مکے برسا رہا تھا۔۔

اس کا یہ جنونی انداز دیکھ شبرہ کتنی ہی دیر اپنی جگہ سے ہل بھی نہیں پائی تھی۔۔۔

وہ خود کو تکلیف دینے کے لیے ایسا کر رہا پا تھا۔۔

عجیب انداز تھا اس کا۔۔۔

"یہ شخص۔۔۔ یہ کونسا روپ ہے اس ایس پی کا۔۔۔"

اس شخص کا یہ جنونی انداز دیکھ وہ خوفزدہ ہوئی تھی۔۔۔ جو انسان خود پر رحم نہیں کھا رہا تھا۔۔۔ وہ بھلا اپنے دشمنوں پر کیسے رحم کھا سکتا تھا۔۔۔

شبرہ کا سانس سینے میں اٹک کر رہ گیا تھا۔۔۔اس کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئی تھیں۔۔۔۔

یہ وہ سمعان گردیزی نہیں تھا جس سے وہ ہر وقت نبرد آزما رہتی تھی۔۔۔

وہ سمعان جو وردی پہن کر قانون کا محافظ اور ایک سخت گیر افسر لگتا تھا۔۔۔یہ تو کوئی اور ہی انسان تھا۔۔۔

جو خود کو اذیت دینے کی کوشش کر رہا تھا۔۔۔

وہ یہاں اس اندھیرے کمرے میں کسی درندے کی طرح اپنے ہی وجود کو کرچی کرچی کرنے پر تلا ہوا تھا۔۔۔

اس کے جسم سے پسینہ پسینہ بہہ رہا تھا۔۔۔

اس کی شرٹ بری طرح سے پسینے میں شرابور ہو کر جسم سے چپک گئی تھی۔۔۔اس کے بازوؤں کے کسرتی مسلز ہر مکے کے ساتھ تن رہے تھے۔۔۔

وہ یہ سب کیوں کر رہا تھا؟؟؟

شبرہ کو کچھ سمجھ نہیں آیا تھا۔۔۔

اس شخص کو تو دنیا کی ہر چیز حاصل تھی۔۔۔۔

عزت، شہرت، طاقت۔۔ پھر یہ کیسی بے چینی تھی جو اسے پاگل کر رہی تھی۔۔۔؟

شبرہ حیرت کے سمندر میں غرق تھی۔۔۔ وہ اس لمحے اتنی حیرت زدہ سی کھڑی تھی۔۔۔ کہ یہ بھی بھول گئی تھی کہ وہ یہاں کس مقصد کے لیے آئی ہے۔۔۔

وہ بھول گئی تھی کہ سامنے اس کے باپ کا قاتل ہے۔۔۔

اس لمحے وہ صرف ایک انسان کو دیکھ رہی تھی جو شاید اندر سے کسی ایسی آگ میں جل رہا تھا جس کا علم کسی کو نہیں تھا۔۔۔

وہ بے دھیانی میں تھوڑا آگے کو جھکی تھی۔۔۔۔اسی لمحے اس کا پیر کارپٹ میں لپٹا تھا۔۔۔۔اور وہ ٹیبل کے ساتھ ٹکرا گئی تھی۔۔۔۔

ایک آہٹ کمرے کی خاموشی میں گونج اٹھی تھی۔۔۔اور اندر کھڑے اس شخص کے زیرک کانوں تک بھی جا پہنچی تھی۔۔۔

شبرہ کا دل دھک سے رہ گیا تھا۔۔۔۔

وہ پھر سے غلطی کر گئی تھی۔۔۔اس کے چہرے کی رنگت زرد ہوئی تھی۔۔۔۔

اچانک۔۔۔ایک سیکنڈ بھی نہیں گزرا تھا۔۔۔کہ اندر سے وہ آوازیں بند ہو گئی تھیں۔۔۔۔

وہ جو ابھی ایک مشین کی طرح مکے برسا رہا تھا، ایک دم سے ساکت ہو گیا۔۔۔

اس کی لمبی لمبی سانسیں سنائی دے رہی تھیں، جو کمرے کے سناٹے کو چیر رہی تھیں۔۔

اس نے گردن موڑی۔۔۔ اس کی سرخ آنکھیں، جو اس وقت کسی شکاری چیتے کی طرح دہک رہی تھیں۔۔۔ تاریکی میں اس سمت جم گئیں جہاں شبرہ کھڑی تھی۔۔۔۔

شبرہ کو لگا جیسے اس کا دم نکل جائے گا۔۔۔

اس نے بغیر کچھ سوچے، ایک جھٹکے میں پیچھے کی جانب قدم اٹھائے

اور بھاگنا شروع کر دیا تھا۔۔۔

اس کی ٹانگیں بری طرح سے کانپ رہی تھیں۔۔۔

اس کا حواس کام نہیں کر رہا تھا۔۔اسے بس یہ پتا تھا کہ وہ پکڑی گئی تو

ماری جائے گی۔۔۔اور اس کا انتقام ادھورا رہ جائے گا۔۔

وہ اندھیری راہداری میں دوڑ رہی تھی۔۔کوریڈور میں ہر طرف

سناٹا تھا۔۔

وہ اپنے کمرے کی جانب بھاگنا چاہتی تھی۔۔ مگر پیچھے سے آنے والے بھاری جوتوں کی چاپ اس کے اعصاب پر ہتھوڑے کی طرح برسی تھی۔۔۔

"رک جاؤ۔۔۔!"

ایک انتہائی سرد، لرزادینے والی آواز کوریڈور میں گونجی۔۔۔

شبرہ کا دل حلق میں آگیا تھا۔۔۔۔۔۔

اس کے قدم وہیں ساکت ہو گئے تھے۔۔۔ جیسے سنگِ مرمر کے اس فرش نے جکڑ لیے ہوں۔۔۔

اسی لمحے سمعان نے اندھیرے میں اس کے دوپٹے کا ایک کونا اپنی گرفت میں لے لیا تھا۔۔۔

"میں نے دیکھ لیا ہے تمہیں۔۔۔"

وہ کوریڈور کے تاریک کونے میں اس کے بالکل قریب آکر کھڑا ہو گیا تھا۔۔۔

اس کی بھاری بوجھل آواز اور گرم سانسیں شبرہ کے چہرے سے ٹکرائی تھیں۔۔۔

شبرہ کی رنگت مارے خوف کے سپاٹ ہو چکی تھی۔۔۔ وہ بری طرح ہانپ رہی تھی۔۔

"س۔۔۔سر۔۔۔"

اس کی آواز گلے میں ہی پھنس گئی تھی۔۔۔

سمعان گردیزی اس وقت مکمل طور پر اپنے حواسوں میں نہیں تھا۔۔۔اس کی آنکھیں خوفناک حد تک سرخ تھیں۔۔۔جیسے کسی نے ان میں لہو بھر دیا ہو۔۔۔۔

وہ ایک قدم آگے بڑھا۔۔۔شبرہ پیچھے ہٹی۔۔۔مگر پیچھے دیوار آگئی تھی۔۔۔

"تم۔۔۔؟"

سمعان کی آواز میں ایک ایسا وحشیانہ پن تھا کہ شبرہ کے رونگٹے کھڑے ہو گئے تھے۔۔۔۔۔

"تم یہاں کیا کر رہی تھیں؟ کیا تم کوئی جاسوس ہو؟ میرے گھر میں گھس کر کیا ڈھونڈ رہی ہو؟"

اس نے ایک ہی لمحے میں شبرہ کا بازو اپنی آہنی گرفت میں جکڑ لیا تھا۔۔۔

اس کی گرفت اتنی سنگین تھی۔۔۔ کہ شبرہ کی چیخ نکل گئی تھی۔۔۔۔

"چھوڑیں مجھے! آپ پاگل ہو گئے ہیں کیا۔۔۔؟ میں۔۔۔ میں پانی پینے نکلی تھی۔۔۔!"

وہ اپنی گرفت چھڑوانے کے لیے ہاتھ پاؤں مارنے لگی تھی۔۔۔ اس شخص کی فولادی انگلیاں اسے اپنی جلد میں دھنستی محسوس ہوئی تھیں۔۔۔۔

"جھوٹ!!"

سمعان دھاڑا تھا۔۔۔۔ اس کے چہرے کی رگیں تن گئی تھیں۔۔۔

"تم نے مجھے وہاں دیکھا۔۔۔میں جانتا ہوں تم نے مجھے دیکھا ہے۔۔۔ تمہاری ہمت کیسے ہوئی میری ذاتی زندگی میں دخل دینے کی۔۔۔؟"

وہ اسے کھینچتا ہوا واپس اسٹڈی کی طرف لے جانے لگا۔۔۔وہ غصے سے پاگل ہو رہا تھا۔۔۔

اس سے برداشت نہیں ہو رہا تھا کہ اس لڑکی نے اس کی کمزوری دیکھ لی ہے۔۔۔

"نہیں پلیز۔۔۔۔ چھوڑیں مجھے۔۔۔۔ مم میں نے کچھ نہیں دیکھا۔۔"

شبرہ نے اس کے ہاتھ پر اپنے ناخن گاڑ دیے تھے۔۔۔ سمعان

کے ہاتھ سے خون رستا محسوس ہوا۔۔

مگر اس نے گرفت ڈھیلی نہیں کی۔۔۔اس کا غصہ اس کے درد سے

کہیں زیادہ بڑا تھا۔۔

وہ اسے گھسیٹتا ہوا اسٹڈی روم میں لے آیا تھا۔۔۔

اور ایک جھٹکے سے کمرے کا دروازہ بند کرتے۔۔اس نے شبرہ کو

پوری قوت سے دروازے کی جانب دھکیلا۔۔۔

شبرہ کا سر ہلکا سا دروازے سے ٹکرایا۔۔۔

کمرے میں صرف میز پر لگی ایک مدھم سی لائٹ جل رہی تھی۔۔
جس میں سمعان کا چہرہ کسی آسیب کی طرح لگ رہا تھا۔۔۔

وہ اس کے اتنا قریب تھا کہ اس کی گرم سانسیں شبرہ کے چہرے کو جھلسا رہی تھیں۔۔

شبرہ نے خوف سے اپنی آنکھیں سختی سے بند کرلی تھیں۔۔۔اسے لگا کہ اب وہ گولی چلا دے گا۔۔۔

"آنکھیں کھولو۔۔۔!"

وہ گرج کر بولا تھا۔۔۔

شبرہ نے کانپتی ہوئی آنکھیں کھولیں۔۔

سمعان کا چہرہ اس کے چہرے کے بالکل سامنے تھا۔۔۔اس کی آنکھوں میں غصہ نہیں۔۔۔ایک عجیب سی وحشت اور کرب تھا۔۔

اس کی گرم سانسیں شبرہ کی سانسوں کو بوجھل کر گئی تھیں۔۔۔۔ اس شخص کے وجیہہ نقوش میں عجیب سی وحشت تھی۔۔۔

"تمہیں کیا لگا۔۔۔تم یہاں آ کر میری کمزوری دیکھ لو گی تو مجھے ہرا دو گی۔۔۔؟"

اس نے شبرہ کا چہرہ اپنے ہاتھ میں سختی سے جکڑ لیا تھا۔۔۔اس کی گرفت انتہائی بے رحم تھی۔۔۔

شبرہ درد سے کراہ اٹھی تھی۔۔۔

"تم میرے گھر میں رہ کر میری بیٹی کی ماں بننے کا ناٹک کر رہی ہو۔۔اور رات کے اندھیرے میں میری جاسوسی کر رہی ہو۔۔"

وہ غصے سے بپھرا ہوا تھا۔۔شبرہ کی جان نکل رہی تھی۔۔

اس شخص کی گرفت اس کی دونوں کلائیوں پر تھی۔۔وہ اس کی جانب جھکا کھڑا تھا۔۔

شبرہ کا دل انجانے خوف سے دھڑکنے لگا تھا۔۔۔

"میں۔۔۔ میں نے کچھ نہیں دیکھا۔۔۔!"

شبرہ کی آواز میں اب صرف لرزہ تھا۔۔۔

"خاموش رہو۔۔۔!"

سمعان نے اسے مزید دیوار کے ساتھ دبا دیا تھا۔۔۔۔

"میں تم سے سچ سننا چاہتا ہوں۔۔۔ اور یاد رکھنا، اگر اس بار جھوٹ بولا۔۔۔ تو میں یہ نہیں دیکھوں گا کہ تم ایک عورت ہو۔ میں تمہیں وہیں ختم کر دوں گا جہاں تم کھڑی ہو۔۔۔

بولو۔۔۔ تم کون ہو اور یہاں کیا کرنے آئی ہو۔۔۔؟"

وہ اس کی روح کو چیر دینے والی نظروں سے اسے دیکھ رہا تھا۔۔۔

شبرہ کا دل اس طرح دھڑک رہا تھا کہ اسے لگا وہ مر جائے گی۔

وہ اس کی گرفت میں قید تھی۔۔۔ اور اس نے اپنی زندگی کی سب سے بڑی غلطی کر دی تھی۔

اسے یہاں نہیں آنا چاہیے تھا۔۔یہ شخص۔۔۔یہ شخص تو کسی قیامت کا دوسرا نام تھا۔۔۔ عجیب سی مقناطیسی شخصیت تھی اس کی۔۔۔

وہ مقابل کو خود میں جکڑنے کی صلاحیت رکھتا تھا۔۔۔

شبرہ کی سانسیں اس وقت جیسے سینے میں ہی منجمد ہو کر رہ گئی تھیں۔۔۔۔

اس کے سامنے کھڑا اسمعان گردیزی اب ایک پولیس افسر سے زیادہ ایک ٹوٹے، بکھرے ہوئے انسان کی شکل اختیار کر چکا تھا۔۔۔۔

اس کی آنکھیں، جو ابھی کچھ دیر پہلے تک خونخوار لگ رہی تھیں۔۔۔
اب دھندلا گئی تھیں۔۔۔۔

نشہ آور دوا کا اثر اس کے اعصاب پر ہو رہا تھا۔۔۔ جس کی وجہ سے

اس کا غصہ ایک عجیب سی بے بسی میں بدل رہا تھا۔۔۔

شبرہ نے اس لمحے خود کو سنبھالنے کی کوشش کی تھی۔۔۔ وہ سمجھ گئی

تھی کہ اسے اب کیسے اس سچویشن سے بچنا ہے۔۔۔

وہ اتنی جلدی ہمت نہیں ہار سکتی تھی۔۔۔

شبرہ نے فوراً اپنی آنکھوں کو آنسوؤں سے بھر لیا تھا۔۔۔

وہ ایک ماہر اداکارہ کی طرح اپنے لبوں کو کپکپاتے ہوئے بولی

تھی۔۔۔

اس کی آواز میں وہ درد اور سچائی تھی جو سننے والے کے دل کو چیر جائے۔۔۔

"آپ۔۔۔ آپ مجھے مارنا چاہتے ہیں تو مار دیں ایس پی صاحب۔۔۔ مگر مجھ پر یہ تہمت نہ لگائیں کہ میں جاسوس ہوں۔۔۔"

وہ سسکتے ہوئے بولی تھی۔۔۔ اور ساتھ ہی اس کی گرفت سے نکلنے کی کوشش بھی کر رہی تھی۔۔۔

"میں تو بس۔۔۔ میں تو بس پیاس کی شدت سے نڈھال ہو کر کچن کی طرف جا رہی تھی۔۔۔ تبھی مجھے اس کمرے سے کسی کے چیخنے، کسی کے گرنے کی آوازیں آئیں۔۔۔

وقتی طور پر ہی سہی۔۔۔ مگر اس گھر کی فرد ہوں۔۔۔

مجھے فکر ہوئی کہ کون ہے یہاں۔۔۔

مجھے لگا عنایہ کو کچھ ہو گیا ہے یا آپ کی طبیعت خراب ہے۔۔۔ میں پریشانی میں یہاں چلی آئی۔۔۔ مجھے کیا معلوم تھا کہ آپ یہاں اپنی ذات سے جنگ لڑ رہے ہیں۔۔۔ اگر مجھے پتا ہوتا تو میں اپنی حدود سے باہر کبھی نہ آتی۔۔۔"

وہ روتے ہوئے خاموش ہوئی، اس کے چہرے پر ایک ایسی مظلومیت تھی کہ پتھر بھی پگھل جائے۔۔۔

ان گہری جھیل سی دلفریب آنکھوں سے نکلتے آنسوانہیں مزید

حسین بنا گئے تھے۔۔۔

وہ اتنے ہی قریب کھڑا ساکت نگاہوں سے اسے دیکھ رہا تھا۔۔۔

اس معصوم چہرے کے پیچھے کیا چھپا تھا۔۔۔

شاید یہ اندازہ لگانے کی کوشش کر رہا تھا۔۔۔اس کے نقوش تنے

ہوئے تھے۔۔

کشادہ پیشانی پر شکنوں کا جال بنا ہوا تھا۔۔۔۔

"آپ ہر بار مجھے شک کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔۔۔ ہر بار میری نیت پر سوال اٹھاتے ہیں۔۔۔ اگر آپ کو مجھ پر اتنا ہی بھروسہ نہیں ہے۔۔۔۔

تو ابھی نکال دیں مجھے اس گھر سے۔۔۔ میں سڑک پر مر جاؤں گی۔۔۔ کسی کے آگے ہاتھ پھیلا کر بھیک مانگ لوں گی۔۔۔ مگر یہ ذلت۔۔۔ یہ الزام میں برداشت نہیں کر سکتی۔۔۔۔ میں نے ایمانداری سے آپ کی بیٹی کا خیال رکھا ہے، میں نے اسے اپنی جان سے زیادہ عزیز سمجھا ہے۔۔۔ اور اس کا صلہ آپ مجھے جاسوسی کا الزام دے کر دے رہے ہیں؟"

وہ بہت زیادہ رو رہی تھی۔۔۔۔اس کے چہرے پر ناقابلِ فہم تاثرات تھے۔۔

سمعان ساکت کھڑا اسے دیکھ رہا تھا۔۔۔اس کے ذہن پر نشے کی دھند اور ماضی کی کڑوی یادوں کا پہرہ تھا۔۔۔۔

وہ اس کے آنسوؤں کو، اس کی کپکپاتی آواز کو ایک عجیب سی کشمکش میں دیکھ رہا تھا۔۔۔

وہ اس لڑکی کے اندر چھپی معصومیت اور مکر کے درمیان فرق کرنے کی صلاحیت کھو چکا تھا۔۔۔

اچانک سمعان نے ایک قدم آگے بڑھایا تھا۔۔۔ شبرہ نے گھبرا کر آنکھیں بند کرلی تھیں۔۔۔

اسے لگا تھا یہ شخص اس کا گلا دبادے گا ابھی۔۔۔

مگر اگلے ہی لمحے۔۔۔

ایک گرم، لرزا دینے والا لمس اس کی پیشانی پر محسوس ہوا تھا۔۔۔

سمعان کے ہاتھ کا لمس جو سخت اور تھوڑا بے رحم تھا۔۔۔ آہستہ سے آگے بڑھا اور شبرہ کے چہرے پر گری بالوں کی ایک لٹ کو ہٹا کر اس کے کان کے پیچھے کر دیا تھا۔۔۔

اس لمس نے شبرہ کے وجود میں ایک کرنٹ سا دوڑا دیا تھا۔۔۔

اسے اپنی جان نکلتی محسوس ہوئی تھی۔۔۔

وہ ساکت رہ گئی تھی۔۔۔ سمعان کا چہرہ اس کے اتنے قریب تھا کہ اسے اس کے وجود سے اٹھتی مسحور کن مہک حواسوں پر سوار ہو کر انہیں بوجھل کرنے لگی تھی۔۔۔

جواب نشے کی وجہ سے تھوڑی بھاری معلوم ہو رہی تھی۔۔۔

شبرہ کا دل اس لمحے انجانے خوف سے دھڑکنے لگا تھا۔۔۔

وہ اس شخص کا ہاتھ نہیں جھٹک پائی تھی۔۔۔۔

وہ اس شخص کے مقابل پتھر کی مورت بنی کھڑی تھی۔۔۔

"تمہاری آنکھیں۔۔۔۔"

سمعان کی آواز اب پہلے سے کہیں زیادہ دھیمی، کرب سے بھری اور عجیب سی مدہوش تھی۔۔۔۔

شبرہ نے اپنی مٹھیاں بھینچ لی تھیں۔۔۔۔

"یہ آنکھیں مجھے اس کی یاد دلاتی ہیں۔۔۔۔ جس نے مجھے برباد کر دیا تھا۔۔۔۔"

شبرہ نے دھڑکنوں کو قابو میں کرتے ہوئے آنکھیں کھولی تھیں۔۔۔

اس نے دیکھا کہ سمعان کی نظریں اس کے چہرے پر نہیں، بلکہ کہیں ماضی کی تاریکیوں میں کھوئی ہوئی تھیں۔ وہ اب بھی اس کے سامنے نہیں، بلکہ اپنے اندر کی کسی تصویر کو دیکھ رہا تھا۔۔۔

"میں نے محبت کی تھی، شبرہ۔۔۔"

سمعان نے ایک تلخ ہنسی ہنسی تھی۔۔۔ اس کے لہجے میں ایسی وحشت تھی کہ شبرہ کے رونگٹے کھڑے ہو گئے تھے۔

اس کی نگاہیں اس شخص کے وجیہہ چہرے کو تکے جا رہی تھیں۔۔

اتنے پرفیکٹ انسان کو کوئی عورت کیسے چھوڑ سکتی تھی۔۔۔یہ سوال نجانے کہاں سے اس کے دماغ میں آن ٹھہرا تھا۔۔۔

"اس قدر شدید محبت کہ مجھے اپنے وجود کا ہوش نہیں تھا۔۔۔ میری دنیا میری بیوی کے گرد گھومتی تھی۔۔۔

عنایہ اس کی پہلی نشانی تھی۔۔۔مجھے لگا تھا ہماری زندگی جنت جیسی ہے۔۔۔ مگر نہیں۔۔۔وہ تو صرف ایک سراب تھا۔"

وہ دیوار پر ہاتھ مار کر جھکا تھا۔۔۔

شبرہ سانس روکے اسے تکے جا رہی تھی۔۔۔

اس کی آواز میں اب ایک عجیب سی شکستگی تھی۔۔۔

"جب میں کچھ نہیں تھا۔۔۔ اس نے مجھے چن لیا تھا۔۔۔ مگر جیسے جیسے وقت گزرا۔۔۔ جیسے جیسے اسے محسوس ہوا کہ میرے پاس دولت نہیں، شہرت نہیں، تو اس کی آنکھوں میں لالچ اتر آیا۔۔۔

وہ جو مجھ سے محبت کی دعوے دار تھی وہ بے وفائی کر گئی۔۔۔ مجھ پر کسی اور مرد کو ترجیح دی۔۔۔

اس نے ایک ایسے شخص کے ساتھ تعلقات استوار کیے جو امیر تھا، طاقتور تھا۔۔۔ وہ مجھے چھوڑ کر چلی گئی۔۔۔

اس نے عنایہ کو پیچھے چھوڑ دیا، جیسے وہ کوئی فالتو چیز ہو۔۔۔"

سمعان نے اپنی سرخ آنکھوں سے شبرہ کو دیکھا۔۔۔ م اس کی نظروں میں ایک عجیب سی التجا تھی۔۔۔۔

شبرہ کا دل اس وقت عجیب سے احساسات سے گھرا ہوا تھا۔۔۔ جنہیں وہ خود بھی نہیں سمجھ پائی تھی۔۔۔

"وہ جو کہتی تھی کہ مر جائے گی مگر مجھے نہیں چھوڑے گی۔۔۔ اس نے میرا گھر اجاڑ دیا۔۔۔۔

اس نے مجھے وہ زخم دیے جو آج بھی میرے وجود کو کھرچتے ہیں۔۔۔ اسی لیے۔۔۔ اسی لیے میں عورتوں پر اعتبار نہیں کرتا۔۔۔۔

اسی لیے میں کسی کو بھی اپنی زندگی کے قریب نہیں آنے دیتا۔۔۔

تم نے مجھے جس طرح یہاں دیکھا۔۔۔وہ میرا وہ روپ ہے جو میں دنیا سے چھپاتا ہوں۔۔۔۔کیونکہ اگر لوگ یہ دیکھ لیں گے کہ ایک پولیس افسر اندر سے اتنا ٹوٹا ہوا ہے، تو وہ مجھے ختم کر دیں گے۔۔۔"

ایس پی سمعان گردیزی جو اپنی ذہانت اور دلیری کی وجہ سے ہر طرف جانا جاتا تھا۔۔۔

اس کے وہم و گمان میں بھی نہیں تھا کہ وہ اس وقت اپنی سب سے بڑی دشمن کے آگے اپنی سب سے بڑی کمزوری بیان کر گیا ہے۔۔۔

شبرہ وہاں کھڑی یہ سب سن رہی تھی اور اس کے اندر ایک عجیب سی کشمکش جاری تھی۔ وہ جانتی تھی کہ یہ شخص نشے میں ہے۔۔۔ یہ اپنے ہوش و حواس سے باہر ہے۔۔۔ تبھی تو وہ اپنا یہ کمزور پہلو اسے دکھا رہا تھا۔۔۔

ورنہ وہ کبھی یہ سب نہ بولتا۔۔۔اسے نشہ دینے کا فایدہ تو ہوا تھا

اسے۔۔۔۔کچھ دیر پہلے وہ اس شخص کے لیے جس احساس میں

گھری ہوئی تھی۔۔۔

اس وقت اس سے باہر نکل آئی تھی۔۔۔۔اس کا دماغ اسے یہ بات

کبھی نہیں بھولنے دیتا تھا کہ وہ یہاں کو مقصد سے آئی ہے۔۔۔۔

اسے اس شخص پر ترس نہیں آرہا تھا اب۔۔۔۔

بلکہ ایک عجیب سی فاتحانہ مسکراہٹ اس کے دل میں کلبلانے لگی

تھی۔۔۔

"تو یہ ہے تمہاری سب سے بڑی کمزوری ایس پی سمعان گردیزی۔۔۔۔"

اس نے دل میں سوچا تھا۔۔۔۔

"محبت کا زخم۔۔۔جو آج بھی ناسور بنا ہوا ہے۔۔۔۔"

وہ جان گئی تھی کہ یہ شخص بہت زیادہ مضبوط اعصاب کا حامل ہے۔۔۔

دوا کا اثر صرف اس کے جذباتی حصار کو توڑ رہا تھا۔۔۔اس کو مکمل طور پر مفلوج نہیں کر سکا۔۔۔۔

وہ ایک بار پھر اپنی اداکاری کے ماسک کو مضبوطی سے تھامے رہی تھی۔۔۔اس لڑکی کے لیے پہلے نمبر پر اس کا مقصد تھا۔۔۔

"میں آپ کا درد سمجھ سکتی ہوں سر۔۔۔"

اس نے ایک معصوم سی آہ بھری تھی۔۔۔۔آنکھوں سے پھر سے آنسو بہہ نکلے تھے۔۔۔

"میں نے بھی اپنوں کو کھویا ہے۔۔۔میں جانتی ہوں یہ درد کتنا شدید ہوتا ہے۔۔۔"

سمعان نے اسے غور سے دیکھا تھا۔۔۔جیسے وہ اس کے الفاظ کے پیچھے چھپے سچ کو تلاش کر رہا ہو۔۔۔۔۔

"نہیں جان سکتی تم۔۔۔ تمہیں محبت میں دھوکا نہیں ملانا۔۔۔ تم کیسے جان سکتی ہو۔۔۔"

سمعان کو اس کی بات نجانے کیوں غصہ دلا گئی تھی۔۔

اس نے شبرہ کی کلائی کو اپنی گرفت میں جکڑا تھا اور ایک جھٹکے سے اسے اپنے قریب کر گیا تھا۔۔۔

شبرہ سیدھی اس کے چوڑے فولادی سینے سے ٹکرا گئی تھی۔۔۔

شبرہ کی حالت غیر ہوئی تھی۔۔ اس نے خود کو آزاد کروانے کی کوشش کی تھی۔۔۔ مگر اس شخص کی گرفت بہت زیادہ سخت تھی۔۔۔۔

اس شخص کا مغرور چہرا اس پل شبرہ کے بہت قریب تھا۔۔۔

"محبت کی ہے تم نے کبھی کسی سے۔۔۔۔؟؟"

اس کے حسین معصوم نقوش کو تکتے وہ پوچھ رہا تھا۔۔۔

شبرہ کانپ رہی تھی۔۔ ان دونوں کے بیچ چند انچ کا فاصلہ باقی تھا۔۔۔

یہ شخص نشے میں تھا۔۔۔ کچھ بھی کر سکتا رہا۔۔۔ مگر وہ۔۔۔

وہ تو ہوش میں تھی۔۔۔

وہ اسے خود سے دور رکھ سکتی تھی۔۔

مگر اس آہنی مضبوط گرفت کے آگے وہ ہل بھی نہیں پا رہی

تھی۔۔۔

"بولو۔۔۔ محبت کرتی ہو کسی سے۔۔۔؟"

اس سوال پر شبرہ کے تصور میں منصور خان کی شبیہہ لہرا گئی

تھی۔۔۔

اس نے نجانے کس احساس کے تحت اثبات میں سر ہلا دیا تھا۔۔۔

جس کے بعد اس نے مقابل کے تاثرات میں واضح بگاڑ نوٹ کیا

تھا۔۔۔

"وہ بھی کرتا ہے تم سے۔۔۔؟؟"

اس شخص کی مقناطیسی نگاہیں شبرہ کی آنکھوں میں ٹھہری اسے ہپنوٹائز سا کر گئی تھیں۔۔

وہ جو اس سے راز اگلوانا چاہتی تھی۔۔ یہ شخص اس پر حاوی ہو گیا تھا۔۔

شبرہ کا سر بے ساختگی کے عالم میں اثبات میں ہل گیا تھا۔۔۔

منصور اسے بچپن سے محبت کرتا تھا۔۔۔

"تو کہاں ہے وہ اس وقت۔۔۔؟؟ تمہارے پاس کیوں نہیں ہے۔۔۔ تمہیں ایسے۔۔ میرے رحم و کرم پر کیوں چھوڑ رکھا ہے اس نے۔۔

کوئی پکا بے غیرت مرد ہے۔۔۔ جسے اپنی عورت کی پرواہ نہیں ہے۔۔۔"

اس کی ٹھوڑی کو اپنی گرفت میں لیتے اس نے شبرہ اور اپنی سانسوں کے بیچ فاصلہ قائم کرتے کہا تھا۔۔

شبرہ اپنی جگہ لرز اٹھی تھی۔۔۔ اس کے الفاظ سیدھے شبرہ کے دل میں پیوست ہوئے تھے۔۔۔

کیا بول گیا تھا وہ شخص۔۔۔

"اگر تم میری ہوتی نا۔۔۔ تو اس طرح سے تمہیں چھونے والے کے ہاتھ توڑ دیتا۔۔۔"

اس نے اپنی گرفت کی جانب اشارہ کیا تھا۔۔

جبکہ اس کے الفاظ۔۔۔۔ اور آنکھوں سے نکلتے شعلے شبرہ کو ہلا کر رکھ گئے تھے۔۔۔

ان دونوں کے چہرے اس وقت ایک دوسرے کے بہت قریب تھے۔۔۔۔ شبرہ کے دل نے اس لمحے ایک بیٹ مس کی تھی۔۔

کیا شخص تھا یہ۔۔۔

وہ اس کے راز جاننے آئی تھی۔۔ مگر اس شخص نے اسی کی ذات کے راز کھول کر اسی کے سامنے رکھ دیئے تھے۔۔۔۔

وہ کانپ رہی تھی۔۔۔۔

اگلے ہی لمحے وہ اسے اپنی گرفت سے آزاد کر گیا تھا۔۔۔

اس کی شبرہ کے چہرے پر جمی نگاہیں بھی ہٹ گئی تھیں۔۔۔ اور پھر وہ آہستہ سے میز کی طرف مڑ گیا تھا۔۔۔۔

شبرہ میں کتنی ہی دیر اپنی جگہ سے ہلنے کی صلاحیت پیدا نہیں ہو سکی تھی۔۔۔

وہ جیسے پتھر کی ہو چکی تھی۔۔۔ اس کی اعصاب پر بہت بھاری بوجھ آن ٹھہرا تھا۔۔

مقابل کا فسوں بھی اس سے دور ہوتے ٹوٹ چکا تھا۔۔ اس نے پوری قوت کے ساتھ ایک مکا بنا کر ٹیبل پر دے مارا تھا۔۔

اس کا ہاتھ پھر سے زخمی ہو گیا تھا۔۔۔

جیسے اسے اب اپنی اس حماقت کا احساس ہو رہا ہو کہ اس نے ایک اجنبی لڑکی کے سامنے اپنی روح کھول کر رکھ دی تھی۔۔۔

"جاؤ یہاں سے۔۔۔؟"

اس کی آواز میں پھر سے وہی گرہ اور سختی لوٹ آئی تھی۔۔۔ گویا نشے کی وہ مدہوشی ایک لمحے کے لیے چھٹی ہو اور اب غصہ واپس آ گیا ہو۔۔۔

"سر۔۔۔"

وہ رکنا چاہتی تھی۔۔۔ مزید راز جاننا چاہتی تھی۔۔۔

یہ بہت سنہری لمحات تھے۔۔۔ اس نے خود پر قابو پانے کی کوشش کی تھی۔۔۔

وہ اب اس کے آگے کمزور نہیں پڑنا چاہتی تھی۔۔۔

اس کا دل ابھی بھی بہت زور زور سے دھڑک رہا تھا۔۔۔یہ شخص ابھی اسے جو بول چکا تھا۔۔۔

وہ باتیں اس کے دل کو بے سکون کر رہی تھیں۔۔۔واقعی کوئی ایک مرد اپنی عورت کو کسی غیر مرد کے پاس کیسے چھوڑ سکتا تھا۔۔۔۔ ایک مرد کی غیرت کو یہ بات کیسے گوارہ ہو سکتی تھی۔۔۔۔

"باہر نکلو!"

وہ دھاڑا تھا۔۔۔ اسے شاید ادراک ہو چکا تھا کہ وہ غلطی کر چکا

ہے۔۔۔ اور مزید بھی کر سکتا تھا۔۔

کیونکہ وہ اس وقت اپنے اعصاب پر اختیار نہیں رکھ پا رہا تھا۔۔ وہ

کبھی بھی اتنا کمزور نہیں پڑا تھا۔۔۔

آج نجانے کیوں ایسا کر گیا تھا۔۔۔ اسے خود بھی سمجھ نہیں آ رہا

تھا۔۔۔

اس کے اتنے غصے بھرے انداز میں کہنے پر شبرہ کا دل حلق میں آ

گیا تھا۔۔۔۔

یہ آدمی کب کیا کرے گا، اس کا کوئی اندازہ نہیں تھا۔۔۔

وہ تیزی سے مڑی اور بغیر پیچھے دیکھے وہاں سے نکل گئی تھی۔۔۔

اس کی سانسیں پھول رہی تھیں، اور اس کے کانوں میں سمعان کی وہ تلخ، غمزدہ اور پھر اچانک سے بدل جانے والی آواز گونج رہی تھی۔۔۔

اس رات اس نے صرف ایک جاسوس کے طور پر نہیں، بلکہ ایک ایسے انسان کے طور پر قدم رکھا تھا جو اپنے شکار کی روح کے تاروں کو چھو چکی تھی۔۔۔۔

اب وہ جانتی تھی کہ اس ایس پی کو کیسے توڑنا ہے۔۔۔

اب اسے آگے کیا کرنا تھا؟ کیا وہ اس کے ماضی کو مزید کریدے گی؟ یا اس کے دل کے زخموں پر مزید نمک چھڑکے گی؟

شبرہ کے ذہن میں منصوبے تیزی سے بن رہے تھے۔۔۔

مگر اس سب میں کبھی زخم تو اس کے دل پر بھی لگے تھے۔۔۔ زخمی تو وہ بھی ہوئی تھی۔۔۔

جس بات کو وہ اگنور کرنے کی کوشش کرتی۔۔۔ اپنے دل و دماغ سے جھٹک رہی تھی۔۔۔

وہ اس وقت ان باتوں میں نہیں الجھنا چاہتی تھی۔۔۔

اسے اس وقت صرف اس کا مقصد عزیز تھا۔۔۔

شبرہ جیسے ہی اپنے کمرے میں داخل ہوئی۔۔۔اس نے تیزی سے دروازہ اندر سے لاک کیا اور پیٹھ دیوار سے ٹکائے گہرے گہرے سانس لینے لگی تھی۔۔۔۔

اس کے ہاتھ اب بھی کانپ رہے تھے۔۔۔ سمعان گردیزی کے وہ لفظ، وہ وحشت، وہ کرب اور وہ سرد لمس ابھی تک اس کے اعصاب پر سوار تھا۔۔۔۔۔

اس نے اپنی کلائیوں کو تکا تھا۔۔۔ جا بجا اس شخص کی انگلیوں کے نشان پیوست تھے۔۔۔

اسے اپنے پاس سے اس شخص کی مہک محسوس ہو رہی تھی۔۔۔

اس کے پورے وجود میں بے چینی سی دوڑ گئی تھی۔۔۔

اسے ایسے لگ رہا تھا کہ وہ ابھی بھی اس شخص کے حصار میں ہے۔۔۔۔

اس احساس کو مٹانے کی خاطر وہ تیزی سے واش روم کی جانب بڑھ گئی تھی۔۔۔۔۔

اس نے اپنی کلائیوں کو پوری طرح سے دھویا تھا۔۔۔ جہاں جہاں اس شخص نے چھوا تھا۔۔

وہ اسے صاف کرنے کی کوشش کرتی اس کے لمس کے احساس کو مٹا رہی تھی۔۔۔۔

ٹھنڈے پانی کے چھینٹے اپنے چہرے پر مارے۔۔۔۔ مگر دل کی دھڑکن تھی کہ کم ہونے کا نام ہی نہیں لے رہی تھی۔۔۔

بے چینی اور بے کلی بڑھتی ہی جا رہی تھی۔۔۔

اسے اس وقت صرف ایک ہی سہارے کی ضرورت تھی۔۔۔ جس سے اس شخص نے انجانے میں اسے بدنام کرنے کی کوشش کی تھی۔۔۔۔

اس نے کانپتے ہاتھوں سے اپنا فون نکالا اور منصور کا نمبر ملایا تھا۔۔۔اس کی کال فوراً پک کرلی گئی تھی۔۔۔

دوسری جانب سے منصور کی آواز آئی۔۔۔جو کافی دیر سے اس کی کال کا منتظر تھا۔

"شبرہ! کیا ہوا؟ تم ٹھیک ہو؟ تم نے کہا تھا کہ آج رات تم اس تک پہنچ جاؤ گی۔۔۔کیا وہ ثبوت ہاتھ لگے۔۔۔"

وہ ایک ہی سانس میں کئی سوال کر گیا تھا۔۔۔

شبرہ نے ایک گہرا سانس لیا اور لڑکھڑاتی آواز میں سارا قصہ سنایا تھا۔۔۔

اس نے سمعان کے اسٹڈی روم میں جانے، اس کے غصے، اس کے پنچنگ بیگ پر مکے برسانے، اور پھر وہ سب کچھ بتا دیا جو اس نے نشے کی حالت میں اپنی بیوی اور اپنے ماضی کے بارے میں بتایا تھا۔۔

اس شخص کی منصور کے حوالے سے بولے جانے والی بات نہیں کہی تھی اس نے۔۔۔ نجانے کیوں مگر وہ یہ نہیں بتا پائی تھی۔۔

کہ وہ شخص اس کے کتنے قریب آگیا تھا۔۔۔ اسے مزاحمت کا موقع دیئے بغیر۔۔۔

وہ لمحات سوچ کر ہی وہ کانپ جاتی تھی۔۔۔ وہ نہیں چاہتی تھی کہ منصور کو یہ پتا چلے اور وہ جذبات میں آکر کچھ کر دے۔۔۔

منصور خاموشی سے سنتا رہا، اور جیسے جیسے شبرہ بولتی گئی، اس کی آواز میں ایک عجیب سی فتح مندی اور جوش پیدا ہوتا گیا تھا۔۔۔

"شبرہ! شبرہ۔۔۔ میری بات سنو، یہ تو بہت بڑی خبر ہے۔۔۔" منصور کی آواز میں جیت کے قریب پہنچ جانے کی خوشی واضح تھی۔۔۔

"تمہیں اندازہ بھی ہے تم نے کیا کیا ہے؟ تم نے ایک ایسے درندے کی کمزوری پکڑ لی ہے جسے وہ ساری دنیا سے چھپا کر رکھتا ہے۔۔۔۔

وہ آج تک اپنے دل کے زخم کسی کو نہیں دکھا سکا، اور اس نے تم پر اعتبار کر کے اپنی روح تمہارے سامنے بے پردہ کر دی ہے۔ یہ تمہاری سب سے بڑی کامیابی ہے۔۔۔۔

کوئی تو ایسا خاص محسوس ہوا ہے اسے تمہارے لیے۔۔ کہ اپنی اتنی پرسنل باتیں تمہیں بتا دیں۔۔۔ اس کا مطلب تم مزید تھوڑی سے کوشش کر کے۔۔۔ مزید تھوڑا سا قریب جا کر اس سے بہت کچھ اگلوا سکتی ہو۔۔۔۔"

منصور کے انداز سے اس کا جوش واضح تھا۔۔۔

جبکہ شبرہ جھنجھلا گئی تھی۔۔۔۔۔اسے منصور کی بات سمجھ میں نہیں آئی تھی۔۔۔۔

"کامیابی؟ منصور۔۔۔تم سمجھ نہیں رہے۔۔۔وہ شخص نشے میں تھا، وہ پاگل ہو رہا تھا۔۔۔

وہ کسی بھی لمحے مجھے گولی مار سکتا تھا۔۔۔میں ابھی بھی لرز رہی ہوں۔۔۔وہ انسان اتنا عجیب ہے۔۔۔

اس کی شخصیت میں ایک الگ ہی رعب اور دہشت ہے۔۔۔کبھی کبھی تو اس سے بات کرنا بھی محال ہو جاتا ہے۔۔۔

اور یہ تم کیا بول رہے ہو۔۔۔ مجھے اور کتنا قریب جانا ہے ؟ میں اس کے گھر میں ہوں، اس کی بیٹی کو سنبھال رہی ہوں۔۔۔ کیا یہ کافی نہیں ہے ؟"

شبرہ کے تاثرات بگڑے تھے۔۔۔ وہ سمجھ کر بھی منصور کی بات سمجھنا نہیں چاہتی تھی۔۔۔۔

منصور کی آواز اب سرد اور اجنبی ہو گئی تھی۔۔۔

"نہیں شبرہ یہ کافی نہیں ہے۔۔۔ ہمارا انتقام بہت بڑا ہے۔۔۔

یہ بالکل بھی کافی نہیں ہے۔۔۔۔ وہ ایس پی ہے، شاطر ہے، مکار ہے۔ اس کی بیٹی کا خیال رکھنے سے تم اس کی صرف 'ملازمہ' بن سکتی

ہو۔۔۔اس کے 'دل 'تک نہیں پہنچ سکتی۔۔۔۔ تمہیں اس کے دل تک رسائی حاصل کرنی ہو گی۔۔۔۔"

منصور کے ادا کیے گئے الفاظ اس کے پیروں تلے سے زمین آرہا گئے تھے۔۔۔۔

شبرہ کو جیسے کچھ سمجھ نہ آیا تھا۔۔۔۔۔

"تم کیا کہہ رہے ہو؟ دل تک رسائی؟ تم پاگل ہو گئے ہو۔۔۔۔ تم ایک غیر مرد۔۔۔۔ جو میرے اپنوں کا قاتل ہے۔۔۔۔ مجھے اس کے قریب جانے کا کہہ رہے ہو۔۔۔

غیرت مر گئی ہے تمہاری۔۔۔۔"

وہ اس کی بات سنتے چیخ پڑی تھی۔۔۔ اسے اندازہ نہیں ہوا تھا کہ وہ جانے انجانے میں ایس پی سمعان گردیزی کے ہی کہے الفاظ دوہرا گئی ہے۔۔۔

اس کی آنکھوں میں نمی آن ٹھہری تھی۔۔۔ اسے بالکل بھی اندازہ نہیں تھا کہ منصور اسے ایسی بات کہے گا۔۔۔

"شبرہ تم مجھے غلط سمجھ رہی ہو۔۔۔ میں صرف تمہاری خاطر یہ بول رہا ہوں۔۔۔

اس شخص کا خاتمہ ہمارے لیے کتنا ضروری ہے۔۔۔ تم بہت اچھے سے جانتی ہو۔۔۔ ابھی اگر اس کی کوئی کمزوری ہاتھ لگی ہے۔۔۔ تو ہم کیوں نہ فایدہ اٹھائیں اس سے۔۔۔

وہ شخص ایک بار دھوکا کھا چکا ہے۔ اس کا دل زخمی ہے، وہ عورتوں سے نفرت کرتا ہے کیونکہ اسے لگتا ہے سب عورتیں مطلب پرست ہیں۔۔۔۔

اب تمہیں اسی نفرت کے جال کو محبت میں بدلنا ہو گا۔۔۔

تمہیں اسے اپنی محبت میں گرفتار کرنا ہو گا، اتنا گہرا گرفتار کہ وہ اپنی

ہر راز، ہر فائل، ہر ثبوت تمہارے قدموں میں لا کر رکھ

دے۔۔۔۔

اور جب وہ پوری طرح تمہارے حصار میں آجائے گا۔۔۔جب

اسے لگے کہ اب اس کی زندگی میں صرف تم ہو۔۔۔تب۔۔۔تب

اس پر وہ چوٹ لگانا کہ وہ سنبھل نہ سکے۔۔۔

اسے تڑپا تڑپا کر مارنا تمہارا مقصد ہے نا؟ یہ محبت کا کھیل ہی تمہارا

سب سے بڑا ہتھیار ہے۔۔۔

ورنہ اگر تم اس طرح مزید دس سال بھی اس کے گھر رہی تو تب بھی

اپنے مقصد میں کامیاب نہیں ہو پاؤ گی۔۔۔

اور میں مزید یہ دوری برداشت نہیں کر سکتا شبرہ۔۔۔۔"

منصور کی آخری بات تو اس نے سنی ہی نہیں تھی۔۔۔وہ اس کے

پچھلے الفاظ میں ہی اٹک کر رہ گئی تھی۔۔۔

وہ کیا بول رہا تھا وہ۔۔۔۔شبرہ کا خون کھول اٹھا تھا۔۔۔۔

اس کے پیروں تلے سے جیسے زمین نکل گئی تھی۔۔۔۔

اس نے فون کو کان سے دور کیا۔۔۔ایک لمحے کے لیے تو اسے لگا کہ کیا یہ الفاظ ادا کرنے والا منصور خان ہی تھا یا کوئی اور انسان۔۔۔

وہ جو اس سے محبت کا دعوے دار تھا۔۔۔اس سے شادی کرنے کے لیے مرا جا رہا تھا۔۔

وہ اتنی بڑی بات اتنی آسانی سے بول گیا تھا۔۔۔

"منصور۔۔۔۔"

شبرہ مارے غصے اور اشتعال کے چیخ پڑی تھی۔۔۔

"تمہارا دماغ تو ٹھکانے پر ہے؟ تم جانتے بھی ہو تم کیا کہہ رہے ہو؟؟؟؟

تم مجھے اس انسان سے محبت کا کھیل کھیلنے کو کہہ رہے ہو جس نے میرے باپ اور بھائی کو گولیوں سے چھلنی کیا۔۔۔ جس نے میرے گھر کو راکھ کا ڈھیر بنایا؟؟

تم مجھے یہ کہہ رہے ہو کہ میں اس قاتل کے سامنے محبت کا ڈرامہ کروں؟ تم مجھے کیا سمجھ رہے ہو؟ کوئی بازاری عورت۔۔۔"

اس کا بس نہیں چل رہا تھا کہ منصور اس کے سامنے ہو اور وہ اس کا منہ توڑ دے۔۔۔۔

وہ ایسا بول بھی کیسے سکتا تھا۔۔۔

"شبرہ تم مجھے غلط سمجھ رہی ہو۔۔۔۔ تم اس وقت بہت زیادہ غصے میں ہو۔۔اس لیے تمہیں میری باتیں بہت زیادہ بری لگ رہی ہیں۔۔۔۔"

منصور نے اسے سمجھانے کی کوشش کی تھی۔۔۔۔

"شبرہ میری جان میں صرف تمہارے انتقام کی بات کر رہا ہوں۔۔۔۔یہ سب صرف اپنے مقصد کے لیے ہے۔۔۔۔

تم جانتی ہو میں تم سے کتنی محبت کرتا ہوں۔۔۔ میرے لیے بھی یہ سب آسان نہیں ہے۔۔۔۔ لیکن صرف اس ایس پی کو کمزور کرنے کا یہی ایک طریقہ ہے۔۔۔۔

تم اس کی بیٹی کو اپنا عادی بناؤ۔۔۔ اس کے دل تک رسائی حاصل کرو۔۔۔۔ صرف اپنے مقصد کی خاطر۔۔۔

میں بس یہ چاہتا ہوں کہ تم جلد از جلد اس کام کو ختم کر کے میرے پاس لوٹ آؤ۔۔۔ تمہارے بغیر رہنا میرے لیے بہت مشکل ہو رہا ہے۔۔۔۔"

وہ مخمور اور محبت پاش لہجے میں بولتا اس کا غصہ کم کرنے کی کوشش کرنے لگا تھا۔۔۔

شبرہ کو اس کے لہجے میں وہ 'محبت' نظر نہیں آ رہی تھی جس کا وہ دعویٰ کر رہا تھا۔۔۔۔ اسے صرف اپنی انا، اپنا مقصد اور اپنی ہوس نظر آ رہی تھی۔ اس کا غصہ اب ایک شعلے کی صورت اختیار کر گیا تھا۔۔۔

"تم ایک غلیظ انسان ہو منصور۔۔۔"

شبرہ چیخی تھی۔۔۔ اس کی آواز میں درد اور نفرت تھی۔۔۔۔۔

شاید اگر ایس پی سمعان گردیزی وہ سب نہ بولتا تو وہ اب بھی منصور کی باتوں میں آجاتی۔۔۔ مگر اس شخص کے الفاظ۔۔۔

اس وقت شبرہ کے دل کو توڑ گئے تھے۔۔

"تمہیں ذرا بھی شرم نہیں آرہی؟ تم مجھ سے تقاضا کر رہے ہو کہ میں اپنے خون کے پیاسے کے ساتھ یہ گھناؤنا کھیل کھیلوں؟

جس انسان سے مجھے شدید نفرت ہے۔۔۔ جس کو دیکھ کر میرا دل کرتا ہے کہ میں اس کا گلا دبا دوں منںن تم چاہتے ہو میں اس کی آنکھوں میں دیکھ کر اسے یہ کہوں کہ مجھے تم سے محبت ہے؟

تم نے مجھے کیا سمجھ رکھا ہے؟ ایک کھلونا؟ ایک مہرہ۔۔۔؟"

شبرہ کا چہرا آنسوؤں سے بھیگ چکا تھا۔ اسے یقین نہیں آرہا تھا کہ منصور ایسا کرے گا۔۔۔

"شبرہ تم جذباتی ہو رہی ہو۔۔۔ میری بات سمجھو۔۔۔"

منصور نے پھر سے اسے قائل کرنا چاہا تھا۔۔۔

"شٹ اپ۔۔۔"

شبرہ اب کی بار زخمی شیرنی بنی دھاڑی تھی۔۔۔

"میں جانتی ہوں تم کیا چاہتے ہو۔۔۔ تم چاہتے ہو کہ میں اپنا سب کچھ داؤ پر لگا دوں۔۔۔

یہاں تک کہ اپنی عزتِ نفس بھی۔۔ صرف تمہارے ایک پاگل پن والے پلان پر عمل کر کے۔۔۔۔

میں تمہارے کہنے پر یہ سب نہیں کروں گی۔۔۔۔ میں اسے برباد کروں گی۔۔۔ اسے اپنے کیے کا حساب چکانا پڑے گا۔۔۔

لیکن اپنے اصولوں کو بیچ کر نہیں۔۔۔۔ میں اس سے محبت کا کھیل نہیں کھیل سکتی منصور۔۔۔۔

میں اس کی شکل تک نہیں دیکھ سکتی، اور تم مجھ سے محبت کی بات کر رہے ہو؟ تم ایک مرد ہو کر مجھے ایک ایسے شخص کے بستر تک جانے کا مشورہ دے رہے ہو جس سے مجھے کراہیت ہے۔۔۔۔

تم میں اور اس ایس پی میں پھر فرق کیا رہ گیا؟ وہ قاتل ہے، اور تم ایک ایسی ذہنیت کے مالک ہو جس کا کوئی اخلاق نہیں۔۔۔۔ ایک ایسا مرد جس میں غیرت نہیں ہے۔۔۔

مجھے فون مت کرنا دوبارہ۔۔۔۔ مجھے اب جو کرنا ہو گا میں خود کر لوں گی۔۔۔۔"

اس نے منصور کی مزید کوئی بات سنے بغیر کال کاٹ دی تھی۔۔۔۔ وہ بہت زیادہ غصے کا شکار تھی۔۔۔

منصور کی کہی بات سوچ کر ہی اس نے خوف سے جھرجھری لی تھی۔۔۔

اس کے ہاتھ کانپ رہے تھے اور آنکھوں سے غصے کے آنسو بہہ رہے تھے۔۔۔۔

وہ کمرے میں ایک شیرنی کی طرح چکر کاٹنے لگی تھی۔۔۔ آج اسے صرف سمعان گردیزی سے نفرت محسوس نہیں ہو رہی تھی۔۔۔

اسے منصور کی اس سوچ پر بھی اتنی ہی شدید نفرت محسوس ہو رہی تھی۔۔۔

اس نے آئینہ دیکھا۔۔۔ اس آئینے میں اسے شبرہ دستگیر نظر نہیں آرہی تھی۔۔۔۔

بلکہ ایک ایسی عورت نظر آرہی تھی جو انتقام کی آگ میں خود کو جلانے کے لیے تیار تھی۔ ممم

مگر وہ ابھی بھی اپنے ضمیر کے آخری ٹکڑے کو بچانے کی جنگ لڑ رہی تھی۔۔۔۔

اس نے مٹھی بند کی تھی۔۔۔اس کی آنکھوں سے کئی آنسو ٹوٹ کر گرے تھے۔۔۔

"سمعان گردیزی۔۔۔میں تمہیں برباد کروں گی۔۔تمہاری دنیا کو راکھ کروں گی۔۔۔

لیکن منصور کے کہے ہوئے راستے پر چل کر نہیں۔۔۔ تم دیکھنا، میں تمہیں اس سے بھی زیادہ عبرت ناک انجام تک پہنچاؤں گی جس کا وہ تصور بھی نہیں کر سکتا۔۔"

وہ پُر عزم لہجے میں بولی تھی۔۔۔ مگر اس کے دل کی اذیت اب پہلے سے بڑھ گئی تھی۔۔۔

منصور نے اسے جو دکھ دیا تھا۔۔ وہ اسے بالکل بھی معاف نہیں کرنے والی تھی۔۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

اگلی صبح جب سورج کی کرنیں بنگلے کے اندر داخل ہوئیں۔۔۔تو

ماحول میں ایک عجیب سا ٹھہراؤ تھا۔۔۔۔

شبرہ جو رات بھر جاگنے اور ذہنی اذیت سے نڈھال تھی۔۔۔ناشتے

کے ٹیبل پر عنایہ کو گود میں لیے بیٹھی تھی۔۔۔۔

اسی لمحے کمرے کے دروازے سے سمعان گردیزی اندر داخل ہوا

تھا۔۔۔۔

شبرہ نے آہٹ پر اوپر دیکھا تھا۔۔۔۔

اس کی شخصیت کا رعب ایسا تھا کہ شبرہ کے دل کی دھڑکن ایک پل

کے لیے جیسے رک سی گئی تھی۔۔۔۔

وہ پولیس یونیفارم میں ملبوس تھا۔۔۔ دل یونیفارم میں اس کے وجود کی سحر انگیزی اور دلکشی مزید بڑھ جاتی تھی۔۔۔

چوڑے کسرتی کندھے، اور سینے پر سجے میڈلز اس کی طاقت اور وقار کی گواہی دے رہے تھے۔۔۔

روشن کشادہ پیشانی پر بال سلیقے سے سیٹ تھے اور مونچھوں تلے دبے اس کے اعنابی ہونٹ ایک سخت اور فیصلہ کن تاثر دے رہے تھے۔۔۔۔

وہ کبھی کبھی یونانی دیوتا کی طرح وجیہہ اور سحر انگیز لگتا تھا۔۔ یا شاید ہمیشہ۔۔۔

اس کی شخصیت میں ایک مقناطیسی کشش سی تھی۔۔۔

شبرہ کی نگاہیں ساکت ہو کر اس پر جم گئی تھیں۔۔۔

رات کا وہ ٹوٹا ہوا، بکھرا ہوا اور جذباتی سمعان، اور یہ صبح کا آہنی اور

ناقابلِ شکست ایس پی۔۔۔۔

ان دونوں میں زمین آسمان کا فرق تھا۔۔۔

یہ شخص جانتا تھا کہ اپنی کمزوری کو کس طرح مضبوطی کے نقاب کے

پیچھے چھپانا ہے۔۔۔

اس کے دماغ میں اچانک منصور کی وہ زہریلی بات آن ٹھہری تھی۔۔۔

"اسے اپنی محبت میں گرفتار کرو۔۔۔"

شبرہ کے پورے وجود میں ناگواری کی لہر دوڑ گئی تھی۔۔

یہ انسان جو اپنے اصولوں اور اپنی طاقت کے ساتھ کھڑا تھا۔۔

اسے منصور کے کہنے پر 'فتح' کرنا؟ یہ خیال اسے زہر آلود لگا تھا۔۔۔

عنایہ جو شبرہ کے پاس کرسی پر بیٹھی ناشتہ کر رہی تھی۔۔۔ سمعان کو دیکھتے ہی خوشی سے اسکی جانب بڑھ گئی تھی۔۔۔

بہت عرصہ ہو گیا تھا سمعان گردیزی کے کون ترس گئے تھے اس کی آواز سننے کو۔۔۔

"میرا بچہ۔۔۔۔"

سمعان کا مزاج۔۔۔۔ جو تھوڑی دیر پہلے یخ بستہ تھا۔۔۔

اپنی بیٹی کے لیے نرمی سے بھر گیا تھا۔۔۔۔

اس نے جھک کر عنایہ کو اپنی بانہوں میں اٹھالیا اور اس کے چہرے کو چوم لیا تھا۔۔۔۔

اس کے انداز میں ایک والہانہ محبت تھی۔۔۔ایک ایسی تڑپ جو صرف ایک باپ ہی محسوس کر سکتا ہے۔۔۔

شبرہ اس منظر کو دیکھتی رہی تھی۔۔۔اس کے دل میں ایک انجانا سا تیر چبھا تھا۔۔۔

شاید یہ اپنی بیوی سے اب بھی محبت کرتا ہے، اسی لیے عنایہ کے لیے اس کے دل میں اتنا پیار ہے۔۔۔۔ عنایہ اس کی طرح بالکل بھی نہیں ہے۔۔۔

یقیناً وہ اپنی ماں کی پرچھائی ہے۔۔۔اور یہ شخص اب بھی اس کا دیوانہ ہے۔۔۔

اس نے سوچا اور نگاہیں چرا لی تھی۔۔۔۔

وہ خود پر غصہ ہوئی تھی۔۔یہ بات اس کے دماغ میں آئی بھی کیوں تھی۔۔۔

وہ اپنی پہلی بیوی سے محبت کرتا یا اپنی جان دے دیتا۔۔اسے کیا پرواہ۔۔۔۔

عنایہ کو پیار کرتے کرتے سمعان کی نظریں اچانک شبرہ پر پڑی تھیں۔۔۔۔

اس کے چہرے کے تاثرات پل بھر میں بدل گئے تھے۔۔۔

س کی پیشانی پر شکنیں ابھر آئی تھیں۔۔۔اسے رات کا وہ سارا منظر یاد آگیا جہاں اس نے اپنا سب سے گہرا راز اس لڑکی کے سامنے اگل دیا تھا۔۔۔۔

اس کی آنکھوں میں ایک لمحے کے لیے پچھتاوا اور غصہ جھلکنے لگا تھا۔۔۔

شبرہ جو یہ سب نوٹ کر رہی تھی۔۔۔اندر ہی اندر گھبرا گئی تھی۔۔۔رات کے منظر یاد کرتے اس کے چہرے کی رنگت سرخ ہوئی تھی۔۔۔

رات کو جو ہوا تھا۔۔۔یہ شخص مکمل حواسوں میں نہیں تھا۔۔۔مگر
وہ تو پورے ہوش میں تھی۔۔۔

اگر اسے پتا چل گیا کہ اس نے کھانے میں کچھ ملایا تھا تو اس کا بہت
برا حشر ہونا تھا۔۔۔

وہ دور کھڑا جس طرح سے اسے دیکھ رہا تھا۔۔۔اسے لگا ابھی یہ
شخص اسے نکال باہر کرنے کا حکم دے گا۔۔۔

اس نے ملازمہ کو اشارہ کر کے عنایہ کو باہر لے جانے کا کہا اور پھر
خود شبرہ کی طرف بڑھا تھا۔۔۔

اس کے بھاری جوتوں کی آواز فرش پر گونج رہی تھی۔۔۔شبرہ گھبرا کر کرسی سے کھڑی ہو گئی تھی۔۔۔۔

وہ اس کے مقابل آ کر کھڑا ہو گیا تھا۔۔۔اس کا قد آور وجود شبرہ پر سایہ فگن تھا۔۔۔۔

شبرہ نے سر جھکا لیا۔۔۔۔اس کا دل سینے سے باہر آنے کو بے تاب تھا۔۔۔۔

اسے خود محسوس ہو رہا تھا کہ وہ اس شخص کے سوالوں کا کیا جواب دے گی۔۔۔

وہ رات کو اس کی سٹڈی میں کیا کر رہی تھی۔۔۔

"آئی ایم سوری۔۔ن۔"

ایک بھاری، گھمبیر اور لرزا دینے والی آواز فضا میں گونجی تھی۔۔۔۔

شبرہ کو لگا اس نے کچھ اور سنا ہے۔۔۔اس نے جھٹکے سے سر اٹھا کر اسے دیکھا تھا۔۔۔۔۔

سمعان کی آنکھوں میں کوئی غصہ نہیں تھا۔۔بلکہ ایک عجیب سا احساس تھا۔۔۔

جو وہ سمجھ نہیں پائی تھی۔۔۔۔

"میں۔۔۔میں نے کل رات جو کیا۔۔۔وہ نہیں ہونا چاہیے

تھا۔۔۔"

وہ سرد لہجے میں بولا۔۔۔مگر آواز میں نرمی تھی۔۔۔۔

اس کی آنکھوں کی رنگت سرخ تھی اور کنپٹی کی رگیں ابھری ہوئی

تھیں۔۔۔

جیسے خود پر بہت ضبط کر رکھا ہو۔۔۔

شبرہ کی نگاہیں اس کے تیکھے نقوش سے الجھ کر رہ گئی تھیں۔۔۔

"میں نے تمہارے ساتھ بہت برا برتاؤ کیا۔۔۔۔"

اس کی نگاہیں شبرہ کی کلائیوں کی جانب اٹھی تھیں۔۔جہاں اپنے چھوٹے نشانات دیکھ وہ شرمندہ ہوا تھا۔۔جبکہ شبرہ اس کی نگاہوں کا ارتکاز دیکھ اپنی سلیوز سے کلائیوں کو ڈھانپ گئی تھی۔۔۔

سمعان نے اس کی یہ حرکت نوٹ کی تھی۔۔۔شبرہ کے چہرے کی رنگت ناقابل یقین حد تک سرخ تھی۔۔۔

اس نے نگاہیں جھکا رکھی تھیں۔۔۔

"میں نہیں جانتا کہ کل رات مجھے کیا ہوا تھا۔۔۔۔وہ بے چینی،وہ اضطراب۔۔۔میرے دل کا وہ راز جو میں نے پوری دنیا سے چھپا کر رکھا ہے۔۔۔وہ تم نے جان لیا۔۔۔۔جو نہیں ہونا چاہیے تھا۔"

وہ شخص سارا الزام خود کو دے رہا تھا۔۔۔

شبرہ ہونقوں کی طرح اسے دیکھتی رہی تھی۔۔۔۔وہ کچھ بولنے کے قابل نہ تھی۔۔۔۔اس کی زبان جیسے تالو سے چپک گئی تھی۔۔۔۔

وہ پھر سے بچ گئی تھی۔۔۔اس شخص نے اس پر شک نہیں کیا تھا۔۔۔

اس کی معصومیت اور آنسو کام آگئے تھے۔۔۔

"سوری۔۔۔سوری مجھے کہنا چاہیے۔۔۔میں نے آپ کی پرسنل اسپیس میں دخل اندازی کی۔میرا مقصد وہ نہیں تھا۔۔۔

میں تو غلطی سے وہاں آگئی۔۔۔مجھے اندازہ نہیں تھا ایسا کچھ

ہو گا۔۔۔ آئم سوری۔۔۔

آئندہ ایسا کبھی نہیں ہو گا۔۔۔اور آپ کا راز ہمیشہ راز ہی رہے

گا۔۔۔"

شبرہ نے لرزتی آواز میں کہا تھا۔۔۔

وہ بول تو رہی تھی۔۔۔ مگر اس کا دل اسے ملامت کر رہا تھا۔۔۔

وہ مسلسل سمعان کی ان گہری، مقناطیسی نظروں کو اپنے چہرے پر

محسوس کر رہی تھی۔۔۔۔

ان نظروں کی تپش شبرہ کے اعصاب کو جھنجھوڑ رہی تھی۔۔۔

اس کے چہرے کی رنگت سرخ ہونے لگی اور ہاتھوں میں لرزش واضح ہو گئی تھی۔۔۔

سمعان نے ایک لمحے کے لیے اسے غور سے دیکھا تھا۔۔۔

شبرہ کی وہ گھبراہٹ، اس کے چہرے پر تیرتی بے چینی اور شرمندگی۔۔۔

سب کچھ اس شخص کو یقین دلانے کے لیے کافی تھا کہ یہ لڑکی جاسوس نہیں ہو سکتی تھی۔۔۔۔وہ معصومیت کا پیکر تھی۔۔۔

گلابی گال اس وقت دہک رہے تھے۔۔۔ بالوں کی لٹ اس کے ہونٹوں کو چھو رہی تھی۔۔۔ جن ہونٹوں کو دانتوں سے کچلتی وہ ان پر غضب ڈھا رہی تھی۔۔۔

ایس پی سمعان کے لبوں پر ایک ہلکی سی تقریباً نہ ہونے کے برابر مسکراہٹ ابھری تھی۔۔۔

اس نے کچھ بولنا چاہا تھا۔۔۔ مگر پھر خاموش ہو گیا تھا۔۔۔

جبکہ شبرہ تو اس چند لمحوں کی مسکراہٹ میں اٹک کر رہ گئی تھی۔۔۔

وہ کیوں مسکرایا تھا۔۔۔ شبرہ کے دل نے ایک بیٹ مس کی تھی۔۔۔۔

"میری بیٹی کا خیال رکھنا۔۔۔"

اس نے بھاری لہجے میں کہا اور پلٹ گیا تھا۔۔۔

اسے جاتے دیکھ شبرہ کی سانسیں بحال ہوئی تھیں۔۔

وہ واپس کرسی پر ڈھے گئی تھی۔۔۔اس کا دل اب بھی زور زور سے دھڑک رہا تھا۔۔۔۔

عجیب انسان تھا وہ۔۔۔کیا با اثر شخصیت تھی اس کی۔۔۔

اس نے ماتھے سے پسینے کی بوندیں صاف کی تھیں۔۔

وہ خود سے لڑ رہی تھی۔۔۔اس شخص کی شخصیت کے سحر اور نفرت کے درمیان پھنسی ہوئی تھی۔۔۔۔

یہ سب کیا تھا؟ یہ کیسا احساس تھا؟ وہ خود کو بہت کمزور محسوس کر رہی تھی۔۔۔۔۔

ابھی وہ اپنے الجھے ہوئے خیالات سے نکلنے کی کوشش کر رہی تھی کہ اس کے پاس پڑے موبائل پر منصور کی کال آنے لگی تھی۔۔۔۔

اسکرین پر نام دیکھ کر اس کا جی چاہا کہ وہ فون اٹھا کر دیوار پر دے مارے۔۔۔۔۔

اس نے فون کی طرف دیکھا۔۔۔ پھر اسکرین کو الٹا کر کے رکھ دیا تھا۔۔۔

منصور کی بات کہ اسے 'محبت کا ڈرامہ' کرنا چاہیے۔۔۔ اسے ایک گالی کی طرح لگی۔ اسے شدت سے احساس ہوا کہ منصور اس کی عزتِ نفس کی قیمت پر اپنا انتقام لینا چاہتا ہے۔ اس کی آنکھوں میں نمی تیرنے لگی تھی۔۔۔۔

"یہ کیسی محبت ہے؟"

وہ دل ہی دل میں منصور سے شکوہ کرنے لگی تھی۔۔۔

"کیا اسے مجھ پر ذرا بھی غیرت نہیں آتی کہ وہ مجھے دوسرے مرد کے ساتھ شیئر کرنے کی بات کر رہا ہے؟"

وہ کرسی پر بیٹھی۔۔۔ سر کو ہاتھوں میں تھامے۔۔۔ماضی کی تلخیوں اور حال کے اس نئے طوفان کے درمیان خود کو تنہا محسوس کرنے لگی تھی۔۔۔

اسے اب سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ اسے اپنے جذبات سے لڑنا ہے یا اس شخص سے۔۔۔ جس کی ایک مسکراہٹ نے اس کے پورے وجود کو ہلا کر رکھ دیا تھا۔۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

وقت کے ساتھ ساتھ اس گھر کی فضا بدلنے لگی تھی۔۔۔۔

شبرہ نے اب عنایہ کے معاملے میں کوئی لاپرواہی نہیں برتتی تھی۔۔۔۔

وہ اسے اب صرف ایک 'مہرہ' نہیں، بلکہ ایک ایسی ننھی سی جان سمجھنے لگی تھی جس پر اس کا دل جانے انجانے میں پسیجتا جارہا تھا۔۔۔

اسے اپنا مقصد اب بھی اچھے سے ازبر تھا۔۔۔وہ صرف عنایہ کو پیار نہیں دے رہی تھی۔۔۔بلکہ اسے اپنا عادی بنارہی تھی۔۔۔

اور وہ معصوم بچی اس کی عادی بن بھی رہی تھی۔۔۔اسے پہلی بار ممتا بھری گود ملی تھی۔۔۔۔وہ اس کے مقاصد سے انجان اس کی جانب سے ملی محبت کو محسوس کرتی اس کی گرویدہ ہو چکی تھی۔۔۔۔

دوپہر میں لاؤنج میں دھوپ کے ٹکڑے بکھرے ہوئے تھے۔۔۔۔شبرہ فرش پر بیٹھی عنایہ کے ساتھ اس کے کھلونوں کے ساتھ کھیل رہی تھی۔۔۔۔۔

عنایہ جو اس وقت شبرہ کے دوپٹے کا پلو مٹھی میں دبائے اسے ٹکی ٹکی نگاہوں سے دیکھ رہی تھی۔۔۔۔

اب کافی حد تک ہشاش بشاش لگتی تھی۔۔۔اور اس کی آنکھوں میں شبرہ کے لیے بے پناہ محبت نظر آتی تھی۔۔۔

اس وقت بھی وہ شبرہ کے ساتھ لگی اس کو تکے جارہی تھی۔۔۔۔

اس کے اس معصومانہ انداز پر شبرہ ہولے سے مسکرائی تھی۔۔۔۔

"چلو عنایہ۔۔۔بولو۔۔۔ش۔۔۔برہ۔۔۔۔۔آنی۔۔۔بولو بیٹا۔۔۔"

شبرہ نے نرمی سے اس کے گال کو چھوتے ہوئے کہا تھا۔۔۔

وہ اڑھائی سال کی بچی بول سکتی تھی۔۔۔مگر نجانے اسے کیا خوف تھا کہ الفاظ زبان پر لا کر وہیں چھوڑ دیتی تھی۔۔۔۔۔۔

شبرہ چاہتی تھی کہ وہ بولے۔۔۔۔اور اس کا باپ تو جیسے ترس گیا تھا اپنی بیٹی کی پکار سننے کو۔۔۔

عنایہ نے اپنی چھوٹی سی زبان کو حرکت دی تھی۔۔۔۔۔جو وہ پچھلے ایک ہفتے سے ہر رہی تھی۔۔۔۔

اس کی بڑی بڑی آنکھوں میں ایک تڑپ تھی۔۔۔۔

"ش۔۔۔ش۔۔۔"

وہ کچھ بولنا چاہتی تھی۔۔۔ مگر الفاظ اس کے حلق میں پھنس جاتے تھے۔۔۔۔

اس کی کوشش پر شبرہ کا دل خوشی سے باغ باغ ہو گیا تھا۔۔۔ اس نے جھک کر عنایہ کو سینے سے لگایا اور اس کے ماتھے پر بوسہ دیا تھا۔۔۔۔

"کوئی بات نہیں میری جان، ل۔۔۔ تم کوشش کر رہی ہو۔۔۔ یہی بہت بڑی بات ہے۔۔۔ تم بہت جلدی بولنے لگو گی۔۔۔"

شبرہ نے محبت پاش لہجے میں کہا تھا۔۔۔ وہ بچی جو ہر وقت ڈری سہمی رہتی تھی۔۔۔

وہ اب خوش رہنے لگی تھی۔۔۔اس کی آنکھیں روشن اور جگمگ کرتی تھی۔۔

اس کے معصوم چہرے پر اب رونق بکھری رہتی تھی۔۔۔

زرا سی توجہ ملنے پر وہ نازک سا پھول مکمل طور پر کھل اٹھا تھا۔۔۔۔

ایس پی سمعان بھی یہ تبدیلیاں نوٹ کر رہا تھا۔۔۔اور وہ دل سے شبرہ کا مشکور تھا۔۔

اسے اپنی بیٹی کے لیے شبرہ کی چوائس اچھی لگی تھی۔۔۔وہ جو پہلے بہت مشکوک رہتا تھا۔۔اب اسے اپنا فیصلہ بالکل درست لگنے لگا تھا۔۔۔۔

شبرہ عنایہ کو اٹھائے ہوئے اس سے باتیں کر رہی تھی۔۔۔اسے

اس بچی کے ساتھ وقت گزار کر اچھا لگتا تھا۔۔

اس کے اندر کا اضطراب کم ہو جاتا تھا۔۔اس کی ننھی اور معصوم

باتیں شبرہ کے دل کا بوجھ ہلکا کر دیتی تھیں۔۔

وہ عنایہ کے حوالے سے یہ بات فراموش کر گئی تھی کہ وہ اس کے

دشمن کی بیٹی ہے۔۔

یا شاید وہ اب اس معصوم کو اپنی دشمنی میں لانا ہی نہیں چاہتی

تھی۔۔۔

وہ عنایہ کے لبوں سے پھر سے اپنا نام بلوانے والی تھی۔۔

اسی لمحے شبرہ کا فون بج اٹھا تھا۔۔۔۔

اسکرین پر منصور کا نام دیکھ کر اس کے چہرے کی رونق ایک پل میں غائب ہو گئی تھی۔۔۔

اس نے جھنجھلا کر فون کو الٹا کر کے صوفے کے نیچے پھینک دیا تھا۔۔۔

جیسے وہ کسی زہریلے سانپ کو دیکھ رہی ہو۔۔۔۔

منصور اسے مسلسل ایک ہفتے سے کال کر رہا تھا۔۔۔

مگر شبرہ کے اندر اب اس شخص کے لیے صرف غصہ اور ناگواری بچی تھی۔۔۔

اسے اب بھی یاد تھا کہ کس طرح اس نے اسے ایک مرد کے سامنے 'محبت کا کھیل' کھیلنے کا مشورہ دیا تھا۔۔۔ یہ بات اسے اندر تک کھا رہی تھی۔۔۔

محبت کرنے والا مرد ایسا نہیں کر سکتا۔۔۔ بلکہ کوئی مرد ایسا کیسے کر سکتا ہے۔۔۔

یہ بات سوچ کر ہی اسے گھن محسوس ہوتی تھی۔۔۔

اسی اثنا میں بنگلے کے مین گیٹ سے ایک گاڑی اندر داخل ہوئی تھی۔۔۔اور کچھ دیر بعد اسے نرگس بیگم لاؤنج کے دروازے سے اندر آتے دکھائی دی تھیں۔۔۔

وہ بہت کم شہر آتی تھی۔۔۔مگر پچھلی بار وہ جو دیکھ کر گئی تھیں۔۔۔

اسی نے انہیں دوبارہ جلدی واپس آنے پر مجبور کر دیا تھا۔۔۔

لاؤنج کا منظر دیکھ کر وہیں رک گئی تھیں۔۔۔۔

سامنے عنایہ جو کبھی کسی کے قریب نہیں جاتی تھی۔۔۔۔

وہ شبرہ کے ساتھ ایسے گھل مل گئی تھی جیسے وہ اس کی اپنی ماں ہو۔۔۔۔

"ارے واہ! یہ کیا دیکھ رہی ہوں میں؟"

نرگس بیگم کی آواز میں خوشی کی لہر تھی۔۔۔۔

شبرہ نے فوراً اٹھ کر انہیں سلام کیا تھا۔۔۔۔۔

جبکہ عنایہ نے شبرہ کا پلو نہ چھوڑا تھا۔۔۔۔ نرگس بیگم مسکرا کر ان کے پاس آ بیٹھی تھیں۔۔۔۔

"تم نے تو کمال کر دیا شبرہ۔۔۔۔ عنایہ تو بالکل بدل گئی ہے۔۔۔۔

یہ بچی تو کسی کے پاس نہیں رکتی تھی۔۔۔ مگر یہ تو تمہیں چھوڑنے کو تیار نہیں۔۔۔۔۔"

نرگس بیگم نے شبرہ کے سر پر ہاتھ پھیرا تھا۔۔۔اور اس کے حسین چہرے کو تکتے محبت پاش لہجے میں بولی تھیں۔۔۔

وہ شبرہ سے بہت زیادہ خوش اور متاثر نظر آرہی تھیں۔۔۔

یہ لڑکی انہیں عنایہ کے ساتھ ساتھ سمعان کے لیے بھی بالکل پرفیکٹ لگتی تھی۔۔۔۔

شام کو جب سمعان گھر آیا۔۔۔ تو نرگس بیگم نے فوراً یہ موضوع چھیڑ دیا تھا۔۔۔ سمعان لاؤنج میں داخل ہوا۔۔۔اس نے اپنے

کوٹ کے بٹن کھولے اور صوفے پر بیٹھ کر ایک گہرا سانس لیا تھا۔۔۔

اس کی تھکن واضح تھی۔۔۔۔

جو دیکھ نرگس بیگم کے دل کو کچھ ہوا تھا۔۔۔اس نے خود کو بالکل اکیلے کر لیا تھا۔۔۔

اپنے غلط فیصلوں کی سزا وہ خود کو ہی دے رہا تھا۔۔۔

"سمعان! بیٹا ذرا ادھر تو دیکھو۔۔۔۔"

نرگس بیگم نے جوش بھرے انداز میں کہا تھا۔۔۔

"عنایہ کو دیکھو، کیسے اس لڑکی کے ساتھ چمٹی ہوئی ہے۔۔۔ شبرہ نے اسے اپنی جان سے بڑھ کر سنبھالا ہے۔۔۔

کوئی ملازمہ ایسا کام نہیں کر سکتی بیٹا۔۔۔ یہ خلوص، یہ اپنائیت۔۔۔ یہ سب پیسے کے لیے نہیں ہوتا۔۔۔

مجھے تو یہ لڑکی بہت پسند ہے۔۔ اس کے چہرے پر معصوم اور آنکھوں میں جو اداسی ہے۔۔۔ مجھے یہی لگتا اس نے جیسے عنایہ کو سنبھالا ہے۔۔۔ یہ تمہیں بھی ویسے ہی سنبھال لے گی۔۔۔"

وہ بول رہی تھیں۔۔۔ اور سمعان گردیزی کی سرد نگاہیں شیشے کے طور بیٹھی شبرہ کی کمر پر جھولتی سیاہ چٹیا پر ٹھہر گئی تھی۔۔۔

جو عنایہ کے ساتھ پوری طرح سے مصروف تھی۔۔۔اسے ارد گرد کا ہوش نہیں تھا۔۔۔اس کی کسی بات پر عنایہ مسکرا رہی تھی۔۔۔

سامنے نظر آتے منظر کی خوبصورتی ایس پی سمعان گردیزی کو خود میں جکڑ گئی تھی۔۔۔

نرگس بیگم نے بات جاری رکھی تھی۔۔۔شاید وہ بھی سمعان کی دلچسپی اور توجہ نوٹ کر چکی تھیں۔۔۔

"سمعان میری مانو تو اس بارے میں سنجیدگی سے سوچو۔۔۔یہ لڑکی کتنی حسین، ملنسار اور سلجھی ہوئی ہے۔۔۔

عنایہ بھی اس کی عادی ہو گئی ہے۔۔۔اور تمہیں بھی ایک گھر کی ضرورت ہے۔۔۔۔

ساری زندگی ایسے اکیلے نہیں گزاری جا سکتی۔۔۔۔عنایہ کو ماں کی کمی ہے۔۔۔اور تم دیکھ رہے ہو کہ یہ اسے کتنا پیار دیتی ہے۔۔۔۔

اور یہ ہے بھی کتنی خوبصورت۔۔۔۔تمہارے ساتھ خوب جچے گی۔۔۔پچھلی بار جو تم نے غلطی کی تھی۔۔۔اس سے تو لاکھ گنا بہتر ہے۔۔۔۔۔۔مجھے تو یہ بہت پسند ہے۔۔۔۔۔"

ان کی باتیں سنتے سمعان کے چہرے کے تاثرات ایک دم سخت ہو گئے۔۔۔۔۔

اس نے شبرہ پر سے نگاہیں ہٹانی چاہی تھیں۔۔۔۔جب سامنے کا منظر دیکھ اس کی آنکھیں سرخ ہوئی تھیں۔۔۔

اس کی سیاہ گھنی چٹیا اب بھی اس کی کمر پر تھی۔۔۔۔جو اچانک عنایہ کے قریب جھکنے پر اس کے پہلو کو چھو گئی تھی۔۔۔۔

اس نے فوراً سے شبرہ کے اوپر سے اپنی نگاہیں ہٹالی تھیں۔۔۔

وہ کرسی سے کھڑا ہو گیا تھا۔۔۔۔

اس کی آنکھوں میں ایک ایسی آگ تھی جو نرگس بیگم کو بھی خاموش کر گئی تھی۔۔۔۔

"پھوپھو "

اس کی آواز میں گونج اور درشتگی تھی۔

"میں آپ کو کئی بار کہہ چکا ہوں کہ اس موضوع کو یہیں ختم کر دیں۔۔۔۔مجھے اپنی زندگی میں کسی بھی عورت کو شامل کرنے کی کوئی خواہش نہیں ہے۔۔۔"

وہ سرد و سپاٹ لہجے میں بولتا ان کی ساری خوشی پر پانی انڈیل گیا تھا۔۔۔

"مگر بیٹا۔۔"

انہوں نے اپنی طرف سے کوشش کرنی چاہی تھی۔۔۔

"نہیں پھوپھو۔۔۔"

سمعان نے بات کاٹ دی تھی۔۔۔۔

"میں اتنا کمزور ہرگز نہیں ہوں کہ مجھے اپنی زندگی گزارنے کے لیے کسی سہارے کی ضرورت پڑے۔۔۔

یہ گھر، یہ کام اور میری بیٹی۔۔۔ میری دنیا اسی تک محدود ہے اور میں اس سے خوش ہوں۔۔۔ مجھے کسی اور کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔"

اس نے اپنی بات مکمل کی اور طیش میں سیڑھیاں چڑھتے ہوئے

اپنے کمرے کی طرف چلا گیا تھا۔۔۔

پیچھے نرگس بیگم خاموش بیٹھی رہ گئی تھیں۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

شبرہ کے دل کی دھڑکنیں اس وقت بے ترتیب تھیں۔۔۔

مگر یہ بے چینی کسی دشمن کے ڈر سے نہیں تھی۔۔

بلکہ ایک ایسے خاموش طوفان کی تھی جو اسے اندر ہی اندر کھا رہا

تھا۔۔۔۔

دو ہفتے گزر گئے تھے۔۔۔ مگر منصور کی طرف سے کوئی کال نہیں آئی تھی۔۔۔۔

پہلے تو وہ اسے اپنی انا کا مسئلہ سمجھ کر نظر انداز کرتی رہی، مگر اب۔۔۔ اب اس کا دل کسی ان دیکھے خوف سے لرز رہا تھا۔۔۔۔

شام کا وقت تھا۔۔۔ جب اس کے فون کی سکرین پر ایک انجانا نمبر جگمگانے لگا تھا۔۔۔ اس نے فوراً کال اٹھائی تھی۔۔۔

"ہیلو؟"

دوسری طرف سے سسکیوں کی آواز ابھری اور شبرہ کا دل جیسے تھم گیا تھا۔۔۔

وہ مقدس تھی۔۔۔اس کی سوتیلی بہن، جس کی آواز سنتے ہی شبرہ کے اعصاب تن گئے۔ل تھے۔۔۔

"شبرہ۔۔۔ شبرہ۔۔وہ نہیں بچ سکا۔۔۔ مم میرا مطلب۔۔۔وہ مرنے کے قریب ہے۔۔۔"

مقدس کی چیخیں اسپیکر پر گونج اٹھی تھیں۔۔۔

جو سنتے شبرہ کا فون ہاتھ سے چھوٹتے بچا تھا۔۔۔

"مقدس! کیا بکواس کر رہی ہو؟ کیا مطلب ہے تمہارا؟ منصور کہاں

ہے؟"

شبرہ نے پریشانی اور گھبراہٹ کے زیر اثر پوچھا تھا۔۔۔ موبائل

تھامے اس کا ہاتھ کانپ رہا تھا۔۔۔۔

"منصور پر حملہ ہوا ہے شبرہ۔۔۔۔ اسے گولی لگی ہے۔۔۔۔

ڈاکٹرز نے اس کی حالت تشویشناک کہہ دی ہے۔۔۔۔ وہ خون میں

لت پت تھا۔۔۔ اس کا بہت خون بہہ گیا ہے۔۔۔ اور جانتی ہو

تم۔۔۔۔ جب تک اسے ہوش تھا۔۔ں

وہ صرف تمہارا نام پکار رہا تھا۔۔۔وہ پاگل ہو رہا تھا کہ تم اس سے ناراض ہو۔۔۔تم نے اس کی کالز نہیں اٹھائیں۔۔۔"

مقدس رو رو کر اسے سب بتا رہی تھی۔۔۔

شبرہ کے پیروں تلے سے زمین نکل گئی تھی۔۔۔اس کی آواز حلق میں اٹک گئی تھی۔۔۔۔

"یہ... یہ سب کیسے ہوا؟"

اس کے آنسوؤں چہرے کو بھیگو گئے تھے۔۔۔

اس کے سوال پر مقدس کی آواز میں زہر گھل گیا تھا۔۔

"یہ سب اسی ایس پی سمعان گردیزی کا کیا دھرا ہے۔۔۔۔

اس نے ہی اپنی فورس کے ذریعے منصور پر حملہ کروایا ہے۔۔۔۔وہ

اس پورے نیٹ ورک کا خاتمہ چاہتا ہے۔۔۔۔

شبرہ ہم ہاتھ پر ہاتھ دھرے بیٹھے رہیں گے۔۔۔۔اور وہ ہمارا سب

کچھ ختم کر دے گا۔۔۔۔

منصور صرف ہمارے بابا اور بھائی کے قتل کا بدلہ لینے کی خاطر خود کو

قربان کر رہا تھا۔۔۔۔وہ تمہارے چہرے پر مسکراہٹ لانے کے

لیے اپنی جان بازی پر کھیل رہا تھا اور تم؟تم وہاں اس قاتل کے گھر

میں بیٹھ کر اس سے ناراض ہو رہی ہو؟؟؟"

مقدس غصے اور آنسوؤں کے بیچ بولے جا رہی تھی۔۔۔

شبرہ کے دل کو کچھ ہوا تھا۔۔۔

"تم بھی کتنی عجیب ہو۔۔۔۔ایک نامحرم کے ساتھ ایک چھت کے نیچے رہنے کو تم نے کیسے قبول کر لیا؟ اور جب منصور نے تمہیں کہا کہ اسے اپنی محبت کے جال میں پھنساؤ تاکہ ہم اسے کمزور کر سکیں۔۔۔۔

تو تمہیں اپنی عزت یاد آ گئی؟ اگر تم سے یہ کام نہیں ہو سکتا تھا تو مجھے کہتی۔۔۔میں تم سے زیادہ حسین ہوں، مجھ میں زیادہ ادائیں ہیں، میں تو ایک دن میں اسے اپنے قدموں میں گرا لیتی۔۔۔۔۔

تم تو بس وقت ضائع کر رہی ہو۔۔۔ تم سے ایک مرد کو اپنے آگے جھکایا نہیں جا رہا۔۔۔ تم سے کس نے کہا ہے اس سے محبت کرو۔۔۔ صرف اتنا کہا ہے کہ اس کو صرف اپنے جال میں پھنساؤ۔۔۔ مگر تم تو نجانے کیا سوچ بیٹھی ہو۔۔۔"

مقدس بہت زیادہ غصے میں لگ رہی تھی۔۔۔ اور اسے کھری کھری سنائے جا رہی تھی۔۔۔

"مقدس۔۔۔۔ منصور ٹھیک۔۔۔۔۔"

شبرہ نے منصور کی حالت دریافت کرنی چاہی تھی۔۔۔ مگر مقدس نے کال کاٹ دی تھی۔۔۔۔

کال بند ہو چکی تھی۔۔۔ مگر اس کے زہریلے الفاظ شبرہ کے دماغ میں ہتھوڑے کی طرح برس رہے تھے۔۔۔۔۔

شبرہ وہیں فرش پر ڈھیر ہو گئی تھی۔۔۔۔۔ آنسو اس کی آنکھوں سے سیلاب کی طرح بہہ نکلے تھے۔۔۔

اسے اب اپنے آپ سے نفرت ہو رہی تھی۔۔۔۔ وہ کس قدر خود غرض بن گئی تھی۔۔۔م۔ منصور جوان سب کے لیے لڑ رہا تھا۔۔۔ وہ اسے تنہا چھوڑ کر خود اپنی انا میں مگن تھی۔۔۔۔

وہ پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی۔ اس کی سسکیاں کمرے کے سناٹے کو چیر رہی تھیں۔۔۔۔۔

تبھی اسے اپنے پاؤں کے قریب ایک ننھی سی جنبش محسوس ہوئی تھی۔۔۔

عنایہ وہاں کھڑی اسے روتے دیکھ بہت پریشان نظر آرہی تھی۔۔۔

اس کی آنکھوں میں ایک ایسی معصومیت تھی جو شبرہ کے دکھ کو شاید سمجھ پارہی تھی۔۔۔اس نے آگے بڑھ کر شبرہ کے گالوں پر پڑے آنسوؤں کو اپنی چھوٹی سی انگلیوں سے صاف کرنے کی کوشش کی تھی۔۔۔

شبرہ نے اسے حیرت سے دیکھا تھا۔۔۔

عنایہ جو کبھی بولتی نہیں تھی، اس نے آہستہ سے اپنے ہونٹ ہلائے تھے۔۔۔

"آپ۔۔۔روم‌ت۔۔۔"

وہ آگے ہو کر اس کا گال چومتے اس کی گود میں چڑھ کر بیٹھ گئی تھی۔۔۔

شبرہ کے دل کو جیسے کسی نے زور سے مٹھی میں بھینچ لیا ہو۔۔۔

یہ آواز، یہ الفاظ۔۔۔کوئی اور لمحہ ہوتا تو وہ بہت زیادہ خوش ہوتی۔۔۔

مگر اس وقت اس کا دل اذیت سے بھرا ہوا تھا۔۔۔ اسے احساس ہو رہا تھا کہ اس نے بہت غلط کیا ہے۔۔۔ اسے ایسا نہیں کرنا چاہیے تھا منصور کے ساتھ۔۔۔

وہ تو اس کے لیے لڑ رہا تھا۔۔

وہ معصوم بچی کو کا باپ ان آنسوؤں کی وجہ تھا۔۔۔ وہ ہر بات سے بے خبر اپنے معصومانہ انداز میں اسے تسلی دے رہی تھی۔۔۔

مگر شبرہ کو اس وقت کسی کی ہمدردی نہیں چاہیے تھی۔۔۔ اسے اپنی بے بسی، اپنے گناہوں اور منصور کی حالت کا دکھ مار رہا تھا۔۔۔۔

وہ عنایہ کو وہیں فرش پر چھوڑ کر، اسے نظر انداز کرتے ہوئے اپنے کمرے کی جانب بھاگ گئی تھی۔۔۔

کچھ ہی دیر بعد سمعان گردیزی اندر داخل ہوا تھا۔۔۔۔

اسے لاؤنج میں عنایہ اکیلی بیٹھی نظر آئی تھی۔۔م وہ فوراً اپنی بیٹی کی جانب لپکا تھا۔۔۔ اس کے چہرے پر پریشانی کی لکیریں تھیں۔۔۔۔

"عنایہ؟ بابا کی پرنسز۔۔۔ آپ یہاں اکیلی کیا کر رہی ہو؟ شبرہ کہاں ہے؟"

اس نے عنایہ کو گود میں اٹھایا تھا۔۔۔

عنایہ نے سمعان کی گردن میں بانہیں ڈالیں اور اپنی ٹوٹی پھوٹی زبان میں انگلی سے اس کمرے کی طرف اشارہ کیا جہاں شبرہ گئی تھی۔۔۔

"پاپا۔۔ماما۔۔ماما رو رہی۔۔۔"

وہ بے اختیار یہ الفاظ ادا کر گئی تھی۔۔۔

جبکہ سمعان ایک لمحے کے لیے پتھر کا ہو گیا تھا۔۔۔۔

اس کی آنکھیں حیرت اور خوشی سے پھیل گئی تھیں۔۔۔۔۔

اس کی بیٹی، جس کے الفاظ سننے کے لیے وہ ترسا ہوا تھا، اس نے آج بول کر نہ صرف اپنا پہلا جملہ بولا تھا، بلکہ وہ اتنا واضح تھا کہ سمعان کا دل خوشی سے بھر گیا تھا۔۔۔

اس نے اس بات پر دھیان ہی نہیں دیا تھا کہ عنایہ نے شبرہ کے لیے ماں کا الفاظ استعمال کیا ہے۔۔۔

وہ اس وقت اتنا خوش تھا کہ اسے اس بات کا خیال نہیں رہا تھا۔۔۔

"عنایہ! تم۔۔۔ تم نے بات کی؟"

وہ خوشی سے پاگل ہو رہا تھا۔۔۔اس نے عنایہ کا چہرا چوم لیا تھا۔۔۔اس کی بیٹی نارمل زندگی کی طرف واپس لوٹ رہی تھی۔۔۔

اس کے ذہن سے یہ بات بالکل ہی محو ہو گئی کہ اس کی بیٹی نے شبرہ کو 'ماما' کہہ کر پکارا تھا۔۔۔

اس کے لیے تو پوری دنیا ایک طرف اور اپنی بیٹی کے لبوں سے نکلا یہ پہلا بول ایک طرف تھا۔۔۔

وہ عنایہ کو سینے سے بھینچ کر اسے چومنے لگا تھا۔۔۔

سمعان کا سارا دھیان اب اس خوشی میں تھا کہ اس کی بیٹی نے بولنا شروع کر دیا ہے۔۔۔۔

وہ شبرہ کا غصہ، اس کی ناراضگی، یا اس کے رونے کی وجہ، سب کچھ بھول کر صرف اپنی بیٹی کی اس خوشی میں مگن تھا۔۔۔۔ اس کے لیے یہ ایک معجزہ تھا۔۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

شبرہ نے آئینے میں خود کو دیکھا تھا۔۔۔۔۔

اس کی آنکھوں میں نمی تھی۔۔ مگر اب اس نمی میں انتقام کی ایک سرد اور بے رحم چمک بھی تھی۔۔۔۔

منصور کی حالت، مقدس کے زہریلے الفاظ، اور اس شخص کا غرور۔۔۔ان سب نے اسے ایک ایسے فیصلے پر لا کھڑا کیا تھا جہاں سے واپسی کا کوئی راستہ نہیں تھا۔۔۔۔

"اگر یہ راستہ ہے تو یہی سہی۔۔۔"

اس نے ہونٹ کاٹتے ہوئے خود سے کہا تھا۔۔۔۔

"اگر اسے گرانے کے لیے مجھے اس کے دل کے قریب جانا پڑے گا۔۔۔ تو میں جاؤں گی۔۔۔۔ میں اس کا اعتبار جیتوں گی۔۔۔ اور پھر اسے اسی کے اعتبار کے تلے دفن کر دوں گی۔۔۔۔"

وہ اپنی اداکاری کا ماسک چہرے پر سجا کر باہر نکلی تھی۔۔۔اس کا

دل سینے میں بہت زور سے دھڑک رہا تھا۔۔۔

وہ کمرے سے نکلی اور سیڑھیاں اترنے لگی تھی۔۔۔۔

اس کے قدم بوجھل تھے اور ذہن ان خیالات سے بھرا ہوا تھا کہ

وہ کس طرح سمعان کی توجہ حاصل کرے گی۔۔۔

اسی کشمکش میں وہ اتنی کھوئی ہوئی تھی کہ اسے سیڑھیوں کے اختتام

کا اندازہ ہی نہ ہوا تھا۔۔۔

ایک غلط قدم۔۔۔اور اس کا توازن بگڑا تھا۔۔۔

شبرہ کا پیر پھسلا اور وہ بری طرح سے نیچے گرنے کو تھی۔۔۔۔

اس نے اپنی آنکھیں بند کرلی تھیں۔۔۔اسے لگا تھا کہ اب وہ گر کر زخمی ہوگی۔۔۔

لیکن فرش سے ٹکرانے سے پہلے ہی ایک آہنی اور مضبوط گرفت نے اسے ہوا میں ہی تھام لیا تھا۔۔۔

اس کے گرد ایک سخت، گرم بانہوں کا حصار تھا۔۔

شبرہ کو لگا جیسے وہ کسی دیوار سے جا ٹکرائی ہے۔۔۔

کلون کی دلفریب مہک نے اسے اپنی لپیٹ میں لے لیا تھا۔۔

وہ بنا دیکھے ہی سمجھ گئی تھی کہ وہ اس وقت کو کے حصار میں

ہے۔۔۔۔

اسکا دل اس خیال سے ہی لرز اٹھا تھا۔۔۔

اس نے گھبراہٹ میں اپنی آنکھیں کھولیں تو سامنے کا منظر دیکھ کر اس کی سانسیں وہیں تھم گئی تھیں۔۔۔

سمعان گردیزی اس کے بالکل سامنے اس پر سایہ فگن تھا۔۔۔وہ مکمل پولیس یونیفارم میں ملبوس تھا۔۔۔یونیفارم میں اس کے مضبوط چوڑے سینے اور کسرتی وجود نمایاں لگتا تھا۔۔۔۔۔

وہ بہت زیادہ وجیہہ اور پرکشش لگ رہا تھا۔۔۔۔

اس کے وجود سے اٹھتی دلفریب مہک جو شبرہ کے حواسوں پر بری طرح چھا گئی تھی۔۔۔

وہ اس کی بانہوں میں تھی۔ شبرہ کے ہاتھ بے ساختگی میں اس کے سینے پر ٹک گئے تھے۔۔۔ وہ اس کی شرٹ کو اپنی گرفت میں لیے ہوئے تھی۔۔۔

سمعان کے چہرے کے نقوش اس قدر قریب تھے کہ شبرہ کو اس کے سانسوں کی گرمی اپنے چہرے پر محسوس ہو رہی تھی۔۔۔

سمعان کی عقابی آنکھیں۔۔۔ جو معمول سے زیادہ گہری اور مخمور لگ رہی تھیں۔۔ شبرہ کے چہرے پر مرکوز تھیں۔

اس نے اس سے پہلے اسے اتنے قریب سے کبھی نہیں دیکھا تھا۔

شبرہ کی رنگت، اس کے معصوم نقوش، اور گھبراہٹ میں اس کے

چہرے پر ابھرنے والی وہ سرخی۔۔۔

سمعان کو ایک پل کے لیے جیسے ہپنوٹائز کر گئی تھی۔۔۔

اس نے محسوس کیا کہ اس لڑکی کے اندر ایک ایسی کشش ہے جو

اسے اپنی جانب کھینچ رہی ہے۔۔۔۔

وہ اسے کچھ بولنا چاہتا تھا۔۔۔اس کی خوبصورتی اس وقت اسے کسی

سحر میں مبتلا کر رہی تھی۔۔۔۔

بہت مشکل سے وہ خود کو اس فسوں سے نکال پایا تھا۔۔۔

"آپ۔۔۔ آپ ٹھیک ہیں؟"

سمعان کی آواز، جو ہمیشہ سرد اور کرخت ہوتی تھی۔۔۔

اس وقت ایک گہری اور دھیمی گونج لیے ہوئے تھی۔۔۔ اس لڑکی کی وجود کی نرماہٹیں اس سخت گیر شخص کو بھی چند لمحوں کی نرمی بخش گئی تھی۔۔۔

اس کا ہاتھ اب بھی شبرہ کی کمر کے گرد لپٹا ہوا تھا۔۔۔ اور وہ گرفت اس قدر مضبوط تھی کہ شبرہ کو اپنا دل دھڑکتا ہوا محسوس ہو رہا تھا۔۔۔

اس کی بات سنتے شبرہ کو جیسے جھٹکا لگا تھا۔۔۔

اس کا ہوش لوٹ آیا تھا۔۔۔

یہ وہ وقت نہیں تھا جب وہ اس کے سحر میں کھو جاتی۔۔۔وہ بدحواس ہو کر پیچھے ہٹی اور اس کی بانہوں سے خود کو آزاد کروانے کی کوشش کی تھی۔۔۔

اس کا چہرہ شرمندگی اور غصے سے دہک رہا تھا۔۔۔

یہ قربت اسے ہرگز گوارہ نہیں تھی۔۔۔

"میں۔۔۔میں ٹھیک ہوں۔۔۔آپ پلیز۔۔۔مجھے چھوڑیں۔۔۔"

وہ ہانپتے ہوئے بولی اور مڑ کر تیزی سے جانے لگی تھی۔۔۔

وہ ابھی دو قدم ہی چلی تھی کہ اسے محسوس ہوا کہ اس کے دوپٹے کا پلو کسی نے کھینچ لیا ہے۔۔۔۔

وہ نے یقینی کے عالم میں رکی اور پلٹ کر دیکھا تھا۔۔۔

سمعان نے اپنے ایک ہاتھ سے اس کے دوپٹے کو اپنی گرفت میں جکڑ رکھا تھا۔۔۔۔۔

اس کی آنکھیں اب بھی شبرہ کے چہرے پر تھیں۔۔۔۔

عجیب بوجھل سی مخمور نگاہیں۔۔۔ شبرہ ان نگاہوں کے حصار میں جکڑی گئی تھی۔۔۔

اس نے گھبراہٹ کے عالم میں اپنی مٹھیاں بھینچ لی تھیں۔۔۔

"مجھے تم سے بات کرنی ہے۔"

سمعان گردیزی کا لہجہ تبدیل ہوا تھا۔۔۔۔

شبرہ نے اپنا پلو چھڑوانے کی کوشش کی تھی۔۔۔۔وہ حیران تھی اس شخص کی اس حرکت پر۔۔۔

عجیب بچوں جیسا انداز تھا۔۔۔وہ اس کا دوپٹہ کیوں پکڑے ہوئے تھا بھلا۔۔۔۔

مگر وہ نہیں ہلا تھا۔۔۔۔نہ اپنی گرفت ڈھیلی کی تھی۔۔۔

"کیا بات کرنی ہے؟ آپ جو بھی کہنا چاہتے ہیں۔۔۔یہیں کہہ دیں۔۔۔مجھے عنایہ کو دیکھنا ہے۔۔۔۔"

سمعان نے اسے سرد نگاہوں سے دیکھا تھا۔۔۔۔

سمعان گردیزی کے چہرے پر اب وہ مغرور تاثر واپس آگیا تھا جو اس کی پہچان تھی۔۔۔

وہ ایک قدم آگے بڑھا تھا۔۔۔ اتنے قریب کے شبرہ کو پیچھے ہٹنے پر مجبور کر دیا تھا۔۔۔

"تمہیں میرا حکم سننے میں کوئی مسئلہ ہے کیا؟"

وہ دھیمی مگر ٹھوس آواز میں بولا تھا۔۔۔

"کمرے میں آؤ۔۔۔ میں نے کہا مجھے بات کرنی ہے۔"

شبرہ کا دل غصے سے ابلنے لگا تھا۔۔۔۔ وہ اس کے اس حکم صادر کرنے والے انداز سے نفرت کرتی تھی۔۔۔۔

"ایسی کون سی بات ہے جو یہاں نہیں ہو سکتی؟ میں آپ کے آرڈر فالو کرنے کے لیے یہاں نہیں ہوں سمعان صاحب۔۔۔"

چور اس کے اپنے دل میں تھا۔۔۔ اسی خاطر وہ اس شخص کے ساتھ اکیلے کمرے میں جانے سے گھبرا رہی تھی۔۔۔

سمعان کی آنکھوں میں ایک چنگاری سی کوندی تھی۔۔

اس شخص کو انکار سننے کی عادت ہرگز نہیں تھی۔۔۔۔

"تم اس گھر میں رہ رہی ہو۔۔۔ میری بیٹی کی ذمہ داری تمہارے پاس ہے۔۔۔ تم میرے انڈر کام کر رہی ہو شبرہ۔۔۔ اور اصول یہ ہے کہ جو میرے نیچے کام کرتا ہے۔۔۔ وہ میرے آرڈر فالو کرتا

ہے۔۔۔میں نے تمہارے نہیں۔۔۔تم نے میرے کرنے

ہیں۔۔۔۔

ابھی اور اسی وقت اوپر کمرے میں آؤ۔۔۔۔۔"

وہ اس کے بالکل قریب آکر اس کی آنکھوں میں جھانکتے ہوئے بولا

تھا۔۔۔اس کی آواز میں ایسی دھمک تھی کہ شبرہ کے قدم رک

گئے تھے۔۔۔۔

"اتنا خوفزدہ ہونے کی ضرورت ہرگز نہیں ہے۔۔۔جو انسان ہوش

کھو کر بھی اپنی حدود جانتا ہے۔۔۔وہ ہوش میں رہ کر کچھ الٹا سیدھا

نہیں کرے گا۔۔۔

اب تک اتنا اعتبار تو ہونا چاہیے تمہیں مجھ پر۔۔۔"

اس نے ایک گہری نظر اس پر ڈالی پھر دوپٹے کا پلو چھوڑ کر ایک جھٹکے سے مڑا اور سیڑھیاں چڑھ گیا تھا۔۔۔

جبکہ اس کے ادا کیے گئے الفاظ پر شبرہ کی رنگت دہک اٹھی تھی۔۔۔

یہ شخص کیسے اندر تک جھانک لیتا تھا۔۔۔ اور بنا لحاظ رکھے کچھ بھی بول دیتا تھا۔۔

شبرہ وہاں کھڑی اسے جاتے ہوئے دیکھتی رہی تھی۔۔۔

اس کی مٹھیاں بند تھیں اور اس کا پورا وجود غصے سے کانپ رہا

تھا۔۔۔

وہ سمعان گردیزی کے کمرے کی طرف جانے کا سوچ کر ہی ہول

کھا رہی تھی۔۔۔

مگر اسے یاد آیا منصور کا مشن۔۔۔ اسے یہ بازی جیتنی تھی۔۔۔

اس ناپسندیدہ شخص کو برداشت کرنا تھا اس نے۔۔۔۔

یہی تو اصل چیلنج تھا اس کے لیے۔۔۔۔

اس نے ایک لمبا سانس لیا تھا۔۔۔ خود کو سنبھالا اور غصے سے ابلتے

ہوئے سمعان کے کمرے کی جانب قدم بڑھا دیئے تھے۔۔۔

سیڑھیاں چڑھتے ہوئے شبرہ کے قدم بوجھل تھے۔۔۔

جیسے پاؤں میں سیسہ بھر دیا گیا ہو۔۔۔ ہر قدم کے ساتھ اس کا دل

تیزی سے دھڑک رہا تھا۔۔۔۔

ایک عجیب سی گھبراہٹ تھی جو اسے اندر سے چیرے ڈال رہی

تھی۔۔۔۔

اس شخص کی شخصیت میں کوئی ایسا طلسم تھا جو جکڑ لینے کی صلاحیت

رکھتا تھا۔۔ وہ بس اسی سے خوفزدہ رہتی تھی۔۔۔۔

وہ کمرے کی دہلیز تک پہنچی تو سانسوں کی رفتار قابو سے باہر تھی۔۔۔۔

اس نے ایک گہرا سانس لیا تھا۔۔۔ اپنے چہرے کے تاثرات کو درست کیے۔۔۔ اور خود کو اس "کھیل" کے لیے تیار کیا جو اسے اپنے دشمن کے خلاف کھیلنا تھا۔۔۔۔

وہ اب واپسی کا راستہ بند کر چکی تھی۔۔۔ چاہے اسے آگ میں کیوں نہ جلنا پڑے۔۔۔۔

اس نے دروازہ ہلکا سا دھکیلا تھا۔۔۔۔

اندر کمرے کی فضا کچھ بھاری اور دبی دبی سی تھی۔۔۔

صرف ایک کونے میں لگی لیمپس کی مدھم روشنی کمرے کے

تاریک حصوں کو مزید پراسرار بنا رہی تھی۔۔۔۔۔

سمعان گردیزی صوفے پر نیم دراز بیٹھا تھا۔۔۔۔

بے تاثر نظروں سے سامنے کی دیوار کو تک رہا تھا۔۔۔۔۔

اس کے یونیفارم کا اوپر والا بٹن کھلا تھا۔۔۔اور بازوؤں کی آستینیں

اوپر تک چڑھی ہوئی تھیں۔۔۔۔

وہ رف حلیے میں بھی سحر انگیزی بکھیر تا تھا۔۔۔۔

اس کی موجودگی اس کمرے میں موجود آکسیجن کو ختم کر رہی تھی۔۔۔

شبرہ کو پہلے ہی سانسیں بھاری ہوتی محسوس ہوئی تھیں۔۔۔

شبرہ نے اندر قدم رکھا تو اس کے جوتوں کی ہلکی سی چاپ سمعان کی سماعتوں سے ٹکرائی تھی۔۔۔

"اندر آؤ اور بیٹھو۔"

اس نے اپنی گردن نہیں موڑی، بس دھیمی، کرخت آواز میں کہا تھا۔۔۔

اس کا مزاج ہی ایسا تھا۔۔۔ تند اور سختی لیے۔۔۔

شاید اسی خاطر اس کی پہلی بیوی اسے چھوڑ کر بھاگ گئی تھی۔۔۔۔

اس کی ایک پکار پر ہی۔۔۔ شبرہ کا دل حلق میں آ گیا تھا۔۔۔۔

وہ اس کے سامنے والے صوفے پر، جو سمعان کے صوفے کے بالکل مقابل تھا۔۔۔ ہچکچاتے ہوئے بیٹھ گئی تھی۔۔۔۔

وہ بہت احتیاط سے بیٹھ رہی تھی۔۔۔ جیسے موقع ملتے ہی اٹھ کر بھاگ جائے گی۔۔ نن

سمعان کی نظریں اب اس پر تھیں۔۔م ان گہری، بھوری آنکھوں

میں ایک ایسا ٹھہراؤ تھا۔۔۔

جو کسی بھی شخص کو پگھلانے کے لیے کافی تھا۔۔ مگر شبرہ کے لیے

وہ نظریں ایک شکاری کی تھیں۔۔۔

خاموشی کچھ دیر تک کمرے میں ایک بھاری بوجھ کی طرح رہی

تھی۔۔۔

سمعان نے اپنی نظریں شبرہ کے چہرے پر جمار کھی تھیں۔۔۔

جیسے وہ اس کی روح کو چیر کر اس کے اندر چھپے رازوں کو پڑھ لینا

چاہتا ہو۔۔۔

شبرہ نے نگاہیں نیچی کر لیں۔۔۔اس کی انگلیاں اپنے دوپٹے کے پلو میں الجھی ہوئی تھیں۔۔۔

دل بہت بری طرح سے دھڑک رہا تھا۔۔۔

وہ دل جو کبھی منصور کے نام پر بھی ایسے نہیں دھڑکا تھا۔اس شخص کی موجودگی میں پاگل ہونے لگتا تھا۔۔۔

اور وہ چاہ کر بھی اختیار نہیں رکھ پا رہی تھی۔۔۔

یہی بات اس کی بے چینی اور گھبراہٹ میں مزید اضافہ کر دیتی تھی۔نن

"میں نے تمہیں یہاں اس لیے بلایا ہے شبرہ۔۔

کیونکہ مجھے لگتا ہے کہ اب یہاں تمہارا کام ختم ہو چکا ہے۔۔۔۔"

وہ جملہ ایک بم کی طرح گرا تھا شبرہ کے اوپر۔۔۔۔

شبرہ نے سر اٹھایا، اس کی آنکھیں حیرت اور بے یقینی سے کھلی کی کھلی رہ گئی تھیں۔۔۔۔

"ک۔۔۔کیا؟"

اس کی آواز لڑکھڑائی تھی۔۔۔اسے بالکل بھی اندازہ نہیں تھا یہ شخص ایسا کچھ بولے گا۔۔۔۔

سمعان نے ایک ٹھنڈی سانس لی۔۔۔اس کا چہرہ سپاٹ رہا تھا۔۔

اور آواز ہمیشہ کی طرح سرد اور خشک۔۔۔

"میں نے فیصلہ کیا ہے کہ تم اس جاب سے فارغ ہو۔۔اب تمہیں

مزید یہاں رہنے کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔"

شبرہ کو لگا جیسے اس کے گرد کمرے کی دیواریں سکڑ رہی ہیں۔۔۔

اس کا دل دھک سے رہ گیا تھا۔۔۔یہ تو وہ موقع تھا جس کا اسے

انتظار تھا۔۔لیکن اس انداز میں؟اس نے تو ابھی اپنے مقصد کے

لیے کچھ بھی نہیں کیا تھا۔۔

وہ اپنی حیرت کو چھپاتے ہوئے اسے تکتی رہی۔

"مگر۔۔۔ سر۔۔۔ میں تو۔۔۔"

اس نے بولنا چاہا تھا۔۔۔ اسے کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا کہ اس شخص کو اچانک کیا ہوا ہے۔۔۔

ابھی تو وہ اس پر اعتبار کرنے لگا تھا۔۔۔

"بات سنو شبرہ۔۔۔"

ذس نے شبرہ کو درمیان میں ہی ٹوک دیا تھا۔۔۔۔

اس کی آواز میں وہی بے لچک سختی تھی۔۔۔ جو ایک پولیس افسر کی پہچان ہوتی ہے۔۔۔

اس کے مغرور اور متکبر چہرے کو دیکھتی شبرہ اندر ہی اندر پیچ و

تاب کھا کر رہ گئی تھی۔۔۔

دل تو چاہا تھا اس شخص کا منہ نوچ لے۔۔۔خود کو سمجھتا کیا تھا

وہ۔۔۔۔

ناقابلِ شکست سمجھ لیا تھا شاید خود کو۔۔۔

"تم نے عنایہ کا بہت اچھا خیال رکھا ہے۔۔۔۔وہ اب پہلے سے بہت

بہتر ہے۔۔۔۔اس نے بولنا شروع کر دیا ہے۔۔۔۔۔

وہ خوش رہنے لگی ہے۔۔۔۔

اس سب کے لیے میں تمہارا مشکور ہوں۔۔۔ لیکن۔۔۔ مسئلہ یہ ہے کہ وہ تمہاری عادی ہو رہی ہے۔۔۔ اور مجھے کسی بھی صورت یہ بات گوارہ نہیں ہے کہ میری بیٹی جذباتی طور پر کسی اور پر انحصار کرے۔۔۔۔

وہ صرف میری بیٹی ہے، اور اسے صرف مجھ پر انحصار کرنا چاہیے۔۔۔۔"

وہ بول رہا تھا۔۔

مگر اس کے الفاظ کے پیچھے چھپا کرب شبرہ سے چھپا نہیں تھا۔۔۔

شبرہ نے اسے غور سے دیکھا تھا۔۔

اس کی آنکھوں کی رنگت، جو پہلے بھوری تھی، اب عجیب سی سرخ ہو رہی تھی۔۔۔

جیسے وہ اپنی بیٹی کی بات نہیں کر رہا تھا، بلکہ اپنی ذات کی کسی پرانی الجھن کو بیان کر رہا تھا۔۔۔

اسے احساس ہوا کہ سمعان گردیزی کسی کو بھی اپنے قریب آنے دینے سے اس لیے ڈرتا ہے کیونکہ وہ دوبارہ ٹوٹ جانے کے خوف میں جی رہا ہے۔۔۔

وہ اپنی بیٹی کو بھی اسی لیے دور رکھنا چاہتا ہے تاکہ وہ کسی سے محبت نہ کر بیٹھے۔۔۔

شبرہ کو ایک انجانی سی خوشی ہوئی تھی۔۔۔

یہ شخص ڈر رہا تھا۔۔۔ وہ اس کے وجود سے ڈر رہا تھا۔۔۔۔

لیکن ابھی وہ اپنی فتح کا جشن نہیں منا سکتی تھی۔ اسے یہاں رہنا تھا،

ہر قیمت پر۔۔۔۔۔

اس نے فوراً اپنی آنکھوں میں آنسو بھر لیے تھے۔۔۔۔

اس کا چہرہ درد اور التجا کا عکاس بن گیا تھا۔۔۔۔ اسے اس شخص کی

پرواہ ہرگز نہیں تھی۔۔

اسے اس مقصد کی تکمیل چاہیے تھی جس کے لیے وہ یہاں آئی تھی۔۔۔

اس کے مکمل ہونے کے بعد وہ خود اس شخص پر لعنت بھیج کر جانے کا ارادہ رکھتی تھی۔۔۔

اس نے یہ بھی فیصلہ کر لیا تھا کہ اس شخص کے خاتمے کے بعد وہ عنایہ کو اپنے پاس رکھے گی۔۔۔

اپنی بیٹی بنا کر۔۔۔۔

اس نے یہ فیصلہ کیوں کیا تھا۔۔ وہ اپنے دشمن کی بیٹی سے اتنا پیار کیوں کرنے لگی تھی۔۔ وہ خود بھی نہیں جانتی تھی۔۔۔

ہاں مگر وہ ساری زندگی عنایہ کو اپنے ساتھ رکھنا چاہتی تھی۔۔۔وہ

بچی جس سے پہلے اس کے باپ کی وجہ سے وہ نفرت کرتی تھی۔۔۔

اب وہ بچی اسے بہت عزیز ہو گئی تھی۔۔۔اسے اس دشمنی کے

دائرے سے نکال دیا تھا شبرہ نے۔۔۔

"سر۔۔۔پلیز۔۔۔"

اس کی آواز میں ایک کپکپاہٹ تھی جو کسی بھی سنگدل انسان کو پگھلا

سکتی تھی۔۔۔۔

"آپ یہ کیا کہہ رہے ہیں؟میں اس گھر میں صرف ایک ملازمہ

نہیں ہوں۔۔۔۔

مجھے عنایہ سے محبت ہو گئی ہے۔۔۔۔وہ میرے لیے ایک چھت کی طرح ہے۔۔۔۔میرا اس دنیا میں کوئی نہیں ہے سمعان صاحب۔۔۔۔میرے والدین۔۔۔میرے بھائی۔۔۔سب چلے گئے۔۔۔۔آپ مجھ سے یہ پناہ گاہ مت چھینیں۔۔۔۔

میں آپ کی پوری زندگی مشکور رہوں گی۔۔۔میں وعدہ کرتی ہوں۔۔۔میں عنایہ کا ہمیشہ بہت خیال رکھوں گی۔۔۔

کبھی اس سے دور نہیں جاؤں گی۔۔۔اسے اپنی وجہ سے کوئی تکلیف نہیں پہنچنے دوں گی۔۔۔

بس۔۔۔مجھے یہاں سے مت نکالیں۔۔۔۔"

اس کا رونا بالکل سچا لگ رہا تھا۔۔۔وہ آنسو جو اس کی آنکھوں سے گر رہے تھے۔۔۔اس کے چہرے کی معصومیت کو مزید نکھار رہے تھے۔۔۔

سمعان اسے خاموشی سے دیکھ رہا تھا۔۔۔اس کے چہرے پر کوئی تاثر نہیں تھا۔۔۔

مگر اس کی آنکھوں میں ایک عجیب سی کشمکش تھی۔۔۔وہ اس لڑکی کی طرف دیکھ رہا تھا جو اس کے سامنے بکھری ہوئی تھی، اور وہ خود کو محسوس کر رہا تھا کہ اس کا دل پہلی بار اس قدر بوجھل ہو رہا ہے۔۔۔

"شبرہ تم نہیں سمجھ رہی۔۔۔"

سمعان نے اپنی آواز کو نرم کرنے کی کوشش کی، مگر وہ پھر بھی کرخت تھی۔۔۔

وہ اپنے اندر کے جن جذبات اور احساسات کو ختم کر چکا تھا۔۔۔ یہ لڑکی انہیں دوبارہ جگانے کی کوشش کر رہی تھی۔۔ اور شاید کامیاب بھی ہو رہی تھی۔۔

اسی وجہ سے ہی تو وہ اسے خود سے دور کرنا چاہتا تھا۔۔

"تم ایک اچھی اور پڑھی لکھی لڑکی ہو۔۔۔ تمہاری زندگی ہمیشہ کے لیے ملازمہ بن کر رہنے کے لیے نہیں ہے۔۔۔۔

میں نہیں چاہتا کہ تم یہاں اپنی زندگی ضائع کرو۔۔۔

میں۔۔۔ اگر تمہیں پناہ گاہ اور مضبوط سہارے کی ضرورت ہے تو

میں کسی اچھے انسان کو دیکھ کر تمہاری شادی کروادوں گا۔۔۔

تمہیں ایک گھر ملے گا، ایک باعزت زندگی ملے گی۔۔۔ یہاں تم

صرف میری بیٹی کے سہارے ایک ملازمہ بن کر کب تک رہو گی؟

یہ جاب تم نے مجبوری میں کی تھی، اب وہ مجبوری نہیں رہی۔۔۔

میں تمہارے لیے ایک بہتر مستقبل کا بندوبست کردوں گا۔"

وہ شخص بول رہا تھا اور اس کی آنکھیں لہورنگ ہو رہی تھیں۔۔۔

جبکہ اس کی بات سن کر شبرہ کے دل میں آگ لگ گئی تھی۔۔۔

یہ شخص کون ہوتا ہے اس کی زندگی کے فیصلے کرنے والا؟ شادی؟
کسی اور کے ساتھ؟ اس کا جی چاہا کہ وہ چیخ کر اسے بتائے کہ وہ کس
سے انتقام لینے آئی ہے۔۔۔

مگر وہ خاموش رہی تھی۔۔۔

اس نے دل ہی دل میں منصور اور مقدس کو کوسا جو اسے اس آگ
میں کودنے کا مشورہ دے رہے تھے۔۔۔

اس بے حس انسان سے محبت کا کھیل کھیلنا ان کو بہت آسان لگ رہا
تھا۔۔۔

یہ انسان۔۔۔ یہ پتھر دل انسان جس کے جذبات اپنی پہلی بیوی کی بے وفائی کے ساتھ دفن ہو چکے تھے۔۔۔

اسے اب اپنی زندگی کا فیصلہ سونپ رہا تھا؟

وہ اپنی نفرت کو اندر ہی دبا کر ایک بار پھر رونے لگی تھی۔۔۔

"آپ کو میرے لیے فکر مند ہونے کی بالکل بھی ضرورت نہیں ہے۔۔۔"

وہ ہچکیوں کے درمیان بولی تھی۔۔۔

"اگر آپ مجھے نکالنا چاہتے ہیں۔۔۔ تو ٹھیک ہے۔۔۔ میں چلی جاؤں گی۔۔۔ مگر۔۔۔ کم از کم مجھے چند دنوں کی مہلت دیں۔۔۔

مجھے اپنے لیے کوئی ٹھکانہ تلاش کرنا ہے۔۔۔ میں سڑک پر نہیں جا سکتی۔۔۔ بس۔۔۔ کچھ دن۔ اس کے بعد میں خود یہاں سے چلی جاؤں گی۔۔۔"

وہ اٹھی اس کا دوپٹا اس کے کندھے سے سرک گیا تھا۔۔

وہ جان بوجھ کر اس طرح مڑی کہ اس کی کمر پر موجود لمبی سیاہ چٹیا سمعان کی نظروں کے سامنے آجائے۔۔۔

وہ جانتے بوجھتے اس کے سامنے سے گزری تھی۔۔۔اس کی آنکھوں میں آنسو تھے اور دل میں شدید نفرت تھی۔۔

وہ نہ چاہتے ہوئے بھی ایسا کر رہی تھی۔۔۔اندر ہی اندر وہ اپنی اس حرکت پر خائف ہوئی تھی۔۔۔

سمعان وہیں بیٹھا رہا تھا۔۔۔۔

اس کی نظریں اس لڑکی کی پشت پر جمی تھیں۔

جب شبرہ چل کر دروازے کی طرف بڑھی تھی۔۔۔تو سمعان کی نظریں اس کی چٹیا پر ٹھہر گئیں جو اس کے چلنے کے ساتھ کمر پر لہرا رہی تھی۔۔۔۔

اس کی کمر کی نزاکتوں کو چھوتی ہوئی۔۔۔

ایس پی سمعان گردیزی کا دل سینے میں زور سے دھڑکا تھا۔۔۔

اس نے بے اختیار نگاہیں پھیر لی تھیں۔۔۔

وہ جانتا تھا کہ وہ اسے کیوں نکالنا چاہتا ہے۔۔۔ کیونکہ اس کی بیٹی کے ساتھ ساتھ وہ خود اس لڑکی کا عادی ہونے لگا تھا۔۔۔

صبح شام اسے اپنے گھر میں دیکھنے کا۔۔۔

وہ اس کے وجود کو محسوس کرنے لگا تھا۔۔۔

وہ اس کی معصومیت، اس کے آنسو، اس کے چہرے کی وہ دلکشی جو کسی بھی مرد کو اپنا غلام بنا سکتی تھی۔۔۔ سمعان گردیزی جو بڑے بڑے مجرموں کو قبر میں اتارنے کی صلاحیت اور طاقت رکھتا تھا۔۔۔

وہ اس نازک وجود اور معصومیت کے پیکر سے ڈرنے لگا تھا۔۔۔

وہ اسے یہاں سے بھیجنا چاہتا تھا اس سے پہلے کہ وہ خود اس کے سحر میں مکمل طور پر قید ہو جائے۔۔۔

اس نے ایک سرد آہ بھری اور اپنے سر کو صوفے کی پشت سے ٹکا دیا تھا۔۔۔

شبرہ دروازے کے باہر نکل چکی تھی۔۔۔ لیکن اس کی خوشبو ابھی بھی کمرے میں موجود تھی۔۔۔

سمعان کو احساس ہوا کہ اس جیسا مضبوط انسان ایک بار پھر سے اپنے دل کے آگے ہار گیا تھا۔۔۔ اور اس بار یہ جو دل کا درد تھا۔۔۔ پچھلی بار کی شدت اس کے آگے کچھ نہیں تھی۔۔۔

کمرے سے باہر نکلتے ہی شبرہ کے چہرے کی تمام معصومیت ایک پل میں غائب ہو گئی تھی۔۔۔۔

اس کی آنکھوں میں انتقام کے شعلے بھڑک رہے تھے۔ اس نے اپنے ہاتھ کی مٹھی کو سختی سے بھینچا تھا۔۔۔

"تمہیں کیا لگا سمعان گردیزی۔۔۔ تم مجھے نکال کر اپنی جان چھڑا لو گے؟"

اس نے اپنے دل میں سوچا تھا۔۔۔

"میں تمہاری زندگی میں ایک ایسا زہر بن کر رہوں گی جسے تم نہ اگل سکو گے اور نہ نگل سکو گے۔۔۔ تم نے مجھے نکالنے کا سوچا۔۔

اب میں تمہیں دکھاؤں گی کہ جس عورت کو تم ملازمہ سمجھتے ہو، وہ تمہیں کیسے برباد کرتی ہے۔۔۔"

وہ تیزی سے اپنے کمرے کی طرف چل دی تھی۔۔۔

اس کا دل اب بھی زور سے دھڑک رہا تھا۔۔اس کے چہرے کی رنگت بے انتہا سرخ تھی۔۔

مگر اب وہ گھبراہٹ نہیں تھی۔۔۔

بلکہ ایک نئی زیادہ خطرناک حکمت عملی تھی۔۔۔۔

وہ جانتی تھی کہ سمعان گردیزی اب اسے ایک ملازمہ کی نظر سے نہیں دیکھ رہا۔۔۔۔

بلکہ وہ اسے ایک ایسی کشش کے طور پر دیکھ رہا ہے جس سے وہ بھاگنا چاہتا ہے۔۔۔۔اور یہی اس کی کمزوری تھی۔۔۔۔شبرہ اب اس کمزوری کو اپنی کامیابی کی سیڑھی بنانے والی تھی۔۔۔

اس کے پاس دن بہت کم تھے۔۔۔انہیں چند دنوں میں ہی اسے کچھ

کرنا تھا۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

اپنے کمرے کے سکوت میں جہاں چاروں طرف خاموشی کا راج

تھا۔۔

شبرہ کا دل دھڑکنوں کی تیز رفتار آوازوں سے گونج رہا تھا۔۔۔

سمعان گردیزی کے کمرے سے نکل کر۔۔۔اپنی انا کو مجروح ہوتا

دیکھ کر اور اس کے ساتھ رہ جانے کی شرمندگی کو جھیل کر۔۔۔

اب اسے کسی سہارے کی ضرورت تھی۔۔۔۔

اس نے کانپتے ہاتھوں سے فون اٹھایا اور مقدس کا نمبر ملایا

تھا۔۔۔۔

کال ملتے ہی دوسری طرف سے سسکیوں کی آواز آئی تھی۔۔۔

"شبرہ۔۔۔"

مقدس کی آواز بہت نحیف اور ٹوٹی ہوئی تھی۔۔۔ جیسے وہ کافی دیر

سے رو رہی ہو۔۔

شبرہ کا دل جیسے کسی نے مٹھی میں جکڑ لیا تھا۔۔۔

"مقدس منصور کیسی حالت میں ہے؟ کیا ڈاکٹرز نے کچھ کہا؟ وہ

ٹھیک تو ہے نا۔۔۔ تم ایسے تو کیوں رہی ہو۔۔۔"

شبرہ کی آواز میں ایک شدید اضطراب تھا۔۔۔

"حالات بہت خراب ہیں شبرہ۔۔۔اس کی زندگی اور موت کے درمیان بس چند گھڑیوں کا فاصلہ ہے۔ڈاکٹرز نے کہہ دیا ہے کہ اگر وہ اگلے چند گھنٹوں میں ہوش میں نہ آیا تو۔۔۔"مقدس کی آواز حلق میں ہی پھنس گئی۔

شبرہ کو لگا جیسے اس کا وجود منجمد ہو گیا ہو۔۔۔

"نہیں ایسا نہیں ہو سکتا۔۔۔۔مجھے وہاں آنا ہو گا۔۔۔میں اسے دیکھنا چاہتی ہوں۔۔۔"

شبرہ کا چہرا ابھی آنسوؤں سے بھیگ گیا تھا۔۔۔

"تم کہیں نہیں آسکتیں شبرہ۔۔۔"

مقدس کی آواز اچانک بدل گئی تھی۔۔۔اس میں ایک سرد،

پرعزم اور کٹھور لہجہ آگیا تھا۔۔

"تمہارے وہاں آنے سے سب ختم ہو جائے گا۔۔۔

منصور جس مشن پر نکلا تھا، وہ ادھورا رہ جائے گا۔۔۔اور تم۔۔

تم صرف ایک کمزور لڑکی کی طرح وہاں بیٹھ کر روتی رہو گی۔۔۔

یہ کیسی محبت ہے تمہاری اپنے باپ اور بھائی سے۔۔اور منصور

سے۔۔کہ تم ایک زرا سا کام نہیں کر پا رہی۔۔

تم اتنی جوان اور حسین ہونے کے باوجود ایک مرد کو رام نہیں کر پا

رہی۔۔۔

مجھے تو لگا رہا ہے کہ تم جان بوجھ کر ایسا کر رہی ہو۔۔ کہیں تم ہی تو

محبت نہیں کر بیٹھی اس ایس پی سے۔۔ اور اب اسے بچانے کی خاطر

ایسا کر رہی ہو۔۔۔۔"

مقدس کے الفاظ نوکیلے تیر کی طرح اس کے دل میں آن ٹھہرے

تھے۔۔۔۔

شبرہ غصے سے بھر گئی تھی۔۔۔

وہ ایسا سوچ بھی کیسے سکتی تھی کہ اسے اپنے باپ کے قاتل سے محبت ہو جائے گی۔۔۔اس کی آنکھیں یہ تصور سے بھی جلنے لگی تھیں۔۔۔

اس کی اپنی بہن اس کے بارے میں ایسا سوچتی تھی۔۔۔

کیا منصور بھی یہی سوچتا ہو گا۔۔۔اس کی آنکھوں سے آنسو گرنے لگے تھے۔۔۔۔

وہ مقدس کی اس بکواس پر اسے جواب دینا چاہتی تھی۔۔۔مگر اندر کا دکھ اتنا گہرا تھا کہ وہ چیخ نہ سکی تھی۔۔۔۔۔۔۔

"تم ایسا سوچ بھی کیسے سکتی ہو مقدس۔۔۔۔

کیا تم نہیں جانتی مجھے۔۔۔میں کتنی محبت کرتی ہوں منصور

سے۔۔۔۔

میں منصور کی وجہ سے بہت پریشان ہوں۔۔۔میں کیا کروں

مقدس؟ کیا میں اسے مرتا ہوا دیکھوں؟ میں یہاں اس قاتل کے

گھر میں قید ہوں، وہ مجھے نکالنے کے درپے ہے، اور تم مجھے یہ سب

بول رہی ہو۔۔۔؟

میں اس کے تصور سے بھی نفرت کرتی ہوں۔۔۔میرا بس چلے تو

اس کے کھانے میں نشے کی دوا ملانے کی جگہ زہر ملادوں۔۔۔

مگر یہ بھی نہیں کر سکتی۔۔۔کیونکہ ثبوت ابھی تک اس کے پاس

ہیں۔۔۔"

شبرہ اس وقت بہت اذیت کا شکار ہوئی تھی۔۔۔اس کا دماغ ماؤف

ہو رہا تھا۔۔

مقدس کی باتوں نے اسے بہت ڈسٹرب کیا تھا۔۔

وہ اپنے دن رات ایک کیے ہوئے تھی۔۔۔ مگر پھر بھی اس شخص

کے آگے ناکام ہو رہی تھی۔۔

وہ اسے سٹڈی تک تو پہنچنے ہی نہیں دیتا تھا۔۔۔اب تو ہر رات وہ

وہیں پایا جاتا تھا۔۔

اور دن کے وقت اتنے ملازمین ہوتے تھے کہ اسے اکیلے سٹڈی تک جانے یا موقع ہی نہیں ملتا تھا۔۔۔

"میری بات کا برا مت مانو شبرہ۔۔۔

میں اس وقت منصور کی اور اپنے گینگ کی جو حالت دیکھ رہی ہوں۔۔۔ میں نے غصے میں تمہیں وہ سب بول دیا۔۔۔

ہر روز وہ ایس پی کسی نہ کسی کو مار رہا ہے۔۔۔ میں جانتی ہوں وہ انسان ہمارے لیے صرف نفرت کے قابل ہے۔۔۔

مگر تمہیں اس کے قریب ہونا ہوگا شبرہ۔۔۔

اتنا قریب کہ وہ تمہیں اپنے سے الگ کرنے کا سوچ بھی نہ

سکے۔۔۔

وہ تمہارے آگے ہار جائے۔۔۔ تم میں یہ صلاحیت ہے۔۔۔ جیسے

منصور کو اپنے پیچھے پاگل کر رکھا تھا۔ ویسے ہی اسے بھی کرو۔۔"

مقدس کی آواز فون پر بہت واضح تھی۔۔۔ اس کے آخری جملے میں

ایک زہریلا پن تھا۔۔۔

جو اس وقت شبرہ محسوس نہیں کر پائی تھی۔۔۔

مقدس کا ہر لفظ ایک تازیانے کی طرح شبرہ کی روح پر لگ رہا

تھا۔۔۔

"مقدس تم کیوں نہیں سمجھ رہی۔۔۔ وہ ایسے عام انسان نہیں

ہے۔۔۔ وہ اتنی آسانی سے جھکنے والا نہیں ہے۔۔۔

جھکانا ہی آتا ہے اسے۔۔۔"

شبرہ تھکے تھکے لہجے میں بولی تھی۔۔۔۔

"میں جانتی ہوں۔۔۔ سعان گردیزی کوئی عام پولیس والا نہیں

ہے۔۔۔۔

میں نے اس پر ریسرچ کی ہے۔۔۔ وہ رشوت خور اور سفارش سننے

والوں افسر نہیں ہے۔۔۔

وہ جدی پشتی رئیس ہے۔۔۔اس نے اپنی دولت اور خاندانی نام کی پرواہ کیے بغیر پولیس کا شعبہ جوائن کیا۔۔۔

کیونکہ یہ اس کا جنون تھا۔۔۔۔وہ اتنا مکار اور شاطر ہے کہ اس کے اپنے ماتحت افسران بھی اس کی چالوں کو نہیں سمجھ پاتے۔۔۔۔

کہ اسے روک سکیں۔۔۔انہیں خبر ہی تب ملتی ہے جب وہ اگلے کا کام تمام کر دیتا ہے۔۔

اس کے پاس دولت کی کمی نہیں، اس کے پاس طاقت کی کمی نہیں۔۔۔

وہ ایک ایسا شکاری ہے جو اندھیرے میں بھی اپنے شکار کی دھڑکن پہچان لیتا ہے۔۔۔۔

تم اسے بے وقوف نہیں بنا سکتیں۔۔۔جب تک کہ تم اس کی زندگی کا حصہ نہ بن جاؤ۔۔۔دل کا کھیل کھیل کر اس کی دھڑکنوں میں سمٹ جاؤ۔۔۔۔۔"

مقدس اس شخص کے بارے میں دور رہ کر سب کچھ جانتی تھی۔۔
اور وہ پاس رہ کر بھی کچھ نہیں جان پائی تھی۔۔۔

جبکہ مقدس کی باتیں سن کر ہی وہ لرز گئی تھی۔۔۔

اس کے پورے وجود میں سنسنی سی دوڑ گئی تھی۔۔۔

"تم کیا کہہ رہی ہو؟"

شبرہ کے ہاتھ سے فون چھوٹتے چھوٹتے بچا تھا۔۔۔

"میں اس کی زندگی کا حصہ بن جاؤں؟ کیا مطلب ہے اس بات کا۔۔۔؟ تم جانتی ہو میں اس سے کتنی نفرت کرتی ہوں؟"

وہ چیخ اٹھی تھی۔۔۔

اس کو اس وقت مقدس پر بھی بہت زیادہ غصہ آرہا تھا۔۔۔

"نفرت کو مار دو شبرہ۔۔۔ انتقام اس سے کہیں بڑا ہے۔۔۔"

مقدس نے کڑوا سچ بولا تھا۔۔۔۔

"اس کے منہ سے راز اگلوانے کے لیے۔۔۔ ثبوتوں تک رسائی حاصل کرنے کے لیے تمہیں اس کے ساتھ تعلقات قائم کرنے ہوں گے۔۔۔۔

یہ نزدیکی جو تم نے ابھی تک کی ہے، یہ کافی نہیں ہے۔۔۔۔وہ تمہیں گھر سے نکال رہا ہے۔۔۔۔

یہ اس کا پہلا وار ہے۔ تم اگر نکلی تو تم ہمیشہ کے لیے اس کے سسٹم سے باہر ہو جاؤ گی۔۔۔۔۔"

مقدس جو کہہ رہی تھی۔۔۔ شبرہ کے جسم سے جان نکلنے لگی تھی۔۔۔اس کے ہاتھ پیر پھولنے لگے تھے۔۔۔

اس کا دل اتنے زور زور سے دھڑک رہا تھا۔۔ جیسے ابھی پسلیاں توڑ کر باہر آن ٹھہرے گا۔۔۔

شبرہ نے غصے میں آکر فون کو دیوار پر مارنا چاہا تھا۔۔۔ مگر وہ رک گئی تھی۔۔۔ دوسری جانب سے مقدس نے پھر کبھی کہنا چاہا تھا۔۔۔۔۔۔۔

مگر شبرہ کے غصے کی شدت دیکھ وہ خاموش ہو گئی تھی۔۔۔

"تم مجھے کیا مشورہ دے رہی ہو؟ میں کوئی بازاری عورت نہیں ہوں جو۔۔۔"

شبرہ کے لہجے میں نمی گھل گئی تھی۔۔۔وہ اب تک جو کرتی آرہی تھی۔۔۔اس پر بھی اس کا دل اس ملامت کرتا تھا۔۔۔

مقدس تو اسے۔۔۔اس سے بھی کہیں زیادہ کرنے کو کہہ رہی تھی۔۔۔

جو سوچ کر ہی اس کے رونگٹے کھڑے ہو گئے تھے۔۔۔

"میں تمہاری بہن ہوں شبرہ۔۔۔"

مقدس نے بات کاٹتے ہوئے کہا۔۔۔اس کی آواز میں اب ایک عجیب سی ٹھنڈک تھی۔۔۔

"میں تمہیں کوئی غلط مشورہ نہیں دوں گی۔۔۔ تمہیں کوئی گناہ کرنے کو نہیں کہہ رہی۔۔۔۔ تم اس سے نکاح کر سکتی ہو۔۔۔۔ پھر اس کے مرنے کے بعد تو تم ویسے بھی اس رشتے سے آزاد ہو جاؤ گی۔۔۔"

کمرے میں سناٹا چھا گیا تھا۔۔۔ شبرہ کو لگا جیسے اس کا دم نکل جائے گا۔۔۔۔

اس کی سانسیں تھمنے لگی تھیں اس سوچ کے ساتھ بھی۔۔۔۔

"نکاح؟ تم پاگل ہو گئی ہو؟ اس قاتل سے نکاح؟ جس نے ہمارے باپ کو مارا؟ جس نے ہمارے گھر کو برباد کیا؟ تم مجھے اس کے نکاح میں جانے کا کہہ رہی ہو؟"

شبرہ کو مقدس پر غصہ آنے لگا تھا۔۔۔ یہ کیسے مشورے دے رہی تھی وہ اسے۔۔

"یہ نکاح گھر بسانے کے لیے نہیں ہو گا، یہ ایک معاہدہ ہو گا۔" مقدس نے بغیر کسی جذبات کے سمجھایا تھا۔۔۔

"انتقام کی خاطر ہم اپنی جان دے دیتے ہیں، اتنی سی قربانی تو دے سکتی ہو نا تم؟ اور سنو۔۔۔ منصور یہ سب جانتا ہے۔۔۔ اسے اس پر

کوئی اعتراض نہیں ہو گا۔ وہ تمہیں اس کے بعد بھی قبول کر لے گا۔۔۔

تم جانتی ہو وہ تم سے کتنی محبت کرتا ہے۔۔۔ وہ اس مشن کی خاطر اپنی جان دینے کو تیار ہے تو کیا وہ تمہاری عزت کی قربانی برداشت نہیں کرے گا؟

وہ تمہیں ہر حال میں قبول کر لے گا۔۔۔

تم جذبات میں مت بہو، ٹھنڈے دماغ سے سوچو۔ قربانیاں تو دینی پڑتی ہیں۔۔۔

تم اسے مجبور کرو، اپنی اداؤں سے، اپنی معصومیت سے، اسے اس نکاح پر مجبور کرو، اور پھر دیکھنا، تم اس کے اتنے قریب ہو جاؤ گی کہ وہ تمہارے آگے سب کچھ ہار جائے گا۔۔۔۔۔۔"

شبرہ کا دماغ ماؤف ہو گیا تھا۔۔۔

وہ فرش پر بیٹھ گئی۔۔۔ سر کو گھٹنوں میں چھپا لیا تھا۔۔۔

کیا یہ وہی مقدس تھی جس کے ساتھ وہ پلی بڑھی تھی؟ یا انتقام نے سب کو بدل دیا تھا؟

ایک طرف منصور تھا۔۔۔ جس کی زندگی کا چراغ بجھ رہا تھا، اور دوسری طرف سمعان گردیزی۔۔۔

وہ درندہ جس کے پاس وہ قید تھی۔۔۔جو اس کے گینگ پر ظلم پر ظلم ڈھائے جارہا تھا۔۔۔

"وہ بہت خطرناک ہے مقدس۔۔۔"

شبرہ کی آواز لرز رہی تھی۔۔۔۔

"اگر اسے ذرا سی بھی بھنک پڑی کہ میں اس کے ساتھ یہ کھیل کھیل رہی ہوں۔۔۔تو وہ مجھے مارنے میں ایک سیکنڈ بھی نہیں لگائے گا۔۔۔"

شبرہ نے مقدس کے سامنے وہ خدشہ رکھا تھا جس کی اسے پرواہ نہیں تھی۔۔

اسے اگر موت کو ڈر ہوتا تو وہ یہاں کبھی نہیں آتی۔۔۔ڈر تو اسے کسی اور بات کا تھا۔۔۔

ایک انجانا خوف پورے وجود میں سرایت کیے ہوئے تھا۔۔۔

"ڈر کو طاقت بناؤ شبرہ۔"

مقدس بس دور بیٹھ کر تسلیاں دے رہی تھی۔۔اس کے درد کو نہیں سمجھ پا رہی تھی۔۔۔

"تم نے ہی تو بتایا تھا منصور کو۔۔۔کہ وہ جتنا خطرناک ہے۔۔۔اتنا ہی ٹوٹا ہوا ہے۔۔۔۔

وہ عورتوں سے نفرت کرتا ہے نین وہ انہیں دھوکے باز سمجھتا ہے۔ منن تم اس کے اسی زخم پر وقتی مرہم رکھو۔۔۔ اسے یہ محسوس کراؤ کہ تم اس کی زندگی کا وہ سکون ہو جو اسے کہیں نہیں ملا۔۔۔

جب وہ تم پر اعتبار کر لے گا، جب وہ تمہیں اپنی زندگی کا حصہ بنا لے گا۔۔۔ تب۔۔۔ تب تم اسے ایسا تباہ کرنا کہ وہ زندگی بھر یاد رکھے۔۔۔"

مقدس بول رہی تھی۔۔۔

شبرہ کی آنکھیں چھت پر جمی تھیں۔۔۔

ایک طرف انتقام کی آگ تھی، دوسری طرف خوف کا

اندھیرا۔۔۔

اسے لگا جیسے وہ کسی گہری کھائی کے دہانے پر کھڑی ہے۔۔۔

سمعان گردیزی۔۔۔وہ شخص جو اس کے اپنوں کو قاتل

تھا۔۔۔۔

سب اسے اسی شخص کے ساتھ ایک ہی چھت تلے، نکاح کے

بندھن میں بندھنے کا سوچنا تھا۔۔۔

یہ خیال اسے اندر تک ہلا گیا، مگر منصور کی وہ حالت، وہ مرتا ہوا

منصور، اسے مجبور کر رہا تھا۔۔۔

"میں۔۔۔میں یہ سب کیسے کروں گی؟"

اس نے بمشکل الفاظ ادا کیے تھے۔۔۔۔

"بس پہلا قدم اٹھاؤ۔۔۔۔۔کل صبح۔اسے اپنے کمرے میں بلاؤ یا خود جاؤ۔اسے احساس دلاؤ کہ تم اس کی بیٹی کے لیے اور اس کے لیے کتنی ضروری ہو۔۔۔۔

اس کے گھر والوں کو انوالو کرو۔۔۔۔

نکاح کے لیے مجبور کرنا تمہارا کام ہے، تم اتنی حسین ہو کہ کوئی بھی مرد تمہیں انکار نہیں کر سکتا۔۔۔۔"

مقدس نے آگے اسے ایک پلان بتایا تھا۔۔۔جو سنتے شبرہ کا چہرا مارے شرم کے سرخ ہو گیا تھا۔۔۔۔

اس کے کانوں کی لوح تک سرخ ہو گئی تھی۔۔۔

کال کٹ گئی تھی۔۔۔۔

شبرہ خاموش بیٹھی رہی تھی۔۔۔۔فون اس کے ہاتھ سے چھوٹ کر قالین پر گر گیا تھا۔۔۔نن

اسے ایسا محسوس ہوا جیسے وہ اپنی روح کا سودا کر چکی ہے۔۔۔۔۔اس نے آئینے میں اپنا عکس دیکھا تھا۔۔۔

اس کی آنکھوں میں اب ایک عجیب سی ویرانی تھی۔۔۔وہ جانتی تھی کہ یہ راستہ کتنا کانٹوں بھرا ہے، مگر اس کے پاس کوئی اور آپشن بھی نہیں تھا۔۔۔

اسے سمعان سے ڈر بھی لگ رہا تھا۔۔۔

کیونکہ وہ جانتی تھی کہ اس کی آنکھیں جھوٹ نہیں دیکھ سکتیں۔۔۔

اگر ذرا سی بھی غلطی ہوئی۔۔۔تو اس کی گردن سمعان کی آہنی گرفت میں ہو گی۔۔۔

مگر انتقام۔۔۔انتقام کا جذبہ اس کے تمام خوفوں پر حاوی ہو رہا تھا۔۔۔

اس نے مٹھی بھینچی اور ایک گہرا سانس لیا تھا۔۔

"اگر یہی راستہ ہے سمعان گردیزی۔۔۔تو میں اسی پر چلوں گی۔۔۔تم نے مجھے اپنی زندگی میں جگہ دی ہے۔۔۔اب دیکھنا میں تمہاری اس زندگی کو کیسے جہنم بناتی ہوں۔۔۔"

وہ جانتی تھی کہ سمعان کا دل پتھر کا ہے۔۔۔

مگر وہ یہ بھی جانتی تھی کہ ہر پتھر کے پیچھے کوئی نہ کوئی چھپی ہوئی دراڑ ہوتی ہے۔۔۔

اور وہ اسی دراڑ کو ڈھونڈ کر اس کے اندر اترے گی۔۔۔

چاہے اس کے لیے اسے اپنی عزتِ نفس، اپنے جذبات، اور اپنی پوری زندگی داؤ پر کیوں نہ لگانی پڑے۔۔۔

وہ اب پیچھے نہیں ہٹنے والی تھی۔۔۔

اس رات اسے نیند نہیں آئی۔۔۔

وہ بستر پر کروٹیں بدلتی رہی، اور ہر کروٹ کے ساتھ اسے سمعان کا وہ سرد، گہرا چہرہ نظر آتا رہا تھا۔۔۔

کیا وہ واقعی یہ سب کر سکے گی؟ کیا وہ اس شخص کے سامنے "نکاح" کا مطالبہ رکھ سکے گی؟

یہ سوچ کر ہی اس کا وجود کانپ جاتا تھا۔۔۔

مگر اسے منصور کے لیے یہ کرنا تھا۔۔۔ اسے اپنے باپ کے خون کا بدلہ لینا تھا۔۔۔

اور اس کے لیے، اس کے پاس اب کوئی اور راستہ نہیں بچا تھا۔

وہ کمرے کی کھڑکی کے پاس جا کھڑی ہوئی تھی۔۔۔

باہر چاندنی رات تھی۔۔۔ خاموش اور پر سکون۔۔۔

پورچ میں سمعان کی گاڑی کھڑی تھی۔۔۔

وہ جانتی تھی کہ کل کا سورج اس کی زندگی میں ایک طوفان لے کر آئے گا۔۔۔

اور اس طوفان میں یا تو وہ سمعان کو بہا لے جائے گی، یا خود اس میں ڈوب کر ختم ہو جائے گی۔۔۔

اس نے ایک بار پھر آسمان کی طرف دیکھا تھا۔۔۔

"اے اللہ! اگر میرا مقصد حق پر ہے، تو مجھے اس درندے کے شر سے محفوظ رکھنا۔۔۔ میری اس سے حفاظت کرنا اور مجھے میرے مقصد میں کامیابی بخشنا۔۔۔

میرے بابا اور بھائی بے قصور تھے۔۔۔اس نے انہیں ملک دشمن کہہ کر مار ڈالا۔۔اس شخص کا غرور ضرور توڑوں گی میں۔۔۔"

وہ سرگوشی کرتی ہوئی واپس بستر پر آگئی تھی۔۔۔۔

اب اس کے دل میں نفرت کی جگہ ایک سرد انتقامی خاموشی نے لے لی تھی۔۔۔

کل صبح وہ سمعان کے کمرے میں جانے والی تھی۔۔۔ایک ایسے ارادے کے ساتھ جو سمعان کی پوری سلطنت کو ہلا کر رکھ دینے والا تھا۔۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

بنگلے کے لان میں صبح کے وقت ایک دھیمی سی دھوپ پھیلی ہوئی تھی۔۔۔

مگر اندر لاؤنج کی فضا میں ایک عجیب سی خاموشی تھی۔۔۔ شبرہ قالین پر بیٹھی عنایہ کے ساتھ کھیل رہی تھی۔۔۔۔

لیکن اس کا ذہن کہیں اور بھٹک رہا تھا۔۔۔۔ عنایہ اب اس سے تھوڑی بہت باتیں کرتی تھی۔۔ اس کی میٹھی آواز اور نرم الفاظ دل کو چھو جاتے تھے۔۔۔

وہ بہت پیارا بولتی تھی۔۔۔ وہ اسے اب بھی ماما بول جاتی تھی۔۔۔

جس سے اسے شبرہ کے ساتھ ساتھ سمعان نے بھی ٹوکا تھا۔۔۔

مگر وہ پھر بھی یہی لفظ بولتی تھی۔۔۔ کیونکہ اسے جو پیار اپنی سگی ماں سے بھی نہیں ملا تھا۔۔۔

وہ پیار شبرہ سے ملا تھا۔۔۔ اسی خاطر وہ شبرہ سے بہت زیادہ اٹیچ ہو گئی تھی۔۔۔

مگر شبرہ کا دھیان اس وقت اس پر نہیں اس کے باپ پر تھا۔۔۔

جو معمول سے ہٹ کر آج صبح فجر کے ٹائم پر ہی ایک بھاری فائل اٹھائے، فل یونیفارم میں ملبوس انتہائی سرد اور مغرور انداز میں گھر سے نکلا تھا۔۔۔

اس کا وہ مغرور لہجہ ،وہ چلنے کا انداز اور اس کی آنکھوں میں موجود ٹھنڈک شبرہ کے اعصاب کو اب بھی جھنجھوڑ رہی تھی۔۔۔

نجانے اب کس کو ختم کرنے کے ارادے سے گیا تھا وہ۔۔۔

وہ سوچ رہی تھی کہ کل رات سمعان کے ساتھ جو ہوا، اس کے بعد اب اسے اپنی حکمتِ عملی کیسے ترتیب دینی ہے۔اسے اب وہ 'نکاح' والا قدم اٹھانا ہی تھا۔۔

چاہے وہ کتنا ہی خطرناک کیوں نہ ہو۔۔۔۔۔

پوری رات مقدس کے الفاظ اس کے کانوں میں گونجتے رہے تھے۔۔۔وہ ایک لمحے کے لیے بھی سو نہیں پائی تھی۔۔۔

اس کو سمجھ نہیں آرہا تھا کہ وہ نکاح والی بات کیسے کرے۔۔۔یہ کوئی چھوٹی بات نہیں تھی۔۔۔

اس شخص کے سامنے تو وہ نارمل بات کہتے ہوئے بھی گھبرا جاتی تھی۔۔۔

اپنی سوچوں کی اسی کشمکش میں وہ عنایہ کے ساتھ لکڑی کے بلاکس جوڑنے کی کوشش کر رہی تھی کہ گھر کے کونے میں رکھے لینڈ لائن فون کی گھنٹی بج اٹھی تھی۔۔۔

اس کی تیز اور مسلسل آواز نے کمرے کے سکوت کو چیر دیا تھا۔۔۔شبرہ نے اٹھ کر فون اٹھایا۔۔۔

"شبرہ؟ بیٹا، کیا سمعان گھر پر ہے؟"

دوسری طرف سے نرگس بیگم کی گھبرائی ہوئی اور کانپتی آواز آئی تھی۔۔۔

شبرہ کو ان کے لہجے سے وہ بہت پریشان اور گھبرائی ہوئی سی لگی تھیں۔۔۔

"نہیں۔۔۔ سمعان سر تو صبح ہی آفس نکل گئے تھے۔۔۔۔ سب ٹھیک تو ہے؟ آپ بہت پریشان لگ رہی ہیں۔"

اس نے اپنے لہجے میں ان کے لیے فکر سموئی تھی۔۔۔

"اوہ خدایا۔۔۔وہ میری کال کیوں نہیں اٹھا رہا؟"

نرگس بیگم کی فکر بڑھ گئی تھی۔۔۔

"پتا نہیں۔۔۔میں اس بارے میں تو کچھ نہیں کہہ سکتی۔۔۔سب خیریت تو ہے وہاں۔۔۔"

اس نے دل میں تو یہی دعا کی تھی کہ اس شخص کی زندگی میں بالکل بھی خیریت نہ ہو۔۔۔

"نہیں خیریت تو بالکل بھی نہیں ہے۔۔۔

حویلی میں نجانے یہ بات کیسے پہنچ گئی ہے کہ سمعان کے پاس اس کے گھر میں کوئی لڑکی رہ رہی ہے۔۔۔ایک ایسی لڑکی جس سے اس نے خفیہ نکاح کر رکھا ہے۔۔۔۔"

شبرہ کا دل ایک لمحے کے لیے دھڑکنا بھول گیا۔اس کا گلا خشک ہو گیا تھا۔۔ مگر اس نے خود کو سنبھالا تھا۔۔۔

اسے لگا تھا شاید اس کا اللہ بھی اس کے ساتھ تھا۔۔۔

"کیا۔۔۔کیا مطلب؟کون سی لڑکی؟؟؟"

اس نے حیرانی کا اظہار کرتے پوچھا تھا۔۔۔وہ انجان بننے کا ناٹک کر رہی تھی۔۔۔

"بیٹا، وہ تم ہی ہو۔۔۔"

نرگس بیگم کی آواز بہت مدھم تھی۔۔۔وہ اپنے بھتیجے کے لیے فکرمند تھیں۔۔

شاید وہ یہ بات کسی کے سامنے نہیں لانا چاہتا تھا۔۔اور بہت غلط انداز میں سامنے آگئی تھی۔۔۔

گھر میں اور بھی خواتین ملازمین تھیں۔۔۔مگر اس کا شمار ان ملازمین میں نہیں ہوتا تھا۔۔

نہ وہ دیکھنے میں ملازمہ لگتی تھی۔۔۔اس کا غیر معمولی حسن۔۔۔

اس کا گھر کے اندر ہی الگ کمرے میں رہنا۔۔

بہت سی ایسی باتیں تھیں جو اس کو ایس پی سمعان کی زندگی میں مشکوک بناتی تھیں۔۔۔۔

"یہ خبر جنگل کی آگ کی طرح خاندان میں پھیلی ہے کہ ایس پی سمعان گردیزی نے خفیہ طور پر شادی کرلی ہے۔۔۔۔

اس کے بابا جان اور اماں جان اب اس بات پر بضد ہیں کہ وہ آج شام خود یہاں آئیں گے اور حقیقت جانیں گے۔۔۔

وہ یہ برداشت نہیں کرسکتے کہ ان کا بیٹا ان سے کچھ چھپائے، اور اگر واقعی تم وہاں ہو، تو وہ اس چیز کو تسلیم کروانے کے لیے یہاں آرہے ہیں۔۔۔۔"

شبرہ کا دماغ تیزی سے چلنے لگا تھا۔۔۔

یہ خبر۔۔۔ یہ خبر تو ایک بہت بڑا موقع تھی۔ اس نے فوراً اپنی آواز میں گھبراہٹ گھول لی تھی۔۔۔

"یہ تو بہت برا ہوا ہے۔۔۔ ایسا نہیں ہونا چاہیے تھا۔۔۔ یہ تو غلط فہمی ہی ہے۔۔۔ اور اگر وہ لوگ یہاں آئے اور انہوں نے مجھے دیکھ لیا تو۔۔

وہ تو اس افواہ کو سچ مان لیں گے۔۔۔"

اس نے مصنوعی پریشانی کا اظہار کیا تھا۔۔۔

"اسی لیے تو میں تمہیں کال کر رہی ہوں۔۔۔۔ کہ کسی طرح سے سمعان سے رابطہ کرو۔۔۔وہ اس معاملے کو سنبھال لے گا۔۔۔"

نرگس بیگم نے اس کی پریشانی بھانپ لی تھی۔۔۔انہیں تو وہ معصوم لڑکی پہلے دن سے پسند تھی۔۔۔

وہ یہی چاہتی تھیں۔۔۔ مگر سمعان اس کے خلاف تھا اور وہ ہر معاملے میں اس کے ساتھ ہوتی تھیں۔۔۔

"سمعان تو کسی کی نہیں سنتا۔۔۔وہ اپنی ضد کا پکا ہے۔۔۔ لیکن بیٹا، اس پوری دنیا میں سمعان اگر کسی ایک انسان کی عزت کرتا ہے۔۔ کسی ایک کے سامنے سر جھکاتا ہے۔۔۔

تو وہ اس کے بابا جان ہیں۔۔۔ وہ اپنے والد کو کبھی دکھ نہیں دے سکتا۔۔۔

اگر آج شام بابا جان نے اسے حکم دیا کہ وہ اس نکاح کو سب کے سامنے قبول کرے۔۔۔ تو سمعان شاید انکار نہ کر سکے۔ میں تو یہ ہی چاہتی ہوں کہ تم دونوں کا یہ رشتہ حلال ہو جائے اور تم اس گھر میں عزت سے رہ سکو۔۔۔

میری عنایہ کی زندگی سے ماں کی کمی دور ہو جائے۔۔

مگر سمعان سنتا ہی نہیں ہے۔۔۔ اسے یہ رشتہ منظور نہیں ہے۔۔۔

وہ کم بخت خود تو اپنی دنیا میں مگن ہے۔۔۔ مگر میرے سمعان کی زندگی برباد کر دی اس نے۔۔۔

اللہ اسے کبھی خوش نہیں رکھے گا۔۔۔ سننے میں تو آرہا ہے کہ میرے سمعان کو چھوڑ کر ذلیل ہی ہو رہی ہے وہ۔۔

بس اس سے پہلے کہ وہ دوبارہ سمعان کی جانب لوٹے۔۔۔ اس کے سامنے مظلوم بن جائے۔۔۔

ہم سب گھر والے تو یہی چاہتے ہیں کہ سمعان کی زندگی میں اس سے پہلے کوئی اور آجائے۔۔"

شبرہ نے ایک گہرا سانس لیا تھا۔۔اس کی آنکھوں میں انتقام کی ایک نئی چمک پیدا ہو گئی تھی۔۔۔

یہ وہ دروازہ تھا جو خود بخود اس کے لیے کھل گیا تھا۔۔

اگر وہ اس وقت سمعان کے بابا جان کو متاثر کر سکے، تو سمعان کو مجبوراً اسے اپنے نکاح میں لینا پڑے گا۔اور نکاح۔۔نکاح ہی تو وہ پہلا قدم تھا جو اسے سمعان کی زندگی اور اس کے رازوں تک پہنچا سکتا تھا۔۔۔

"لیکن آنٹی۔۔۔"

شبرہ نے اپنے مخصوص بناوٹی لہجے میں۔۔۔ گھبرائے ہوئے انداز

میں پوچھا تھا۔۔۔

"سمعان کو اس سب کا پتا ہے کہ اس کے والدین آرہے ہیں؟"

اس کے لہجے میں مصنوعی فکر تھی۔۔۔

"نہیں بیٹا وہ فون نہیں اٹھا رہا۔۔۔ تم پلیز اسے کسی طرح میسج کر

دو۔۔۔ یا اگر وہ گھر آئے تو اسے لازمی بتانا۔۔۔

یہ بہت ضروری ہے۔۔۔"

وہ اسے بار بار کہہ رہی تھیں۔۔۔

"جی۔۔۔جی آنٹی۔۔۔میں کوشش کروں گی۔۔۔"

شبرہ نے فون رکھا اور واپس صوفے پر بیٹھ گئی تھی۔۔۔

اس کا دل اس وقت بہت تیز رفتاری سے دھڑک رہا تھا۔۔۔۔

وہ جو کل تک سوچ رہی تھی کہ وہ سمعان کے قریب کیسے

جائے۔۔۔

آج قسمت نے اسے خود اس کے گھر کی دہلیز پر لا کھڑا کیا تھا۔۔۔

اسے بہت زیادہ ڈر لگ رہا تھا۔۔۔

سمعان گردیزی کوئی عام انسان نہیں تھا۔۔۔

اگر اس نے بھانپ لیا کہ یہ سب ایک سازش ہے۔۔ تو وہ اسے چھوڑے گا نہیں۔۔۔

وہ اٹھی اور آئینے کے سامنے جا کھڑی ہوئی تھی۔۔۔ اس کے چہرے کی رنگت زرد تھی۔۔۔

مگر آنکھوں میں ایک عزم تھا۔۔۔۔

"نکاح۔۔۔"

اس نے اپنے آپ سے سرگوشی کی تھی۔۔۔۔

"اگر یہی وہ راستہ ہے جو مجھے اس کے دل تک لے جائے گا۔۔۔تو میں یہ بھی کرلوں گی۔۔۔۔

سمعان گردیزی، تم نے مجھے نکالنے کا سوچا تھا۔۔۔اب دیکھنا تمہارے اپنے والدین ہی مجھے تمہاری زندگی کا حصہ بنا دیں گے۔۔۔۔"

وہ واپس لاؤنج میں آئی۔۔۔

عنایہ کو پیار سے گود میں اٹھایا اور کھڑکی کے پاس جا کر کھڑی ہو گئی تھی۔۔۔۔

سورج ڈھل رہا تھا۔۔۔اور ہر گزرتا لمحہ اسے اس طوفان کے قریب لا رہا تھا جو شام کو آنے والا تھا۔۔۔

اس نے اپنی مٹھی بند کی تھی۔۔۔۔اسے اب خوف نہیں تھا، اب صرف ایک ٹھنڈا، حساب کتاب کرنے والا عزم تھا۔۔۔۔

وہ اب سمعان کی ملازمہ نہیں، بلکہ اس کی زندگی میں داخل ہونے والی ایک ان دیکھی آفت بننے جا رہی تھی۔

"عنایہ، تمہارے بابا کو اب مجھے قبول کرنا ہی پڑے گا۔۔۔اور اپنی زندگی کی بربادی کا آغاز بھی کرنا پڑے گا۔۔۔"

اس نے عنایہ کے بالوں کو چوما اور ایک سرد سانس لی تھی۔۔۔

اس کا ذہن اب ان تمام باتوں پر کام کر رہا تھا جو اسے سمعان کے سامنے کرنی تھیں۔۔۔

اسے معصوم بننا تھا، لاچار دکھنا تھا، اور اس طرح پیش آنا تھا کہ سمعان کے والدین اسے اس گھر کا حصہ سمجھنے پر مجبور ہو جائیں۔۔۔۔

یہ ڈرامہ اب ایک ایسے موڑ پر تھا جہاں اگر ایک بھی غلطی ہوئی، تو پردہ گر جانا تھا اور اس کے ساتھ ہی اس کی جان بھی۔۔۔۔۔

لیکن شبرہ دستگیر اب پیچھے ہٹنے والی نہیں تھی۔ آج کی شام فیصلہ کن تھی۔۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

شام کا سورج ڈھل چکا تھا اور آسمان پر گہرے سرخ اور سیاہ رنگوں کا ایک ایسا امتزاج تھا جیسے کوئی خون آلود پردہ کائنات پر تن گیا ہو۔۔۔

ایس پی سمعان گردیزی کے بنگلے کے لان میں موجود خاموشی ہوا کے بوجھل پن میں اضافہ کر رہی تھی۔۔۔

شبرہ لان میں ٹہل رہی تھی، اس کے دل کی دھڑکنیں وقت کے ساتھ ساتھ بے ترتیب ہوتی جا رہی تھیں۔۔۔

اس کا دماغ ایک شطرنج کے بورڈ کی طرح کام کر رہا تھا جہاں ہر چال جان لیوا ثابت ہو سکتی تھی۔۔۔

نرگس بیگم کی کال کے بعد۔۔۔ شبرہ پر ایک عجیب سا سحر طاری تھا۔۔۔

اس نے سمعان گردیزی کو ایک بار بھی کال کرنے کی کوشش نہیں کی تھی۔۔۔ کیونکہ وہ اسے بتانا ہی نہیں چاہتی تھی۔۔

وہ تو اس موقع سے فایدہ اٹھانا چاہتی تھی۔۔۔

وہ اندر سے خوفزدہ بھی تھی۔۔۔ اگر سمعان گردیزی کو زرا سا بھی شک ہو گیا۔۔۔

یا آج اس کا پلان کامیاب نہ ہوا تو کیا ہو گا۔۔۔

اسے معلوم تھا کہ آج کی شام یا تو اسے سمعان گردیزی کے گھر سے نکال دے گی۔۔۔ یا پھر ہمیشہ کے لیے اسی کا حصہ بنا دے گی۔۔۔

اس کے دل کی حالت غیر تھی۔۔۔ مقدس سے اس کی دوبارہ کوئی بات نہیں ہوئی تھی۔۔

شبرہ کے پوچھنے پر اس کا بس یہی میسج آیا تھا کہ منصور کی حالت اب پہلے سے بہتر ہے۔۔ مگر ابھی وہ ہوش میں نہیں آیا۔۔۔

وہ جیسے ہی ہوش میں آئے گا۔۔۔ اس سے ضرور بات کروائے گی۔۔۔ شبرہ کو منصور کے حوالے سے کچھ تسلی ہوئی تھی۔۔۔۔

اب وہ کافی حد تک مطمئین تھی۔۔۔

وہ کمرے میں واپس آئی تو عنایہ گہری نیند سو رہی تھی۔۔۔۔ شبرہ کھڑکی کے پاس جا کر کھڑی ہو گئی اور باہر کے تاریک راستے کو تکنے لگی تھی۔۔۔۔

تبھی اسے گیٹ پر گاڑی کا ہارن سنائی دیا تھا۔۔۔وہ اب اس شخص کی ہر شے کو پہچانتی تھی۔۔۔

وہ سمعان گردیزی کی گاڑی تھی۔۔۔۔

اس کا دل سینے میں زور سے اچھلا تھا۔۔۔۔۔وہ تیزی سے لاؤنج کی طرف بڑھی تھی۔۔۔

اسے آج چھپ کر کمرے میں نہیں بیٹھنا تھا۔۔۔اپنے پلان پر عمل پیرا ہونا تھا۔۔۔اس کا دل بہت تیزی سے دھڑک رہا تھا۔۔۔

ٹانگوں پر کپکپی طاری تھی۔۔۔

مگر اس نے اپنے آپ کو مضبوط رکھنے کی کوشش کی تھی۔۔۔

سمعان گردیزی اندر داخل ہوا تھا۔۔۔۔

شبرہ سیڑھیاں اتر رہی تھی۔۔۔اس کی نگاہیں سمعان گردیزی پر ٹھہر گئی تھیں۔۔

وہ عام دنوں کی طرح پولیس کے یونیفارم میں نہیں تھا۔۔۔ بلکہ مکمل سیاہ لباس میں ملبوس تھا۔۔۔۔۔

اس کا کسرتی وجود اس لباس میں مزید نمایاں لگ رہا تھا۔۔۔

لیکن اس کا حلیہ کچھ بکھرا ہوا تھا۔۔۔۔۔

وہ اپنی مخصوص متوازن چال چل رہا تھا۔۔۔ مگر زرا سا غور کرنے پر شبرہ کو اس کے بازو پر بندی پٹی نظر آئی تھی۔۔۔۔

اس پر خون کے دھبے واضح تھے۔۔۔۔

شبرہ کی رگوں میں دوڑتے خون میں ایک عجیب سی خنکی محسوس ہوئی۔۔۔۔

وہ دیکھ کر ہی سمجھ گئی تھی کہ اسے بازو پر گولی لگی ہے۔۔۔۔۔ شبرہ کی آنکھوں میں روشنی آن ٹھہری تھی۔۔۔

یہ وہی بازو تھا۔۔۔ وہی جسم تھا جس نے اس کے اپنوں پر گولیاں برسائی تھیں۔۔۔۔

اسے اندر ہی اندر ایک بے پناہ راحت محسوس ہوئی کہ آخر کار اس درندے کو بھی چوٹ لگی ہے۔۔۔۔

لیکن اس کا چہرہ۔۔۔اس کا چہرہ فوری طور پر ایک تشویش زدہ اور خوفزدہ ماسک اوڑھ چکا تھا۔۔۔

آنکھوں میں فوراً سے نمی آن ٹھہری تھی۔۔۔اس شخص پر اب یہ ظاہر بھی تو کرنا تھا کہ اسے بہت فکر تھی اس کی۔۔۔

"س۔۔۔سر۔۔۔"

شبرہ نے لرزتی ہوئی آواز میں اسے پکارا اور اس کی طرف دوڑی تھی۔۔۔۔

سمعان نے نگاہیں اٹھا کر اسے دیکھا تھا۔۔۔

جو بہت زیادہ پریشان لگ رہی تھی۔۔۔ان حسین آنکھوں کی نمی

اس کے لیے تھی۔۔۔وہ حیران ہوا تھا۔۔۔

مگر پھر فوری وہ لرزتا کانپتا نازک وجود نظر انداز کرتا وہ صوفے پر

آن بیٹھا تھا۔۔۔۔

اس نے اپنے ہونٹ بھینچ رکھے تھے۔۔۔ آنکھوں میں وہی پرانی

سردی اور سختی تھی۔۔۔۔

اس نے شبرہ کی جانب دیکھا۔۔۔اس کی نظریں ایسی تھیں جیسے کسی

کی روح کو چیر کر رکھ دیں۔۔۔

شبرہ اندر تک کانپ جاتی تھی ان بھوری مقناطیسی نگاہوں کے وار

سے۔۔۔

"کیا ہوا آپ کو؟"

شبرہ نے اس کے زخم کے قریب آ کر پریشانی سے پوچھا تھا۔۔۔

"یہ۔۔۔ یہ خون؟ آپ زخمی ہیں؟"

اس کی آواز کانپ رہی تھی۔۔۔ وہ اس سے بہت کم فاصلے پر آن

کھڑی ہوئی تھی۔۔۔

اس کے وجود سے اٹھتی مہک سمعان گردیزی کو لپیٹ میں لے گئی تھی۔۔۔وہ شاید اپنی تھوڑی دیر پہلی نہائی تھی۔۔

اس کا سراپا نم آلود تھا۔۔

اور گیلے بال بھی کمر پر بکھرے ہوئے تھے۔۔۔

سمعان گردیزی کی کنپٹی کی رگیں تن گئی تھیں۔۔۔یہ لڑکی چاہتی کیا تھی اس سے۔۔۔

"کچھ نہیں ہوا۔۔۔بس ایک معمولی سا حادثہ تھا۔۔۔"

سمعان نے سرد لہجے میں کہا تھا۔ اسے اپنے زخم دکھانا اور اپنا درد دوسروں کے سامنے عیاں کرنا پسند نہیں تھا۔۔۔

یہی وجہ تھی کہ وہ اس لڑکی کے الجھے بکھرے حلیے سے بے اختیار نگاہیں چراتا سرد مہری برت گیا تھا۔۔۔

شبرہ اس کی اکڑ دیکھ کر اندر سے جل اٹھی تھی۔۔۔

یہ کیسا انسان تھا؟ اتنی تکلیف میں بھی، اتنی بے حسی؟ اس نے دل میں مقدس کو کوسا کہ وہ اسے اس شخص سے محبت کا کھیل کھیلنے کا مشورہ دے رہی ہے۔۔۔

جس کے اندر شاید دل نام کی کوئی چیز ہی نہیں ہے۔۔۔۔

لیکن اسے تو اب اس پتھر سے سر ٹکرانا ہی تھا۔۔۔

سمعان نے اپنا موبائل جیب سے نکالا اور اسے آن کرنے کی کوشش کی تا کہ کچھ دیکھ سکے۔۔۔۔

مگر اس سے پہلے کہ وہ پاور بٹن پُش کرتا۔۔۔

شبرہ کو فوراً نرگس بیگم کا خیال آیا تھا۔۔۔ان کا پیغام کسی بھی صورت اس شخص تک نہیں پہنچنا چاہیے تھا۔۔۔

شبرہ نے فوراً آگے بڑھ کر اس کے ہاتھ سے موبائل پکڑ لیا تھا۔۔۔

ایسا کرنے میں اسے کتنی ہمت جٹانا پڑی تھی۔۔۔ یہ وہی جانتی تھی۔۔۔

"آئم سوری۔۔۔۔ مم مگر آپ کو چوٹ لگی ہے۔۔۔"

اس کی اس حرکت پر اس شخص نے اسے جن قہر آلود نگاہوں سے دیکھا تھا۔۔

شبرہ کو لگا تھا کہ وہ اسے آنکھوں سے ہی قتل کر دے گا۔۔۔۔

اسی خاطر کانپتے لہجے میں اس نے وضاحت دینے کی کوشش کی تھی۔۔۔

"ایسی چوٹ پر زیادہ حرکت کرنا ٹھیک نہیں ہوتا۔۔۔ آپ کی بینڈ تج سے خون بہہ رہا ہے۔۔۔ زخم مزید خراب ہو جائے گا۔۔"

شبرہ کی آواز میں التجا تھی۔۔۔

مگر دل چاہ رہا تھا اس شخص کی نگاہوں سے بچنے کی خاطر زمین میں ہی سما جائے۔۔

"محترمہ۔۔"

اس نے طنزیہ انداز میں کہا تھا۔۔

"آپ میری اتنی فکر کیوں کر رہی ہیں؟ خیریت ہے؟ کل تک تو آپ مجھے دیکھ کر ایسے بھاگتی تھیں جیسے میں کوئی بلا ہوں۔۔۔ آج اچانک اتنا خیال؟

آپ کی طبیعت تو ٹھیک ہے۔۔۔؟"

وہ اپنی جگہ سے اٹھتا اس کے مقابل آن کھڑا ہوا تھا۔۔۔ اس کی آنکھوں میں اب بھی اس کی حرکت کی وجہ سے ناگواری تھی۔۔

اس کے اٹھ کر قریب آنے کے شبرہ کا دل حلق میں آگیا تھا۔۔۔

یہ شخص تو ہر چیز کو پکڑ لیتا تھا۔۔۔ وہ کیسے کامیاب ہو سکتی تھی اس کے آگے۔۔۔

وہ ایک منجھا ہوا کھلاڑی تھا۔۔ جسے دھوکا دینا اتنا آسان نہیں تھا۔۔

مگر شبرہ کے پاس بھی اس کا ایک ہتھیار موجود تھا۔۔۔اس پولیس والی کی تفتیش سے بچنے کی خاطر۔۔۔

اس نے فوراً آنکھوں میں آنسو بھر لی تھیں۔۔۔

اس کی آواز میں ایسی لرزش تھی جو سچی محسوس ہو رہی تھی۔۔۔۔

"میں۔۔۔میں نے پہلی بار کسی گولی کا زخم دیکھا ہے۔۔۔میں ڈر گئی تھی۔۔۔ مم میں نے ٹی وی پر دیکھا ہے کہ اکثر ایسے زخم موت کو سبب بنتے ہیں تو۔۔

آپ اپنا بازو ہلا رہے ۔۔۔ مم مجھے آپ کی فکر ہر گز نہیں ہے ۔۔

عنایہ کی فکر ہے ۔۔ وہ بہت معصوم ہے ۔۔۔ آپ کو کچھ ہوا تو وہ

اکیلی رہ جائے گی ۔۔۔"

وہ سر جھکائے بولتی ۔۔۔ معصومیت کی انتہا کر گئی تھی ۔۔۔

اس نے جھوٹ کا سہارا لیا تھا ۔۔۔ یہ جانتے ہوئے کہ عنایہ کا نام

اس کی سب سے بڑی کمزوری ہے ۔۔۔

سمعان کچھ پل کے لیے ساکت ہو گیا تھا ۔۔۔

اس لڑکی کا گلابی چہرا آنسوؤں سے بھیگ گیا تھا ۔۔ اگر سمعان

گردیزی منجھا ہوا کھلاڑی تھا تو وہ بھی اپنے کام میں ماہر تھی ۔۔۔

ایسے ہی تو ایک گینگسٹر کی جانشین قرار نہیں دی گئی تھی۔۔۔

سمعان نے شبرہ کی گھنی پلکوں پر اٹکتے ہوئے ان آنسوؤں کو دیکھا تھا۔۔۔

یہ لڑکی جسے اس نے ہمیشہ سے کچھ نہیں سمجھا تھا۔۔۔وہ اس کے لیے آنسو بہا رہی تھی۔۔۔

اس کا دل، جو پتھر کا تھا، ایک لمحے کے لیے دھڑکا تھا۔۔۔

وہ موبائل ٹیبل پر رکھ کر پیچھے کی طرف جھک گیا تھا۔۔۔

اس نے شبرہ کی بات مان لی تھی۔۔۔

شبرہ کی پہلی چھوٹی سی جیت تھی۔۔۔

وہ اس آنسوؤں سے تر چہرے سے نظریں چراتا ہوا اپنے کمرے کی

جانب بڑھ گیا تھا۔۔۔

اس نے سوچ لیا تھا اس لڑکی سے جتنا دور رہے اتنا بہترین تھا۔۔۔

جبکہ شبرہ وہاں کھڑی اسے دیکھتی رہی تھی۔۔۔

اس کی موجودگی کی تپش شبرہ کے اعصاب کو جھنجھوڑ رہی

تھی۔۔۔

کچھ دیر بعد شبرہ کچن میں گئی اور اس کے لیے سوپ بنانے لگی۔۔۔۔

اس کے ہاتھ کانپ رہے تھے۔۔۔

اسے معلوم تھا کہ اسے اب وہ کرنا ہے جس کے بعد واپسی کا کوئی راستہ نہیں ہوگا۔۔۔

سوپ کا پیالہ لے کر وہ سمعان کے کمرے کی طرف بڑھی تھی۔۔۔

اس کا دل لرز رہا تھا۔۔ وہ اپنے اب تک کے سب سے بڑے پلان پر عمل پیرا ہونے جا رہی تھی۔۔

اس نے آج پورا دن اسی بارے میں سوچا تھا۔۔۔ اس شخص کو مات دینے کا کوئی اور راستہ مل جائے۔۔۔

مگر پورا دن خود سے لڑتے، کرہتے اسے کوئی راہ دکھائی نہیں دی تھی۔۔۔ آخر کار مجبور ہو کر اس نے اسی پلان پر عمل درآمد کرنے کا فیصلہ کیا تھا۔۔۔

مگر اس کا دل اندر سے بے سکون تھا۔۔۔ شاید وہ جانتی تھی کہ یہ فیصلہ غلط تھا۔۔۔

وہ اپنی ذات کا بہت بڑا رسک لینے جا رہی تھی۔۔۔ مگر اتنے قریب پہنچ کر اب واپسی کا کوئی راستہ نہیں تھا۔۔۔

اس نے گہرا سانس لیا تھا اور اپنے آپ کو مضبوط ظاہر کرتی اپنے لڑکھڑاتے قدموں کو سنبھالتے آگے بڑھنے لگی تھی۔۔۔

جیسے ہی وہ کمرے کے قریب پہنچی۔۔۔۔ اسے باہر سے گاڑیوں کی آواز آئی تھی۔۔۔۔

اس کے دل کی دھڑکنیں تیز ہوئی تھیں۔۔۔ جان جیسے ہاتھوں سے نکل رہی تھی۔۔۔

وہ وقت آچکا تھا۔۔۔۔ گھر کے سب افراد پہنچ چکے تھے۔۔۔۔

شبرہ نے دل ہی دل میں اپنی کامیابی کہ دعا مانگی اور کمرے کے دروازے پر دستک دی تھی۔۔۔۔

جواب نہ آنے پر وہ اندر داخل ہوئی تھی۔۔۔

کمرے میں روشنی مدھم تھی۔ سمعان گردیزی بیڈ پر نیم دراز تھا۔۔۔

لمبا چوڑا مضبوط وجود۔۔۔ شبرہ کی ہتھیلیاں پسینے سے بھیگنے لگی تھیں۔۔۔۔

اس کا سر تکیے پر پڑا تھا۔۔۔ گھنے سیاہ بال ماتھے پر بکھرے ہوئے تھا۔۔۔ زخمی بازو پہلو میں پڑا تھا۔۔۔

دوسرا بازو سینے پر دھرا تھا۔۔۔ کسرتی سینے کی مضبوطی اتنے دور سے بھی واضح ہو رہی تھی۔۔۔

وہ دبے قدموں اس کے پاس آئی تھی۔۔۔۔

سائیڈ ٹیبل پر سوپ کا پیالہ رکھا تھا۔۔۔۔۔ اندازہ لگانے کی کوشش کر رہی تھی کہ وہ سو رہا ہے یا جاگ رہا ہے۔۔۔

اسے اس شخص سے ہر بات کی توقع تھی۔۔۔

کچھ دیر اسے سوتے ہوئے دیکھا تھا۔۔۔۔

ناچاہتے ہوئے بھی اس کی نگاہیں اس کے مغرور نقوش پر ٹھہر گئی تھیں۔۔۔

سوتے میں وہ اور زیادہ مغرور لگتا تھا۔۔۔

وہ اب بھی کسی یونانی دیوتا جیسا حسین لگ رہا تھا۔۔۔ لیکن اس کے چہرے پر پڑی تکلیف کی پرچھائیاں شبرہ کو بھی متاثر کر گئی تھیں۔۔۔۔

شبرہ کا دل مزید زور زور سے دھڑکنے لگا تھا۔۔۔

کمرے کی خاموش فضا میں اس کی دھڑکنیں شور مچا رہی تھیں۔۔۔

وہ کچھ دیر ایسے ہی کھڑی رہی تھی۔۔۔۔ نگاہیں اس شخص کے اوپر ٹکی ہوئی تھیں۔۔۔

اتنے غور سے اس نے اب تک منصور کو بھی نہیں دیکھا تھا۔۔

جتنا۔۔اس وقت خوف کے مارے وہ اس ایس پی کو تکے جا رہی

تھی۔۔۔

باہر سے قدموں کی آوازیں آنے لگی تھیں۔۔۔شاید نیچے موجود

ملازمہ نے اس کی ہدایت کے مطابق سمعان کے گھر والوں کو اس

کے گولی لگنے کے بارے میں بتا دیا تھا۔۔

اسی لیے وہ اب اوپر آرہے تھے۔۔۔

لمحے قریب سے قریب تر ہوتے جا رہے تھے۔۔۔ آوازیں مزید

قریب ہوئی تھیں۔۔۔

وہ مڑی اور جیسے ہی باہر جانے کے لیے قدم اٹھایا۔۔۔

اس نے جان بوجھ کر اپنے پیر قالین کے کنارے میں الجھائے تھے۔۔۔۔

وہ گرنے کا بہانہ کر کے تیزی سے سمعان کے اوپر جا گری تھی۔۔۔

اس افتاد پر نیند کی آغوش میں جاتے سمعان گردیزی کی آنکھیں ایک دم کھل گئی تھیں۔۔۔۔

وہ ایک دم سے کچھ سمجھ نہیں پایا تھا۔۔۔ سوائے اس کے۔۔ کہ خوشبوؤں میں مہکتا وہ نازک وجود اس کے اوپر پڑا تھا۔۔۔

وہ بنا اس کا چہرا دیکھے اس کی مہک سے ہی پہچان گیا تھا اسے۔۔۔

اس نے اپنی قوتِ بازو سے شبرہ کو تھامنے کی کوشش کی۔۔۔ لیکن وہ اپنے پورے وزن کے ساتھ اس کے اوپر گر چکی تھی۔۔۔

ٹھیک اسی لمحے۔۔۔۔ دروازہ زور سے کھلا تھا۔۔۔۔

کمرے کے دہانے پر چار لوگ ساکت کھڑے تھے۔۔۔۔

ان کی نگاہوں نے بھی یہ منظر محفوظ کیا تھا۔۔۔

سمعان کے باباجان عثمان گردیزی، ان کی والدہ عندلیب بیگم، نرگس بیگم، اور چچا داؤد گردیزی۔۔۔۔

ان کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئی تھیں۔۔۔ان میں سے کوئی بھی آگے بڑھ نہیں پایا تھا۔۔۔

نرگس بیگم بھی حیرت و بے یقینی سے یہ منظر دیکھ رہی تھیں۔۔۔

کمرے کا منظر ایسا تھا کہ کوئی بھی غلط مطلب نکال سکتا تھا۔۔۔۔

بلکہ وہی مطلب نکل سکتا تھا جو شبرہ دستگیر نکالنا چاہتی تھی۔۔۔

اس پل اس لڑکی کو احساس بھی نہیں ہوا تھا کہ وہ اپنے انتقام میں اندھی ہو کر کا لیول تک پہنچ چکی تھی۔۔۔

جس کے بابا نے اسے ایک عزت بھری محفوظ زندگی دی تھی۔۔وہ اسی باپ کو انتقام لینے کی خاطر خود کو کسی اور کے نام کے ساتھ بدنام کرنے نکل پڑی تھی۔۔۔

شبرہ، سمعان کے اوپر گری ہوئی تھی۔۔۔ان کے چہرے ایک دوسرے کے بے انتہا قریب تھے۔۔۔اور کمرے کی مدھم روشنی میں یہ منظر۔۔۔۔

بہت سارے سوال کھڑے کر گیا تھا۔۔۔یا شاید وہاں آئے اس کے گھر والوں کے سوالات کا جواب دے گیا تھا۔۔۔

نرگس بیگم نے اپنا ہاتھ منہ پر رکھ لیا۔ بابا جان، جو ایک انتہائی رعب دار شخصیت تھے، ان کی آنکھوں میں شدید طیش تھا۔۔۔

شبرہ اس کے اوپر سے جھٹکے سے اٹھی تھی۔۔۔۔ اس کے وجود کی کپکپاہٹ سمعان گردیزی بھی نوٹ کر سکتا تھا۔۔۔۔

سمعان کے گھر والے ایک ایک کر کے کمرے سے نکل گئے تھے۔۔۔ نرگس بیگم ابھی بھی وہاں کھڑی خفگی بھری نگاہوں سے ان دونوں کو دیکھ رہی تھیں۔۔۔

باقی سب کی طرح انہیں بھی یہی لگا تھا کہ وہ ان سے بھی اپنے نکاح کی بات چھپائے ہوئے تھا۔۔۔

کیونکہ یہ منظر صاف ظاہر کر رہا تھا کہ ان دونوں کے بیچ کوئی رشتہ

ہے۔۔۔

سمعان گردیزی کے گھر والے اس کے پختہ کردار سے واقف

تھے۔۔۔وہ جانتے تھے بنا کسی تعلق کے وہ کبھی کسی لڑکی کے اتنے

قریب نہیں جائے گا۔۔۔

سمعان گردیزی بھی کچھ وقت کے لیے اس سچویشن پر شاک ہو گیا

تھا۔۔۔

جبکہ سب کچھ کرنے والی شبرہ۔۔۔اس کی حالت تو سب سے

زیادہ خراب تھی۔۔۔

اس کا چہرا پسینے سے شرابور تھا۔۔۔اس کے وجود کی کپکپاہٹ اور بوکھلاہٹ دور سے دیکھی جا سکتی تھی۔۔۔

اس کا دل دھڑکنا بھول گیا تھا۔۔۔

وہ بری طرح ڈر گئی تھی۔۔۔سمعان نے ایک گہرا اور بوجھل سانس خارج کیا تھا۔۔۔

اور گھور کر شبرہ کو اور پھر سائیڈ ٹیبل پر رکھے سوپ کو دیکھا تھا۔۔۔

اس کی پیشانی پر غصے اور اشتعال کی لکیریں ابھر آئی تھیں۔۔۔۔

وہ سمجھ چکا تھا کہ اس کے گھر والے کیا سمجھے ہیں یہ سب دیکھ کر۔۔۔

"سمعان۔۔۔ شبرہ۔۔۔ تم دونوں۔۔۔۔ تم دونوں نے اپنے اس رشتے کو مجھ سے بھی چھپا کر رکھا۔۔۔۔"

نرگس بیگم نے خفگی بھرے انداز میں ان دونوں کو اور آخر میں سمعان کو گھورا تھا۔۔۔

جو اس وقت خونخوار نگاہوں سے شبرہ کو دیکھ رہا تھا۔۔۔ اس نے نرگس بیگم کی بات کا بھی کوئی جواب نہیں دیا تھا۔۔۔ شبرہ کی نگاہیں تو اس کی بھینچی ہوئی مٹھیوں کی جانب تھیں۔۔۔

"پھوپو جان۔۔۔ آپ غلط سمجھ رہی ہیں۔۔۔"

بیڈ سے اٹھتے اس نے نرگس بیگم کو سمجھانا چاہا تھا۔۔۔ مگر وہ بھی اب اس کی بات پر یقین نہ کرتے ناراضگی بھری نگاہوں سے اس کی جانب دیکھتی وہاں سے نکل گئی تھیں۔۔۔

"یہ کیا تھا۔۔۔؟؟"

اس نے اب کی بار پلٹ کر دیوار کے ساتھ لگی ڈری سہمی شبرہ کی جانب قہر آلود نگاہوں سے دیکھتے پوچھا تھا۔۔۔

جس کی رنگت خطرناک حد تک سرخ تھی۔۔۔

"مم میں نے جان بوجھ کر نہیں کیا کچھ۔۔۔"

شبرہ کا چہرا آنسوؤں سے بھیگا ہوا تھا۔۔۔وہ اس وقت حقیقت میں شرمسار اور ڈری ہوئی تھی۔۔۔

ایس پی سمعان گردیزی کے سامنے پہلی بار اس کے یہ سچ مچ کے آنسو نکلے تھے۔۔۔۔

مگر وہ اس وقت اتنے غصے میں تھا کہ اس لڑکی کے آنسو اسے مزید غصہ دلا گئے تھے۔۔وہ آگے بڑھا تھا اور اس کو کلائی سے پکڑ کر پوری قوت کے ساتھ دیوار کے ساتھ لگاتے اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالتے انتہائی غصے سے سوال کیا تھا۔۔

"کیا کر رہی تھی تم میرے کمرے میں۔۔۔۔اور میرے اتنے

قریب۔۔۔؟؟'

اس کی گرفت اتنی سخت تھی کہ شبرہ کو اپنی کلائی ٹوٹتی ہوئی محسوس

ہوئی تھی۔۔۔

مارے درد کے اس کے آنسوؤں میں مزید شدت آئی تھی۔۔۔۔

"میں سوپ دینے آئی تھی۔۔۔مم میرا پیر پھول گیا اور

میں۔۔۔میں سچ کہہ رہی ہوں۔۔۔میں نے جان بوجھ کر کچھ

نہیں کیا۔۔۔

میرا پیر اٹک گیا تھا۔۔۔میں گر گئی۔۔۔"

وہ روتے ہوئے اسے اپنی ساری صورتحال سے آگاہ کر رہی تھی۔۔۔ مگر اس بار مقابل نے اس کی بات کا بالکل بھی یقین نہیں کیا تھا۔۔

اس نے شبرہ کی کلائی کو ایک شدید جھٹکے کے ساتھ اس کی کمر پر موڑ دیا تھا اور اسے اپنے مقابل۔۔۔ اپنے بہت قریب کرتے اس کے اوپر جھکا تھا۔۔۔

شبرہ کے لبوں سے کراہ نکل گئی تھی۔۔ اس شخص کی فولادی گرفت کو برداشت کرنا اس کے بس کی بات نہیں تھی۔۔۔

"مبارک ہو۔۔۔ تم جو چاہتی تھی۔۔۔اب وہ ہو گا۔۔۔مجھے اب تم سے نکاح کرنا پڑے گا۔۔۔"

اس کی بھیگتی آنکھوں میں اپنی خطرناک آنکھیں گاڑھے اس شخص نے جو انکشاف کیا تھا۔۔ شبرہ اپنی جگہ سن ہو کر رہ گئی تھی۔۔۔۔

اس نے پھٹی پھٹی آنکھوں سے مقابل کو دیکھا تھا۔۔۔

پیروں سے زمین سرکنا کیسا ہوتا ہے اسے پل اسے محسوس ہوا تھا۔۔۔

"مم میں ایسا کچھ نہیں چاہتی تھی۔۔۔ آپ کو غلط فہمی ہوئی ہے۔۔"

شبرہ نے نفی میں سر ہلاتے اپنا دفاع کرنا چاہا تھا۔۔۔اسے ابھی بھی لگا تھا کہ یہ شخص کچھ نہیں جانتا۔۔۔اگر جانتا ہوتا تو اسے اتنی سی مہلت بھی نہ دیتا۔۔۔

اب تک اس کی گردن دبا چکا ہوتا۔۔۔

"اگر نہیں بی چاہتی تو اب یہ کرنا پڑے گا۔۔ان سب کے سامنے یہی ظاہر کرنا ہو گا کہ ہمارا نکاح ہو چکا ہے۔۔۔ورنہ وہ یہ سب برداشت نہیں کر پائیں گے۔۔۔وہ یہی سمجھ رہے ہیں کہ ہم دونوں کا نکاح ہو چکا ہے۔۔۔

تم نے یہ کیسی بے وقوفی کی ہے۔۔۔ تمہیں اسی وقت ہی آنا تھا

ادھر۔۔۔

اور آنا ہی کیوں تھا۔۔۔۔"

وہ بہت زیادہ غصے میں تھا۔۔۔اس کا بس نہیں چل رہا تھا کہ وہ شبرہ

کا گلا دبا دے۔۔۔

جو اس وقت دیوار کے ساتھ لگی کانپ رہی تھی۔۔۔

اس کا چہرا جھکا ہوا تھا۔۔ اور درد کا احساس واضح تھا۔۔۔ سمعان

گردیزی کو ایک دم سے احساس ہوا تھا۔۔۔ اور اس نے شبرہ کی

کلائی کو اپنی گرفت سے آزاد کر دیا تھا۔۔۔

"مجھے اگر اس سب کا پتا ہوتا تو میں کیوں آتی۔۔۔"

اس نے اپنے آنسو صاف کرتے منہ بسورتے کہا تھا۔۔۔جب آنسو صاف کرنے پر سمعان کی نگاہ اس کی بے انتہا سرخ ہوتی کلائی پر پڑی تھی۔۔۔

اس کی انگلیوں کے نشان واضح تھے۔۔۔وہ لب بھینچ گیا تھا۔۔۔

"میں نیچے جا رہا ہوں۔۔۔۔تم بھی نیچے آؤ۔۔۔اور ان سب کے سامنے یہی ظاہر کرنا کہ ہم دونوں کے درمیان۔۔۔۔"

یہ بات کہتے سمعان نے اپنی پیشانی مسلی تھی۔۔۔شبرہ کی نگاہیں اسی پر تھیں۔۔۔

وہ اس وقت اپنا غصہ کنٹرول کرتا بہت زیادہ پیار الگ رہا تھا۔۔۔

شبرہ نے بے اختیار نگاہیں چرا لی تھیں۔۔۔وہ کتنا خطرناک آفیسر تھا اس کے سبھی دشمن جانتے تھے۔۔۔

مگر شبرہ نے نوٹ کیا تھا وہ اسے بہت بار مہلت دے چکا تھا۔۔۔ بہت بار اس کے معاملے میں اس شخص کا سافٹ کارنر نکل آتا تھا۔۔۔

جو واقعی ایک انتہائی حیرت انگیز بات تھی۔۔۔اس وقت بھی جب اس کے گھر والوں کے سامنے وہ اتنا بڑا بلنڈر کر چکی تھی۔۔۔اور وہ خود سچویشن سنبھالنے کی کوشش کرتا غصے سے پاگل ہو رہا تھا۔۔

اس نے تب بھی اسے کچھ نہیں کہا تھا۔۔۔ شبرہ اب بھی اس سے سہمی ہوئی دیوار سے لگی گئی تھی۔۔۔

سمعان گردیزی کے خاندان والے بہت باوقار اور غیرت مند لوگ تھے۔۔ انہوں نے ابھی تھوڑی دیر پہلے جو منظر دیکھا تھا۔۔ اس پر انہوں نے زیادہ ری ایکٹ اسی لیے نہیں کیا تھا کہ وہ سمجھ رہے تھے کہ شبرہ اس کی بیوی ہی ہے۔۔۔

نرگس بیگم بھی یہی سمجھ کر نکلی تھیں۔۔ وہ لوگ تصور بھی نہیں کر سکتے تھے کہ نکاح کے بغیر وہ لڑکی اس کے کمرے میں اس کے بستر

پر پڑی تھی۔۔ سمعان جانتا تھا کہ اب اگر وہ انہیں بتا دیتا تو قیامت
برپا ہو جانی تھی۔۔

نکاح تو انہوں نے پھر بھی اس کا شبرہ سے کروا ہی دینا تھا۔۔۔ اس
لیے اس وقت وہ تحمل سے کام لیتا اس لڑکی کی بھی عزت رکھنے کی
خاطر نکاح کا کہنے کا ارادہ رکھتا تھا۔۔ اسنے موبائل آن کیا تھا۔۔
جس پر نرگس بیگم اور اپنے چھوٹے بھائی کے لاتعداد میسجز دیکھ اس
نے لب بھینچ لیے تھے۔۔۔

اگر اسے پہلے خبر ہو جاتی تو اس نے اس لڑکی کو کہیں چھپا دینا
تھا۔۔۔ مگر یہ سب کبھی نہ ہونے دیتا۔۔۔۔

آج وہ اپنے ایک ضروری کیس میں صبح سے اتنا مصروف رہا تھا۔۔۔

اور ایک بہت خطرناک گینگ کو پکڑتے اسے گولی بھی لگی

تھی۔۔۔۔ کہ اسے موبائل آن کر کے میسیجز دیکھنے کا بھی ٹائم

نہیں ملا تھا۔۔۔

لیکن اب کچھ نہیں ہو سکتا تھا۔۔۔۔

جو حماقت ہو چکی تھی اسے اب اسی طرح سے ہی سنبھلنا تھا۔۔۔ مگر

وہ ذہنی طور پر اس نکاح کے لیے بالکل بھی تیار نہیں تھا۔۔۔ اس

بارے میں سوچتے اس کی بھنویں تن گئی تھیں۔۔۔

"مم مجھے آپ سے نکاح نہیں کرنا۔۔ مم میں تو کل یہاں سے چلی جاؤں گی۔۔۔۔"

شبرہ جو اندر سے بہت خوش تھی۔۔ اس کو پلان کامیاب ہو رہا تھا۔۔۔

مگر بظاہر اسے یہ دکھاوا کرنا پڑا تھا۔۔۔

اس کی بات ہے سمعان گردیزی نے پلٹ کر کھا جانے والی نگاہوں سے اسے دیکھا تھا۔۔

"محترمہ۔۔یہ سب آپ کی وجہ سے ہوا ہے۔۔۔میں اس وقت

اپنے گھر والوں کی وجہ سے آپ کو رعایت دے رہا ہوں۔۔۔ورنہ

یہاں آنے کی جو غلطی تم نے سرزد کی ہے۔۔

اس کے لیے چھوڑتا نہیں میں تمہیں۔۔۔ مگر اس وقت مجھے صرف

اپنے بابا جان اور اماں جان کا خیال ہے۔۔۔۔میں انہیں کسی بھی

طرح سے ہرٹ نہیں کرنا چاہتا۔۔۔۔

اس حوالے سے بعد میں بات ہو گی۔۔۔پہلے تو میری یہی کوشش

ہو گی کہ یہ نکاح نہ ہی ہو۔۔۔وہ میری بات پر یقین کر لیں۔۔کہ

ہمارا نکاح ہو چکا ہے۔۔۔ اور یہاں سے چلے جائیں۔۔۔۔ مگر مجھے ایسا لگ نہیں رہا۔۔۔

خیر نیچے جا کر ہی صورتحال کا پتا چلے گا۔۔۔"

وہ اسے انتہائی سرد نگاہوں سے دیکھتا وہاں سے نکل گیا تھا۔۔۔

اس نے اس سب میں اپنے بازو کا زخم تو بالکل ہی نظر انداز کر دیا تھا۔۔۔ جبکہ شبرہ کی نظر اس کی سرخ ہوتی بینڈیج پر پڑ چکی تھی۔۔۔۔

اس کا زخم خراب ہو رہا تھا بازو ہلانے کی وجہ سے۔۔۔

شبرہ نے خفگی سے اسے دیکھا تھا۔۔۔اس نے اکثر یہ بات نوٹ کی تھی کہ یہ شخص اپنے معاملے میں بہت لاپرواتھا۔۔۔

اسے اپنے درد کی کبھی پرواہ نہیں ہوتی تھی۔۔۔

"تمہاری اپنے حوالے سے یہی لاپرواہی تمہیں تباہی کے دہانے تک پہنچادے گی ایس پی۔۔۔۔

بہت جلد تمہیں اپنے آگے گڑگڑانے پر مجبور نہ کردیا تو میرانام بھی شبرہ دستگیر نہیں۔۔۔"

اس کی آنکھوں میں ایک بے رحم سا تاثر ابھرا تھا۔۔۔ حسین نقوش جن پر اس شخص کے سامنے معصومیت طاری رہتی تھی۔۔۔۔ وہ اس وقت سفاکیت میں ڈوبے ہوئے تھے۔۔۔

اس شخص نے اس کی اتنی بڑی حماقت کے باوجود اسے کچھ نہیں کہا تھا۔۔۔۔ وہ اسے بچا رہا تھا۔۔۔۔۔

اس نے اپنی عزت نیلام کر دی تھی۔۔۔۔ مگر وہ شخص اسے اپنے پیچھے چھپا کر اپنے گھر والوں کے سامنے بھی تحفظ دینے کی کوشش کر رہا تھا۔۔۔

مگر وہ پھر بھی اس کے لیے برا ہی سوچ رہی تھی۔۔ کیونکہ اس شخص کا جرم ان سب اچھائیوں سے کہیں زیادہ بڑا تھا۔۔۔

وہ قاتل تھا اس کے اپنوں کا۔۔۔ وہ اس کے آگے اپنی گردن بھی اتار کر رکھ دیتا شبرہ نے پھر بھی اس سے نفرت ہی کرنی تھی۔۔۔۔ یہ عہد تو وہ بہت پہلے اپنے آپ سے کر چکی تھی۔۔۔

اس پورے کمرے میں چاروں جانب اس شخص کی خوشبو پھیلی ہوئی تھی۔۔ جس سے شبرہ کو اپنے اعصاب بوجھل ہوتے محسوس ہوئے تھے۔۔۔۔ وہ اس کے کمرے سے نکل ہی رہی تھی۔۔

جب ملازمہ نے اسے سمعان گردیزی کا پیغام دیا تھا۔۔۔ وہ اسے

نیچے بلا رہا تھا۔۔۔۔

شبرہ کا دل بہت زور سے دھڑک اٹھا تھا۔۔۔ نجانے اب نیچے کیا

ہونے والا تھا۔۔۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

بنگلے کا وسیع و عریض لاؤنج۔۔۔۔ جو عام طور پر ایس پی سمعان

گردیزی کی رعب دار خاموشی کا مسکن ہوتا تھا۔۔۔۔

آج ایک عجیب سے جذباتی دباؤ اور خاندانی وقار کی تپش سے دہک

رہا تھا۔۔۔۔۔

دیوار گیر گھڑی کی ٹک ٹک بھی آج کسی بھاری ہتھوڑے کی طرح

شبرہ کے اعصاب پر لگ رہی تھی۔۔۔۔

وہ سیڑھیوں کے اوپر، اندھیرے گوشے میں دبکی ہوئی تھی۔۔۔

جہاں سے نیچے کا پورا منظر کسی سسپنس فلم کے کلائمیکس جیسا دکھائی

دے رہا تھا۔۔۔

سمعان گردیزی جس کے بازو پر بندھی سفید پٹی اب کافی حد تک

سرخ ہو چکی تھی۔۔۔

جس کی اس شخص کو اس وقت بالکل بھی پرواہ نہیں تھی۔۔۔

ایک گہرا اور بوجھل سانس بھرتا ہوا سامنے کے صوفے پر آن بیٹھا تھا۔۔۔۔

اس کا چہرہ سپاٹ تھا۔۔۔ مگر بھنویں تن گئی تھیں۔۔۔۔

اپنی پوری پیشہ ورانہ زندگی میں کبھی اتنا بے بس محسوس نہیں ہوا تھا جتنا اس وقت اپنے ہی گھر والوں کے سامنے تھا۔۔۔۔

سامنے صوفے پر گردیزی خاندان کے ستون بیٹھے تھے۔۔۔۔

اس کے بابا جان، عثمان گردیزی، جن کی ایک نظر سے بڑے بڑے جاگیرداروں کے ماتھے پر پسینہ آجاتا تھا۔۔۔ اس وقت غصے اور دکھ کی ایک ملی جلی تصویر بنے خاموش بیٹھے تھے۔۔۔۔

ان کے ساتھ بیٹھے چچا داؤد گردیزی جو سمعان کے صرف چچا نہیں بلکہ اس کے بہترین دوست اور رازدار بھی تھے۔۔۔۔

آج اس طرح خفا تھے کہ انھوں نے سمعان کے وہاں آنے پر اس کی طرف دیکھا تک نہیں تھا۔۔

عندلیب بیگم جن کا دل ہمیشہ اپنے لاڈلے بیٹے کے لیے دھڑکتا تھا۔۔۔

اپنی جگہ سے اٹھیں اور سمعان کے قریب آئی تھیں۔۔۔۔ان کی آنکھوں میں ممتا کی تڑپ اور خوشی کی چمک بھی واضح تھی۔۔۔

مگر اپنے شوہر کے غصے کو دیکھ کر انہوں نے بھی اپنے جذبات پر قابو پانے کی کوشش کی تھی۔۔۔

نرگس بیگم جن کے لیے ان کی اولاد سے پہلے ان کا لاڈلا بھتیجا آتا تھا۔۔۔اس وقت اس سے شدید خفا ہاتھ باندھے دور کھڑی مسلسل سمعان کو گھور رہی تھیں۔۔۔

"ایسا بھی کیا گناہ کر دیا تھا ہم نے سمعان؟"

بابا جان کی گونجدار آواز نے لاؤنج کی خاموشی کو چیرا تھا۔۔۔

سمعان نے نگاہیں اٹھا کر ان کو دیکھا تھا۔۔۔وہ اس وقت ان سب کے تاثرات سے بہت زیادہ شرمندہ تھا۔۔۔

آج پورے دن کا تھکا ہوا۔۔۔

اس صورتحال کے لیے بالکل بھی تیار نہیں تھا۔۔۔وہ بازو پر لگی گولی کا درد تو بھول ہی گیا تھا۔۔۔

"ہمیں تو اندازہ ہی نہیں تھا کہ تم ہماری جانب سے کیے گئے تمہاری اور رانیہ کی شادی کے ایک غلط فیصلے کی وجہ سے ہم سے اتنا ناراض ہو جاؤ گے۔۔۔ کہ اپنی زندگی کی اتنی بڑی خوشی میں شامل کرنا تو دور کی بات۔۔۔

ہمیں بتانا بھی ضروری نہیں سمجھا؟"

عثمان گردیزی نے بھی سرد لہجے میں کہتے اپنی خفگی کا اظہار کیا تھا۔۔

"رانیہ کے معاملے میں ہم سے غلطی ہوئی۔۔۔اس کا اعتراف ہم نے تب بھی کیا تھا۔۔۔

مگر اس کا بدلہ تم نے ہمیں یوں پرایا کر کے لیا؟ اپنی پھوپھو کے سامنے بھی اپنی بیوی کو ملازمہ کی طرح پیش کیا؟ کیا گردیزی خاندان کی بہو کی یہی عزت ہے کہ وہ اپنے ہی گھر میں چھپ کر رہے؟"

ان کو بہت ساری باتوں کا غصہ تھا۔۔۔وہ ساری مل کر ان کی اتنی شدید ناراضگی کا سبب بنی تھیں۔۔

سمعان نے لب بھینچ لیے تھے۔۔۔۔

وہ چاہتا تھا کہ ابھی سب کو بتا دے کہ یہ سب ایک غلط فہمی ہے۔۔۔

وہ لڑکی کوئی بیوی نہیں بلکہ صرف عنایہ کی کیئر ٹیکر ہے۔۔۔

مگر وہ جانتا تھا کہ تھوڑی دیر پہلے کمرے کا جو منظر اس کے گھر والوں نے دیکھا تھا۔۔۔

اس کے بعد لفظوں کی کوئی اہمیت نہیں رہ گئی تھی۔۔۔ اگر وہ ابھی انکار کرتا تو اس کا مطلب ہوتا کہ وہ اپنے خاندان کی غیرت کو سرِ عام نیلام کر رہا ہے۔۔۔

جو لوگ نکاح چھپانے پر اتنا شدید ردعمل دے رہے تھے۔۔

نکاح نہ ہونے کا سن کر تو ان کا نجانے کیا حال ہونا تھا۔۔۔

"بابا جان ایسی بات نہیں ہے۔۔۔ میں بتانا چاہتا تھا۔۔۔ مگر حالات کچھ ایسے تھے کہ۔۔۔"

سمعان نے بمشکل الفاظ ترتیب دیئے تھے۔۔۔۔

"نہیں سمعان۔۔۔۔ اب صفائیاں مت دو۔۔۔"

نرگس بیگم تڑپ کر بولی تھیں۔۔۔۔ انہیں اس بات کا بہت دکھ تھا۔۔۔

"تم ہمیں اپنی خوشیوں میں شامل ہی نہیں کرنا چاہتے تھے۔۔۔۔

اسی خاطر ہم سے چھپایا۔۔۔۔

ہم جو دن رات تمہاری بات کرتے ہیں۔۔۔۔

پرایا کر دیا ہے تم نے ہم سب کو۔ ہم ملنے آئیں تو تم مل لیتے

ہو۔۔۔۔

مگر تم نے تو کبھی بھول کر حویلی میں قدم نہیں رکھا۔ کیا ہم اتنے ہی

برے ہیں؟"

عندلیب بیگم نے سمعان کے سر پر ہاتھ پھیرا اور مڑ کر اپنے شوہر کی

طرف دیکھا۔۔۔۔ "اب بس بھی کریں عثمان صاحب۔۔۔ بچہ

زخمی ہے۔۔۔اسے گولی لگی ہے اور آپ اسے ڈانٹ رہے

ہیں۔۔۔۔

مجھے تو خوشی ہے کہ میرا بیٹا اب اکیلا نہیں ہے۔۔۔۔

اب ہم اپنی عنایہ اور اپنی اس چاند جیسی دلہن کو ساتھ لے کر حویلی

جائیں گے۔۔۔۔

پھر دیکھنا یہ مغرور ایس پی کیسے ہمارے پیچھے پیچھے آتا ہے۔۔۔۔"

ان کے لہجے میں ایک فاتحانہ اور خوشی سے بھرپور مسکراہٹ

تھی۔۔۔

سمعان نے ایک ٹھنڈی آہ بھری تھی۔۔۔

اس کا پلان یہ تھا کہ وہ اس وقت خاموش رہے گا۔۔۔انہیں یہ یقین دلا دے گا کہ نکاح ہو چکا ہے۔۔۔اور جیسے ہی یہ لوگ یہاں سے جائیں گے۔۔۔

وہ شبرہ کو جاب سے نکال کر کہیں دور بھیج دے گا اور بعد میں گھر والوں کو طلاق یا کسی جھگڑے کا بہانہ بنا کر ٹال دے گا۔۔۔۔

مگر وہ بھول جائے گا۔۔۔کہ سامنے بیٹھا شخص اس کا باپ تھا۔۔۔

وہ پوری دنیا کو گھما سکتا تھا۔۔۔مگر اپنے باپ کو بالکل بھی نہیں۔۔۔

"میں معافی چاہتا ہوں بابا جان۔۔۔"

سمعان نے سر جھکا کر کہا تھا۔۔۔

وہ بس اس وقت۔۔۔اس سچویشن سے نکلنا چاہتا تھا۔۔۔

وہ شدید تھکاوٹ کا شکار تھا۔۔۔

"معافی مانگنے کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔"

بابا جان کا لہجہ اب بھی سخت تھا۔۔۔مگر اس میں تھوڑی نرمی آچکی تھی۔

"ہمیں ہماری بہو سے ملواؤ۔۔۔ ہم دیکھنا چاہتے ہیں کہ وہ کون سی پری ہے جس نے ہمارے پتھر دل بیٹے کو پگھلا دیا ہے۔۔۔"

ان کی بات ہے سمعان گردیزی کی آنکھوں کی رنگت بدلی تھی۔۔ جو وہاں بیٹھے اس کے اپنوں نے نوٹ کی تھی۔۔

اگر کسی کو تھوڑا بہت شک تھا تو وہ بھی دور ہو گیا تھا۔۔ اس کی آنکھیں بتا رہی تھیں کہ اس پری نے واقعی اس پتھر دل پر اثر تو بہت کیا تھا۔۔۔

سمعان نے ملازمہ کو اسے بلانے کا کہا تھا۔۔۔

کچھ دیر بعد وہ سیڑھیاں اترتی دکھائی دی تھی۔۔۔

انتہائی معصومیت اور باوقار طریقے سے قدم اٹھاتی نیچے آ رہی تھی۔۔۔

اس نے سفید رنگ کا سادہ مگر نفیس لباس پہن رکھا تھا۔۔۔

گیلے بالوں کی چند لٹیں اب بھی اس کے ماتھے پر تھیں۔۔۔

جو اسے مزید معصوم بنا رہی تھیں۔۔۔ سمعان گردیزی کی نظریں بھی اس پر اٹھتی ساکت ہوئی تھیں۔۔۔

اگلے ہی لمحے وہ ہونٹ بھینچ گیا تھا۔۔۔

یہ لڑکی یقیناً خاص تھی۔۔۔ عجیب سی کشش تھی اس کے اندر۔۔۔

جب وہ لاؤنج کی روشنی میں آئی۔۔۔

تو گردیزی خاندان کے سبھی افراد دنگ رہ گئے۔

اس کا غیر معمولی حسن، اس کی آنکھوں میں بسی حیا اور اس کے چلنے کے انداز میں موجود وقار نے پل بھر میں سب کے دل جیت لیے تھے۔۔۔

عثمان گردیزی بے اختیار اپنی جگہ سے اٹھے تھے۔۔۔

جب شبرہ ان کے قریب پہنچی۔۔۔ تو وہ اپنی جگہ سے اٹھے تھے اور اس کے سر پر ہاتھ رکھ کر اسے ڈھیروں دعائیں دی تھیں۔۔

"جیتی رہو بیٹی۔۔۔ اللہ تمہیں ہمیشہ خوش رکھے۔۔۔"

بابا جان کی آواز میں اب وہ تمام غصہ ختم ہو چکا تھا۔۔۔ جو تھوڑی دیر پہلے سمعان کے لیے تھا۔

ان کے بیٹے نے ایک اچھی لڑکی کا انتخاب کیا تھا۔۔ وہ اسے ایک نظر دیکھ کر ہی اندازہ لگا گئے تھے۔۔۔

سمعان نے صوفے پر بیٹھے بیٹھے شبرہ کو گھورا تھا۔۔۔

اسے سمجھ نہیں آرہا تھا کہ اس لڑکی نے اسے بیٹھے بیٹھائے کہاں پھنسا دیا ہے۔۔۔

شبرہ نے ایک پل کے لیے سمعان کی طرف دیکھا اور فوراً نظریں جھکالی تھیں۔۔۔

"یہاں بیٹھو اپنی جگہ پر۔۔۔"

عندلیب بیگم نے شبرہ کا ہاتھ پکڑا اور اسے زبردستی سمعان کے پہلو میں بٹھا دیا تھا۔۔۔

شبرہ کا دل اس وقت اتنے زور سے دھڑکا کہ اسے لگا سمعان کو اس کی آواز سنائی دے جائے گی۔۔۔

وہ اس کے اتنے قریب تھی کہ اس کے وجود کی تپش اور اس کے کلون کی مہک اسے اپنے حواس کھونے پر مجبور کر رہی تھی۔۔۔

جبکہ دوسری جانب سمعان کے تیور بگڑے ہوئے تھے۔وہ بالکل ساکت بیٹھا تھا۔۔۔

جیسے کسی نے اسے زنجیروں میں جکڑ دیا ہو۔

سمعان سوچ رہا تھا کہ بس کسی طرح یہ دن گزرے۔۔۔ صبح ہوتے ہی وہ اس لڑکی کو اس کے انجام تک پہنچا دے گا۔۔۔

لیکن قدرت کو کچھ اور ہی منظور تھا۔۔۔

"تم نے ہمیں اپنے نکاح میں شامل نہیں کیا سمعان۔۔۔اس کا دکھ ہمیں مرتے دم تک رہے گا۔۔۔ مگر ہم اپنے اس دکھ کو کم کرنے کی خاطر اس نکاح میں شرکت کرنا چاہتے ہیں۔۔۔"

عثمان گردیزی نے اپنی گھڑی دیکھی اور پھر سب کی طرف مخاطب ہو کر کہا تھا۔۔۔

"کیا مطلب بابا جان؟"

سمعان کا ماتھا ٹھنکا تھا۔۔۔ کشادہ پیشانی پر بل پڑ گئے تھے۔۔۔۔

وہ شاید سمجھ گیا تھا کہ وہ کیا کہنا چاہ رہے ہیں۔۔ وہ ایس پی سمعان گردیزی کے باپ تھے۔۔۔

جیسے وہ مجرموں کو آسانی سے نہیں چھوڑتا تھا۔ وہ اسے نہیں چھوڑنے والے تھے۔۔۔

شاید کہیں نہ کہیں انہیں کوئی شک تھا۔۔۔یا پھر واقعی وہ اپنے دل کی تسلی چاہتے تھے۔۔۔ مگر ہوا وہی تھا۔۔۔ جس کا سمعان کو ڈر تھا۔۔۔

"مطلب یہ۔۔۔۔"

بابا جان نے ٹھوس لہجے میں کہا تھا۔۔۔

"کہ اب ہم تمہارا اور شبرہ بیٹی کا نکاح دوبارہ اپنے سامنے، اپنے خاندان کے گواہوں کی موجودگی میں ابھی، اسی وقت اسی گھر میں کروانا چاہتے ہیں۔۔۔۔

ہم یہاں سے تب تک نہیں جائیں گے جب تک ہم اپنی آنکھوں

سے تمہیں اس رشتے میں بندھتے نہ دیکھ لیں۔۔۔۔ ہم اپنی برادری

کے سامنے کھل کر اس بات کا اظہار کر سکیں کہ ہمارے بیٹے کا

دوسرا نکاح ہم نے خود کروایا ہے۔۔

اپنی خوشی سے۔۔۔۔"

پورے لاؤنج میں خوشی کی لہر دوڑ گئی۔۔۔۔

مگر سمعان گردیزی کے پیروں تلے سے زمین نکل گئی تھی۔۔۔

شبرہ کی دھڑکنیں ساکت ہوئی تھیں۔۔۔۔ وہ لمحہ آگیا تھا۔۔ جس

کے لیے اس نے اتنی محنت کی تھی۔۔۔

مگر دل کی حالت غیر ہو چکی تھی۔

وہ نکاح جس کا وہ صرف ناٹک کرنا چاہتا تھا۔۔اب ایک حقیقت بن کر اس کے سامنے کھڑا تھا۔۔۔

"مگر بابا جان۔۔۔ابھی اس وقت؟رات کے اس پہر؟دوبارہ نکاح کی کیا ضرورت ہے۔۔۔ہم دونوں ہزبینڈ وائف ہیں۔۔ایک ساتھ اس گھر میں رہ رہے ہیں۔۔۔دوبارہ نکاح۔۔۔یہ سب ضروری نہیں ہے۔۔۔"

سمعان نے احتجاج کرنا چاہا تھا۔۔۔

شبرہ کو کچھ بھی سنائی دینا بند ہو گیا تھا۔۔۔وہ اتنا بڑا قدم اٹھا تو چکی تھی۔۔۔مگر اب دل کی بے چینی بہت زیادہ بڑھ چکی تھی۔۔۔سب کچھ اس کے پلان کے مطابق ہی ہو رہا تھا۔۔۔

اور بہت آسانی سے ہو گیا تھا۔۔۔مگر اس کے دل کا درد کم ہونے کے بجائے مزید بڑھ گیا تھا۔۔۔وہ ایک ایسے انسان سے جڑنے جا رہی تھی۔۔۔جو اس کے اپنوں کا قاتل تھا۔۔۔اور وہ اس سے بے پناہ نفرت کرتی تھی۔۔

اس نے پلکیں جھپکتے ہوئے اپنے آنسوؤں پر قابو پانے کی کوشش کی تھی۔۔۔۔

"اپنی ہی بیوی سے دوبارہ نکاح کرنے میں کیا حرج ہے۔۔۔مجھے نہیں لگتا اس میں اتنے پریشان ہونے والی کوئی بات ہے۔۔۔اس بار تو لڑکی بھی تمہاری پسند کی ہے نا۔۔۔ہم نے تو اس کے بارے میں کوئی بات نہیں کی۔۔۔اس کا خاندان حسب نسب۔۔۔ہم اسے بس اس بات سے قبول کر رہے ہیں کہ وہ تمہاری پسند ہے۔۔۔

تمہیں تو بہت خوش ہونا چاہیے۔۔۔مگر تم خوش لگ نہیں رہے۔۔ کیا اس کے پیچھے کوئی وجہ ہے۔۔۔؟؟"

بابا جان کی نگاہیں اپنے بیٹے کے بگڑے تاثرات پر تھیں۔۔۔۔

جیسے انہیں شک گزرا ہو کہ شاید معاملہ کچھ اور ہے۔۔۔۔

اسی خاطر وہ یہ سب کر رہے تھے۔۔۔اور اگر وہ دونوں اس وقت

نکاح نہ کر کے اصل بات بتا دیتے تو سمعان بہت اچھے سے جانتا تھا

کہ اس کے خاندان میں کیا طوفان برپا ہونے والا تھا۔۔

اس کے بابا جان نے اسے بالکل معاف نہیں کرنا تھا۔ ابھی تھوڑی

دیر پہلے جو منظر وہ دیکھ چکے تھے۔۔۔سچ جان کر وہ ان کے لیے

بہت تکلیف دہ ہونے والا تھا۔۔۔۔

"نکاح ابھی ہی ہو گا۔۔ داؤد نے مولوی صاحب کو فون کر دیا ہے،

وہ راستے میں ہیں۔"

بابا جان کا فیصلہ اٹل تھا۔۔۔۔

"ویسے بھی جب نکاح کر چکے ہو تو دوبارہ اسے دوہرانے میں کوئی

حرج نہیں ہے۔۔۔

سمعان نے بے بسی سے شبرہ کی طرف دیکھا تھا۔۔۔

شبرہ جس کا سر جھکا ہوا تھا۔۔۔

اس کا تیر نشانے پر لگا تھا۔۔۔۔

ایس پی سمعان گردیزی اب اس کے جال میں پوری طرح جکڑا جا

چکا تھا۔۔۔

جس شکاری کو اندھیرے میں دھڑکنیں پہچاننے پر ناز تھا۔۔۔

آج وہ خود اپنی ہی زندگی کے سب سے بڑے جال میں قدم رکھ رہا

تھا۔۔۔

نکاح کا بندھن جو شبرہ کے لیے انتقام کی سیڑھی تھا اور سمعان کے

لیے ایک ایسی قید۔۔۔

جو اس کی زندگی کا سکون برباد کرنے والا تھا۔۔۔

لاؤنج میں مولوی صاحب کے قدموں کی چاپ سنائی دی۔۔۔

اور سمعان کو محسوس ہوا کہ آج اس کی پیشہ ورانہ طاقت اس کے خاندانی روایات کے سامنے ہار گئی ہے۔۔۔۔

اس نے ایک آخری بار شبرہ کو دیکھا۔۔۔۔

جس کی آنکھوں میں اب آنسو نہیں۔۔۔ بلکہ ایک سرد اور بے رحم چمک تھی۔۔۔

وہ چمک جو اس کی بربادی کا اعلان کر رہی تھی۔۔۔

سمعان گردیزی نے گہرا سانس لیا تھا۔۔ اور اس نے تقدیر کے اس فیصلے کو شاید قبول کر لیا تھا۔۔۔

وہ شخص ابھی بھی اتنی طاقت رکھتا تھا۔۔ کہ یہاں کھڑے کھڑے انکار کر دے۔۔۔۔

مگر وہ ایسا نہیں کر پایا تھا۔۔۔ اس کا دل یہ انکار ماننے کو تیار ہی نہیں تھا۔۔۔

وہ خود دل کی اس دغا بازی پر حیران تھا۔۔۔

شبرہ بھی حیران تھی اپنی جگہ۔۔۔ اسے یقین نہیں آ رہا تھا کہ یہ الٹی کھوپڑی والا ایس پی اتنی آسانی سے کیسے مان گیا تھا۔۔۔

اس سوچ کے ساتھ اس کا دل ڈوب سا گیا تھا۔۔۔

جو انسان کے قریب چند لمحے کھڑا رہنا اس کے لیے محال ہو جاتا تھا۔۔۔

اپنے آپ کو اس وقت وہ مکمل طور پر اس کے سپرد کر رہی تھی۔۔۔
اس کے پورے وجود میں بے چینی سی پھیل گئی تھی۔۔۔

اس نے کن اکھیوں سے ساتھ بیٹھے شخص کو دیکھا تھا۔۔

جو اب صوفے کی پشت سے ٹیک لگائے پہلے سے کافی پُر سکون نظر آرہا تھا۔۔۔

اس مغرور ایس پی کا یہ سکون دیکھ شبرہ کا سکون اڑ چکا تھا۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

مولوی صاحب کے الفاظ لاؤنج کی فضا میں کسی مقدس گونج کی طرح بکھر رہے تھے۔۔۔

مگر شبرہ کے لیے وہ ہر لفظ کسی تپتے ہوئے پگھلے ہوئے سیسے کی طرح تھا۔۔ن

جو اس کی روح میں اتارا جا رہا تھا۔۔۔

جب سمعان گردیزی نے اپنے مخصوص، بھاری اور سپاٹ لہجے میں "قبول ہے" کہا۔۔۔

تو شبرہ کو لگا جیسے اس کے گرد آکسیجن ختم ہو گئی ہے۔۔۔۔

اس نے بھی کانپتے لبوں کے ساتھ جب اقرار کیا۔۔۔

تو اسے اپنے بابا اور بھائی کی لاشیں اپنی آنکھوں کے سامنے خون میں لت پت نظر آئی تھیں۔۔۔

نکاح نامے پر دستخط ہوتے ہی گردیزی خاندان کے چہروں پر وہ رونق لوٹ آئی جس کے لیے وہ دو سال سے ترس رہے تھے۔۔۔۔

عندلیب بیگم کی آنکھوں سے خوشی کے آنسو چھلک پڑے۔۔۔

انہوں نے آگے بڑھ کر شبرہ کو گلے سے لگا لیا تھا۔۔۔

مگر شبرہ کا وجود منجمد تھا۔۔۔۔ اسے محسوس ہو رہا تھا کہ اس نے اپنی روح کا سودا کر لیا ہے۔۔۔

بابا جان، عثمان گردیزی، جو اب تک خاموش تماشائی بنے سب دیکھ رہے تھے، اپنی جگہ سے اٹھے تھے۔۔۔

ان کے چہرے پر ایک عجیب سا اطمینان تھا۔۔۔۔

مگر سمعان کے لیے ان کی خاموشی اب بھی ایک سزا تھی۔۔۔۔

وہ چل کر شبرہ کے قریب آئے اور انتہائی شفقت سے اس کے سر پر ہاتھ رکھا تھا۔۔۔

"بیٹی! آج سے تم صرف اس گھر کی بہو نہیں، میری بیٹی ہو۔۔۔۔۔

اس ضدی انسان نے تمہیں ہم سے دور رکھ کر بہت بڑی غلطی

کی۔۔۔ مگر اب تمہارا حق ہے کہ تم اسے راہِ راست پر لاؤ۔۔۔۔"

وہاں کسی نے بھی اس کا حسب نسب جاننے کی کوشش نہیں کی

تھی۔۔۔

وہ اپنے بیٹے سے جتنے بھی ناراض ہوں۔۔۔ مگر انہیں اس بات کا پورا

یقین تھا کہ ان کے بیٹے نے جس لڑکی کا انتخاب کیا تھا۔۔

وہ اس کے لیے بہترین ہی ہونی تھی۔۔۔۔

مگر وہ پھر بھی اس سے ناراض ضرور تھے۔۔

انہوں نے سمعان کی طرف ایک نگاہِ غلط انداز تک نہ ڈالی تھی۔۔۔

پھر وہ مڑے اور سمعان کے قریب سے گزرتے ہوئے رکے بغیر بولے تھے۔۔۔۔

"سمعان نکاح تو ہو گیا ہے۔۔۔ مگر میری ناراضگی تبھی ختم ہو گی جب تم شبرہ بیٹی کو لے کر حویلی آؤ گے۔۔۔۔

ہم وہاں تمہارے ولیمے کی ایک بڑی تقریب کا اہتمام کریں گے۔۔۔۔

پورے خاندان کو پتہ چلنا چاہیے کہ ایس پی سمعان گردیزی کی شریکِ حیات کون ہے۔۔۔ اگر تم آئے، تو سمجھنا تمہارے باپ کا دل صاف ہو گیا۔۔۔

ورنہ پھر یہ ناراضگی کتنی طویل ہو سکتی ہے۔۔ تمہیں بھی اندازہ نہیں ہو گا اس بات کا۔۔۔"

باباجان کے یہ الفاظ ایک آخری حکم نامے کی طرح تھے۔۔۔

وہ سمعان سے ملے بغیر، اسے گلے لگائے بغیر، وقار کے ساتھ بنگلے سے باہر نکل گئے تھے۔۔۔

ان کے پیچھے پیچھے چچا داؤد اور نرگس بیگم بھی نکلے۔۔۔ مگر وہ سب سمعان کے لیے بہت خوش تھے۔۔۔۔

جاتے جاتے سب نے شبرہ کو ڈھیروں دعائیں دیں اور سمعان کو مبارکبادیں۔۔۔

مگر سمعان گردیزی کے تاثرات کافی بگڑے ہوئے تھے۔۔۔

جیسے ہی بنگلے کا بڑا گیٹ بند ہوا اور گاڑیوں کے شور کی آواز دور ہوتی گئی۔۔۔۔

لاؤنج میں ایک ایسی ہولناک خاموشی چھا گئی جیسے وہاں کوئی ذی روح موجود ہی نہ ہو۔۔۔۔۔۔۔

شبرہ وہیں صوفے پر بیٹھی رہ گئی تھی۔۔۔

اس کا پلان کامیاب ہو چکا تھا۔۔۔۔جو اتنی آسانی سے پایہ تکمیل تک پہنچ جائے گا۔۔۔اسے بالکل بھی اندازہ نہیں تھا۔۔۔۔

وہ اب قانونی اور شرعی طور پر سمعان گردیزی کی بیوی تھی۔۔۔۔

اسے وہ رسائی مل چکی تھی جس کا اس نے خواب دیکھا تھا۔۔۔۔

مگر اس وقت اسے وہ فاتحانہ خوشی محسوس نہیں ہو رہی تھی۔۔۔۔

اس کے دل کی بے چینی بڑھتی جا رہی تھی۔۔۔

اس کے ہاتھ ابھی بھی کانپ رہے تھے۔۔۔جن سے اس نے نکاح نامے پے سائن کر کے۔۔۔

اپنی زندگی کا جوا کھیلتے۔۔۔خود کو اپنے سب سے بڑے دشمن کے آگے ہار دیا تھا۔۔۔

سمعان۔۔جواب تک بت بنا کھڑا تھا۔۔۔

آہستہ سے مڑا۔۔۔اس کی آنکھیں غصے اور نیند کی کمی سے سرخ ہو رہی تھیں۔۔۔۔

اس نے ایک گہرا ابوجھل سانس لیا اور شبرہ کے جھکے سر پر ایک غضب ناک نگاہ ڈالتے سرد لہجے میں اسے پکارا تھا۔۔۔

"اوپر کمرے میں آؤ۔۔۔مجھے تم سے بات کرنی ہے۔"

اس کی آواز میں وہ کاٹ تھی کہ شبرہ کی ریڑھ کی ہڈی میں سنسنی دوڑ گئی۔۔۔۔

وہ بغیر انتظار کیے سیڑھیاں چڑھ گیا تھا۔۔۔اس کے ہر قدم کی چاپ شبرہ کے دل پر ہتھوڑے کی طرح لگ رہی تھی۔

شبرہ کافی دیر وہیں بیٹھی رہی تھی۔۔۔

بنگلے کے در و دیوار پر چھائی پر اسرار خاموشی شبرہ کے اعصاب پر ہتھوڑے برسا رہی تھی۔۔۔

نکاح کے بعد کی وہ پہلی گھڑی، جو کسی بھی لڑکی کے لیے خواب جیسی ہوتی ہے۔۔۔

شبرہ کے لیے ایک دہکتی ہوئی آگ ثابت ہو رہی تھی۔۔۔

اس کی جان نکل رہی تھی۔۔۔۔ اس نے سوچا تھا کہ وہ اس شخص کو مات دے دے گی۔۔۔

مگر سمعان کی وہ سرخ، تپتی ہوئی آنکھیں دیکھ کر اسے پہلی بار احساس ہوا کہ اس نے شیر کی کچھار میں قدم رکھ دیا ہے۔۔۔۔

وہ ڈری سہمی وہاں بیٹھی رہی۔۔۔۔ اس کا دل بوجھل ہو گیا تھا۔۔۔۔

اسے منصور یاد آیا تھا۔۔۔

وہ منصور جس کے ساتھ اس نے زندگی گزارنے کے سپنے دیکھے تھے۔۔۔۔

وہ منصور جس کے کہنے پر وہ اس جہنم میں آئی تھی۔۔۔۔اور آج اس کا نکاح کس سے ہوا؟

اس انسان سے جو اس کے اپنوں کا قاتل تھا۔۔۔جس کے ہاتھ اس کے بھائی کے خون سے رنگے تھے۔۔۔۔

اس نے تھر تھراتے ہاتھوں سے اپنا فون اٹھایا اور منصور کا نمبر ملایا تھا۔۔۔

اسے اس وقت منصور کی آواز سننی تھی۔۔۔اسے یہ بتانا تھا کہ اس

نے یہ سب صرف اس کے کہنے پر کیا ہے۔۔۔

مگر دوسری طرف سے نمبر اب بھی بند جا رہا تھا۔۔۔

شبرہ نے فون بند کر کے سینے سے لگا لیا اور سسک پڑی تھی۔۔۔

عجیب سی بے کلی اور گھبراہٹ محسوس ہو رہی تھی اسے۔۔۔

اسے لگا جیسے وہ اس کائنات میں بالکل اکیلی رہ گئی ہے۔۔۔

نہ منصور اس کے پاس تھا۔۔۔نہ اس کا خاندان۔۔۔

وہ ایک ایسے شکاری کے رحم و کرم پر تھی جس کی گرفت سے نکلنا ناممکن تھا۔۔۔

وہ اتنا بڑا قدم اٹھا تو چکی تھی۔۔۔ مگر اسوقت اس کی جان نکل رہی تھی اس شخص کی دسترس میں جانے کے خیال سے۔۔۔

آخر کار، ہمت جٹا کر وہ اٹھی تھی۔۔۔

اسے معلوم تھا کہ وہ جتنا دیر کرے گی۔۔۔

اس سر پھرے ایس پی کا غصہ اتنا ہی بڑھے گا۔۔۔

وہ بوجھل قدموں سے سیڑھیاں چڑھنے لگی تھی۔۔۔

ہر قدم پر اسے لگ رہا تھا کہ وہ اپنی موت کی طرف بڑھ رہی ہے۔۔۔۔

وہ سمعان کے کمرے کے دروازے پر پہنچی تھی۔۔۔۔ دروازہ ادھ کھلا تھا۔۔۔۔

اس کا دل سینے کی پسلیاں توڑ دینے کو بے تاب تھا۔اس نے تھوک نگلا، اپنے کپکپاتے ہاتھوں کو مٹھیوں میں بھینچا اور آہستگی سے دروازہ دھکیلا تھا۔۔۔

اندر کی فضا بوجھل تھی۔

اس نے کانپتی ٹانگوں سے اندر قدم رکھا تھا۔۔۔

سامنے ہی وہ صوفے پر بیٹھا نظر آیا تھا۔۔۔کمرے میں ہمیشہ کی طرح روشنی بہت کم تھی۔۔۔

عجیب پراسراریت بھرا ماحول تھا۔وہ دروازے کے پاس ہی رک گئی تھی۔۔۔۔

"دروازہ بند کرو۔"

سمعان کی آواز کمرے کے سناٹے میں گونجی تھی۔۔۔

اس حکم پر شبرہ کا دل دھڑکنا بھول گیا تھا۔۔۔یہ شخص اب کیا کرنے والا تھا اس کے ساتھ۔۔۔

شبرہ نے کپکپاتے ہاتھوں سے دروازہ بند کر دیا تھا۔۔

اب وہ دونوں اس کمرے میں تنہا تھے۔۔۔ سمعان صوفے پر بیٹھا تھا اور اسے دیکھ رہا تھا۔۔

اس کی نگاہوں میں وہ شکاری والا ٹھہراؤ تھا جو اپنے شکار کو مکمل طور پر بے بس کر کے اس پر جھپٹتا ہے۔۔۔

شبرہ کو کمرے میں اس کے وجود سے اٹھتی سیگریٹ اور کلون کی مہک محسوس ہوئی تھی۔۔۔۔

کمرے میں مدھم زرد روشنی پھیلی تھی جو ماحول کو مزید تناؤ زدہ بنا رہی تھی۔۔۔

شبرہ کو دیکھ کر اس نے اپنی گردن موڑی تھی۔۔۔

اس کی سرخ آنکھوں میں اب غصے کے ساتھ ساتھ ایک گہری الجھن بھی تھی۔۔۔

شبرہ نے دروازہ بند کیا اور دیوار کے ساتھ لگ کر کھڑی ہو گئی۔۔۔۔

وہ ابھی تک اس 'حادثے' کے اثر سے باہر نہیں آئی تھی جس نے اسے اس شخص کی شریکِ حیات بنا دیا تھا۔۔۔

یقیناً اس شخص نے اب حساب مانگنے کے لیے بلایا تھا۔۔۔

"وہاں کیوں کھڑی ہو؟ یہاں آؤ۔۔۔"

سمعان کی آواز کمرے کے سکوت کو چیرتی ہوئی اس تک پہنچی تھی۔۔۔

وہ آواز ہمیشہ کی طرح رعب دار تھی۔۔۔

مگر اس میں وہ پہلے والی وحشت نہیں تھی۔۔۔ بلکہ ایک عجیب سا تھکا ہوا طنز تھا۔۔۔

شبرہ خاموشی سے، چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتی اس کے قریب آئی اور کچھ فاصلے پر رک گئی تھی۔۔۔

اسے مقدس نے بار بار کہا تھا کہ وہ اس شخص سے نزدیکی بنا کر رکھے۔۔۔۔

مگر ابھی اس کے سامنے کھڑے ہونے سے کی شبرہ کی جان نکل رہی تھی۔۔۔

"تم نے یہ سب کیوں کیا شبرہ؟"

سمعان نے اسے سر سے پاؤں تک دیکھتے ہوئے پوچھا تھا۔۔۔

اس کی نگاہوں کے اس بدلتے استحقاق بھرے انداز پر شبرہ کی دھڑکنیں اتھل پتھل ہونے لگی تھیں۔۔۔

اس شخص کی آنکھوں میں سرخی بڑھ چکی تھی۔۔۔

"جو کچھ آج ہوا۔۔۔ میں اس کی وجہ جان سکتا ہوں۔۔۔؟؟؟ اتنے

وقت سے تم میرے کمرے میں ایک بار بھی نہیں آئی۔۔۔

آج تمہارا آنا اور پھر۔۔۔ عین اس وقت وہ سب ہونا۔۔؟

وہ سوچی سمجھی پلاننگ تھی۔۔

یا کوئی اتفاق۔۔۔ میرا دماغ ابھی تک قبول نہیں کر پا رہا۔۔۔"

وہ صوفے پر ویسے ہی بیٹھا ہوا تھا۔۔۔ اس کی بینڈیج پوری طرح

سے سرخ ہو چکی تھی۔۔۔

مگر اس شخص کا دماغ تو اس وقت کہیں اور الجھا ہوا تھا۔۔۔

اس کی آنکھوں کی رنگت زخم سے زیادہ سرخ تھی۔۔۔

وہ مٹھیاں بھینچے ہوئے تھا۔۔۔۔

شبرہ جانتی تھی یہ شخص اسے اتنی آسانی سے نہیں بخشے گا۔۔۔۔

اس وقت اس کی حالت بھی غیر تھی۔۔۔ مگر اسے خود کو سنبھالنا تھا۔۔۔۔

وہ مضبوط لڑکی تھی۔۔۔ کسی بھی بات کو اپنی کمزوری نہیں بننے دے سکتی تھی۔۔۔

"میں نے۔۔۔ میں نے کچھ نہیں کیا۔۔۔ میں تو بس سوپ دینے

آئی تھی۔۔۔ میرا پیر قالین میں الجھ گیا تھا۔۔۔

اور میں گر گئی۔۔۔ میری کوئی پلاننگ نہیں تھی۔۔

میں ایسی گھٹیا پلاننگ کیوں کروں گی۔۔۔"

شبرہ کی آواز لرز رہی تھی۔۔۔

اس کی آنکھوں میں سچ مچ کے آنسو آ گئے کیونکہ اس وقت وہ واقعی

خود کو اس رشتے میں قید محسوس کر رہی تھی۔۔۔۔

سمعان آہستہ سے اٹھا اور اس کے قریب آیا تھا۔۔۔

وہ اس سے اتنا قد آور تھا کہ شبرہ کو اپنا سر اٹھا کر اسے دیکھنا پڑ رہا تھا۔۔۔

وہ اس کے بالکل سامنے آکر رک گیا تھا۔۔۔

دونوں کے درمیان صرف چند انچ کا فاصلہ تھا۔۔۔شبرہ کو اس کے وجود سے اٹھتی تپش اور اس کے سانسوں کی حرارت محسوس ہو رہی تھی۔۔۔

شبرہ کی جان حلق میں اٹک گئی تھی۔۔۔

"پیر الجھا تھا یا قسمت بنانی تھی؟ دیکھو۔۔۔مجھے سب سچ جاننا ہے۔۔۔اگر وہ صرف ایک اتفاق تھا تو تم۔۔۔

تم اس نکاح کے لیے اتنی آسانی سے کیسے مان گئی۔۔۔

میری تو مجبوری تھی اپنے گھر والوں کو تکلیف نہ دینے کی خاطر۔۔

مگر تم۔۔۔۔ تمہارا اس نکاح کے لیے اقرار میری سمجھ سے باہر ہے۔۔۔مجھے سچ بتاؤ۔۔۔جو بھی وجہ ہوئی۔۔میں ساتھ دوں گا تمہارا۔۔۔۔

ورنہ میرے لیے اس نکاح کی اب بھی کوئی اہمیت نہیں ہے۔۔۔۔۔"

سمعان نے اس کے چہرے کے قریب جھک کر سرگوشی کی تھی۔۔۔۔

اس کی سانسیں شبرہ کے گالوں کو چھو رہی تھیں۔۔۔۔

اس کی اتنی نزدیکی پر شبرہ لرز اٹھی تھی۔۔۔

"تم جانتی ہو کہ میرے خاندان میں اس منظر کا کیا مطلب لیا جاتا ہے۔۔۔۔

اگر ان کو پتا چل جاتا تم میرے لیے نامحرم ہو۔۔ تو ان کی تکلیف کا تصور کرنا بھی میرے لیے ممکن نہیں ہے۔۔۔

اسی خاطر میں نے ان کے آگے جھوٹ کو جھوٹ ہی رہنے دیا۔۔

اور اب اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ تم اس نام کے ساتھ بندھ گئی ہو جس کو

تم پسند نہیں کرتی۔۔۔۔۔"

سمعان گردیزی کے آخری جملے پر شبرہ نے گھبرا کر نگاہیں اوپر

اٹھائی تھی۔۔

شبرہ نے نفی میں سر ہلایا، اس کے آنسو اس کے رخساروں پر بہہ

نکلے تھے۔۔۔۔

"ایک پولیس والا ہوں۔۔۔ تمہاری نفرت میری آنکھوں کے

سامنے سے نہیں بچ سکتی۔۔

اتنا ناپسند کرتی ہو مجھے۔۔۔ پھر اس رشتے میں بندھنے کی وجہ۔۔۔"

وہ پورے یقین سے بول رہا تھا۔۔ اور شبرہ کو اپنا آپ ہوا میں معلق ہوتا محسوس ہوا تھا۔۔

یہ شخص اگر یہ بات سمجھ گیا تھا۔ تو باقی سب کچھ۔۔۔

کہیں وہ اس کے بارے میں خفیہ طور پر انوسٹی گیشن تو نہیں کر رہا تھا۔۔۔

شبرہ کے رونگٹے کھڑے ہو گئے تھے۔۔۔ سب کچھ اتنا آسان نہیں تھا۔۔ جتنا وہ سمجھ رہی تھی۔۔

اس کے چہرے کا رنگ اڑ گیا تھا۔۔ مگر اس نے خود کو نارمل رکھنے کی کوشش کی تھی۔۔

"نن نہیں۔۔۔ آپ غلط سمجھ رہے ہیں۔۔ ایسا نہیں ہے۔۔۔"

شبرہ نے فوراً نفی میں سر ہلا یا دیا۔۔

سمعان نے اسے غور سے دیکھا تھا۔۔۔

اس لڑکی کی معصومیت، اس کے بہتے آنسو اور اس کا وہ نازک وجود جو اس وقت خوف سے کانپ رہا تھا۔۔ سمعان کے پتھر دل میں ایک دراڑ ڈال رہا تھا۔۔۔

"تو پھر کیسا ہے۔۔۔؟؟"

سمعان گردیزی نے اس کی نازک کمر میں اپنا بازو حمائل کیا تھا۔۔

اور اسے اپنے قریب تر کھینچ لیا تھا۔۔

شبرہ اس حملے کے لیے بالکل بھی تیار نہیں تھی۔۔۔

وہ اس کے سینے سے جا ٹکرائی تھی۔۔۔

اس کا چہرا مقابل کی گرم سانسوں سے تپنے لگا تھا۔۔۔اس شخص کے ہاتھ کا دہکتا لمس اسے اپنی کمر کے خم پر سرکتا ہوا محسوس ہوا تھا۔۔۔

وہ بری طرح سے لرز اٹھا تھا۔۔۔

شبرہ کا بچارہ دل اس وقت ایس پی سمعان گردیزی کی اس بے رحم قربت سے بے ترتیب دھڑک رہا تھا۔۔۔

"بولو۔۔۔میں سننا چاہتا ہوں۔۔۔کیا سمجھنا چاہیے مجھے۔۔۔

ان آنکھوں کی اس شدید ناپسندیدگی کے باوجود۔۔تم نے مجھ سے نکاح کیوں کیا۔۔۔

میری بیوی کیوں بن گئی۔۔۔"

اس نے بے اختیار اپنا ہاتھ بڑھایا۔۔۔اور شبرہ کے گال پر موجود ایک آنسو کو اپنی پور سے صاف کیا تھا۔۔۔

شبرہ اس لمس پر ساکت ہو گئی تھی۔۔۔

اسے لگا جیسے اس کے جسم میں بجلی دوڑ گئی ہو۔۔۔ سمعان کی انگلیاں اس کی جلد پر کسی دہکتے ہوئے انگارے کی طرح محسوس ہو رہی تھیں۔۔۔

"میں پسند کرتی ہوں آپ کو۔۔۔ ناپسندیدگی ختم ہو گئی ہے بہت وقت پہلے۔۔۔"

اس کے کانپتے گداز لبوں سے بے اختیار یہ الفاظ نکلے تھے۔۔۔ وہ اس شخص کی اس قربت سے خائف ہو رہی تھی۔۔۔

اسی خاطر اس سے بچنے کے لیے اس نے یہ اقرار کیا تھا۔۔۔

مگر اس اقرار پر خوش ہونے کے بجائے وہ ہولے سے مسکرایا

تھا۔۔۔

اس مغرور چہرے پر بکھرتی مسکراہٹ اتنی دلفریب تھی کہ شبرہ

کوشش کی باوجود چند لمحوں کے لیے اپنی نگاہیں نہیں ہٹا پائی

تھی۔۔۔

ایک لمحے کے لیے اسے لگا تھا کہ کیا واقعی وہ اس شخص کے ساتھ

کھیل رہی تھی۔۔

یا یہ کام یہ ایس پی کر رہا تھا۔۔۔ وہ اس پر پوری طرح سے حاوی

ہو رہا تھا۔۔۔

"تم ایک پہیلی ہو شبرہ۔۔۔"

سمعان کا لہجہ اب نرم ہو چکا تھا۔۔۔

"تمہاری آنکھیں کچھ کہتی ہیں اور تمہارا چہرا کچھ اور۔۔۔میں نے

اب تک بہت ساری پہیلیوں کو سلجھایا ہے۔۔۔

مگر ایسی حسین اور دلکش پہیلی سے پہلی بات واسطہ پڑا ہے۔۔۔

اسے سلجھانے میں مزا آئے گا۔۔۔۔"

وہ اپنی بات کہتا اس کی جانب جھکا تھا۔۔۔

اس کا فوکس شبرہ کے کانپتے ہونٹ تھے۔۔۔ شبرہ کی جان جیسے
ہونٹوں پر آگئی تھی۔۔۔

اس نے سختی سے آنکھیں میچ لیں تھیں۔۔۔۔ مگر اس شخص نے
اس کے ہونٹوں کو زرا سا ٹچ بھی نہیں کیا تھا۔۔۔

بلکہ کمر پر لپٹے ہاتھ سے اس کی نازک کمر کو ایک جھٹکا دیتے۔۔۔
اسے کھلے بالوں میں انگلیاں پھنساتے انہیں زور سے کھینچا تھا۔۔۔

اس کی گرفت اتنی بے رحم تھی کہ شبرہ کے لبوں سے بے ساختہ
سسکی بر آمد ہوئی تھی۔۔۔۔

سمعان گردیزی نے وہیں کھڑے ان حسین لبوں کی جنبش نوٹ کی تھی۔۔۔

اور پھر اسے اپنے گرفت سے آزاد کرتے دور کر دیا تھا۔۔

اور خود واپس صوفے پر آن بیٹھا تھا۔۔

جبکہ شبرہ وہیں کھڑی لرز رہی تھی۔۔۔چند لمحوں میں اس شخص نے اس کے پورے وجود پر اپنا احساس چھوڑ دیا تھا۔۔

اس کے ہاتھ کی گستاخیوں سے شبرہ کو اپنی کمرے سلگتی ہوئی محسوس ہوئی تھی۔۔۔

وہ تیزی سے وہاں سے جانے لگی تھی۔۔۔

اسی لمحے سمعان کے زخمی بازو سے خون کا ایک قطرہ فرش پر گرا تھا۔۔۔

شبرہ کی نظر فوراً اس کے بازو پر پڑی تھی۔۔۔پٹی پوری طرح سرخ ہو چکی تھی اور تازہ خون باہر نکل رہا تھا۔۔

اس کی قدم وہیں تھم گئے تھے۔۔۔شبرہ وہاں سے جانا چاہتی تھی۔۔۔

مگر اس شخص کی جو حالت تھی۔۔۔وہ چاہتے ہوئے بھی رک گئی تھی۔۔۔

یہ دل کا احساس نہیں۔۔۔پلاننگ کا حصہ تھا۔۔

"آپ کا زخم۔۔۔"

شبرہ نے گھبرا کر اس کا زخمی ہاتھ تھام لیا تھا۔۔۔

"تم جاؤ جا کر آرام کرو اپنے کمرے میں ریسٹ کرو۔۔۔۔۔"

سمعان نے اسے جھٹکنے کی کوشش کی تھی۔۔۔۔اسے پھر سے اپنے حواس اختیار سے باہر جاتے محسوس ہوئے تھے۔۔۔

وہ اس لڑکی کا مقصد جانے بغیر اسے کسی قیمت پر اپنے قریب نہیں لانا چاہتا تھا۔۔۔

"آپ زخمی ہیں سر۔۔۔اتنا خون بہہ رہا ہے آپ کا۔۔۔ مم میں کیسے چلی جاؤں۔۔۔"

وہ اس کی بات کے جواب میں خفگی سے بولی تھی۔۔۔۔

جس پر وہ بنا کچھ بولے۔۔۔خاموشی سے اسے دیکھنے لگا تھا۔۔۔۔

اس لڑکی کا یہ استحقاق بھرا انداز اس شخص کے دل پر اثر انداز ہوا تھا۔۔۔

وہ ٹکٹکی باندھے اسے تکے گیا تھا۔۔۔

شبرہ نے فوراً اسے صوفے پر بٹھایا اور خود فرسٹ ایڈ باکس لینے چلی گئی تھی۔۔۔۔

جب وہ واپس آئی، تو سمعان وہیں صوفے کی پشت سے سر ٹکائے آنکھیں موندے ہوئے تھا۔۔۔

شبرہ اس کے سامنے فرش پر بیٹھ گئی تھی۔۔۔اس نے بہت احتیاط سے پرانی پٹی کھولنی شروع کی تھی۔۔۔۔

وہ اسی پوزیشن میں آنکھیں موندے بیٹھا رہا تھا۔۔۔

جیسے جیسے پٹی کھل رہی تھی۔۔۔گولی کا گہرا زخم واضح ہوتا جا رہا تھا۔۔۔۔

شبرہ کا دل دہل گیا تھا۔۔۔ اسے خون میں لت پت اپنے باپ اور بھائی کی ڈیڈ باڈی یاد آئی تھی۔۔۔

مگر اس نے خود کو سنبھال لیا تھا۔۔

"درد ہو رہا ہے؟"

اس نے دھیمی آواز میں پوچھا تھا۔۔۔ سمعان گردیزی نے آنکھیں کھول کر اسے دیکھا تھا۔۔۔

سمعان نے اس کی بات کا جواب نہیں دیا تھا۔۔۔

مگر اس کی نظریں شبرہ کے جھکے ہوئے سر اور اس کے بالوں کی ان لٹوں پر تھیں جو اس کے ماتھے پر جھول رہی تھیں۔۔۔۔

شبرہ نے زخم کو صاف کرنا شروع کیا تھا۔۔۔

جب اس نے اسپرٹ لگایا۔۔۔ تو جان بوجھ کر اس نے اس شخص کو درد پہنچانے کی خاطر مقدار زیادہ رکھی تھی۔۔۔

جس نے اس کی زخم کو اتنی تکلیف دی تھی کہ وہ سمعان کے جبڑے بھینچ گئے اور اس نے بے اختیار شبرہ کا دوسرا ہاتھ مضبوطی سے پکڑ لیا تھا۔۔۔۔

درد کی وہ لہر ان دونوں کو ایک دوسرے کے احساس میں پرو گئی تھی۔۔۔

شبرہ نے سر اٹھا کر اسے دیکھا تھا۔ ان کی نظریں آپس میں ٹکرائی تھیں۔۔۔ شبرہ نے بہت مشکل سے اپنی آنکھوں کی نفرت چھپانے کی کوشش کی تھی۔۔۔

اس کی آنکھوں میں نمی تھی۔۔۔ سمعان گردیزی بس اسے تکے گیا تھا۔۔۔ یہ لڑکی اگر کسی سازش کے تحت بھی یہاں آئی تھی تو وہ شاید جیت رہی تھی۔۔۔

سمعان نے بے بسی سے سوچا تھا۔۔۔اس کی گھنی مڑی ہوئی پلکیں بے پناہ حسین لگ رہی تھیں۔۔۔

سمعان گردیزی لب بھینچتا اپنی آنکھیں میچ گیا تھا۔۔۔وہ اس کے بازو پر بینڈیج کر چکی تھی۔۔۔اس کی گداز انگلیوں کا لمس کافی دیر تک سمعان کو اپنے بازو پر محسوس ہوتا رہا تھا۔۔۔

شبرہ اپنا کام کر کے اٹھ گئی تھی۔۔وہ ابھی دو قدم ہی آگے بڑھی تھی۔۔۔جب اسے اپنے دوپٹے پر کھنچاؤ محسوس ہوا تھا۔۔۔

شبرہ کا دل اس لمحے بہت زور سے دھڑک اٹھا تھا۔۔۔اس نے درزیدہ نگاہوں سے پلٹ کر دیکھا تھا۔۔۔

اس کے دوپٹے کا پلو سمعان گردیزی کی مٹھی میں جکڑا ہوا تھا۔۔

شبرہ کی حالت غیر ہوئی تھی۔۔اس کے چہرے کی رنگت اڑ چکی تھی۔۔۔

یہ شخص کیا چاہ رہا تھا اس سے۔۔۔

"کل سے تم اس کمرے میں شفٹ ہو رہی ہو۔۔۔اب جب نکاح ہو ہی چکا ہے۔۔۔اور پورے خاندان والوں کے سامنے ہم میاں بیوی کے روپ میں سامنے آچکے ہیں۔۔۔تو میرے خیال میں ہمیں اس رشتے کو نبھا لینا چاہیے۔۔۔

اگر تم مجھے پسند کرتی ہو۔۔۔تو میں بھی اس رشتے کو ایک موقع دینا چاہوں گا۔۔۔"

اس کی گھمبیر آواز کمرے میں گونج رہی تھی اور شبرہ کو اپنے جسم سے جان نکلتی محسوس ہوئی تھی۔۔۔یہ کیا کہہ رہا تھا وہ۔۔۔

شبرہ کی رنگت خطرناک حد تک سرخ ہوئی تھی۔۔۔جس انسان کے ساتھ کچھ لمحے گزارنا اس کے لیے عذاب تھا۔۔۔۔۔اس کے ساتھ ایک کمرے میں رہنے کے خیال سے ہی اس کا پورا وجود مارے گھبراہٹ اور خوف کے پسینے سے شرابور ہوا تھا۔۔۔

"کیا ہوا؟؟؟کیا تم نہیں رہنا چاہتی میرے ساتھ۔۔۔"

اس کے چہرے کے بدلتے رنگوں کو بہت غور سے دیکھتے سمعان گردیزی نے پوچھا تھا۔۔۔ جس پر شبرہ ہوش میں لوٹی تھی۔۔

"نن نہیں۔۔۔ وہ وہ۔۔۔۔ یہ۔۔۔ یہ سب کچھ اتنا اچانک ہوا۔۔۔ تو مجھے ابھی تھوڑا وقت چاہیے۔۔۔"

شبرہ نے بہت مشکل سے یہ الفاظ ادا کیے تھے۔۔۔

"تم جتنا وقت چاہو تمہیں مل سکتا ہے۔۔۔ مگر تمہیں اب اس کمرے میں آنا پڑے گا۔۔۔ میں نہیں چاہتا میرے گھر کا کوئی فرد پھر یہاں آئے اور تمہیں الگ رہتے دیکھ کوئی ایشو کری ایٹ ہو۔۔۔"

اس لیے تم کل یہاں شفٹ ہو رہی ہو۔۔۔"

اس نے دوٹوک انداز میں اپنا فیصلہ سنایا تھا۔۔۔ اور اس کا دوپٹہ اپنی گرفت سے آزاد کر دیا تھا۔۔۔

آنکھیں میچتے وہ زرا ریلیکس انداز میں صوفے پر اپنا سر ٹکا گیا تھا۔۔۔ اس بات کا صاف اظہار تھا کہ وہ اب وہاں سے جا سکتی تھی۔۔۔

شبرہ آزادی ملتے ہی تیزی سے کمرے سے نکل گئی تھی۔۔۔ اس نے ایک بار بھی پلٹ کر دیکھنے کی زحمت نہیں کی تھی۔۔۔

اس کا دل اتنے زور سے دھڑک رہا تھا۔۔ جیسے ابھی پسلیاں توڑ کر باہر آجائے گا۔۔۔ اسے بالکل بھی سمجھ نہیں آرہا تھا کہ وہ کیا کرے۔۔۔۔

کمرے میں آتے اس نے دروازے کو اچھے سے لاک کیا تھا۔۔۔ اور بیڈ پر آن گرتے وہ پھوٹ پھوٹ کر رو دی تھی۔۔۔

اس کا دل بہت زیادہ بھاری ہو رہا تھا۔۔ عجیب سا بوجھ تھا جو سینے پر آن پڑا تھا۔۔ اپنے انتقام میں وہ کہاں تک نکل آئی تھی۔۔۔ اس انسان سے نکاح کر لیا تھا۔۔۔

جو اس کی زندگی کا سکون اور خوشیاں چھیننے کا سبب بنا تھا۔۔

اس کے دل کا درد بڑھنے لگا تھا۔۔۔وہ نجانے کتنی دیر ایسے ہی پڑی روتی رہی تھی۔۔۔پھر ایکدم سے کچھ خیال آنے پر وہ بیڈ سے اٹھتے الماری کی جانب بڑھی تھی۔۔۔

اور موبائل نکالتے اس نے تیزی سے منصور کا نمبر ڈائل کیا تھا۔۔۔

بیل جا رہی تھی مگر کال پک نہیں کی جا رہی تھی۔۔

اس نے بے چینی سے دوبارہ نمبر ڈائل کیا تھا۔۔۔جب دوسری جانب سے کال پک کر لی گئی تھی۔۔۔

"ہیلو۔۔منصور۔۔۔۔"

یہ نام لیتے اس کے چہرے پر آنسو بکھر گئے تھے۔۔۔

"شبرہ۔۔۔ کیسی ہو شبرہ تم۔۔۔؟؟"

منصور کی آواز آج اتنے دنوں بعد سن کر شبرہ کے چہرے پر ہلکی سی مسکان ابھری تھی۔۔۔

"تم ٹھیک ہو۔۔۔ شکر ہے۔۔۔ تم ٹھیک ہو۔۔۔"

اس نے روتے ہوئے کہا تھا۔۔۔

"تمہاری دعائیں میرے ساتھ ہیں۔۔۔ مُجھے بھلا کیسے کچھ ہو سکتا ہے۔۔۔"

منصور کی بات پر اس کی آنکھوں میں مزید شدت سے آنسو بہہ نکلے تھے۔۔۔وہ اسے نکاح کے بارے میں بتانا چاہتی تھی۔۔۔مگر اس کو ڈر لگ رہا تھا کہ منصور کیساری ایکٹ کرے گا۔۔۔

اگر وہ اس سے ناراض ہو گیا تو۔۔۔یہی سوچ کر اس کے آنسوؤں کی شدت مزید بڑھ گئی تھی۔۔۔

"منصور۔۔۔مقدس نے تمہیں بتایا ہو گا یہاں کا۔۔۔مجھے معاف کر دو منصور۔۔۔مم مجھے یہ نکاح کرنا پڑا۔۔۔مقدس نے کہا تھا اس کے علاوہ کوئی راستہ نہیں ہمارے پاس۔۔۔

مگر۔۔۔میں صرف تمہاری ہوں۔۔۔بہت زیادہ محبت کرتی ہوں

تم سے۔۔۔بہت جلد میں تمہارے پاس لوٹ آؤں گی۔۔۔۔

پھر سب کچھ ٹھیک ہو جائے گا۔۔۔۔"

وہ روتے ہوئے اسے ساری بات بتانے لگی تھی۔۔۔۔مقدس کا سارا

پلان اور اس کا عمل در آمد۔۔۔۔اسے یہی لگ رہا تھا کہ یہ سب سن

کر منصور غصے سے بھڑک اٹھے گا۔۔۔

مگر اس کے ادا کیے جانے والے الفاظ پر وہ ایک لمحے کو حیران رہ گئی

تھی۔۔

"جانتا ہوں میں سب۔۔۔ مقدس نے بتایا مجھے۔۔۔ ہم یہاں لڑ رہے ہیں اور تم وہاں وہ سب کچھ جھیل رہی ہو۔۔۔

مگر تمہیں اپنے اس مقصد کی کامیابی کے لئے یہ سب کرنا ہو گا

شبرہ۔۔۔

تمہیں اس شخص کے قریب جا کر سارے ثبوت لانے ہو نگے۔۔۔

اسے احساس دلانا ہو گا کہ تم اس سے محبت کرتی ہو۔۔۔اس کا اعتبار جیتنا ہو گا۔۔۔۔"

منصور بول رہا تھا اور شبرہ حیرت اور بے یقینی کے عالم میں ساکت سی بیٹھی تھی۔۔۔۔ یہ شخص جو اس سے بے پناہ محبت کرتا تھا۔۔ اس کا منگیتر تھا۔۔۔

وہ اسے کسی اور مرد سے تعلق قائم کرنے کو کہہ رہا تھا۔۔۔ کئی خاموش آنسو شبرہ کی آنکھوں سے ٹوٹ کر گرے تھے۔۔۔

"میری بات کو غلط مت سمجھنا شبرہ۔۔۔ اگر میرے ہاتھ میں کچھ بھی ہوتا تو میں ایک دن بھی تمہیں اس مرد کے سائے میں نہ رہنے دیتا۔۔۔ مگر میرے اختیار میں ابھی کچھ بھی نہیں ہے۔۔۔"

میں بے انتہا محبت کرتا ہوں تم سے۔۔۔ تم جس بھی حال میں واپس لوٹو گی۔۔ مجھے ہر حال میں تمہارا ساتھ قبول ہو گا۔۔"

منصور کے الفاظ پر شبرہ نے آنکھیں سختی سے میچ لی تھیں۔۔۔ وہ اسے کیا کرنے کو کہہ رہا تھا اپنے مقصد کی تکمیل کے لیے۔۔۔۔ وہ بہت اچھے سے سمجھ رہی تھی۔۔۔

مگر اسے یقین نہیں آ رہا تھا کہ کوئی مرد ایسا بھی بول سکتا تھا۔۔۔۔

اس نے مزید کوئی بھی بات کیے بغیر کال کاٹ دی تھی۔۔۔ اس کے دل کا بوجھ مزید بڑھ گیا تھا۔۔۔ اس کی آنکھوں سے بہتے آنسو تھمنے کا نام نہیں لے رہے تھے۔۔۔

وہ بالکل گم صُم سی بیٹھی تھی۔۔۔۔ کیونکہ وہ منصور سے ان سب باتوں کی توقع نہیں کر پا رہی تھی۔۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

"بی بی جی سر بلا رہے ہیں آپ کو اپنے کمرے میں۔۔ اور عنایہ بی بی کو بھی لانے کو کہا ہے۔۔"

وہ عنایہ کے ساتھ پچھلے لان میں بیٹھی کھیل رہی تھی۔۔۔۔ جب اس تک یہ پیغام پہنچا تھا۔۔ وہ شخص پچھلے دو دن سے گھر نہیں آیا تھا۔۔ اس نے کال کر کے کہہ دیا تھا کہ اسے کسی میٹنگ کے سلسلے میں شہر سے باہر جانا ہے۔۔۔

شبرہ کے لیے تو یہ خبر بہت سکون کا باعث تھی۔۔۔ مگر عنایہ اسے بہت زیادہ یاد کرتی رہی تھی۔۔۔ دو دن کے بجائے پورا ہفتہ گزر گیا تھا۔۔۔ آج پورے ہفتے بعد وہ لوٹا تھا۔۔۔

مگر اب بھی اس کی آمد پر شبرہ کے چہرے کے زاویے بگڑ گئے تھے۔۔۔

"اتنی جلدی واپس آگیا۔۔۔ کاش یہ واپس لوٹتا ہی نہیں۔۔۔"

وہ تپ کر بولی تھی۔۔۔ اس نے اپنا سامان ابھی تک اس کے کمرے میں شفٹ نہیں کیا تھا۔۔۔

وہ چاہتی تھی بس کسی طرح سے ایک کمرے میں رہنے کی مصیبت اس کے سر سے ٹل جائے۔۔۔ مگر اب اس کی آمد اور پہلے ہی بلاوے پر شبرہ کا موڈ خراب ہو چکا تھا۔۔۔

"بابا آگئے۔۔۔۔"

عنایہ چہک کر بولی تھی۔۔۔۔ اس نے اب دھیرے دھیرے بولنا شروع کر دیا تھا۔۔۔ جو دیکھ کر شبرہ بھی بہت خوش تھی۔۔۔۔ عنایہ کی معصوم باتیں اور محبت ہی تھی جو اس کے دل کا بوجھ ہلکا کر دیتی تھی۔۔۔ ورنہ تو اس نے سوچ سوچ کر ہی پاگل ہو جانا تھا۔۔۔

یہی وجہ تھی کہ اسے عنایہ مزید پیاری اور دل کے قریب ہو گئی

تھی۔۔۔اس کی ساری دشمنی اب اس کے باپ تک محدود ہو چکی

تھی۔۔۔۔اب عنایہ اس میں شامل نہیں ہوتی تھی۔۔۔۔

عنایہ نے خود بخود اسے ماما کہنا شروع کر دیا تھا۔۔۔اس نے بہت

کوشش کی تھی کہ عنایہ اس نام سے نہ پکارے اسے۔۔۔۔لیکن

عنایہ کی ننھی زبان پر یہ نام ایسا چڑھا تھا کہ وہ اس کے بہت کوشش

کے باوجود بھی نہیں ہٹا پائی تھی۔۔۔

عنایہ نے اب تک کسی کے سامنے اسے ایسے نہیں پکارا تھا۔۔۔۔

اسی وجہ سے وہ تھوڑی ریلیکس تھی۔۔

ایس پی کے حکم پر کچھ دیر بعد وہ بھی پیر پٹختے عنایہ کو لیے اندر کی جانب بڑھ گئی تھی۔۔۔

اس نے دروازے پر دستک دی تھی۔۔جب اندر سے اجازت ملنے پر وہ اندر داخل ہوئی تھی۔۔۔عنایہ کو اس نے اپنی بانہوں میں اٹھا رکھا تھا۔۔۔

سفید رنگ کے کاٹن کے فراک میں چھوٹی سی عنایہ بہت زیادہ پیاری لگ رہی تھی۔۔۔جب سے شبرہ کا دل عنایہ کے لیے نرم ہوا تھا۔۔۔وہ اس کا بہت زیادہ خیال رکھنے لگی تھی۔۔۔

اس کو ہر وقت ایسے ہی بہت سنوار کر رکھتی تھی۔۔

وہ خود اس وقت سکائے بلو کلر کی لانگ شرٹ اور ٹراؤزر میں ملبوس۔۔۔ بالوں کو چٹیا میں مقید کیے سادہ سے حلیے میں بھی بہت پر کشش لگ رہی تھی۔۔۔

ایس پی سمعان گردیزی جو فریش ہو کر ٹراؤزر شرٹ میں ملبوس کھڑکی کے پاس کھڑا کسی سے فون پر بات کر رہا تھا۔۔۔ اس نے پلٹ کر اس جانب دیکھا تھا۔۔۔۔

اس کی نگاہیں اس منظر پر جیسے تھم سی گئی تھیں۔۔۔

ایک بہت ہی مکمل سا منظر تھا وہ۔۔۔ وہ کتنی ہی دیر فون کان سے لگائے کھڑا اسے دیکھے گیا تھا۔۔۔

"السلام و علیکم۔۔۔"

شبرہ نے اس کی نگاہوں کے ارتکاز سے گھبراتے اسے سلام کیا تھا۔۔۔۔

"و علیکم السلام۔۔۔۔"

وہ آج کافی خوشگوار موڈ میں لگ رہا تھا۔۔۔ اور شبرہ کو پریشان کر رہا تھا۔۔۔ آج پھر وہ کونسا کارنامہ سرانجام دے کر آیا تھا جو اتنا خوش تھا۔۔۔

"میرا بچہ کیسا ہے۔۔۔؟؟"

وہ فون بند کرتا ان کی جانب بڑھا تھا اور عنایہ کو شبرہ کی بانہوں سے لیے لیا تھا۔۔۔۔اس دوران غیر ارادی طور پر اس کا ہاتھ شبرہ کی گردن سے ٹکرایا تھا۔۔۔

شبرہ ایک جھٹکے سے پیچھے ہوئی تھی۔۔۔اس کے چہرے میں فوراً سے سرخی گھل گئی تھی۔۔۔سمعان نے ایک بھرپور نگاہ اس منظر پر ڈالی تھی۔۔۔

جو اس کے زرا سے غیر ارادی لمس سے کانپ گئی تھی۔۔۔

"کیسی ہو تم۔۔۔؟؟"

عنایہ کو پیار کرتے اس نے پوچھا تھا۔۔۔ نگاہیں پھر سے اس کی جانب اٹھی تھیں۔۔۔۔ جو ایک جانب خاموش سی کھڑی تھی۔۔۔

"میں ٹھیک ہوں۔۔۔۔ آپ اتنے دن بعد۔۔۔۔ واپس آئے۔۔۔؟؟"

اس نے اپنے لہجے کو خوشگوار رکھنے کی کوشش کرتے اس سے پوچھا تھا۔۔۔

"تم نے مجھے مس کیا۔۔۔؟؟"

اس کی بات کا جواب دینے کے بجائے وہ شخص اپنا سوال داغ گیا تھا۔۔۔ شبرہ اس کی نگاہوں پر اندر ہی اندر زچ ہو رہی تھی۔۔۔ مگر چہرے پر اس نے بہت مشکل سے مسکراہٹ لائی تھی۔۔

وہ عنایہ کو اٹھائے صوفے پر بیٹھ گیا تھا۔۔۔ مگر وہ انگلیاں مروڑتی ابھی بھی وہیں کھڑی۔۔۔ جلد از جلد یہاں سے نکلنے کو بے تاب تھی۔۔۔

اس شخص کی نگاہیں اسے کوفت میں مبتلا کر رہی تھیں۔۔ عجیب بدلا ہوا انداز تھا اس کی آنکھوں کا۔۔۔

"جی۔۔۔ ہم دونوں نے مس کیا۔۔۔۔"

اس نے اپنی طرف سے اچھا جواب دیا تھا۔۔ مگر سمعان کے

چہرے کے تاثرات بگڑے تھے۔۔۔

"میں جانتا ہوں میری بیٹی نے مجھے مس کیا ہو گا۔۔ مگر اس وقت

میں تمہاری بات کر رہا ہوں۔۔ کیا تم نے مجھے مس کیا۔۔؟"

اس نے عنایہ کو صوفے پر بیٹھایا تھا اور اس کے لیے لائی نیو ڈول

اسے پکڑا دی تھی۔۔

اب اس کی پوری توجہ شبرہ کی جانب تھی۔۔۔ جس کے دل کی

دھڑکنیں بڑھنے لگی تھیں۔۔۔

وہ چلتا ہوا اس کے مقابل آن کھڑا ہوا تھا۔۔

"مم میں نے مس نہیں کیا۔۔۔ابھی میرا آپ سے رشتہ اتنا مضبوط نہیں ہے۔۔ کہ آپ کے دور جانے پر آپ کی یاد آئے۔۔۔"

اپنی انگلیوں کو آپس میں مروڑتے اپنی طرف سے اس نے صاف گوئی سے جواب دیا تھا۔۔۔ مگر اسے اندازہ نہیں تھا کہ اس کی بات کاری ایکشن کیا ہونے والا ہے۔۔۔

سمعان نے اس کی کمر میں اپنا بازو حمائل کیا تھا اور اسے اپنے قریب کھینچ لیا تھا۔۔۔ شبرہ کا دل بہت زور سے دھڑکا تھا۔۔۔وہ اس کے بے انتہا قریب آگئی تھی۔۔

اس شخص کی گرم سانسیں شبرہ کے چہرے سے ٹکرانے لگی تھیں۔۔۔

"مگر میں نے تو بہت مس کیا تمہیں۔۔۔۔؟"

اس کی ٹھوڑی کو اپنی گرفت میں لیتے سمعان نے اس کی آنکھوں میں جھانکا تھا۔۔۔۔ سرد بھوری آنکھیں ان خوفزدہ سی سیاہ آنکھوں میں اپنا عکس تلاشنے لگی تھیں۔۔

شبرہ نے فاصلہ قائم کرنے کی کوشش کی تھی۔۔۔ مگر سمعان نے اس کی کمر پر اپنی گرفت مزید مضبوط کر دی تھی۔۔۔ اس کا انداز

اتنا شدت بڑھا تھا کہ شبرہ کو اس کی انگلیاں اپنی کمر میں دھنستی

ہوئی محسوس ہوئی تھیں۔۔۔

"مجھے درد ہو رہا ہے۔۔۔۔"

وہ نے کانپتی آواز میں اس شخص کو احساس دلانے کی کوشش کی

تھی۔۔۔ مگر وہ تو اس وقت کسی اور ہی احساس میں ڈوبا ہوا تھا۔۔۔

اس نے اپنی گرفت نرم کرنے کے بجائے مزید سخت کر لی

تھی۔۔۔۔

شبرہ کی آنکھوں میں نمی آن ٹھہری تھی۔۔۔

"ایس پی سمعان گردیزی کی بیوی ہو تم اب۔۔۔ اتنا سا درد برداشت نہیں ہو رہا تم سے۔۔۔'

وہ اس کے چہرے پر جھکتے ہوئے بولا تھا۔۔۔ شبرہ نے اپنی سانسیں روک لی تھیں۔۔۔

سمعان کے کلون کی دلفریب مہک اس کو اپنی سانسوں میں گلتی محسوس ہو رہی تھی۔۔۔ اس کی گرم سانسوں سے شبرہ کا چہرا تپنے لگا تھا۔۔۔

"آپ دور رہیں مجھ سے۔۔۔"

شبرہ کا دل بہت تیزی سے دھڑکنے لگا تھا۔۔۔اس کے پورے

وجود پر لرزا طاری تھا۔۔۔

اس شخص کی قربت اس کی جان نکال رہی تھی۔۔۔۔

"کیوں۔۔۔۔کیا تمہیں میرا قریب آنا اچھا نہیں لگ رہا۔۔۔"

اس نے شبرہ کی گردن پر بکھرے بالوں کو ہاتھ سے پیچھے ہٹایا

تھا۔۔۔اس کی مضبوط انگلیوں کا لمس شبرہ کی سانسوں کی رفتار بڑھا

گیا تھا۔۔۔اس کی بانہوں میں مقید وہ اس وقت اس شخص کی

سانسوں سے بھی زیادہ قریب تھی۔۔۔

اسے بالکل بھی اندازہ نہیں تھا کہ نکاح کے بعد یہ کھڑوس ایس پی ایک دم سے ایسے بدل جائے گا۔۔۔وہ جو پہلے اس کی جانب دیکھتا بھی نہیں تھا۔۔

ایک دم سے یہ کیا ہو گیا تھا اس شخص کو۔۔۔

شبرہ کی گھبراہٹ بڑھنے لگی تھی۔۔۔اس کو لگ رہا تھا کہ وہ اس سب میں بہت بری طرح سے پھنس چکی ہے۔۔۔جس انسان سے وہ اتنی شدید نفرت کرتی تھی۔۔۔اس کی قربت وہ کیسے برداشت کر سکتی تھی بھلا۔۔۔

مگر اسے مقدس اور منصور کی باتیں یاد آرہی تھیں۔۔۔۔جب وہ

اتنی ساری قربانیاں دے چکی تھی۔۔۔تو مزید آگے بڑھنے میں کیا

حرج تھا۔۔۔۔

اس سوچ کے ساتھ اس کی دھڑکنیں سینے میں گونجنے لگی

تھیں۔۔۔۔

اگلے ہی لمحے وہ اس کے کندھے پر اپنا سر رکھتے رو دی تھی۔۔۔۔

اس شخص کی جانب بڑھایا گیا یہ اس کا پہلا قدم تھا۔۔۔یا پہلی

چال۔۔۔۔۔

اس کی شرٹ سینے سے مٹھیوں میں جکڑے وہ اس کے کسرتی کندھے پر اپنا سر رکھے مسلسل آنسو بہائے جا رہی تھی۔۔۔

"شبرہ۔۔۔کیا ہوا ہے۔۔۔؟؟"

سمعان اس بات کی توقع نہیں کر رہا تھا اس سے۔۔اس کے ایسے رونے پر وہ پریشان ہوا تھا۔۔۔

مگر وہ چپ کرنے کی بجائے مزید رونے لگی تھی۔۔۔

"بابا۔۔۔ماما کو کیا ہوا ہے۔۔۔؟؟ وہ رو کیوں رہی ہیں۔۔۔؟ آپ نے مارا ہے ماما کو۔۔۔؟"

صوفے پر بیٹھی عنایہ بھی پریشان حال سی اس سے سوال کرنے لگی

تھی۔۔۔

جبکہ سمعان تو اس کے لفظ ماما پر ہی کچھ دیر کے لیے ساکت ہوا

تھا۔۔ عنایہ اسے ماما کہتی تھی۔۔ سمعان گردیزی کی آنکھوں کی

رنگت بدل گئی تھی۔۔

"نہیں کچھ نہیں ہوا۔۔ آپ کھیلو۔۔۔"

سمعان گردیزی نے اسے پیار سے کہا تھا۔ اور اگلے ہی پل اس

لڑکی کو اپنی باہوں میں اٹھالیا تھا۔ شبرہ اس کے لیے بالکل بھی تیار

نہیں تھی۔

اس نے گھبرا کر نظریں اوپر اٹھائی تھیں۔۔ مگر سمعان کا چہرا اس وقت بالکل سرد و سپاٹ تھا۔۔۔

"کک کہاں لے کر جا رہے ہیں آپ مجھے۔۔۔"

شبرہ کے ہونٹ لرز گئے تھے۔۔۔ جب وہ اسے اٹھائے اپنی سٹڈی میں داخل ہوا تھا۔۔۔ اس کے شبرہ کو صوفے پر بیٹھایا تھا۔۔ اور گلاس میں پانی بھر کر اس کے سامنے رکھا تھا۔۔۔

ساتھ ہی ملازمہ کو کال کرتے عنایہ کے پاس جانے کو کہا تھا۔۔۔

شبرہ بھیگی پلکوں سے اسے تکے جا رہی تھی۔۔۔۔ اس پل اس شخص کی تاثرات سے اسے بہت زیادہ خوف محسوس ہوا تھا۔۔۔

جو فون بند کرتا۔۔۔اس کی جانب پلٹا تھا۔۔۔اس کی آنکھیں سرخ تھیں۔۔

وہ چلتا ہوا اس کے برابر آن بیٹھا تھا۔۔۔شبرہ کی دھڑکنوں کی رفتار پھر سے بڑھنے لگی تھی۔۔۔۔

"مجھے تمہارے بارے میں سب کچھ جاننا ہے شبرہ۔۔۔۔"

اس کی بات پر شبرہ کی سانسیں رک گئی تھیں۔۔۔کیا وہ اس کے بارے میں سب کچھ جان گیا تھا۔۔۔

"کک کیا مطلب۔۔۔؟؟میں اپنے بارے میں سب بتا چکی ہوں آپ کو۔۔۔۔"

اس نے ہکلاتے ہوئے کہا تھا۔۔۔اس کے ہاتھوں میں پکڑا گلاس بھی لرز رہا تھا۔۔۔۔ جس سے کچھ پانی چھلک کر شبرہ کے اوپر گرا تھا۔۔ وہ شرمندہ ہوئی تھی۔۔۔

سمعان نے اس کے ہاتھ سے گلاس لے کر ٹیبل پر رکھ دیا تھا۔۔۔وہ اس کے بہت قریب بیٹھا ہوا تھا۔۔۔۔ شبرہ کی پلکیں لرزنے لگی تھیں۔۔۔۔اس ایس پی کی یہ نزدیکی اسے عجیب سے احساسات سے دوچار کر دیتی تھی۔۔۔

اوپر سے وہ جو سوال کر رہا تھا۔۔۔۔ شبرہ کی خوف اور دہشت سے حالت خراب ہونے لگی تھی۔۔۔

"میں جھوٹ نہیں بولوں گا۔۔۔ مگر مجھے ہمیشہ سے تم پر ڈاؤٹ رہا۔۔۔ مجھے لگتا تھا وہ نہیں ہو جو ظاہر کرتی ہو میرے سامنے۔۔۔"

وہ بول رہا تھا اور شبرہ بنا پلکیں جھپکائے یک ٹک اسے تکے جا رہی تھی۔۔۔ اس شخص کی ذہانت اور قابلیت پر تو وہ شک کر ہی نہیں سکتی تھی۔۔۔

اس کو لگا تھا وہ بہت قریب پہنچ کر۔۔۔ اپنا سب کچھ ہار کر بھی اپنے مقصد میں ناکام ٹھہری تھی۔۔۔

"آپ کو مجھ پر شک ہے۔۔۔"

وہ بمشکل اتنا ہی بولی تھی۔۔۔۔اس کی آنکھوں سے آنسو کا قطرہ گرا تھا۔۔۔۔وہ لڑکی اب بھی بہت مہارت سے اپنے اصل خوف کو چھپا رہی تھی۔۔۔

"تھا پہلے مگر اب نہیں ہے۔۔۔میں نے تمہارے بارے میں پتا کروایا تھا۔۔جس کے بعد مجھے تمہارے علاقے سے یہی پتا چلا کہ تم نے مجھے جو بتایا وہ بالکل سچ تھا۔۔۔تمہاری فیملی اب اس دنیا میں نہیں ہے۔۔۔

اور تم بالکل اکیلی ہو۔۔۔۔"

وہ بول رہا تھا اور شبرہ سانس روکے اسے سن رہی تھی۔۔۔۔

منصور نے اور اس کے آدمیوں نے اسے مکمل تیاری کے ساتھ بھیجا تھا۔۔ وہ جانتے تھے کہ ایس پی سمعان گردیزی اس کے بارے میں پوچھ گچھ کروائے گا۔۔۔ اس لیے انہوں نے اسے وہاں کی ایک لڑکی کی شناخت دی تھی۔۔

اس علاقے میں لڑکی کی۔۔ جو ان کے گینگ کے انڈر آتا تھا۔۔۔ وہاں چاہ کر بھی کوئی ان کے خلاف نہیں بول سکتا تھا۔۔۔ اسی بات نے شبرہ کو بچا لیا تھا۔۔۔

"معاف کرنا۔۔۔ میں نے تم پر بلاوجہ شک کیا۔۔۔ مگر میرا تعلق جس فیلڈ سے ہے۔۔ میرے بہت سارے دشمن ہے۔۔۔ ہم لوگ

جب اس وردی سے انصاف کرتے ہیں تو ہمارے دشمنوں کی تعداد ہر گزرتی سانس کے ساتھ بڑھتی ہے۔۔

میرے ساتھ بھی کچھ ایسا ہی ہے۔۔۔ میرے بہت سارے دشمن ہیں۔۔۔ مجھ پر تقریباً روز ہی حملہ کرنے اور مجھے ختم کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔۔۔ بس اسی وجہ سے تم پر اعتبار کرنے میں تھوڑا وقت لگ گیا۔۔"

وہ اس کی جانب نرم نگاہوں سے دیکھتے بول رہا تھا۔۔

شبرہ کی رکی ہوئی سانسیں بحال ہوئی تھیں۔۔۔ یہ شخص اس کے جال میں پھنس چکا تھا۔۔۔ اس نکاح نے اسے فایدہ دیا تھا۔۔۔

وہ اس کے خوبرو چہرے کی جانب تکے گئی تھی۔۔اس کے نقوش

بہت وجیہہ اور دلفریب تھے۔۔۔۔

جب اسی لمحے اس نے شبرہ کا ہاتھ اپنی گرفت میں لیا تھا۔۔شبرہ

خود میں سمٹ گئی تھی۔۔

وہ اس کی انگلیوں میں انگلیاں پھنسائے اس کا ہاتھ اپنے دل پر رکھ گیا

تھا۔۔۔

شبرہ اس لمحے جیسے پتھر کی ہوئی تھی۔۔۔اس کے دل کی دھڑکن وہ

اپنی ہتھیلی کے نیچے محسوس کر رہی تھی۔۔۔۔

"شبرہ میں اپنی زندگی میں بہت تنہا ہوں۔۔۔ میں نے جب بھی کسی کو دل سے چاہا ہے تو اس کے بدلے دھوکا کھایا ہے۔۔۔

پہلے اپنی ماں سے اور پھر اس لڑکی سے۔۔۔ جسے اپنی زندگی میں محبت کی طرح شامل کیا۔۔۔"

اس کو چہرا شبرہ کے بہت قریب تھا۔۔۔ اس کی گرم سانسیں شبرہ کے چہرے کو جھلسا رہی تھیں۔۔۔ مگر وہ پھر بھی ساکت بیٹھی اسے تکے جا رہی تھی۔۔۔

"اماں جان میری سگی ماں نہیں ہیں۔۔۔ وہ میرے بابا جان کی دوسری بیوی ہیں۔۔۔ میری اپنی ماں میرے باپ سے طلاق لے

کر اپنے پہلے عاشق کے پاس جا چکی ہے۔۔۔ میری ماں نے میرے

باپ کے نکاح میں ہوتے ہوئے کسی اور مرد سے محبت کی اور

میرے بابا جان کو دھوکا دیا۔۔۔

اور میں تو اس عورت کی زندگی میں کسی بھی طرح کی اہمیت نہیں

رکھتا۔۔۔ میرا ہونا نہ ہونا میری ماں کے لئے برابر تھا۔۔۔"

وہ بول رہا تھا اور اس کی کنپٹی کی رگیں تن گئی تھیں۔۔۔ آنکھیں

بھی لہو رنگ ہوئی تھیں۔۔۔

شبرہ ساکت سی اس شخص کو تکے گئی تھی۔۔۔باہر سے کتنا سخت اور ناقابلِ تسخیر لگتا تھا۔۔۔مگر اندر سے اتنا ہی ٹوٹا ہوا اور کھوکھلے پن کو شکار تھا۔۔

"میں نے کبھی نہیں سوچا تھا کہ میری قسمت بھی میرے بابا جان جیسی ہو گئی۔۔میری زندگی میں بھی ایک لڑکی شامل ہوئی تھی۔۔۔ میری محبت بن کر۔۔۔بچپن کا تعلق تھا ہمارا۔۔۔۔

وہ مجھ سے بے پناہ محبت کرتی تھی۔۔۔۔رانیہ نام تھا اس کا۔۔۔

اماں جان کے بھائی کی بیٹی تھی وہ۔۔۔۔

ہم دونوں ایک دوسرے سے بہت محبت کرتے تھے۔۔۔ ہماری

پیاری سی بیٹی عنایہ ہماری زندگی کی خوشیوں اور محبت میں اضافہ

کرنے کا باعث بنی۔۔۔۔ مگر پھر اچانک نجانے کس کی نظر لگی۔۔۔

کہ اسے مجھ میں خامیاں نظر آنے لگیں۔۔۔ اسے میں کم ظرف

اور دقیانوسی سوچ کا مالک لگنے لگا۔۔۔ اسے کوئی ایسا مل گیا تھا۔۔۔

جس میں اسے وہ ساری خوبیاں نظر آئیں جو اسے چاہیے تھیں۔۔۔

وہ آزاد خیال تھا۔۔۔ بالکل اس کے ٹائپ کا۔۔۔۔ اور پھر وہ مجھے

چھوڑ کر چلی گئی۔۔۔ اس کے نزدیک میری خوبیاں بھی خامیوں میں

بدل گئیں۔۔۔ اس کو میں دنیا کا سب سے برا مرد لگنے لگا۔۔۔

میں نے اس رشتے کو بچانے کی بہت کوشش کی۔۔۔ لیکن وہ اسوقت میری نظروں اور دل سے گر گئی۔۔ جب وہ مجھ سے چھپ کر اس رات اپنے عاشق کو ملنے گئی تھی۔۔۔

اسی رات میں نے اسے طلاق دے دی تھی۔۔ ایک بد کردار اور بے وفا عورت کی میری زندگی میں کوئی جگہ نہیں تھی۔۔۔"

اس کی آنکھوں میں سرد مہری اور نفرت کی شدت بڑھ گئی تھی۔۔۔

"اس دن کے بعد سے میں نے اپنی دل کو بالکل پتھر کر لیا۔۔۔۔ ہر طرح کے جذبات اور احساسات کو خود پر حرام کر لیا۔۔

مجھے عورت ذات سے ہی نفرت ہو جاتی۔۔۔ اگر میری زندگی میں

اماں جان، نرگس پھوپھو اور عنایہ جیسی پیاری ہستیاں نہ

ہوتیں۔۔۔۔ میں نے سوچ لیا تھا کہ اب کبھی دوبارہ کسی کو اپنی

زندگی میں جگہ نہیں دوں گا۔۔۔

دوبارہ کسی کو اس دل تک رسائی نہیں دوں گا۔۔۔۔ مگر پھر تم ایک

ہوا کے سرد جھونکے کی طرح حادثاتی طور پر میری زندگی میں شامل

ہو گئی۔۔۔۔ میرے گھر والے جانتے تھے کہ میں کبھی شادی نہیں

کروں گا۔۔۔

اس لئے تمہیں دیکھ کر انہوں نے بھی موقع کا فائدہ اُٹھایا۔۔۔میں

سچ کہوں گا کہ اگر اس دن تم میرے قریب اس طرح نہ ہوتی۔۔۔

اور میرے گھر والوں نے وہ منظر نہ دیکھا ہوتا۔۔

تو میں کبھی تمہیں اس طرح اپنی زندگی میں شامل نہ کرتا۔۔۔

کیونکہ مجھ جیسا انسان۔۔ جس کا دل اب پتھر کا ہو چکا ہے۔۔۔وہ

تمہیں کچھ نہیں دے سکتا۔۔"

اس شخص کے مغرور چہرے کے تاثرات اس پل انتہائی ناقابلِ فہم

تھے۔۔

شبرہ تو جیسے اس کے چہرے کے ایک ایک نقش کو حفظ کر رہی تھی۔۔۔

اس شخص نے اپنی زندگی کو پوری طرح سے کھول کر اس کے سامنے رکھ دیا تھا۔۔۔اس کی مہکتی سانسیں اب بھی شبرہ کی سانسوں سے الجھ رہی تھیں۔۔۔

"مگر میں اس رشتے کو پوری ایمانداری کے ساتھ نبھانے کی کوشش کروں گا۔۔۔مجھے امید ہے تم میرے دل کی دھڑکن میں اپنا احساس بھرنے کی کوشش کرو گی۔۔۔مجھے بہت جلد اپنا عادی بنا لو گی۔۔ جیسے میری بیٹی کو بنا لیا ہے۔۔۔"

وہ مسکرایا تھا اور شبرہ کے دل نے ایک بیٹ مس کی تھی۔۔۔۔ اس کی سانسیں بھاری ہونے لگی تھیں۔۔۔ اس کی ہتھیلی اب بھی سمعان کے دل پر دھری تھی۔۔۔ جس کی دھڑکن اسے ایک انوکھے احساس میں لپیٹ گئی تھی۔۔۔

"وعدہ کرو۔۔۔ تم اس دل کو کبھی دغا نہیں دو گی۔۔۔۔ مجھے بے وفا اور دھوکے باز عورتوں سے شدید نفرت ہے۔۔۔ تم کبھی ایسا کچھ نہیں کرو گی۔۔۔۔"

وہ اس سے وعدہ مانگ رہا تھا۔۔۔ اور شبرہ کہ زبان جیسی اٹک گئی تھی۔۔۔

"میں منتظر ہوں۔۔۔۔"

اس کی گھمبیر سر گوشی شبرہ کے دل میں ہلچل پیدا کر گئی تھی۔۔۔ مگر اگلے ہی پل شبرہ نے حامی بھر لی تھی۔۔۔

اس نے اثبات میں سر ہلایا تھا۔۔۔

"میری طرف سے ایسا کبھی کچھ نہیں ہو گا۔۔۔"

اس کی زبان کانپ گئی تھی یہ جھوٹا وعدہ کرتے۔۔۔۔۔

"اگر ہوا تو۔۔۔۔؟؟"

اس شخص نے سوال کیا تھا۔۔۔اور شبرہ کے اندر بے سکونی سی بھر گئی تھی۔۔۔

"تو آپ جو بھی سزا دیں مجھے منظور ہو گی۔۔۔"

وہ ہولے سے بولی تھی۔۔۔ جس کے جواب میں وہ قہقہہ لگا کر ہنسا تھا۔۔۔

"مطلب تم دھوکا دینے کا ارادہ رکھتی ہو۔۔۔"

اس کے ہونٹوں پر مسکراہٹ سجی تھی۔۔۔جو بہت دلفریب تھی۔۔۔شبرہ کو نجانے کیوں مگر اب اس مسکراہٹ سے خوف محسوس ہونے لگا تھا۔۔۔

"عنایہ مجھے ڈھونڈ رہی ہو گی۔۔۔"

وہ تیزی سے اٹھی تھی۔۔۔ جب سمعان نے اسی تیزی سے اس کی کلائی پکڑ کر اسے واپس اپنی اوپر کھینچ لیا تھا۔۔۔ جس کی وجہ سے وہ سیدھی اس کے سینے پر جا گری تھی۔۔۔

اس کی نازک کمر میں بازو حمائل کرتے سمعان نے اسے اپنے قریب کر لیا تھا۔۔۔ وہ صوفے پر نیم دراز تھا۔۔۔ اور شبرہ اس کے اوپر جھکی ہوئی تھی۔۔۔ شبرہ کی جان حلق میں اٹک گئی تھی۔۔۔

"میری ساری داستان سن لی۔۔۔ اپنے بارے میں کچھ نہیں بتایا۔۔۔"

اس نے شبرہ کی چٹیا کو اپنے ہاتھ پر لپیٹتے پوچھا تھا۔۔۔۔ جس کی رنگت اس گستاخی پر بے پناہ سرخ ہو چکی تھی۔۔۔

"مم میری زندگی میں کوئی بھی ایسی بات نہیں ہے بتانے والی۔۔۔"

اس نے کانپتی آواز میں کہا تھا۔۔۔

"تم نے کہا تھا تم کسی سے محبت کرتی ہو۔۔۔؟؟"

یہ بات پوچھتے ہوئے اس شخص کی آنکھوں میں سرد مہری اور بگاڑ تھا۔۔

"اب نہیں کرتی۔۔۔۔"

شبرہ کے لبوں سے بے ساختہ نکلا تھا۔۔۔وہ اس شخص کے سامنے بھول کر بھی کوئی بات نہیں کر سکتی تھی۔۔۔ منصور کا نام تو کسی قیمت پر نہیں۔۔۔

"اب کیوں نہیں کرتی۔۔۔"

سمعان نے اس کی چٹیا کو ہاتھ پر لپیٹ کر ایک جھٹکا دیا تھا۔۔۔اور اس کے ہونٹ بے دھیانی میں سمعان کے ہونٹوں سے ٹکرا گئے تھے۔۔۔

شبرہ کو لگا تھا اس کے پورے وجود میں ہزار وولٹ کا کرنٹ دوڑ گیا ہو۔۔۔ جبکہ اس کے وجود کی لرزاہٹ پر سمعان اس کی کیفیت نوٹ کرتا مسکرایا تھا۔۔

"کیونکہ اب میں آپ کی بیوی ہوں۔۔ اب میرے تمام جذبات صرف آپ کے لئے ہیں۔۔۔۔۔۔ مجھے کسی اور سے محبت کرنا زیب نہیں دیتا۔۔۔"

یہ الفاظ ادا کرتے اس نے نگاہیں جھکالی تھیں۔۔۔۔ کیونکہ یہ جھوٹ تھا۔۔۔

اور وہ نہیں چاہتی تھی کہ یہ شخص اس کا جھوٹ پکڑ لے۔۔۔

"تو مطلب مجھ سے محبت ہونے کے پورے امکان ہیں۔۔۔"

اس کی ناک کو دباتے وہ مسکرایا تھا۔۔۔ شبرہ نے اثبات میں سر ہلا دیا تھا۔۔

وہ اب بھی نگاہیں چرائے ہوئے تھی۔۔۔

"میں بھی کوشش کروں گا کہ مجھے تم سے محبت ہو سکے۔۔۔ اور کہیں نہ کہیں یہ دل پھر سے آباد ہونا چاہتا ہے۔۔۔ تمہارے نام سے۔۔۔"

وہ بولا تھا اور شبرہ کے دل اضطراب بڑھ گیا تھا۔۔۔

اگلے ہی پل وہ اس کی کان کے قریب جھکا تھا۔۔۔

"میرے دل کی قسم کھائی ہے تم نے۔۔۔ دھیان رکھنا تمہاری بے وفائی میری موت کو موجب بھی بن سکتی ہے۔۔۔"

اس کے کون کی لوح پر سمعان کی پر تپش سانسیں ٹکرائی تھیں۔۔
وہ بری طرح سے کسمسائی تھی۔۔۔

جب وہ اسکی پیشانی پر اپنے دہکتے ہوئے لب رکھتا بہت نرمی سے اسے خود سے جدا کر گیا تھا۔۔۔ شبرہ اس پل اپنی جگہ سے ایک لمحے کو ہل بھی نہیں پائی تھی۔۔

وہ کوئی ضروری کال آنے پر باہر جا چکا تھا۔۔۔ شبرہ نے اپنا چہرا دونوں ہاتھوں میں چھپالیا تھا۔۔۔ وہ ہولے ہولے لرز رہی تھی۔۔ اس کی آنکھوں میں نمی تھی۔۔۔

اس کی چہرے کی رنگت بہت زیادہ سرخ تھی۔۔

"یہ بہت مشکل ہے۔۔۔ بہت مشکل۔۔۔ یہ شخص میرے بابا اور بھائی کا قاتل ہے۔۔۔

میں کیسے اس کے ساتھ دل کو کھیل کھیل سکتی ہوں۔۔۔"

وہ رو رہی تھی۔۔۔ اس کے اندر عجیب سی بے چینی پھیل گئی تھی۔۔۔ جس کی وجہ وہ سمجھ نہیں پا رہی تھی۔۔۔

وہ اس وقت سٹڈی روم میں تنہا بیٹھی تھی۔۔۔ شبرہ نے نگاہیں اٹھا کر اردگرد دیکھا تھا۔۔۔ یہ وہ جگہ تھی جہاں اسے وہ ثبوت مل سکتے تھے۔۔۔

شبرہ کی آنکھوں کی رنگت ایک دم سے بدلی تھی۔۔۔۔

اس نے چاروں جانب نگاہیں گھمائی تھیں۔۔۔ اسی لمحے اسے گاڑی سٹارٹ ہونے کی آواز آئی تھی۔۔۔ وہ پھر سے جاچکا تھا۔۔۔ جس سٹڈی میں وہ کسی کو تنہا نہیں چھوڑتا تھا۔ وہاں وہ اسے چھوڑ کر جاچکا تھا۔۔۔

کیونکہ وہ ابھی تھوڑی دیر پہلے اسے اپنا اعتبار سونپ گیا تھا۔۔۔

شبرہ نے اپنی آنکھیں صاف کی تھیں۔۔۔اس کے پاس یہ سنہری موقع تھا۔۔۔

وہ آج ہی اس گھر سے بھاگ سکتی تھی۔۔۔۔

وہ صوفے سے اٹھتے الماری کی جانب بڑھ گئی تھی۔۔۔۔اس کی ٹانگیں کانپ رہی تھیں۔۔۔ماتھے پر ابھی بھی اس شخص کو دہکتا ہوا لمس محسوس ہو رہا تھا۔۔۔

جو اس کے چہرے کے تاثرات کو مزید بگاڑ گیا تھا۔۔۔

"میں تم سے شدید نفرت کرتی ہوں ایس پی سمعان گردیزی۔۔۔

محبت اور تم سے۔۔۔ایسا سوچنے سے بھی پہلے میں خود کو مارنا پسند

کروں گی۔۔۔ مجھ سے وفا کی امید کر کے تم اپنی قبر خود کھود رہے

ہو۔۔

جس ہاتھ کو تم نے اپنے دل پر رکھوا کر وعدہ کیا ہے۔۔۔ اسی ہاتھ

سے تمہیں قبر میں اتاروں گی۔۔۔ یاد رکھنا۔۔"

وہ نفرت و حقارت سے بولی تھی۔۔۔ اس کی آنکھیں گزرے

منظر یاد کر کے جلنے لگی تھی۔۔۔

اس نے ایک ایک کر کے سارے دراز اور فائلیں چیک کی

تھیں۔۔۔ مگر وہاں اسے اس کی مطلوبہ شے نہیں ملی تھی۔۔۔

اس کی بے چینی بڑھنے لگی تھی۔۔۔

وہیں اس کی نظر سب سے آخری الماری کے خانے پر پڑی تھی۔۔۔جسے کھولتے اسے وہاں ایک لاکر نظر آیا تھا۔۔۔۔

شبرہ نے اسے کھولنے کی کوشش کی تھی۔۔ مگر وہ لاک تھا۔۔۔۔

اس کا لاک توڑنا ممکن نہیں تھا۔۔۔

جب شبرہ کو یاد آیا تھا کہ سمعان کے پاس ہمیشہ ایک چابیوں کا گچھا رہتا تھا۔۔۔یقیناوہ اسی کی تھیں۔۔۔۔

اسے اب کسی بھی طرح سے وہ چابی حاصل کرنی تھی۔۔۔۔

شبرہ لاک دیکھ مایوسی سے پلٹ گئی تھی۔۔۔

∆∆∆∆∆∆∆∆∆∆∆∆∆∆∆∆∆

ایک ہفتہ گزر چکا تھا۔۔۔ مگر وہ کیز تک نہیں پہنچ پائی تھی۔۔۔۔ نجانے وہ انہیں کہاں رکھتا تھا۔۔۔

وہ اب اس کے کمرے میں ہی رہ رہی تھی۔۔۔ اور ہر بار اس کی موجودگی میں اس کے دل کی حالت کا الگ ہی عالم ہوتا تھا۔۔۔ جس پر وہ بری طرح سے زچ ہو جاتی تھی۔۔۔۔۔

ان گزرے دنوں میں اس کی محبت عنایہ کے لیے مزید بڑھ گئی تھی۔۔۔ وہ بچی اسے بہت زیادہ عزیز ہو چکی تھی۔۔۔۔ جس نے اسے مکمل طور پر وہ یہ ماں سمجھ لیا تھا۔۔ اور وہ بھی اسے اپنی سگی اولاد کی طرح ہی مانتی تھی۔۔۔

شاید اتنا پیار وہ اپنی سگی اولاد سے بھی نہ کرتی۔۔۔ جتنا عنایہ سے کرنے لگی تھی۔۔۔۔

مگر ایس پی سمعان گردیزی ابھی بھی اس کی ہٹ لسٹ پر تھا۔۔۔وہ جو اس نکاح کے بندھن میں اس کے ساتھ اس لیے بندھی تھی۔۔۔ کہ جتنا ہو سکے اس کے قریب رہ کر وہ اس کا اعتبار جیت سکے۔۔۔

مگر اس شخص کی قربت اس پر اتنی بھاری پڑتی تھی کہ اس کی کوشش ہوتی تھی جتنا ہو سکا اس سے دور رہ سکے۔۔۔ سمعان گردیزی نے اس پر اپنے رشتے کے حوالے سے کوئی بھی پریشر

نہیں ڈال رہا تھا۔۔۔اس کا یہی کہنا تھا کہ وہ جب دلی طور پر اس کے ساتھ رہنے پر آمادہ ہو وہ اس کو مجبور نہیں کرے گا۔۔۔

لیکن اس شخص کی چارمنگ پرسنالٹی کسی کو بھی گھائل کر سکتی تھی۔۔۔وہ شخص کسی کا بھی آئیڈیل ہو سکتا تھا۔۔۔وہ عزت دینے والا اور عزت کرنے والا ایک بہت ہی سلجھا ہوا انسان تھا۔۔۔

اس کے ساتھ رہ کر ایک مکمل تحفظ کا احساس ہوتا تھا۔۔۔

شبرہ اس کو مکمل نظر انداز کرتی تھی۔۔۔مگر ایس پی سمعان گردیزی بالکل بھی نظر انداز کیے جانے والی شخصیت نہیں تھی۔۔۔

وہ عنایہ کو سلا کر واپس اپنے کمرے میں آئی تھی۔۔۔۔ آج سمعان نے اسے کہا تھا کہ انہیں ایک ڈنر پر جانا ہے۔۔۔۔

جس کے لیے اسے اب تیار ہونا تھا۔۔۔ مگر اس کا جانے کا بالکل بھی موڈ نہیں تھا۔۔۔ وہاں پورا وقت اس ایس پی کی سنگت میں رہنا اس کے لیے بہت دشوار ہونے والا تھا۔۔

سمعان نے نکاح کے اگلے دن ہی اس کے لیے بہت سارے ڈیزائنر ڈریسز منگوا لیے تھے۔۔۔۔ جن میں سے اس نے ابھی کر کوئی ایک بھی استعمال نہیں کیا تھا۔۔۔

مگر آج اسے انہیں میں سے ہی کوئی پہنا تھا۔۔۔

وہاں بہت سارے ملبوسات تھے۔۔۔اور اسے بالکل بھی سمجھ نہیں

آرہا تھا کہ وہ ان میں سے کونسے پہنے۔۔۔

کافی دیر کی سوچ و بچار کے بعد بھی جب اسے سمجھ نہیں آیا تو کچھ

سوچتے اس نے سمعان کا نمبر ملایا تھا۔۔

وہ کبھی کبھی کام کے سلسلے میں اسے کال کر لیتی تھی۔۔۔یہ کال

زیادہ تر عنایہ کے حوالے سے ہی کی گئی تھی۔۔

مگر آج پہلی بار وہ اس سے اس حوالے سے پوچھنے والی تھی۔۔۔

وہ اس شخص کو ایسا سپیشل تب ہی فیل کرواتی تھی۔۔۔جب وہ دور ہوتا تھا۔۔۔اس کے قریب ہوتے ہوئے وہ ایسی گستاخی کر ہی نہیں سکتی تھی۔۔۔

کیونکہ اس شخص کی نیت کب بدل جائے اسے بالکل بھی بھروسہ نہیں تھا۔۔۔

اس کی کال دوسری بیل پر ہی پک کرلی گئی تھی۔۔۔وہ شاید کسی میٹنگ میں تھا۔۔۔اس کی بہت مصروف سی آواز سے یہی پتا چلا تھا۔۔۔

"بزی ہیں آپ۔۔۔"

بہت ہی معصومیت بھرے انداز میں سوال کیا تھا اس نے۔۔

دوسری جانب بہت زیادہ مصروف ہونے کے باوجود وہ تھوڑا حیران

ہوتے اٹھ کر سائیڈ پر ہوا تھا۔۔۔

"ہہت۔۔۔۔"

اس نے نرمی سے جواب دیا تھا۔۔۔

"اوہ۔۔۔میں نے ڈسٹرب کر دیا آپ کو۔۔۔"

اس نے افسوس کا اظہار کیا تھا۔۔۔

"محترمہ یہ کوئی نئی بات تھوڑی ہے۔۔۔۔ آپ تو اب صبح شام۔۔۔

دن رات ہمیں ڈسٹرب کرتی ہیں۔۔۔"

اس کی گھمبیر بھاری سرگوشی شبرہ کے چہرے کی رنگت سرخ کر گئی

تھی۔۔

یہ بات اس نے بھی نوٹ کی تھی کہ اس کی جانب دیکھتے وقت اس

شخص کا اپنی نگاہوں پر اختیار نہیں رہتا تھا۔۔

ایسا نکاح کے بعد سے ہونے لگا تھا۔۔۔ شاید اس رات سے جب

اس کے بازو کا زخم دیکھ۔۔۔ شبرہ نے بنا اس کے کہے اس کی کیئر کی

تھی۔۔۔

اس شخص نے آج تک باقی سب لوگوں کے لیے اپنی زمہ داریاں نبھائی تھیں۔۔سب کا خیال رکھا تھا۔۔۔

مگر اسے کبھی ایسی کیئر میسر نہیں ہوئی تھی۔۔اس لڑکی کا وہ انداز۔۔۔سمعان گردیزی کے دل میں گھر کر گیا تھا۔۔۔

اس بات سے بے خبر کے اس کے پیچھے اصل مقصد کیا ہے۔۔۔وہ شخص اس لڑکی کی معصومیت اور کیئرنگ نیچر کا دیوانہ ہونے لگا تھا۔۔۔

وہ اس کی محبت چاہتا تھا۔۔۔اسے چاہے تھا کہ وہ لڑکی جس طرح سے اس کی بیٹی کو مکمل اپنا چکی تھی۔۔۔ویسے ہی اسے بھی اپنائے۔۔

مگر وہ اس پر کبھی بھی کچھ فورس نہیں کرنا چاہتا تھا۔۔۔

"وہ مجھے پوچھنا تھا کہ آپ کا فیورٹ کلر کونسا ہے۔۔۔"

اس نے مسکراتی آواز میں پوچھا تھا۔۔۔

"اس وقت فون کر کے یہ سوال کس لیے پوچھا گیا ہے۔۔۔"

وہ بھی حیران ہوا تھا۔۔

"میں آج رات کی ڈنر پارٹی کے لیے کونسا ڈریس پہنوں۔۔۔مجھے سمجھ نہیں آرہا۔۔۔

آپ کو کونسا کلر پسند ہے۔۔۔"

اس کا انداز بالکل روایتی بیویوں جیسا تھا۔۔۔وہ اس کی پسند کا کلر پہننا چاہتی تھی۔۔۔یہ بات ایس پی سمعان گردیزی کو خوشی سے دوچار کر گئی تھی۔۔۔۔

شبرہ کا مقصد ہی یہی تھا۔۔۔اس شخص کو پوری طرح سے گھائل کر کے اپنے آگے جھکانا۔۔۔

"ریڈ کلر۔۔۔۔۔"

اس نے اپنی پسند بتائی تھی۔۔۔ شبرہ کے چہرے کے زاویے بگڑے تھے۔۔

"اوکے۔۔۔"

شبرہ کو یہ کلر بالکل بھی پسند نہیں تھا۔۔ اسے یاد تھا کہ منصور کو بھی اس کلر سے چڑ تھی۔۔۔ اسی وجہ سے اس نے کبھی یہ رنگ پہنا ہی نہیں تھا۔۔۔

اس نے کال بند کر دی تھی۔۔۔۔

"کیا مصیبت ہے۔۔۔؟؟ کیا ضرورت تھی اتنا اوور ہونے کی شبرہ۔۔۔۔ اب یہ چیپ کلر کون پہنے گا۔۔۔"

وہ خود پر ہی چڑھ دوڑی تھی۔۔۔اس نے الماری کھول کر دیکھی تھی۔۔۔اس میں دو ہی ریڈ کلر کے لباس تھے۔۔۔

ایک ریڈ کلر کی ساڑھی اور دوسرا فراک۔۔۔۔

جو بالکل پیروں تک تھا۔۔۔۔اس نے ساڑھی کبھی نہیں پہنی تھی۔۔۔اس وجہ سے اس نے فراک کو ہی ترجیح دی تھی۔۔۔۔

وہ تیار ہو رہی تھی۔۔۔جب اسی لمحے ایس پی سمعان گردیزی کمرے میں داخل ہوا تھا۔۔۔

شاور لینے کے بعد بال اسٹریٹ کر کے کمر پر ڈالے۔۔۔وہ لائٹ سا میک اپ کرتے بالکل تیار کھڑی تھی۔۔۔

سمعان جیسے ہی کمرے میں داخل ہوا۔۔۔اس کی اٹھتی نگاہیں شبرہ کے نازک سراپے پر جم کر رہ گئی تھیں۔۔۔اس کے پسندیدہ کلر کے لباس میں وہ بے انتہا حسین لگ رہی تھی۔۔

شبرہ نے اس کی پر تپش نگاہوں کے ارتکاز پر گھبرا کر اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

فل یونیفارم میں ملبوس وہ تھکا تھکا سا بہت زیادہ ہینڈسم لگ رہا تھا۔۔۔شبرہ نے فوراً سے نگاہوں کا زاویہ بدل لیا تھا۔۔۔

وہ زیادہ دیر اسے نہیں دیکھتی تھی۔۔۔ جتنا ہو سکتا تھا وہ اسے اگنور کرتی تھی۔۔۔ وہ ایسا کیوں کرتی تھی۔۔۔ اس بات کا جواب تو اس کے پاس بھی نہیں تھا۔۔۔

"آپ آج لیٹ نہیں ہو گئے۔۔۔؟"

اسے اپنی جانب بڑھتے دیکھ شبرہ نے اپنی گھبراہٹ پر قابو پاتے بات کو آغاز کیا تھا۔۔۔

"ہممم۔۔۔ ایک بہت خطرناک گینگ پر کام کر رہی ہے میری ٹیم۔۔۔ بس اسی وجہ سے ٹائم زیادہ دینا پڑ رہا ہے۔۔۔"

اس کے مقابل آتے اس نے جھک کر شبرہ کے دلفریب سراپے سے اٹھتی مہک کو اپنی سانسوں میں اتارتے اس کو پیچھے ہوتے دیکھ۔۔۔اپنی عادت کے مطابق اس کی نازک سی پتلی کمر میں اپنا بازو حمائل کرتا وہ اسے دور ہونے سے روک گیا تھا۔۔

شبرہ مزید دور ہو بھی نہیں پائی تھی۔۔۔وہ تو اس کی بات پر ہی اٹک گئی تھی۔۔۔۔

"کک کونسا گیننگ۔۔۔۔؟؟"

اس نے سمعان کے سینے پر اپنی ہتھیلی رکھتے نرمی سے پوچھا تھا۔۔۔

جبکہ اس کے دل میں اس وقت طوفان برپا ہو گیا تھا۔۔۔یہ سوچ کر

کے یہ شخص پھر سے اس کے لوگوں کے خلاف کوئی پلان بنا رہا تھا۔۔۔

جو اسے ابھی پتا لگا کر منصور کو بتانا تھا۔۔۔

"وہی جس کا سرغنہ کچھ مہینے پہلے مارا گیا تھا۔۔۔"

وہ ایسے بول رہا تھا جیسے یہ اس کے لیے کوئی بہت معمولی بات ہو۔۔۔ جبکہ اس بات نے شبرہ کی تو دنیا الٹ دی تھی۔۔۔

سمعان نے ہاتھ بڑھا کر اس کے بالوں کو نرمی سے چھوا تھا۔۔۔ اس کے حسین بالوں سے اٹھتی دلفریب مہک وہ اپنی سانسوں میں محسوس کرتا۔۔۔ اس کو اپنے مزید قریب کر گیا تھا۔۔

شبرہ کا دل بہت زور سے دھڑکا تھا۔۔۔کیونکہ سمعان کا ہاتھ اس کی کمر کے خم کو محسوس کرتا اس کی جان نکال رہا تھا۔۔۔اس شخص کو نجانے کیا اوبسیشن ہو چکا تھا اس کی کمر کے خم سے۔۔۔

"وہ گینگ تو ختم نہیں ہو گیا تھا۔۔۔پھر آپ ان کے خلاف کیا کرنے والے ہیں۔۔۔"

شبرہ نے اس کی قربت برداشت کرتے اس وقت صرف اس کے لبوں سے پلان اگلوانا تھا۔۔۔

"تم بے پناہ حسین لگ رہی ہو۔۔۔کیا یہ سجاوٹ اور آرائش میرے لیے ہے۔۔۔۔

یہ لرزتا نازک سراپا۔۔۔اس کی نزاکتیں۔۔۔کیا مجھے انہیں محسوس کرنے کی اجازت مل سکتی ہے۔۔۔

وہ شخص اس پر اپنا حق جتانے سے پہلے پوچھ رہا تھا۔۔اگر اس کی سامنے اس وقت شبرہ دستگیر کے علاوہ کوئی اور لڑکی ہوتی تو اب تک اس کے پیار میں پاگل ہو چکی ہوتی۔۔۔

وہ اتنا شاندار بندہ تھا۔۔۔مگر شبرہ کے سر پر تو اس وقت کچھ اور ہی سوار تھا۔۔

اسے جاننا تھا کہ وہ کیا کرنے والا ہے اب اس کے گینگ کے خلاف۔۔۔

اسی خاطر وہ اس پل اپنے آپ کو اس ایس پی کی بانہوں میں دے گئی تھی۔۔۔اس نے شرماتے ہوئے سر ہلایا تھا۔۔

اور اپنا چہرا اس کے سینے پر رکھ دیا تھا۔۔۔

سمعان گردیزی اس لڑکی کی اس جان لیوا ادا پر مسکرایا تھا۔۔۔وہ شرم سے سرخ ہوتی مزید حسین لگ رہی تھی۔۔

سمعان کو لگا تھا اس کا دل اس معصوم چہرے کا دیوانہ ہو رہا تھا۔۔۔

"مجھے۔۔۔مجھے ڈر لگ رہا ہے۔۔۔"

سمعان کی گرم سانسیں اپنے چہرے کے قریب محسوس کرتے اس کے لرزتے لبوں سے بے ساختہ نکلا تھا۔۔۔

"کس سے۔۔۔؟؟"

اس کی آواز بھاری تھی۔۔۔۔اس کی نگاہیں شبرہ کی دودھیا چمکتی حسین گردن سے الجھ رہی تھی۔۔۔

جس سے بار بار اس کے بال ٹکراتے تھے۔۔۔اس سے پہلے کہ وہ اس پر جھکتا اور کوئی گستاخی کرتا۔۔۔شبرہ نے گھبرا کر کانپتے ہاتھوں سے اپنی گردن پر دوپٹہ پھیلا دیا تھا۔۔۔

سمعان نے سرخ نگاہوں سے اسے تکا تھا۔۔۔اس کی آنکھوں میں اس پل ایسی طلب تھی کہ شبرہ کانپ گئی تھی۔۔۔

اس کا دل بہت زور زور سے دھڑک رہا تھا۔۔۔اس نے اپنے فراک کو مٹھیوں میں جکڑ لیا تھا۔۔۔

"آپ کے اتنے دشمن ہیں۔۔۔اگر کسی نے آپ کو نقصان پہنچادیا تو۔۔۔آپ ایسے خطرناک گینگ کے ساتھ مت الجھا کریں۔۔۔"

شبرہ نے بھیگی پلکیں اٹھا کر اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔اور سمعان گردیزی اس پل اس منظر میں جیسے ڈوب گیا تھا۔۔۔

اس کے آنسوؤں نے پورے چہرے کو بھیگو رکھا تھا۔۔۔

لپسٹک سے سجے گلابی ہونٹ کانپ رہے تھے۔۔۔ گھنیری پلکیں لرز رہی تھیں۔۔۔ اور اس لمحے سمعان گردیزی کو شدت سے احساس ہوا تھا کہ یہ لڑکی اس کے پتھر ہوئے دل میں ہلچل پیدا کرنے میں کامیاب ہوگئی تھی۔۔۔

اس لمحے وہ خود پر قابو نہیں رکھ پایا تھا۔۔۔ نہ وہ رکھنا چاہتا تھا۔۔۔ یہ لڑکی تو ویسے ہی خود کو اس کے سپرد کر چکی تھی۔۔۔ اس کے بالوں میں ہتھیلی پھنساتے وہ اسے اپنے قریب تر کرتے ان کانپتے لبوں پر جھک گیا تھا۔۔۔

شبرہ اس کے لیے بالکل تیار نہیں تھی۔۔۔اسے اس شخص سے اتنی بے باکی کی امید ہر گز نہیں تھی۔۔۔

اس کی آنکھوں کی پتلیاں ناقابلِ یقین حد تک سکڑ گئی تھیں۔۔۔۔

اس کا لمس اتنا شدت بھرا تھا کہ شبرہ بے اختیار لرز گئی تھی۔۔۔۔

اسے لگا تھا وہ ابھی گر جائے گی۔۔۔

اس کی ٹانگیں بری طرح سے کانپ رہی تھیں۔۔۔اس کی دھڑکنیں سینے میں طوفان برپا کر گئی تھیں۔۔۔

اور سانسیں تو مکمل طور پر اس شخص کے رحم و کرم پر تھیں۔۔۔۔

جو اس وقت ان کے رحم کرنے کو تیار نہیں تھا۔۔۔۔

وہ نجانے کتنی ہی دیر اس کی سانسوں سے کھیلتا رہا تھا۔۔۔ کبھی وہ اسے سانس لینے کا موقع دیتا۔۔۔ جب وہ ریلیکس ہونی لگتی وہ پہلے سے بھی زیادہ شدت سے اس کی سانسیں چھین لیتا تھا۔۔۔

شبرہ نے اس کی وردی کو سینے سے بہت سختی سے تھام رکھا تھا۔۔۔

اس کے گداز لبوں کی نرماہٹیں اس شخص کو مدہوش کر رہی تھیں۔۔۔ جب اسی لمحے اسکا موبائل بنا تھا۔۔۔ شبرہ نے جیسے سکھ کا سانس لیا تھا کہ یہ شخص شاید اب اس پر رحم کر جائے۔۔۔

اسی لمحے اس نے شبرہ کی سانسوں کو آزادی بخشی تھی۔۔۔

جو حیا اور شرم سے سرخ ہوتے چہرے کے ساتھ اس کی شوخ نگاہوں سے بچنے کے لیے اس کے چوڑے سینے میں اپنا چہرا چھپا گئی تھی۔۔۔

اس کا دل بہت زور سے دھڑک رہا تھاِ۔۔۔ یہ ہوا کیا تھا اس کے ساتھ۔۔۔

اس نے دور جانے کی کوشش کی تھی۔۔۔ مگر سمعان نے اس کی کلائی دبوچ کر اپنے قریب کرتے اس کی کوشش ناکام بنا دی تھی۔۔۔ وہ فون پر کسی سے بات کر رہا تھا۔۔

اور شبرہ کی سانسیں وہیں تھم گئی تھیں۔۔

"آج نہیں۔۔۔ کل۔۔۔۔ کل رات کو ان کی کچھ اہم ڈیلنگز ہونی ہیں۔۔ کل رات کو حملہ کرنا پڑے گا۔۔ تاکہ ان کے اداروں کو ناکام بنا سکیں۔۔۔ "

وہ کسی کو ہدایت سے رہا تھا۔۔۔ اور شبرہ بے چین ہوئی تھی۔۔۔۔

وہ اس کے گینگ پر حملہ کرنے والی بات کر رہا تھا۔۔۔ شبرہ نے اسے نفرت سے دیکھا تھا۔۔۔ اور اس کی گرفت سے نکلنا چاہا تھا۔۔۔ مگر وہ فون بند کرتا اس کی دونوں کلائیاں اپنی گرفت میں جکڑتا اس کی کمر پر باندھ گیا تھا۔۔۔

اور ایک جھٹکے سے اسے اپنے قریب کیا تھا۔۔وہ سیدھی اس کے فولادی سینے سے ٹکرائی تھی۔۔اور مارے شرم کے اس کے چہرے کی رنگت بے انتہا سرخ ہوئی تھی۔۔

"کیا ہوا۔۔؟؟"

لبوں پر شوخ مسکراہٹ سجائے اس کی غیر ہوتی حالت دیکھ وہ پوچھ رہا تھا۔۔جبکہ شبرہ کے لیے اس وقت اس کے سامنے کھڑے رہنا محال ہوا تھا۔

"ہمیں دیر ہو رہی ہے۔۔۔"

اس نے کانپتی آواز میں کہا تھا۔۔۔وہ بس اس وقت اس کی نظروں سے اوجھل ہونا چاہتی تھی۔۔۔

اس شخص کی نگاہوں کی بے باکی شبرہ کی حالت غیر کر رہی تھی۔۔۔ اس کی مقناطیسی نگاہوں میں کچھ ایسا تھا کہ وہ شبرہ کی دھڑکنوں کی رفتار اس کے کنٹرول سے باہر ہونے لگی تھی۔۔

"اوکے میں چینج کر کے آتا ہوں۔۔"

وہ اس کی حالت سمجھتا اس پل اس پر رحم کرتے وہاں سے ہٹ گیا تھا۔۔۔

وہ جیسے ہی وہاں سے ہٹا شبرہ نے اپنے دل پر ہاتھ رکھا تھا۔۔۔ جس کی دھڑکنیں اس پل طوفان برپا کیے ہوئے تھیں۔۔۔

اس کے چہرے کی رنگت اتنی سرخ تھی۔۔۔ جیسے جسم کا سارا خون وہاں سمٹ آیا ہو۔۔۔ نجانے کتنی دیر وہ اپنے دل کو سنبھالتی ایسے ہی بیٹھی رہی تھی۔۔۔

جب کافی دیر بعد جا کر اسے خیال آیا تھا کہ اس نے جس وجہ سے آج خود کو اس ایس پی کے حوالے کر دیا تھا۔۔

اس کو تو پورا کر دے۔۔ اس نے کانپتے ہاتھوں سے موبائل اٹھایا تھا اور منصور کا نمبر ڈائل کیا تھا۔۔۔ بیل جا رہی تھی مگر وہ اس کی کال پک نہیں کر رہا تھا۔۔۔

اس نے مقدس کا نمبر ملایا تھا۔۔ وہ بھی اس کی کال پک نہیں کر رہی تھی۔۔

شبرہ کا دماغ گھوم گیا تھا۔۔۔ نجانے وہ لوگ کہاں تھے کس حال میں تھے۔۔

یہ سوچ کر اس کی پریشانی مزید بڑھ گئی تھی۔۔۔ اوپر سے اس وقت اس کی جو کیفیت تھی۔۔۔ اس کی آنکھوں میں نمی بھر گئی تھی۔

یہ کیا کر رہی تھی وہ۔۔؟؟خود کو اس شخص کے حوالے کیسے کر سکتی تھی۔۔جسے وہ اس دنیا میں سب سے زیادہ ناپسند کرتی تھی۔۔۔

اس کا دل کیوں عادی ہو رہا تھا اس سب کا۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

ایس پی سمعان گردیزی کے ساتھ اس نے اس شہر کے ایک مشہور اور معروف ریسٹورنٹ میں قدم رکھا تھا۔۔۔

وہاں بڑی تعداد میں لوگوں نے شرکت کی ہوئی تھی۔۔۔بزنس مین سے لے کر شہر کی باقی بڑی ہستیاں بھی موجود تھیں۔۔شبرہ پہلی بار ایسے کسی ڈنر پارٹی میں آئی تھی۔۔لوگوں کی اپنی جانب

اٹھتی نگاہیں دیکھ وہ تھوڑا کنفیوز ہو رہی تھی۔۔۔اسے کوئی نہیں پہچانتا تھا۔۔۔

کہ وہ دستگیر خان کی بیٹی ہے۔۔۔مگر پہلی بار یوں اس شخص کے ساتھ باہر اس کی بیوی کے طور پر آنے پر۔۔۔اسے عجیب سی گھبراہٹ محسوس ہو رہی تھی۔۔۔

جو دیکھ سمعان نے اس کے ٹھنڈے پڑتے ہاتھ کو اپنی گرفت میں لیا تھا۔۔

"ریلیکس۔۔۔کیا ہوا ہے؟؟"

سمعان نے اس کی زرد پڑتی رنگت دیکھ نرمی سے کہا تھا۔۔۔ جس پر اس نے مسکرانے کی کوشش کی تھی مگر مسکرا نہیں ہوئی تھی۔۔۔

"اسلام و علیکم مسٹر گردیزی۔۔۔ کیسے ہیں آپ۔۔۔"

ان کا ویلکم بہت اچھے طریقے سے کیا گیا تھا۔۔۔ سمعان کا دوست سرمد اور اس کی بیوی مریم اس ڈنر کے ہوسٹ تھے۔۔۔

"ماشاءاللہ سمعان بھائی آپ کی وائف بہت زیادہ خوبصورت ہے۔۔۔ اتنا وقت کہاں چھپا کر رکھا ہوا تھا انہیں۔۔۔"

مریم کو شبرہ بہت پسند آئی تھی۔۔۔۔ بلکہ صرف وہیں نہیں وہاں بہت ساری نظریں ان کے کپل پر تھیں۔۔۔۔ ایس پی سمعان گردیزی کو تو سب پہنچاتے تھے۔۔۔ مگر اس کے پہلو میں جو دوشیزہ تھی۔۔۔۔ اس پر سب کی نظریں ٹھہر رہی تھیں۔۔۔

وہ نروس سی مزید حسین لگ رہی تھی۔۔۔ سمعان نے بہت مضبوطی سے اس کا ہاتھ تھام رکھا تھا۔۔۔۔ اور شبرہ نے ایک لمحے کے لیے بھی اس ہاتھ سے آزادی نہیں چاہی تھی۔۔۔

اتنے سارے لوگوں کے سامنے یہ شخص اسے اس پل سائبان کی طرح ہی محسوس ہو رہا تھا۔۔۔

وہاں اس کی جانب اٹھتی ہر نظر اس کے ساتھ کھڑے سمعان گردیزی کی وجہ سے خود بخود جھک جاتی تھی۔۔

اور دوبارہ اس انداز میں اٹھنے کی زحمت نہیں کرتی تھی۔۔۔ کیونکہ اس ایس پی کی دہشت سے ہر کوئی واقف تھا۔۔۔ وہ دوسروں کے ساتھ ہوئی ناانصافی یا بدلحاظی برداشت نہیں کرتا تھا۔

اپنی بیوی کے معاملے میں جس قدر پوزیسو ہوگا۔۔ یہ بات تو اس کی گرفت میں جکڑے شبرہ کے ہاتھ سے ہی واضح ہورہی تھی۔۔

شبرہ اپنے دھیان میں کھڑی تھی۔۔۔مریم کے ساتھ گپ شپ کرنا اسے اچھا لگا تھا۔۔۔۔جب اچانک اسے کسی کی نگاہوں کی تپش خود پر محسوس ہوئی تھی۔۔۔

اس نے پلٹ کر سمعان کو دیکھا تھا۔۔۔جو اپنے کسی کولیگ اور سرمد کے ساتھ الگ کھڑا تھا۔۔۔

وہ اس سے وقت اس کی جانب متوجہ نہیں تھا۔۔۔پھر کیوں اسے ایسا محسوس ہوا تھا۔۔۔۔

شبرہ نے گھبرا کر نگاہیں گھمائی تھیں۔۔۔جب اگلے ہی پل اس کی نگاہیں جیسے اس منظر پر پتھر کی ہوئی تھیں۔۔۔

وہ سامنے کھڑا شخص منصور ہی تھا۔۔۔ اور وہ۔۔۔۔ وہ یک ٹک اسے تکے جارہا تھا۔۔۔۔ شبرہ کو اپنی آنکھوں پر یقین نہیں آیا تھا۔۔ وہ شخص اس کے سامنے کھڑا ہے۔۔۔۔

اس کے پہلو میں مقدس کھڑی تھی۔۔۔۔ اس کی نظریں بھی شبرہ پر ہی تھیں۔۔۔ مگر ان آنکھوں میں عجیب سی جلن تھی۔۔۔۔

اسے اپنی بہن سے کبھی بھی محبت نہیں ملی تھی۔۔۔ اس وقت بھی ایسا کوئی تاثر نہیں تھا۔۔۔۔ مگر منصور اسے دیکھ کر مسکرایا تھا۔۔۔ اس کی آنکھوں میں عجیب سا تاثر تھا۔۔۔۔

اس نے شبرہ پر سے نگاہیں ہٹاتے ایک مسکراتی نظر سمعان گردیزی کی جانب اچھالی تھی۔۔۔ عجیب سا طنز تھا ان آنکھوں میں۔۔۔۔

شبرہ سمجھ نہیں پائی تھی۔۔۔۔ شبرہ نے جلدی سے اپنا فون نکالا تھا اور منصور کا نمبر ڈائل کیا تھا۔۔۔ موبائل اس نے ہاتھ میں ہی پکڑ رکھا تھا۔۔۔۔ فوراً سے کال پک کی گئی تھی۔۔۔

"کیسی ہو۔۔۔؟ بڑی خوش لگ رہی ہو اپنے اس ایس پی شوہر کے ساتھ۔۔۔"

چھوٹتے ہی طنز کیا گیا تھا۔۔۔ شبرہ نے شکوہ کناں نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

"خوش۔۔۔؟؟ یہ سے ایک دکھاوا ہے۔۔۔ تم لوگوں کے کہنے پر ہی کر رہی ہوں۔۔۔"

اس نے غصے سے کہا تھا۔۔۔ اس کی آواز بہت دھیمی تھی۔۔۔

وہ ہنسا تھا۔۔۔

"مجھے ملنا ہے تم سے ابھی۔۔۔ تنہائی میں۔۔۔۔"

منصور کی نظریں اس کے حسین چہرے پر جمی ہوئی تھیں۔۔۔

ساتھ کھڑی مقدس نے جل کر یہ منظر دیکھا تھا۔۔۔

"ابھی۔۔۔ابھی کیسے مل سکتی ہوں میں۔۔۔ایس پی یہی ہے۔۔۔
اس کو شک ہو جائے گا۔۔۔"

شبرہ نے گھبراہٹ زدہ لہجے میں کہا تھا۔۔

"اب تم مجھ سے ملنا بھی نہیں چاہتی۔۔۔وہ بھی اس ایس پی کے
خوف سے۔۔۔شبرہ دستگیر کب سے ڈرنے لگی۔۔۔۔

کہیں تمہاری نیت تو نہیں بدل گئی۔۔ اس ایس پی کی شاہانہ زندگی

اور اس کی وجاہت کو دیکھ کر تم بے ایمان تو نہیں ہو گئی شبرہ۔۔۔

اس کے ساتھ سیٹ ہونے کا فیصلہ تو نہیں کر لیا تم نے۔۔۔"

منصور انتہائی حقارت بھرے لہجے میں بولا تھا۔۔۔

جس لڑکی کو اس نے ہمیشہ اپنے لیے مسکراتے دیکھا تھا۔۔ اسے

آج کسی اور کے ساتھ دیکھ کر وہ برداشت نہیں کر رہا تھا۔۔۔

سمعان گردیزی نے جیسے شبرہ کا ہاتھ پکڑ رکھا تھا۔۔

جیسے وہ اس کی جانب دیکھ رہا تھا۔۔ ملکیت کا عجیب سا احساس

تھا۔۔۔

جو منصور کو جلا کر راکھ کر گیا تھا۔۔

"شٹ اپ منصور۔۔۔ فضول بکواس مت کرو۔۔۔ میں ڈر نہیں رہی۔۔ اسے اگر شک ہو گیا تو ہمارا پلان خطرے میں پڑ سکتا ہے۔۔۔۔"

اسے منصور کی باتیں بہت زیادہ ناگوار گزری تھیں۔۔

"مجھے کچھ نہیں پتا شبرہ۔۔۔ مجھے ابھی ملنا ہے تم سے۔۔۔ کسی بھی طرح سے اوپر آؤ۔۔۔"

منصور نے اپنی بات کہہ کر کال کاٹ دی تھی۔۔

"کیا ہوا۔۔۔؟؟ تمہاری شبرہ تمہارے ہاتھ سے نکل کر اس ایس

پی کی دیوانی ہوئی پڑی ہے۔۔۔"

مقدس نے اس کا سرخ پڑتا چہرا دیکھ ہنس کر کہا تھا۔۔

"ویسے اگر ایسا ہو بھی جائے تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔۔۔

بندہ اتنا چارمنگ ہے کہ اس سے الگ ہونے کو دل نہ چاہے۔۔۔

جب سے محفل میں آیا ہے۔۔ مجھ سمیت کتنی لڑکیوں کی نظریں

اسی پر ہیں۔۔

ذہانت، قابلیت اور بہادری ہونے کے ساتھ ساتھ اس کی سحر

انگیزی اور وجیہہ شخصیت کا الگ ہی لیول ہے۔۔"

مقدس کی نظریں ایس پی سمعان گردیزی سے ہٹ نہیں رہی تھیں۔۔

سرمد سے بات کرتے وہ کسی بات پر مسکرایا تھا۔۔اور کی مسکراہٹ اتنی دلفریب تھی کہ مقدس کی نگاہیں اس پر سے ہٹنا محال ہوئی تھیں۔۔۔

اس نے مڑ کر شبرہ کی جانب دیکھا تھا۔۔۔اس پل سے شبرہ سے پہلے سے بھی زیادہ جلن محسوس ہوئی تھی۔۔۔

کیا تھا اس لڑکی میں ایسا۔۔۔ کہ ہر بہترین شے اسے مل جاتی تھی۔۔۔وہ بھی تو جا سکتی تھی اس مقصد کے لیے۔۔۔ مگر اسے کہاں خبر تھی کہ ایس پی سمعان گردیزی ایسا ہو گا۔۔۔

"ایسا بھی ہے اس میں میں۔۔۔۔ عام سا انسان ہی تو ہے۔۔۔۔" منصور نے نفرت بھری نگاہوں سے سمعان کی جانب دیکھتے کہا تھا۔۔

"تمہاری آنکھیں بتا رہی ہیں کہ وی شخص کتنا خاص ہے۔۔۔۔ مجھے کیوں لگ رہا ہے منصور خان کے میری بہن تمہارے ہاتھ سے نکل

چکی ہے۔۔۔بے وقوف ہی ہو گی جو اس بندے کو چھوڑ کر

تمہارے پاس آئے گی۔۔۔"

مقدس کی بات پر منصور کے اندر لگی آگ مزید تیزی بھڑک اٹھی

تھی۔۔

اس نے مقدس کی کلائی بہت زور سے اپنی گرفت میں لی تھی۔۔۔

"کل تک تو تم مجھ پر مری جا رہی تھی۔۔۔ آج کسی اور پر دل آگیا

تمہارا۔۔۔ تم سے برا گھٹیا انسان بھی کوئی نہیں ہے۔۔۔"

منصور اس کی جانب دیکھتا دبی آواز میں غرایا تھا۔۔

جبکہ اس کی گرفت اتنی سفاک تھی کہ مقدس کے ہونٹوں سے کراہ نکل گئی تھی۔۔

"میری زندگی کی سب سے بڑی غلطی تھی وہ۔۔۔"

مقدس نے اس کی گرفت سے اپنا بازو آزاد کروایا تھا۔۔۔ جو بہت زیادہ سرخ ہو رہا تھا۔۔۔

شبرہ نے ان کی جانب دیکھا تھا۔۔ مگر وہ یہ حرکت نہیں دیکھ پائیں تھی۔۔۔۔ وہ تو اس وقت اپنی ہی کشمکش میں مبتلا تھی۔۔۔ کیسے جاتی وہ منصور سے ملنے۔۔

جو پاگل ہو رہا تھا اس سے ملنے کے لیے۔۔۔

"کیا ہوا ہے۔۔۔؟ تمہاری طبیعت تو ٹھیک ہے نا۔۔۔"

سمعان اس کے قریب آتے اس کے زرد پڑتے چہرے کو دیکھ فکرمندی سے بولا تھا۔۔۔

اور اس کے گال کو نرمی سے چھوا تھا۔۔۔وہ اس پل شبرہ کے بہت قریب کھڑا تھا۔۔۔۔

اس کی گرم سانسیں شبرہ کے چہرے پر پڑتیں اسے بوکھلاہٹ کا شکار کر گئی تھیں۔۔۔

یہ منظر دیکھتا منصور جل بھن کر رہ گیا تھا۔۔۔

"سرعام ایسی قربت اور نزدیکی ہے۔۔۔ سوچو بیڈ روم میں کیا ہوتا ہو گا۔۔۔ اور تمہاری وہ شبرہ کتنے سکون سے اس کو خود کو چھونے دے رہی ہے۔۔۔ اس کے چہرے پر نہ ناگواری ہے اور نہ نفرت۔۔۔"

مقدس نے منصور کی شکل دیکھتے جلتی ہے مزید تیل چھڑکا تھا۔۔۔ اور اس کے اندر لگی آگ کی شدت کو مزید بڑھا دیا تھا۔۔۔

"یہ شخص اب میرے ہاتھوں نہیں بچے گا۔۔۔ ایسی عبرت ناک موت دوں گا کہ تڑپ تڑپ کر مرے گا۔۔۔"

منصور نے مٹھیاں بھینچ لی تھیں۔۔۔ کیونکہ ایس پی سمعان گردیزی اب شبرہ کے چہرے سے بالوں کو ہٹاتے اس کے کان کے پیچھے کر گیا تھا۔۔ ایسا کرتے ہوئے اس کی انگلی شبرہ کی گردن سے ٹکرائی تھیں۔۔۔

اور شبرہ کے وجود کی کپکپاہٹ اور چہرے پر پھیلتی سرخی اتنے دور سے بھی صاف محسوس ہو رہی تھی۔۔ جس کا مطلب واضح تھا کہ سمعان کا چھونا شبرہ دستگیر کے اوپر کتنا گہرا اثر ڈال رہا تھا۔۔

"ہونہہ۔۔۔تم ایسا کرو گے۔۔۔تم اگر اتنے غیرت مند ہوتے تو

اسے وہاں بھیجتے ہی نہیں۔۔۔اب یہ غیرت مند مرد بننے کا ناٹک

مت کرو تم۔۔۔کم از کم میرے سامنے تو بالکل بھی نہیں۔۔۔"

مقدس نے اسے اس کی اوقات بتائی تھی۔۔۔

"بکواس بند کرو اپنی۔۔تمہیں تو میں گھر جا کر پوچھتا ہوں۔۔۔۔"

منصور نے اسے نخوت سے تکا تھا۔۔۔

"آپ پلیز تھوڑا دور ہوں نا۔۔۔سب ہمیں دیکھ رہے ہیں۔۔۔۔"

شبرہ نے کانپتی ہوئی آواز میں کہا تھا۔۔۔اس شخص کے سامنے اس کی آواز بمشکل نکلتی تھی۔۔۔۔

"تو دیکھتے رہیں۔۔۔تم بیوی ہو میری۔۔۔تمہاری کیئر کر سکتا ہوں میں۔۔۔"

وہ سمعان گردیزی تھا۔۔۔اسے وہاں کسی کا خوف نہیں تھا۔۔۔۔ مگر شبرہ کی تو جان نکل رہی تھی۔۔۔

"آہم اہم۔۔۔۔کیا بات ہے ایس پی صاحب آپ کی۔۔۔قسمت ہو تو آپ کے جیسی۔۔۔۔دوسری بیوی پہلی سے بھی کہیں زیادہ حسین اور دلکش ملی ہے۔۔۔"

اچانک سمعان کے پیچھے سے یہ آواز ابھری تھی۔۔ان دونوں نے پلٹ کر دیکھا تھا۔۔ مگر سامنے کھڑے افراد کو دیکھ سمعان گردیزی کے چہرے کے تاثرات خطرناک حد تک بگڑ گئے تھے۔۔۔جو بات شبرہ کے نوٹ کی تھی۔۔۔

"لگتا کی بھابھی ہمیں پہچان نہیں پائیں۔۔۔۔میں اپنا تعارف کرواتا ہوں۔۔۔۔میرا نام شعیب ہے۔۔۔اور یہ میری پریزنٹ اور آپ کے ہزبینڈ کی ایکس مسز رانیہ۔۔۔۔"

شعیب نے انتہائی خباثب بھرے انداز میں مسکراتے اپنا اور اپنی پہلو میں کھڑی رانیہ کو جو تعارف کروایا تھا۔۔۔رانیہ کا دل چاہا تھا کہ زمین پھٹے اور وہ اس میں سما جائے۔۔۔

اس کا چہرا دھواں دھواں ہوا تھا۔۔۔اس نے سمعان کی جانب دیکھا تھا۔۔۔جس نے ایک نگاہ غلط بھی اس پر ڈالنا گوارہ نہیں کی تھی۔۔۔ڈالتا بھی کیوں۔۔۔اس نے کیا اچھا کیا تھا اس کے ساتھ۔۔۔

شبرہ اس تعارف پر ساکت ہوئی تھی۔۔۔اپنی ہی بیوی کا کیسا گھٹیا تعارف کروایا تھا اس شخص نے۔۔۔شبرہ کی نظریں رانیہ پر اٹھی

تھیں۔۔۔ سلیوز لیس بلیک کلر کے گاؤن میں ملبوس وہ اس شخص کے پہلو میں کھڑی ضرور تھی۔۔۔

مگر اس کی بے قرار نگاہیں سمعان گردیزی کے چہرے کا طواف کر رہی تھیں۔۔۔ اس کیا آنکھوں کا پچھتاوا اور ندامت واضح دیکھی جا سکتی تھی۔۔۔

وہ اپنے شوہر کے موجود ہونے کی پرواہ کیے بغیر دیوانہ وار نگاہوں سے سمعان کو تکے جا رہی تھی۔۔

جو بات اس وقت شبرہ کو ناگوار گزری تھی۔۔۔ وہ نہیں جانتی تھی کہ اسے کیوں برا لگا ہے۔۔۔

مگر اس نے نامحسوس طریقے سے سمعان کے بازو کو اپنی گرفت میں

لے لیا تھا۔۔۔اس کی یہ حرکت سمعان گردیزی کے ساتھ ساتھ

وہاں باقی بہت سارے لوگوں نے بھی نوٹ کی تھی۔۔۔

جن میں سرفہرست منصور تھا۔۔۔اس نے مٹھیاں بھینچ لی

تھیں۔۔۔جبکہ مقدس اسے جلتا کڑھتا دیکھ خوش ہوئے جا رہی

تھی۔۔۔

"بڑی دھوم مچی ہوئی ہے آپ کی ایس پی صاحب۔۔۔خوشی ہو

رہی آپ کو کامیاب دیکھ کر۔۔۔۔"

شعیب نے خوشامدی لہجے میں کہا تھا۔۔اس کی نظریں بار بار شبرہ کی جانب اٹھ رہی تھیں۔۔اور یہ بات سمعان گردیزی کے تاثرات میں بگاڑ پیدا کر گئی تھی۔۔۔

اس نے نامحسوس طریقے سے شبرہ کو اپنے پیچھے کر لیا تھا۔۔۔اس کے مضبوط کسرتی وجود کے پیچھے شبرہ کا نازک وجود بالکل چھپ کر رہ گیا تھا۔۔

"میں تم جیسوں سے بات کرنا تو دور تم پر تھوکنا بھی پسند نہیں کرتا۔۔۔اپنی اس بیوی کو لو اور ہٹ جاؤ یہاں سے۔۔میں اپنے ہی دوست کی پارٹی میں کوئی تماشا نہیں چاہتا۔۔"

سمعان نے ان دونوں کی جانب حقارت بھری نگاہوں سے دیکھتے کہا

تھا۔۔۔

جب اسی لمحے سرمد تیزی سے آگے بڑھا تھا۔۔۔ وہ یہ ٹکراؤ نہیں

چاہتا تھا۔۔

سمعان کے تاثرات دیکھ کر اسے ڈر لگا تھا۔۔۔

"سمعان۔۔۔ ریلیکس۔۔۔۔"

سرمد نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھتے اسے پیچھے کیا تھا۔۔

"یہ یہاں کیا کر رہا ہے۔۔۔ تم سے کہاں تھا میں نے اگر ایسے گھٹیا لوگ یہاں ہوئے تو میں اپنی بیوی کو ایسی جگہ پر نہیں لاؤں گا۔۔۔"

اس نے مٹھیاں بھینچتے سرمد کو سرد نگاہوں سے گھورا تھا۔۔۔

جس نے بہت مشکل سے شعیب اور رانیہ کو وہاں سے ہٹا دیا تھا۔۔۔ جبکہ شبرہ ساکت سی اسے تکے گئی تھی۔۔۔

اس شخص کو اس پر اٹھتی ایک بری نگاہ بھی برداشت نہیں ہوئی تھی۔۔۔ کتنا تحفظ اور سکون تھا اس شخص کی سنگت میں۔۔۔

وہ بے اختیار اس خوبرو شخص کو تکے گئی تھی۔۔

جبکہ رانیہ۔۔۔اس کا دل چاہا تھا کہ کاش وہ ماضی میں واپس جا کر اپنا کیا گیا فیصلہ بدل سکتی۔۔۔

اس نے ہیرے کو چھوڑ کر ایک کوئلے کو پکڑا تھا۔۔۔جو پچھلے دو سالوں سے اسے جلا کر راکھ کر رہا تھا۔۔۔

سمعان نے اس کی جانب دیکھا تک نہیں تھا۔۔۔جو بات اسے کھائے جا رہی تھی۔۔۔

اس کی رشک اور حسد بھری نگاہیں شبرہ پر تھیں۔۔۔کتنی خوش قسمت لڑکی تھی وہ۔۔۔کیونکہ اس کے پاس سمعان گردیزی تھا۔۔۔ایک غیرت مند اور باوفا مرد۔۔۔

جیسے مرد اس معاشرے میں ملنا اب بہت نایاب ہو گئے تھے۔۔۔

جتنا وقت وہ وہاں رہی تھی۔۔۔اس کی نظریں سمعان کے اوپر سے نہیں ہٹی تھیں۔۔۔اور شبرہ نے پورا وقت یہ بات نوٹ کی تھی۔۔۔وہ کسی سے بھی بات کر رہی ہوتی تھی تو اس کی نظریں سمعان پر ہوتی تھیں۔۔۔

مگر سمعان نے ایک بار بھول کر بھی اسے نہیں دیکھا تھا۔۔۔

نجانے کیوں مگر شبرہ کے دل کو یہ دیکھ راحت مل رہی تھی۔۔۔

مگر وہیں منصور نے اس کا سکون برباد کر رکھا تھا۔۔ وہ اسے دھمکیاں دے رہا تھا کہ اگر وہ اس سے ملنے نہ آئی تو وہ سمعان گردیزی کے سامنے اسے مخاطب کرے گا۔۔۔

اس کے تیور شبرہ کو بہت خطرناک لگے تھے۔۔ اسی خاطر وہ سمعان سے واش روم جانے کا کہتی منظر سے ہٹ گئی تھی۔۔۔

"منصور تم پاگل ہو گئے ہو۔۔۔۔ اگر سمعان کو شک ہو گیا تو۔۔۔"

وہ اوپر گیسٹ روم میں آئی تھی۔۔۔ جہاں وہ پہلے سے ہی اس کا منتظر تھا۔۔

"کیوں ڈر لگ رہا ہے۔۔۔وہ چھوڑ دے گا تمہیں تمہاری اصلیت جان کر۔۔۔"

منصور نے اس کے قریب آتے طنزیہ لہجے میں کہا تھا۔۔۔جو دروازے کے پاس ہی رک گئی تھی۔۔۔ شبرہ اس بات پر ایک لمحے کو ساکت ہوئی تھی۔۔۔

کیا واقعی ایسا کوئی خوف تھا۔۔۔۔اس نے اپنے اندر جھانکا تھا۔۔۔ اور پھر نفی میں سر ہلایا تھا۔۔۔

ایسا کچھ نہیں تھا۔۔۔وہ اپنے ارادوں پر قائم تھی۔۔

"تمہارا دماغ خراب ہو گیا ہے۔۔۔ تم کیا الٹا سیدھا بول رہے ہو۔۔۔ کیا یہ سب تمہارا پلان نہیں تھا۔۔۔ میں نے منع کیا تھا۔۔۔ مگر تم نے ہی زور دیا۔۔ اب جب میں وہ سب کر رہی ہوں تو تمہیں ایشو ہو رہا ہے۔۔۔

مجھے بالکل بھی سمجھ نہیں آ رہا کہ تم ایسا کیوں سمجھ رہے ہو۔۔"

شبرہ نے اسے غصے سے دیکھا تھا۔۔۔

"ہاں میں نے کہا تھا۔۔۔ مگر محبت کرتا ہوں تم سے۔۔ تمہیں ایسے اس کے ساتھ نہیں دیکھ پا رہا۔۔ وہ تمہیں چھوتا کیوں ہے۔۔۔"

منصور نے اس کی مقابل آتے خفگی سے کہا تھا۔۔۔ جبکہ اس کی بات پر شبرہ کا دل بے اختیار دھڑک اٹھا تھا۔۔۔

"کیونکہ میں اس کی بیوی ہوں منصور۔۔۔۔ اسے کچھ نہیں پتا۔۔ اصل حقیقت کیا ہے۔۔۔ وہ مجھے سیدھی سادھی لڑکی ہی سمجھ رہا ہے۔۔۔ ویسے ہی ٹریٹ کر رہا ہے جیسے ایک شوہر اپنی بیوی کو کرتا ہے۔۔۔"

شبرہ کی دھڑکنیں بے قابو ہو رہی تھیں۔۔۔ وہ بات منصور سے کر رہی تھی۔۔۔ مگر اس کے دل و دماغ پر اب بھی سمعان گردیزی کو اثر چھایا ہوا تھا۔۔۔

اسے سامنے کھڑا منصور تو دکھائی ہی نہیں دے رہا تھا۔۔۔ وہ اپنی اس کیفیت پر بری طرح سے خوفزدہ ہوئی تھی۔۔۔ یہ کیوں ہو رہا تھا اس کے ساتھ۔۔۔

اس کی گھبراہٹ بڑھنے لگی تھی۔۔۔ دل بوجھل ہوا تھا۔۔۔
دھڑکنوں کی بے ترتیبی بڑھنے لگی تھی۔۔

"تم اب بھی مجھ سے محبت کرتی ہو نا۔۔۔"

منصور نے اس کے دونوں ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لیتے اس کی جانب دیکھتے پوچھا تھا۔۔۔۔

جبکہ شبرہ کو منصور کا ایسے ہاتھ پکڑنا اس لمحے بہت ناگوار گزرا

تھا۔۔۔ اس نے ایک دم سے اپنے ہاتھ کھینچ لیے تھے۔۔۔

عجیب کوفت ہوئی تھی اسے اس لمس سے۔۔۔ سمعان گردیزی کا

دہکتا لمس اسے ابھی بھی اپنے ہاتھوں پر محسوس ہو رہا تھا۔۔۔ جس

لمس میں شراکت برداشت نہیں کر پائی تھی وہ۔۔۔

اس کے ہاتھ جھٹکنے پر منصور مٹھیاں بھینچ کر رہ گیا تھا۔۔۔

"اس شخص کے چھونے کی اتنی عادت ہو گئی ہے۔۔۔ کہ میرا چھونا

ناگوار گزرا۔۔۔"

منصور کے چہرے پر غصہ واضح تھا۔۔۔ شبرہ خود اپنی اس حرکت پر بے یقین ہوئی تھی۔۔۔ اس نے ایسا کیوں کیا تھا۔۔۔ سمعان گردیزی کے ساتھ تو اس نے ایسے کبھی نہیں کیا تھا۔۔

اس شخص کا تو جب دل چاہتا تھا اسے اپنی سانسوں سے بھی قریب کر لیتا تھا۔۔۔

وہ اسے روک بھی نہیں پاتی تھی۔۔۔ کیوں؟؟ کیونکہ وہ اس کا شوہر تھا اور اس کو چھونے کا حق رکھتا تھا۔۔۔۔

مگر اس نے تو اس رشتے کو دل سے قبول نہیں کیا تھا۔۔۔ وہ تو منصور سے محبت کرتی تھی۔۔۔ پھر اسے منصور کا چھونا برا کیوں لگا تھا۔۔۔

"ایسی بات نہیں ہے منصور۔۔۔ میں نفرت کرتی ہوں اس سے

اب بھی۔۔۔ صرف ایک کردار نبھا رہی ہوں اس کے سامنے۔۔۔

اس کی آنکھوں میں دھول جھونکنے کے لیے۔۔۔"

شبرہ نے اس کو وضاحت دی تھی۔۔۔ اور شاید خود کو بھی۔۔

"اللہ کرے ایسا ہی ہو۔۔۔ یہ دھول تم اس کی آنکھوں میں ہی

جھونک رہی ہو۔۔۔ اپنی اور میری نہیں۔۔۔

بھولنا مت۔۔۔ یہ وہی انسان ہے جو تمہارے باپ اور بھائی کا قاتل

ہے۔۔۔ اور تمہارے گینگ کے آدمیوں کو ڈھونڈ ڈھونڈ کر مار رہا

ہے۔۔۔ جس دن اس کے سامنے تمہاری اصلیت آئی۔۔۔ تمہیں مارنے سے بھی پیچھے نہیں ہٹے گا۔۔۔"

منصور نے اسے حقیقت کا رخ دکھایا تھا۔۔۔

شبرہ نے اپنی مٹھیاں بھینچ لی تھیں۔۔۔ دل کی بے سکونی بڑھ گئی تھی۔۔ نجانے کیوں مگر وہ چاہ کر بھی اس شخص کے لیے اپنے دل میں وہ نفرت محسوس نہیں کر پا رہی تھی۔۔۔

جو وہ پہلے دن سے کرتی آرہی تھی۔۔۔۔ اسے اس لمحے اپنے آپ سے بھی خوف محسوس ہونے لگا تھا۔۔

اس نے منصور کو کل رات حملے کا پلان بتایا تھا۔۔۔ وہ جو اس سے ناراض ہو رہا تھا۔۔۔ یہ بات سن کر خوش ہوا تھا۔۔۔

اسے شبرہ کی بات ٹھیک لگی تھی کہ وہ یہ سب واقعی اپنے مقصد کے لیے ہی کر رہی تھی۔۔۔

وہ وہاں سے نکل گیا تھا۔۔۔ جیسے ہی شبرہ کمرے سے نکلی باہر کھڑی رانیہ کو دیکھ وہ اپنی جگہ ساکت ہوئی تھی۔۔۔ رانیہ سینے پر بازو باندھے کھڑی اسے عجیب نگاہوں سے دیکھ رہی تھی۔۔۔

"صورت سے تو بڑی معصوم اور نیک پروین لگی تھی تم۔۔۔ مگر تمہاری اصلیت یہ ہے۔۔۔"

رانیہ نے اسے انتہائی ناگواریت بھری نگاہوں سے دیکھتے کہا تھا۔۔۔

جبکہ شبرہ کے چہرے کی رنگت مارے خوف کے زرد ہوئی تھی۔۔۔۔

اگر اس لڑکی نے سمعان کو اس بارے میں بتا دیا تو۔۔۔ وہ کیا کرے گی۔۔۔۔

"کیا مطلب ہے اس بات کا۔۔۔؟؟"

اس نے اپنے لیے جو مضبوط رکھتے کیا تھا۔۔۔۔

"سمعان گردیزی کی بیوی ہو نا تم۔۔۔ تو ابھی یہ کون دوسرا مرد تمہارے ساتھ کمرے میں تھا۔۔ تنہائی میں کیا ہو رہا تھا تم دونوں

کے بیچ۔۔۔اس فون میں تم دونوں کا اس کمرے سے نکلنا ریکارڈ کر

چکی ہوں میں۔۔۔

اور اب یہ سمعان گردیزی کے سامنے جائے گا۔۔۔"

رانیہ نے اس پر واضح کر دیا تھا کہ وہ انہیں دیکھ چکی ہے۔۔۔۔

شبرہ اندر ہی اندر پیچ و تاب کھا کر رہ گئی تھی۔۔۔۔اس نے اسی

خاطر منصور سے کہا تھا کہ اگر کسی نے دیکھ لیا تو مصیبت کھڑی ہو

جائے گی۔۔

"تو تم سمعان جو کو دھوکا دے رہی ہو۔۔۔۔اور وہ تمہیں اتنی اہمیت

دے رہا ہے۔۔۔کیونکہ اگر وہ تمہارے اس چہرے سے واقف ہو

تو تم پر تھوکنا بھی پسند نہ کرے۔۔۔ جیسے میری بے وفائی کا جان کر مجھے وضاحت کا ایک موقع دیئے بغیر اس نے مجھ سے اپنا تعلق ختم کر دیا تھا۔۔۔

تمہارے ساتھ بھی ایسا ہی کرے گا۔۔۔"

رانیہ نے اس کی زرد پڑتی رنگت دیکھ مسکرا کر کہا تھا۔۔۔

"تمہیں اس سب سے کیا لینا دینا ہے۔۔۔ تم تو چھوڑ کر جا چکی ہو نا۔۔۔ پھر اس کی زندگی میں جو بھی ہو۔۔۔ تمہیں اس سے کوئی لینا دینا نہیں ہونا چاہیئے۔۔۔"

شبرہ غصے سے بولی تھی۔۔۔اس لڑکی کا اتنا انٹرسٹ لینا سمجھ نہیں آیا تھا اسے۔۔۔۔

جب اسکی بات پر رانیہ اس کے قریب آئی تھی۔۔

"اپنے غلط فیصلے پر پچھتا رہی ہوں۔۔۔سمعان کو چھوڑ کر میں نے اپنے ہاتھوں اپنی زندگی برباد کی ہے۔۔۔شعیب ایک گھٹیا انسان ہے۔۔۔مجھے کہتا ہے میں اس کے کاروبار کو کامیاب بنانے کی خاطر دوسرے مردوں سے تعلقات قائم کروں۔۔۔

اس کے ساتھ رہنا جہنم میں رہنے کے برابر ہے۔۔۔سمعان گردیزی وہ انسان تھا جس کے ہوتے کسی دوسرے مرد کی جرأت

نہیں تھی مجھ پر غلط نگاہ ڈال سکے۔۔۔ جیسے اس نے آج تمہاری حفاظت کی۔۔۔ بالکل ایسے ہی میری حفاظت کرتا تھا۔۔۔ مگر اب۔۔۔ اب ہر دوسرا مرد مجھے گھناؤنی نگاہوں سے دیکھتا ہے۔۔ کیونکہ میرا شوہر مجھے ایسے سب کے سامنے پیش کرتا ہے۔۔۔ خود دوسرے مردوں کے سامنے میری بات کرتا ہے۔۔

وہ گھٹیا انسان ہے۔۔۔ میں چھٹکارا پانا چاہتی ہوں اس سے۔۔۔ مگر وہ مجھے طلاق دینے کو بھی تیار نہیں ہے۔۔

کیونکہ اسے ابھی مجھ سے وہ فائدہ نہیں پہنچا جس کی خاطر اس نے مجھے ورغلا کر شادی کی تھی مجھ سے۔۔۔"

رانیہ کا چہرا آنسوؤں سے بھیگ گیا تھا۔۔۔ جبکہ شبرہ ششدر سی کھڑی اسے دیکھ رہی تھی۔۔۔

"میں سمعان کے پاس واپس لوٹنا چاہتی ہوں۔۔۔ ایک وہی ہے جو مجھے اس درندے سے چھٹکارا دلوا سکتا ہے۔۔ اس کے علاوہ اتنی جرات کسی میں نہیں ہے۔۔۔ میرے پیرنٹس نے شعیب سے بات کی تو اس نے انہیں اور میرے بہن بھائیوں کو قتل کر دینے کی دھمکی دی۔۔۔

جس خوف سے میں پھر سے اس کے ساتھ رہنے پر مجبور ہوئی ہوں۔۔۔مجھے احساس ہو رہا ہے کہ میں نے وقتی جذبات میں آکر یہ غلط فیصلہ کیا مگر میں اب بھی سمعان سے ہی محبت کرتی ہوں۔۔

اور ان کے پاس واپس لوٹنا چاہتی ہوں۔۔۔مجھے اپنی بیٹی اور سمعان کے ساتھ ایک خوشحال زندگی گزارنی ہے۔۔۔اسی امید سے جی رہی ہوں میں۔۔۔۔"

رانیہ نے اسے اپنی ساری کہانی سنا دی تھی۔۔۔اس کے آخری جملے پر شبرہ کو اپنے دل میں ایک چنگاری سی جلتی محسوس ہوئی تھی۔۔اس کے اندر جیسے کچھ بجھ سا گیا تھا۔۔۔

"تمہیں سمعان کے ساتھ دیکھ کر میری وہ امید ٹوٹ گئی تھی۔۔۔

مجھے لگا تھا وہ اب مجھے دوبارہ کبھی نہیں اپنائے گا۔۔

لیکن ابھی تمہاری اصلیت جان کر یقین مانو۔۔ دل سے خوشی ہو رہی

ہے۔۔۔ تم اس کی وفادار نہیں ہو۔۔۔ بہت جلد یہ بات سمعان کے

سامنے ثابت کر کے میں تمہیں اس کی زندگی سے نکال دوں گی۔۔

"

رانیہ نے اسے صاف گوئی سے اپنے ارادوں سے آگاہ کیا تھا۔۔ جبکہ

شبرہ اس وقت کچھ بولنے کے قابل نہیں رہی تھی۔۔۔

اس کے پورے رگ و پے میں ایک بے چینی سے بھر گئی تھی۔۔

اسے تو ایک دن اس شخص کو چھوڑنا ہی تھا۔۔ پھر رانیہ کے ارادے

جان کر اسے اتنا برا کیوں لگ رہا تھا۔

شبرہ نے سینے دل و دماغ میں آتی ان سوچوں کو جھٹکنا چاہا تھا۔۔ مگر

اس کو اس وقت کچھ سمجھ نہیں آ رہا تھا۔۔۔

وہ ایسا کیوں محسوس کر رہی تھی۔۔

"دیکھو۔۔۔ میری بات سنو۔۔۔ تمہیں سمعان کو میرے خلاف

کرنے کی نوبت ہی پیش نہیں آئے گی۔۔۔ میں خود بہت جلد انہیں

چھوڑ دوں گی۔۔۔ اور میری اصلیت جان کر وہ ویسے ہی مجھ سے نفرت کریں گے۔۔

تمہارے پاس ویسے ہی موقع ہو گا اس وقت ان کے پاس جا کر اپنی جگہ بنانے کا۔۔۔

پلیز ابھی تم کچھ نہیں کرو گی۔۔۔ میں وعدہ کرتی ہوں تم سے۔۔۔۔ میں سمعان کی زندگی سے نکل جاؤں گی۔۔۔"

شبرہ نے رانیہ جو فل وقت اپنی زبان بند رکھنے کو کہا تھا۔۔۔ مگر جو بات اس نے کی تھی وہ مکمل کرتے ہوئے اس کا دل جیسے ڈوب سا گیا تھا۔۔۔ ایک بھاری بوجھ تھا جو اس پر آن پڑا تھا۔۔

اس کے اندر بے چینی اور بے کلی بڑھنے لگی تھی۔۔۔ہاتھ کانپ رہے تھے اور آنکھوں کے گوشے نم ہوئے تھے۔۔۔۔

رانیہ نے بھی حیرت و بے یقینی سے اس کی جانب دیکھا تھا۔۔اور پھر وہ دل ہی دل میں ہنس دی تھی۔۔یہ لڑکی بھی اس کی طرح اس وقت اپنی زندگی کی سب سے بڑی بے وقوفی کرنے جارہی تھی۔۔۔

لیکن اسے کیا۔۔۔اس کا تو فائدہ ہی ہونا تھا۔۔۔

"میں کیسے یقین کرلوں اس بات پر۔۔۔"

رانیہ اس بات پر یقین نہیں کرپائی تھی۔۔۔

"مجھے ایک مہینے کا وقت دو۔۔۔ ایک مہینے کے اندر اندر میں اسے چھوڑ دوں گی۔۔۔"

شبرہ کی گردن کی ہڈی ابھر آئی تھی۔۔۔۔ جیسے وہ خود پر بہت زیادہ ضبط کر رہی ہو۔۔

"ٹھیک ہے۔۔۔ مگر یاد رکھنا۔۔۔ اگر مہینے سے ایک دن بھی اوپر گیا تو یہ ویڈیو سمعان گردیزی تک پہنچ جائے گی۔۔۔ جس کے بعد وہ ہو گا جو تم نے سوچا بھی نہیں ہو گا۔۔۔"

رانیہ نے اسے وارن کیا تھا اور اس کے حسین چہرے پر ایک تیکھی نگاہ ڈالتے وہ وہاں سے نکل گئی تھی۔۔

"بے وقوف لڑکی۔۔۔اسے اندازہ بھی نہیں ہے۔۔۔میری طرح یہ بھی اپنے ہاتھوں وہ یہ قسمت برد باد کر کے سیاہی کو اپنا مقدر بنانا چاہتی ہے۔۔۔"

رانیہ نے افسوس کیا تھا۔۔ مگر اس کے دل میں اس لڑکی کے لیے کوئی نرمی نہیں تھی۔۔۔اسے واپس سمعان گردیزی تک پہنچنا تھا۔۔۔اور اپنی بیٹی۔۔۔۔اس کے ساتھ مل کر ایک خوشگوار زندگی گزارنی تھی اس شخص کی سنگت میں۔۔۔

اس بارے کی سوچتے اس کی آنکھوں میں نمی آن ٹھہری تھی۔۔۔

کچھ دیر بعد اسے شبرہ بھی نیچے آتے دکھائی دی تھی۔۔۔جو آگے بڑھتے سمعان کے پاس جاکر کھڑی ہوئی تھی۔۔۔

"ٹھیک ہو تم۔۔۔؟؟"

سمعان نے اس کی جانب جھک کر نرمی سے پوچھا تھا۔۔ جس پر شبرہ اثبات میں سر ہلا گئی تھی۔۔۔اس نے نگاہیں اٹھائی تھیں۔۔۔

منصور اب وہاں نہیں تھا۔۔۔ مگر رانیہ سامنے ہی کھڑے اسے استہزایہ نگاہوں سے دیکھ رہی تھی۔۔۔

"بھابھی شکر ہے آپ اس کی زندگی میں آئی ہیں۔۔۔ اور اس کا غصہ اور مزاج کی سختی تھوڑی کم ہوئی ہے۔۔۔ ورنہ تو اس نے سب کی حالت ٹائٹ کر رکھی تھی۔۔۔۔"

سرمد نے شبرہ کو مخاطب کرتے کہا تھا۔۔۔ جس پر شبرہ نے حیرت سے سمعان کی جانب دیکھا تھا۔۔۔ وہ اس شخص کی زندگی میں تبدیلی لانے کا موجب بنی تھی۔۔۔

کیا وہ اس کے لیے اہم تھی۔۔۔

سرمد کی بات پر سمعان گردیزی نے اعنابی ہونٹوں پر ہلکی سی مسکان ابھری کر معدوم ہوئی تھی۔۔

"بھابھی زرا تھوڑا دھیان رکھا کریں۔۔۔ آپ کے ہزبینڈ یہاں بہت لوگوں کے کرش ہیں۔۔۔ بڑی حسینائیں ان سے ملنے کی خواہشمند رہتی ہیں۔۔۔

بڑی مشکل سے ان کو آفس سے ہٹانا پڑتا ہے۔۔۔ ایک تو پولیٹیشن تھی۔۔۔ پیچھے ہی پڑ گئی تھی۔۔۔ سمعان سر نے کتنی مشکل سے جان چھڑائی یہ وہ جانتے ہیں اور ہم۔۔۔"

اس کا ماتحت ایس ایچ او عاصم مسکراتے ہوئے بولا تھا۔۔۔

جس پر سمعان کی جانب سے پڑنے والی گھوری پر اس نے فوراً سے اپنی زبان کو بریک لگائی تھی۔۔۔۔

شبرہ کی نظریں اس شخص کے چہرے سے ہٹنے کو تیار نہیں تھیں۔۔۔۔وہ واقعی بہت اچھا تھا۔۔۔

چاہے جانے کے قابل۔۔۔۔ہر لحاظ سے پرفیکٹ۔۔۔

اس نے نوٹ کیا تھا۔۔۔وہاں کافی لڑکیوں نے اس سے بات کرنی کی کوشش کی تھی۔۔ مگر وہ سب کو ویسے ہی سرد مہری دکھا گیا تھا۔۔ جیسے شروع میں اس کے سامنے ہوتا تھا۔۔۔

شبرہ کا دل بے چین ہوا تھا۔۔۔یہ شخص وہ تھا۔۔۔جسے ختم کرنے کی نیت سے وہ اس کی زندگی میں آئی تھی۔۔۔ مگر وہ اسے اتنا اچھا کیوں لگنے لگا تھا۔۔۔

اس شخص کو نظر انداز کرنے کے چکر میں وہ اس کی بیٹی سے محبت کر بیٹھی تھی۔۔۔اور اب۔۔۔دل نہ بیٹی کو چھوڑنے کو چاہ رہا تھا۔۔۔ اور نہ اس کے باپ کو۔۔۔۔

وہاں کافی دیر ان سب کے بیچ باتیں ہوتی رہیں تھیں۔۔۔شبرہ کو اس کے دوستوں اور ان کی بیویوں نے سر آنکھوں پر بیٹھایا تھا۔۔۔

سمعان گردیزی کی ماتحت اس سے ڈرتے بھی تھے اور اس سے محبت بھی بہت کرتے تھے۔۔۔

اس جیسا آفیسر ان کے محکمے کی شان تھا۔۔۔ جس نے ان کے محکمے

پر لگے بہت سارے الزامات کے داغ دھو دیئے تھے۔۔۔

ایس ایچ او عاصم اور انسپکٹر عرفان تو سمعان کے بہت زیادہ گرویدہ

تھے۔۔۔ وہ بہت عرصے سے اس کے ساتھ کام کر رہے تھے۔۔۔

سرمد ایس ایس پی تھا۔۔۔ اور سمعان کے انڈر ہی کام کر رہا تھا۔

ان دونوں کی دوستی بہت پرانی تھی۔۔۔

یہ سب لوگ سمعان گردیزی کی فیملی کی طرح تھے۔۔۔ جن سے وہ

آج ملی تھی۔۔۔

مریم کے ساتھ ساتھ اس کی عاصم اور عرفان کی بیویوں سے بھی دوستی ہو گئی تھی۔۔۔وہ سب بہت زیادہ اچھی تھیں۔۔۔ایک بھرپور شام گزار کر وہ دونوں واپس لوٹے تھے۔۔۔

اندر سے گھٹن اور حبس زدہ کیفیت کا شکار شبرہ چہرے پر مسکراہٹ سجائے سمعان گردیزی سے اندر کا حال چھپا گئی تھی۔۔۔

"آپ کی پہلی بیوی رانیہ۔۔۔کافی خوبصورت ہے وہ۔۔۔"

وہ گاڑی ڈرائیو کر رہا تھا۔۔۔جب باہر کے نظارے دیکھتی شبرہ نے جان بوجھ کر اس کے تاثرات جاننے کے لیے یہ بات کی تھی۔۔۔

سمعان گردیزی کے سپاٹ تاثرات میں کوئی تبدیلی نہیں آئی تھی۔۔۔اس نے نگاہیں موڑ کر ایک نظر شبرہ کو دیکھا تھا۔۔۔

مگر بولا کچھ نہیں تھا۔۔

"وہ اپنے شوہر کے ساتھ خوش نہیں لگ رہی تھی۔۔۔میں نے بہت بار دیکھا۔۔وہ آپ کی طرف دیکھ رہی تھی۔۔۔"

شبرہ نے پھر سے بات شروع کی تھی۔۔۔۔وہ بس اس کاری ایکشن جاننا چاہتی تھی۔۔۔کہ اب بھی وہ اپنی پہلی بیوی کے لیے فیلنگز رکھتا تھا یا نہیں۔۔

سمعان گردیزی نے گاڑی کی رفتار آہستہ کرلی تھی۔۔۔

"شبرہ میرا موڈ بہت اچھا ہے اس وقت۔۔۔ تم اسے خراب کرنے کی کوشش کر رہی ہو۔۔۔"

وہ بس اتنا بولا تھا۔۔۔ وہ اس پر غصہ نہیں کرتا تھا۔۔۔ ہر بات بہت نرمی سے سمجھاتا تھا۔۔۔ جو اس کے مزاج کو خاصہ نہیں تھا۔۔۔

مگر اس لڑکی کی خاطر وہ ایسا ہو گیا تھا۔۔۔ کب کیسے اس کے لاکھ نہ چاہنے کہ باوجود یہ لڑکی اس کی زندگی میں شامل ہو کر اس کے دل کو اپنی جانب مائل کرتی اس کی زندگی کا ایک اہم جز بن گئی تھی۔۔۔

اس کو بہت ساری لڑکیوں نے اپروچ کرنے کی کوشش کی تھی۔۔۔

مگر اس نے ہمیشہ انکار کیا تھا۔۔۔

لیکن اس لڑکی میں عجیب سی کشش تھی۔۔۔۔ کہ وہ اتنی آسانی سے اس سے نکاح کرنے پر آمادہ ہو گیا تھا۔۔۔ اور اس کو اپنی زندگی میں شامل کر لیا تھا۔۔۔

شاید اس لیے وہ اس کی بیٹی کی ماں بنی تھی۔۔۔ اس بیٹی کی جسے کبھی ماں کا پیار نہیں ملا تھا۔۔۔ وہ جب عنایہ کو اس کی بانہوں میں دیکھتا تھا اور اپنی بیٹی کو سکون میں دیکھ اسے بھی سکون ملتا تھا۔۔۔

اور کب وہ اس کی بیٹی کی چاہت سے اس کی چاہت میں بدل گئی تھی۔۔۔اسے خبر ہی نہیں ہوئی تھی۔۔۔۔

وہ زیادہ اظہار کرنے والا انسان نہیں تھا۔۔اس کے سامنے بھی کبھی نہیں کیا تھا۔۔

مگر اس کی آنکھوں میں نظر آتا تھا کہ یہ لڑکی اس کے لیے کتنی ضروری ہونے لگی تھی۔۔۔۔

مگر شاید یہ بھی سچ تھا کہ اسے شبرہ کی جانب سے کبھی ویسا احساس محسوس نہیں ہوا تھا۔۔اور یہی وہ وجہ تھی کہ وہ اس کو اپنے دل کا حال نہیں کہہ پایا تھا۔۔

ایک ساتھ رہتے ہوئے بھی ان کے درمیان ازدواجی تعلق قائم نہیں ہوا تھا۔۔۔

کیونکہ اس لڑکی کی جانب سے ابھی اس کے لیے ایسی کوئی چاہت نہیں تھی۔۔۔

"کیا آپ کے دل میں ابھی بھی رانیہ کے لیے فیلنگز ہیں۔۔۔"

شبرہ نے اس کے منع کرنے کے باوجود پھر سے رانیہ کا نام لیا تھا۔۔۔ اور وہ سمعان گردیزی کا ضبط جواب دے گیا تھا۔۔۔

اس نے ایک جھٹکے سے گاڑی روک دی تھی۔۔۔ اور شبرہ کو بازو پکڑ کر اسے اپنی جانب کھینچ لیا تھا۔۔

"شبرہ۔۔۔ انف از انف۔۔۔ تم پر پہلے ہی دن میں نے واضح کر دیا تھا کہ میری زندگی میں اس دھوکے باز اور بے وفا عورت کی کوئی جگہ نہیں ہے۔۔۔۔۔ پھر کیوں یہ سب کر رہی ہو۔۔ کیا تم میرے ساتھ پر خوش نہیں ہو۔۔۔

جانا چاہتی ہو مجھے چھوڑ کر۔۔۔۔"

اس کی کمر میں اپنا بازو حمائل کیے وہ اسے اپنے بے پناہ قریب کیے ہوئے تھا۔۔۔ وہ ایک طرح سے اس کی گود میں ہی گری ہوئی تھی۔۔۔ وہ اس پر جھکا ہوا تھا اور اس کی سرخ آنکھیں شبرہ کی خوفزدہ آنکھوں سے ٹکرا رہی تھیں۔۔۔

وہ کچھ بول ہی نہیں پائی تھی۔۔۔

"بولو۔۔ جانا چاہتی ہو۔۔۔ میں نہیں روکوں گا تمہیں۔۔ میں تمہیں زبردستی اپنے ساتھ جوڑ کر نہیں رکھوں گا۔۔۔

مگر یہ سب۔۔۔ یہ سب مت کرو۔۔۔ سمعان گردیزی اگر اب کسی کے ساتھ رہنا چاہتا ہے تو وہ عورت صرف تم ہو۔۔۔

تمہارے علاوہ کوئی نہیں۔۔ کوئی اور کتنی خوبصورت ہے۔۔۔ کیا چاہتی ہے۔۔۔ خوش ہے نہیں خوش۔۔۔

مجھے اس سے فرق نہیں پڑتا۔۔۔ مجھے فرق پڑتا ہے تو تم سے۔۔۔"

اس کے مونچھوں تلے دبتے اعنابی ہونٹ شبرہ کے ہونٹوں کے بے پناہ قریب تھے۔۔۔

اس کی گرم سانسیں شبرہ کی سانسوں سے الجھ رہی تھیں۔۔

وہ اس لمحے مبہوت سے اسے تکے گئی تھی۔۔وہ مغرور انسان اس کے سامنے اظہار کر رہا تھا۔۔۔یہی طریقہ تھا اس کے اظہار کا۔۔۔ جو وہ کر رہا تھا۔۔۔اور شبرہ سے اپنی دھڑکنوں کا شمار لگانا مشکل ہوا تھا۔۔۔

وہ کتنی ہی دیر اسے تکے گئی تھی۔۔۔جیسے یہ منظر دوبارہ نہیں ملے گا اسے۔۔۔اس کی آنکھوں سے آنسو نکل کر پلکوں پر اٹک گیا

تھا۔۔۔وہ اس وقت ہر طرح کے فریب اور چہرے پر چڑھائے ماسک کے بغیر تھی۔۔۔۔

یہ آنسو وہ پہلا آنسو تھا جو اس شخص کے لیے اس کی آنکھوں میں سے نکلا تھا۔۔۔۔

یہ وہ لمحہ تھا جب سمعان گردیزی کو بھی ان آنکھوں میں کچھ دکھائی دیا تھا۔۔

"آپ مجھے چھوڑں‌ا چاہتے ہیں تو ایسے ہی چھوڑ دیں۔۔۔ سارا ملبہ مجھ پر ڈالنے کی ضرورت نہیں ہے۔۔"

شبرہ نے اپنے آنسو کو صاف کرتے خفگی سے کہا تھا۔۔ اور اس کی گرفت سے نکلنا چاہا تھا۔۔۔

مگر وہ اور مضبوط ہوئی تھی۔۔۔ اس شخص کی گرم سانسیں شبرہ کی سانسوں کو اکھیڑنے لگی تھیں۔۔۔ اس نے دور ہونے کی کوشش کی تھی۔۔۔

جس کے جواب میں سمعان اس کے بالوں میں ہاتھ پھنساتا اسے اپنے قریب تر کر گیا تھا۔۔۔

"یہ میری بات کا جواب نہیں ہے۔۔۔۔"

اس کی سرخی مائل آنکھیں شبرہ کے دلنشین نقوش کو چھو رہی تھیں۔۔

اس کے حصار میں شبرہ کو اپنا وجود پگھلتا ہوا محسوس ہوا تھا۔۔ اس کا گھمبیر بھاری لہجہ شبرہ کی دھڑکن بڑھا رہا تھا۔۔

"کک کیا جواب۔۔۔؟؟"

شبرہ کی آواز کانپ گئی تھی۔۔۔

"میرے ساتھ رہنا چاہتی ہو یا چھوڑ کر جانا چاہتی ہو۔۔"

اس کی مونچھیں شبرہ کو اپنے ہونٹوں پر محسوس ہوئی تھیں۔۔وہ لرز گئی تھی۔۔

وہ مکمل طور پر اس کے حصار میں قید تھی۔۔۔سمعان کی انگلیاں اسے اپنے پہلو پر محسوس ہو رہی تھیں۔۔۔اور اس کی سانسیں رکنے لگی تھیں۔۔۔۔یہ شخص اسے ہمیشہ ایسے ہی تھام کر رکھتا تھا۔۔

نجانے کیا سرور ملتا تھا اسے۔۔۔۔

"رہنا چاہتی ہوں۔۔۔"

شبرہ کی آواز نکلی تھی۔۔وہ اور قریب ہوا تھا۔۔۔

شبرہ کو لگا تھا اس کا دل سینے سے باہر آ جائے گا۔۔۔ اس شخص کی بھوری آنکھیں اسے ہپنوٹائز کر گئی تھیں۔۔۔

وہ اس کے ساحر کی ساحرانہ شخصیت میں مقید ہوئی تھی۔۔۔

"دل کی خاطر۔۔۔ یا مجبوری کی خاطر۔۔۔"

اس کے بولنے پر اس کے لب شبرہ کے لبوں کو چھو گئے تھے۔۔

شبرہ کو لگا تھا اس کے پورے وجود میں کرنٹ دوڑ گیا ہو۔۔۔

سمعان نے اس کے چہرے سے بالوں کی لٹ ہٹا کر کان کے پیچھے اڑسی تھی۔۔۔ اس کی انگلیوں کی گستاخیاں بالوں سے ہوتے اس کی گردن پر ان ٹھہری تھیں۔۔۔

اس کی گردن کی نرماہٹیں محسوس کرتے اس شخص کی آنکھوں کی مدہوشی بڑھنے لگی تھی اور اس کو دل جیسے آج اس کی اختیار سے باہر نکل گیا تھا۔۔

"دل کی خاطر۔۔۔"

اس کے لبوں سے بے ساختہ نکلا گیا تھا۔۔۔ سمعان گردیزی نے اس کی گردن پر لب رکھے تھے۔۔ اس کی مونچھوں کی چبھن پر شبرہ کے لبوں سے سسکی نکلی تھی۔۔ اس شخص کا لمس بہت شدت بھرا تھا۔۔۔

شبرہ نے گھبرا کر اس کی شرٹ کو مٹھی میں دبالیا تھا۔۔۔وہ ابھی بھی اس کی گردن میں چہرا چھپائے اس کو محسوس کرتا اس کی مہک کو اپنے اندر اتار رہا تھا۔۔

شبرہ نے آنکھیں میچ لی تھیں۔۔۔

"محبت نہیں ہوئی نا تمہیں مجھ سے۔۔۔"

اس کی گردن سے چہرا اٹھاتے اس نے سیدھا شبرہ کی آنکھوں میں جھانکا تھا۔۔۔

یہ حملہ بہت اچانک ہوا تھا۔۔۔وہ سمجھ نہیں پائی تھی۔۔۔اس کا سر خود بخود نفی میں ہل گیا تھا۔۔۔

اور اس پل اس نے سامنے موجود اس ستمگر کی آنکھوں میں ایک عجیب سا احساس دیکھا تھا۔۔

"نہیں۔۔۔۔"

شبرہ کے لب ہولے سے ہلے تھے۔۔۔ مگر اس کے دل نے شدید احتجاج کیا تھا۔۔ جیسے وہ اس کے اس جواب سے متفق نہ ہو۔۔۔۔

"آپ بھی تو نہیں کرتے محبت۔۔۔۔؟؟"

اس کی آنکھوں میں اس پل عجیب سی ضد تھی۔۔۔اس شخص کی آنکھوں میں اپنے لیے محبت دیکھنے کی ضد۔۔۔۔

ایس پی سمعان گردیزی کا انجام تب ہی زیادہ دردناک ہو سکتا تھا۔۔۔

اسے لگا تھا وہ کہے گا کہ اسے محبت ہو چکی ہے۔۔۔ مگر اس شخص کی بات پر شبرہ کے اندر بے قراری مزید بڑھ گئی تھی۔۔۔اس نے بوجھل ہوتے دل کے ساتھ سمعان کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

"کوئی بات نہیں۔۔۔ ہم دونوں محبت کے بغیر بھی ایک شاندار زندگی گزار سکتے ہیں۔۔۔"

اس نے جھک کر شبرہ کے نچلے لب پر ہونٹ رکھے تھے۔۔۔اس شخص کی آنکھیں اس لمحے شبرہ کو مسکراتی ہوئی محسوس ہوئی تھی۔۔جس پر وہ حیران ہوئی تھی۔۔

اس نے تو محبت کے ہونے سے انکار کیا تھا۔۔۔پھر وہ خوش کیوں تھا۔۔

اور اگر وہ اس سے محبت نہیں کرتا تھا تو اس کے لیے ہمیشہ یہ والہانہ پن کیوں رہتا تھا اس کے لمس میں۔۔۔

اس قربت میں۔۔۔۔ان لمحوں میں اتنا سکون کیوں تھا۔۔۔

شبرہ ابھی اس کے سانسوں کے قریب تھی۔۔۔وہ شخص اسے اپنی مرضی سے چھوڑ رہا تھا۔۔اس کو محسوس کر رہا تھا۔۔اس کے وجود کے ساتھ ساتھ اس کے دل پر اپنی چھاپ چھوڑ رہا تھا۔۔۔اور وہ اسے کچھ نہیں کہہ پا رہی تھی۔۔۔

شبرہ خود سے الجھنے لگی تھی۔۔۔اس کا دل بے قرار ہوا تھا۔۔۔

اس نے سوچ لیا تھا کہ وہ اب جلد از جلد یہاں سے نکل جائے گی۔۔۔

وہ مزید یہ سب برداشت نہیں کرنا چاہتی تھی۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

"عنایہ میری جان دودھ پی لو اور یہ دوا کھالو۔۔۔ پھر اس کے بعد ماما اور عنایہ دونوں مل کر کھیلیں گے۔۔۔"

عنایہ کی طبیعت کل سے ٹھیک نہیں تھی۔۔۔ سمعان کوشش کے باوجود اسے ٹائم نہیں دے پا رہا تھا۔۔۔ شبرہ اس کا بہت زیادہ خیال رکھ رہی تھی۔۔۔ جس کی فکر میں وہ باقی ساری باتیں بھول گئی تھی۔۔

منصور کی بھی دو بار کال آچکی تھی۔۔۔ مگر اسے بات کرنے کا ٹائم نہیں مل رہا تھا۔۔

کیونکہ عنایہ کو ہر وقت وہی چاہیے ہوتی تھی۔۔۔ سمعان سے بھی زیادہ وہ اس کے ساتھ اٹیچ ہو چکی تھی۔۔۔۔

"اوکے ماما۔۔۔۔"

عنایہ اس کی بات مانتے ہوئے آرام سے اس کی گود میں چڑھ کر بیٹھ گئی تھی۔۔

شبرہ نے اسے اپنی بانہوں میں سمیٹ لیا تھا۔۔۔ عنایہ نے دودھ پیا تھا اور ایسے ہی اس کی بانہوں میں سمٹ کر سو گئی تھی۔۔۔ شبرہ نے خاموش نگاہوں سے اس ننھے وجود کو تکا تھا۔۔۔ جس نے ممتا کا لمس اس کی گود میں ہی محسوس کیا تھا۔۔۔

وہ نہیں جانتی تھی کہ اس بچی کے بغیر وہ کیسے رہے گی۔۔۔ جس کی سگی ماں اب اچانک اس کی دعوے دار بن بیٹھی تھی۔۔۔

عنایہ کو وہ ایسے ہی گود میں لیے بیٹھی تھی جب گاڑی کا ہارن بجا تھا۔۔ جس کے ساتھ ہی شبرہ کو اچانک سے یاد آیا تھا کہ آج تو سمعان نے منصور اور اس کے لوگوں پر حملہ کرنے کا پلان بنایا تھا۔۔۔

نجانے کیا بنا ہو گا اس کا۔۔۔

کچھ دیر بعد سمعان اندر داخل ہوا تھا۔۔ تھکا تھکا اور پریشان سا۔۔۔

شبرہ کی نظریں اس کے مضبوط کسرتی وجود پر جم گئی تھیں۔۔۔وہ ہر روپ میں ہی سحر انگیز لگتا تھا۔۔۔

"عنایہ سو گئی؟ کیسی طبیعت ہے اب میری بیٹی کی۔۔۔"

وہ اس کی قریب بیٹھتا۔۔۔اس کے گود میں جھکتا سوئی ہوئی عنایہ کی پیشانی کو لبوں سے چھو گیا تھا۔۔۔

اس کے ایسا کرنے پر وہ شبرہ کے بے پناہ قریب ہوا تھا۔۔۔اس کا کندھا شبرہ کو چھو گیا تھا اور وہ دل و جان سے لرز گئی تھی۔۔۔مگر اس شخص کو اس کی کیفیت کا اندازہ نہیں ہوا تھا۔

یا شاید وہ جان کر بھی انجان بن گیا تھا۔۔اس نے سیدھا ہوتے شبرہ کے گال کو بھی ہوا تھا۔۔

جو ابھی تک اس کی غیر ارادی گستاخی پر سنبھل نہیں پائی تھی۔۔

"ٹھیک ہے۔۔۔میں عنایہ کو اس کے روم میں سلا کر آتی ہوں۔۔"۔"

اس ہولے سے کہا تھا۔۔۔جس پر سمعان نے اثبات میں سر ہلایا تھا اور صوفے کی پشت سے سر ٹکا گیا تھا۔۔۔

"کیا ہوا؟؟؟سب ٹھیک ہے۔۔؟"

وہ اسے عجیب سی کیفیت کا شکار لگا تھا۔۔۔ جیسے کسی بات پر بہت

پریشان ہو۔۔

"نہیں۔۔۔۔ ہم نے جس گینگ پر آج حملہ کیا۔۔۔ نجانے کیسے

ہمارے حملے کی مخبری پہلے سے ہی کر دی گئی تھی۔۔۔ وہ پہلے سے

تیار بیٹھے تھے۔۔۔۔ مختلف ٹھکانوں پر چھپے بیٹھے تھے۔۔۔ جس کی

وجہ سے ہمارا بہت زیادہ نقصان ہوا۔۔

ہمارے بہت سارے پولیس اہلکار زخمی ہوئے ہیں۔۔ اور عاصم کی

کنڈیشن انتہائی خراب ہے۔۔۔ آئی سی یو میں ہے وہ۔۔۔ ڈاکٹرز کا

کہنا ہے کہ اس کے بچنے کے چانسز بہت کم ہیں۔۔۔

میں نہیں جانتا یہ مخبری کس نے کی ہے۔۔ مگر اتنا ضرور جانتا ہوں کہ یہ گھٹیا حرکت کرنے والا انسان میرے ہاتھوں بچے گا نہیں۔۔۔ بس عاصم کو کچھ نہیں ہونا چاہیے۔۔۔ ورنہ میں اس گینگ کا بہت عبرت ناک انجام لکھوں گا۔۔۔"

وہ غصے سے بول رہا تھا اور اس کے قریب بیٹھی شبرہ اس کے لہجے میں نفرت کی شدت دیکھ کانپ گئی تھی۔۔۔۔ وہ یک ٹک اسے تکے گئی تھی۔۔۔

جو بار بار اپنی پیشانی کو مسلتا اس وقت سخت بے چین تھا۔۔۔ اسے اپنی ٹیم کے ہر بندے کی فکر تھی۔۔۔ اور عاصم تو اس کا بہت قریبی تھا۔۔ وہ اسے کھونا نہیں چاہتا تھا۔۔۔

شبرہ کو ایک دم سے خیال آیا تھا کہ نجانے منصور اور اس کے لوگوں کا کیا حال ہو گا۔۔ یہ شخص بغیر تباہی پھیلائے تو واپس نہیں آیا ہو گا۔۔۔ وہ اسی سوچ کے ساتھ اپنی جگہ سے اٹھی تھی۔۔

تاکہ منصور سے بات کر کے پتا لگا سکے۔۔

مگر اسی پل سمعان نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا تھا۔۔۔

"میرے پاس رک جاؤ۔۔۔۔"

اس کے لہجے میں التجا تھی۔۔۔ وہ اسوقت بہت زیادہ بے چین اور پریشان تھا۔۔۔

شبرہ نے اس کی جانب دیکھا تھا۔۔ یہ وہی انسان تھا۔۔ جس نے اس کے باپ اور بھائی کو بے دردی سے مارا تھا۔۔۔

اور اب اس کے گینگ کے باقی لوگوں کو مارنے پر تلا ہوا تھا۔۔۔

شبرہ نے اسی لمحے اس کی گرفت سے اپنا ہاتھ نکال دیا تھا۔۔۔

سمعان نے سرخ نگاہوں سے اسے دیکھا تھا۔۔۔ اسے امید نہیں تھی کہ وہ ایسا کرے گی۔۔۔

"عنایہ کو میری ضرورت ہے۔۔۔تو میں اس کے پاس جا رہی ہوں۔۔۔"

شبرہ نے عجیب سے انداز میں کہا تھا اور وہاں سے نکل گئی تھی۔۔۔

سمعان کی نگاہوں نے دور تک اسکا پیچھا کیا تھا۔۔

"شبرہ۔۔۔۔بہت زیادہ نقصان کیا ہے اس نے ہمارا۔۔۔۔بہت زیادہ۔۔۔۔اس ایس پی کی وجہ سے تمہاری سگی بہن بری طرح سے زخمی ہوئی ہے۔۔۔اور اس وقت آئی سی یو میں زندگی اور موت کی جنگ لڑ رہی ہے۔۔"

منصور کی بات پر شبرہ پریشانی کے عالم میں اپنی جگہ سے اٹھ کھڑی ہوئی تھی۔۔۔

"کک کیا کہہ رہے ہو تم منصور؟؟ مشی کو کیوں نقصان پہنچائے گا وہ۔۔۔ مشی تو ملک سے باہر ہے۔۔"

مدھم ہوتی دھڑکنوں کے ساتھ کہا تھا اس نے۔۔۔۔ اس کا دل جیسے رک سا گیا تھا۔۔۔

"وہ پاکستان آئی تھی۔۔۔ تم سے ملنے۔۔۔ اسی وقت پہنچی تھی۔۔۔ اور اس ایس پی اور اس کے کتوں نے ایک لڑکی کی بھی پرواہ نہ کی اور اسے بھی بے دردی سے گولیوں چھلنی کر دیا۔۔"

شبرہ اپنی جگہ لڑکھڑا گئی تھی۔۔۔اس کی آنکھوں سے مسلسل آنسو

بہہ رہے تھے۔۔۔

"مشی اب کیسی ہے۔۔؟؟وہ ٹھیک تو ہو جائے گی نا۔۔۔"

شبرہ بری طرح سے رو دی تھی۔۔۔

"ابھی کچھ نہیں کہہ سکتے شبرہ۔۔۔ مگر اب تمہارا ابھی وہاں زیادہ

وقت رہنا سیف نہیں ہے۔۔

تم جس انسان کے ساتھ خوشگوار تعلقات قائم کرنے کی کوششیں

کر رہی ہو۔۔۔وہ ایک انتہائی شاطر اور مکار انسان ہے۔۔۔

کسی کو نہیں بخشتا۔۔۔ جیسے ہی اسے پتا چلا تمہارے بارے میں۔۔۔

تمہیں اسی وقت یا تو جان سے مار دے گا یا جیل میں ڈال کر ہمیں

بلیک میل کرے گا۔۔

مجھے نہیں لگتا تم پورا سال بھی وہاں رہو تو تمہیں اس سے کچھ مل

سکے۔۔۔ اس لیے اب آخری چال چلنی ہو گی۔۔۔"

منصور کی بات پر شبرہ کی گرفت موبائل پر مضبوط ہوئی تھی۔۔۔۔

اسے سمجھ نہیں آیا تھا کہ وہ اب کیا کہنے جا رہا ہے۔۔۔ وہ بے چینی

کے عالم میں کھڑی تھی۔۔۔

اس کی نظریں بیڈ پر سوئی عنایہ پر تھیں۔۔

"ایس پی کی بیٹی کو ہمارے پاس لانا ہو گا۔۔۔وہ اب تم پر اتنا اعتبار کرتا ہے کہ تمہیں اس بچی کو اکیلے لے جانے دے۔۔

جب اس کی بیٹی ہمارے قبضے میں آئے گی تو وہ خود ہی سارے ثبوت لے کر یہاں پہنچ جائے گا۔۔۔اور پھر ہم اسے اور اس کی بیٹی کو وہیں ختم کر دیں گے۔۔تم بھی تو یہی چاہتی ہو نا۔۔۔تمہارے بابا اور تابش کے قتل کا بدلہ بھی پورا ہو جائے گا۔۔

اور اس ایس پی کو عبرت کا نشانہ بنتے دیکھ دوبارہ کوئی پولیس والا ہماری جانب آنکھ اٹھا کے دیکھنے کی کوشش بھی نہیں کرے گا۔۔۔"

منصور کی بات پر شبرہ اپنی جگہ کانپ گئی تھی۔۔۔اس کی آنکھوں میں ایک دم سے نمی بھر گئی تھی۔۔۔

"ہیلو شبرہ۔۔۔کیا تم مجھے سن رہی ہو۔۔؟؟"

منصور نے اس کی خاموشی پر اسے پکارا تھا۔۔۔جو چلتی ہوئی عنایہ کے پاس آن بیٹھی تھی۔۔۔

"یہ بچی بہت چھوٹی اور معصوم ہے منصور۔۔۔اس کو اس دشمنی میں استعمال کرنا ٹھیک نہیں رہے گا۔۔"

شبرہ نے ہولے سے کہا تھا۔اس نے منصور کے سامنے ظاہر نہیں کیا تھا کہ وہ رو رہی ہے۔۔۔

اس کے آنسو اب گالوں پر پھسل آئے تھے۔۔۔

"شبرہ۔۔۔یہ وقت رحم دلی دکھانے کا نہیں ہے۔۔۔تم بھول گئی ہو کہ تم وہاں کس مقصد کے لیے گئی تھی۔۔۔وہ ایس پی وہی انسان ہے جس نے تمہارے بابا اور تابش کو بہت بے دردی سے قتل کیا ہے۔۔۔

تم کیوں بھول رہی ہو یہ بات۔۔۔ تمہارے بابا نے یہ گینگ غلط کاموں کے لیے نہیں بلکہ ان کالی بھیڑوں کے خلاف ہی بنایا تھا۔۔ سمعان گردیزی بھی ان کالی بھیڑوں میں سے ایک ہے۔۔ جس کو خطرہ تھا کہ وہ ہمارے ہاتھوں پکڑا جائے گا۔۔ اس لیے اس نے اس گینگ کا خاتمہ کرنے کی کوشش کی۔۔ اور ہمارے خلاف ایسی جھوٹے ثبوت بنائے ہیں۔۔۔ جو کہ ہمیں پوری طرح سے برباد کر سکتے ہیں۔۔

ہم جو معزز شہری بن کر لوگوں کے بیچ رہ رہے ہیں۔۔ وہ سب نہیں ہو پائے گا۔۔"

منصور نے اسے سمجھانے کی کوشش کی تھی۔۔۔وہ کسی قیمت پر نہیں چاہتا تھا کہ اب اس مقام پر آکر شبرہ کمزور پڑے اور سب کچھ ان کے ہاتھ سے نکل جائے۔۔

"میں تمہاری بات نہیں سمجھی منصور۔۔۔جب میرے بابا نے کبھی کوئی غلط کام کیا ہی نہیں۔۔۔تو ان کے خلاف ایسے کونسے ثبوت ہیں۔۔۔۔"

شبرہ کے بابا دستگیر خان پولیس فورس میں ایک بہت اہم پوسٹ پر تھے۔۔۔مگر ان کے ہی کچھ ساتھیوں نے اس پر جھوٹا الزام لگا کر

انہیں ملک دشمن قرار دے دیا تھا۔۔۔اصل غداری وہ لوگ کر رہے تھے۔۔

انہیں دستگیر خان سے یہ خوف تھا کہ وہ ان کی اصلیت سامنے لے آئیں گے۔۔۔کیوں کہ دستگیر خان ایک ایماندار آفیسر تھے۔۔۔

اس سے پہلے کہ وہ کچھ کر پاتے ان کے کولیگز نے انہیں کی ایسا پھنسایا تھا کہ وہ تنہا لڑ بھی نہیں پائے تھے۔۔۔

ان پر اتنے سنگین کیسز ڈالے گئے تھے۔۔۔

جس میں انہیں عمر قید کی سزا سنائی گئی تھی۔۔۔۔ان کو جیل میں قتل کر دیا جاتا۔۔۔جب ان کی ملاقات منصور کے فادر اعجاز خان سے ہوئی تھی۔۔۔

وہ ایک نیٹ ورک کے سربراہ تھے۔۔۔ جس رات دستگیر خان پر قاتلانہ حملہ کیا جانا تھا۔۔اسی رات اعجاز خان کو ان کے ساتھیوں نے جیل سے فرار کروانا تھا۔۔

دستگیر خان جو بے قصور ہوتے ہوئے بھی بری طرح سے پھنسا دیے گئے تھے۔۔۔۔اعجاز خان سے ملنے کے بعد انہیں اتنا تو سمجھ آگیا تھا

کہ وہ ان وردی میں چھپی کالی بھیڑوں کا خاتمہ کرنے کے لیے قانون کا نہیں بلکہ دوسرا راستہ اپنانا تھا انہیں۔۔

اسی خاطر وہ اعجاز خان کے ساتھ کام کرنے پر تیار ہو گئے تھے۔۔

ان دونوں کی بہت اچھی دوستی ہو گئی تھی۔۔ انہوں نے کئی سال ایک ساتھ کام کیا تھا۔۔ ان کے کہنے پر اعجاز خان نے اپنے گینگ کو گناہوں سے نکال کر ایسے لوگوں کے خلاف کام کرنا شروع کر دیا تھا۔۔

جو قانون کی طاقت کا استعمال اپنے مفاد اور گھناؤنے عزائم کے لیے کرتے تھے۔۔

وہ کچھ سال ہی ایک ساتھ کام کر پائے تھے۔۔۔جب ایک دن پولیس سے ہونے والی جھڑپ کے دوران اعجاز خان اپنی جان سے ہاتھ دھو بیٹھے تھے۔۔۔

اور پورے گینگ کا کنٹرول دستگیر خان کے ہاتھ میں آگیا تھا۔۔مگر کوئی یہ نہیں جانتا تھا کہ دستگیر خان اپنے بیٹے تابش کے ساتھ ہی خاتم کر دیا جائے گا۔۔اور ان کا پورا گینگ منصور خان کے ہاتھ میں آجائے گا۔۔۔

جواب اپنے طور پر کام کر رہا تھا۔۔اور شبرہ نہیں جانتی گی کہ وہ کیا کر رہا تھا۔۔وہ آنکھ بند کر کے منصور کر بھروسہ کر رہی تھی۔۔۔

"شبرہ تم اس وقت جذباتی ہو رہی ہو۔۔۔ ثبوت ہیں اس کے

پاس۔۔۔ تبھی تو اس کو ابھی تک ختم نہیں کیا ہم نے۔۔۔ تمہیں

اگر ہمارا ساتھ نہیں دینا اور اپنے باپ اور بھائی کے قاتل کے

ساتھ ساتھ زندگی رہنا ہی اس کی بیٹی کی ملازمہ اور اس کی عیاشی کا

سامان بن کر۔۔۔

تو رہو وہاں۔۔۔ مجھے دوبارہ کبھی اپنی شکل بھی مت دکھانا۔۔۔"

وہ انتہائی غصے سے بولتا کال کاٹ گیا تھا۔۔۔ شبرہ کتنی ہی دیر ساکت

بیٹھی عنایہ کا معصوم ہاتھ اس پر اپنا چہرا ٹکا گئی تھی۔۔۔

"یہ میں کہاں پھنس گئی ہوں۔۔۔اپنی نفرت میں۔۔میں نے یہ بھی نہیں سوچا کہ یہ ننھی جان کا بری طرح سے متاثر ہو سکتی ہے۔۔۔یہ۔۔۔یہ مجھے اپنی ماں کہتی ہے۔۔۔میں کیسے اس کی موت کی وجہ بن جاؤں۔۔۔"

شبرہ کا دل نہیں مان رہا تھا۔۔۔اس کے پاس اور کوئی آپشن نہیں تھا۔۔۔

اس کی آنکھوں کے سامنے خون میں لت پت اس کے بابا اور بھائی کی لاشیں گھوم رہی تھیں۔۔۔

وہ بے چینی کے عالم میں کمرے میں ٹہلنے لگی تھی۔۔۔جب اس کا فون دوبارہ بجا تھا۔۔۔ منصور کی کال تھی۔۔۔

"تم اگر اس بچی کو نقصان نہیں پہنچانا چاہتی تو ہم اسے کچھ نہیں کریں گے۔۔۔ سمعان گردیزی کو بلیک میل کر کے وہاں بلوائیں گے ضرور مگر اس بچی کو کوئی نقصان نہیں پہنچایا جائے گا۔۔۔

اسے تم پورا وقت اپنے پاس اپنی حفاظت میں رکھ سکتی ہو۔۔۔اس کے باپ کے مرنے کے بعد تو وہ ویسے ہی لاوارث ہو جائے گی تو تم اسے اپنے پاس رکھ لینا۔۔۔ اگر اتنی ہی پیاری ہو گئی ہے تمہیں۔۔ مجھے کیوں اعتراض نہیں ہو گا۔۔۔"

منصور نے ٹھنڈے دماغ سے سوچنے کے بعد اسے دوبارہ کال کی تھی۔۔۔

"اب تو کوئی مسئلہ نہیں ہے نا تمہیں۔۔۔"

وہ پوچھ رہا تھا۔۔ اور شبرہ کا دل جیسے خالی ہونے لگا تھا۔۔

"نہیں۔۔"

اس کے لبوں سے بہت مشکل سے نکلا تھا۔۔۔۔ عنایہ کو اب کوئی نقصان نہیں پہنچایا جانا تھا۔۔۔

منصور اسے ساری بات سمجھانے لگا تھا۔۔ شبرہ نے غائب دماغی سے ساری بات سنی تھی۔۔۔ دل اس وقت بہت عجیب سا ہو رہا تھا۔۔۔ اس کی آنکھیں بار بار نم ہو رہی تھیں۔۔۔۔ اس کا دل بوجھل تھا۔۔۔۔

اس شخص نے اب اپنے انجام کو پہنچ جانا تھا۔۔۔ جس سے نفرت کا اظہار کر کے وہ اس گھر میں اسے ختم کروا دینے کی نیت سے آئی تھی۔۔۔ اس قید میں جہاں وہ قید تھی۔۔۔۔

بہت جلد اس کی جان چھوٹنے والی تھی۔۔۔ مگر اس سب کے باوجود اس کے دل میں خوشی کا زرا سا احساس بھی نہیں تھا۔۔۔۔ دل میں

درد سے ٹیسیں اٹھنے لگی تھیں۔۔۔وہ کتنی ہی دیر عنایہ کے پاس بیٹھی رہی تھی۔۔۔

کبھی اس کے چہرے کو چومتی تھی اور کبھی ہاتھوں کو۔۔۔

وہ اپنی جان پر کھیل جاتی مگر اس ننھی پری کو اس کے کچھ نہیں ہونے دینا تھا۔۔۔یہ بات وہ بہت اچھے سے جانتی تھی۔۔۔

پھر۔۔۔پھر یہ بے چینی اور اضطراب کس کے لیے تھا۔۔۔

کیا سمعان گردیزی کے لیے۔۔۔۔۔؟؟

شبرہ کی آنکھوں سے آنسو بہہ نکلا تھا۔۔۔ابھی کچھ دیر پہلے۔۔۔ اس شخص کو اس کی ضرورت تھی۔۔۔۔

مگر وہ اسے ایسے ہی چھوڑ آئی تھی۔۔۔۔ شبرہ کے دل میں ہوک اٹھی تھی۔۔۔۔

آج اس کی آخری رات تھی اس گھر میں۔۔۔۔اس کا دل بہت بھاری ہو رہا تھا۔۔۔ کبھی دیر سوچنے کے بعد وہ بیڈ سے اٹھی تھی۔۔۔۔وہ اس وقت مہرون رنگ کے لباس میں ملبوس بالوں کو جوڑے کی مقید کیے بنا کسی میک اپ اور تزئین و آرائش کے بھی پرکشش اور حسین لگ رہی تھی۔۔۔

اس کی غیر ارادی نظریں مرر کیا جانب اٹھی تھیں۔۔۔۔۔ایک عجیب سا احساس دل میں گزر گیا تھا۔۔۔۔

آج آخری رات تھی۔۔۔۔ دل دہائیاں دے رہا تھا۔۔۔ کل اس
نے اپنی نفرت کو منطقی انجام تک پہنچا دینا تھا۔۔۔ مگر آج اس ستمگر
کے ساتھ تھوڑا سا وقت گزارا جا سکتا تھا۔۔۔

اس دل کی خاطر۔۔۔۔ جو اسے چین نہیں لینے دے رہا تھا۔۔۔۔۔

اس کا دل اس سے مسلسل یہی بحث کر رہا تھا کہ اس نے بدلہ تو لینا
ہی تھا۔۔۔ تو آج رات تھوڑی سی دل کی بات مان کر ہلکی بے ایمانی تو
کر ہی سکتی تھی دل کی خاطر۔۔۔

مرر کے سامنے ان کھڑے ہوتے اس نے پہلے بالوں سے کیچر نکال
کر انہیں کمر پر کھلا چھوڑ دیا تھا۔۔۔۔ سمعان نے یہ بات کبھی نہیں

کہی تھی۔۔۔ مگر وہ جانتی تھی کہ اسے شبرہ کے کھلے ہوئے بال کتنے پسند تھے۔۔۔

لائٹ سے لپسٹک اور آنکھوں میں مسکارا لگاتے اس کا روپ کافی نکھر گیا تھا۔۔۔ اسے کبھی بھی زیادہ تیاری کی ضرورت نہیں پڑی تھی۔۔۔ اس کے دل و دماغ کی جنگ ابھی بھی جاری تھی۔۔۔

جسے نظر انداز کرتے شبرہ ایک نظر سوئی ہوئی عنایہ پر ڈالتی اس کی ارد گرد تکیوں کا حصار بنا کر رکھتے کمرے سے نکل آئی تھی۔۔۔

باہر مکمل خاموشی چھائی ہوئی تھی۔۔۔وہ دبے قدموں سے چلتے ہوئے سمعان گردیزی کے کمرے کی باہر ان کھڑی ہوئی تھی۔۔۔ اور ہلکے سے دروازے کو دھکیل دیا تھا۔۔۔

شبرہ کی آنکھوں میں نمی کا احساس بڑھ گیا تھا۔۔۔اندر نیم ملگجا سا اندھیرا چھایا ہوا تھا۔۔۔زیرو پاور کی روشنی پورے کمرے میں پھیلی ہوئی تھی۔۔۔۔

اس کی نظر بیڈ کی جانب اٹھی تھی۔۔۔جہاں وہ ایسے ہی بنا چینج کیے بیڈ پر آڑا ترچھا نیم دراز تھا۔۔۔ شبرہ کا دل بہت زور سے دھڑکا تھا۔۔وہ کچھ دیر اسے دیکھتی رہی تھی۔۔۔۔

دروازہ بند کرتے وہ بیڈ کے پاس آئی تھی۔۔۔کمرے کی خاموشی میں اسے صرف اپنے دل کی دھڑکنیں سنائی دے رہی تھیں۔۔وہ آنکھیں مونده لیٹا تھا۔۔۔اس کے گھنے سیاہ بال اس کی پیشانی پر بکھرے ہوئے تھے۔۔۔

شبرہ کچھ دیر فاصلے پر کھڑی اس کے خوبرو نقوش کو تکتی رہی تھی۔۔۔اس کا دل اس وقت اس کے اختیار سے باہر ہوتا اس کی کچھ سن ہی نہیں رہا تھا۔۔۔

اس کی نظریں سمعان کے پیروں پر گئیں تھیں۔۔۔۔وہ شوز پہنے ہوئے تھا۔۔۔اس کے پیر بیڈ سے نیچے تھے۔۔۔

وہ آگے بڑھی تھی اور اس کے شوز اتار کر ساکس اتارنے لگی تھی۔۔۔اس کی آنکھوں میں ہلکی سی نمی تھی۔۔۔اس کے گداز ہاتھوں کی پوریں سمعان گردیزی کے پیروں کو چھو رہی تھیں۔۔

اس نے احتیاط سے اس کے پیر اوپر کیے تھے اور کمبل اٹھا کر اس کے اوپر سینے تک اوڑھا گئی تھی۔۔۔

"یہ میں کس جگہ آن کھڑی ہوئی ہوں۔۔سب کچھ جانتے ہوئے بھی مجھے اس شخص سے نفرت کیوں نہیں محسوس ہو رہی۔۔۔دل

کیوں اس کی جانب مائل ہو رہا ہے۔۔۔دل کیوں یہ دعا کر رہا ہے کہ وقت تھم جائے اور یہ لمحے ہمیشہ قائم رہ جائیں۔۔۔"

وہ اس کو دیوانہ وار نگاہوں سے تکتی رہی تھی اور آنسو بہاتی رہی تھی۔۔

وہ بیڈ پر اس سب تھوڑے سے فاصلے پر بیٹھی تھی۔۔۔اس کا ہاتھ دھیرے سے اٹھا تھا۔۔۔اور سمعان کے ماتھے پر بکھرے بالوں کو سنوارنے لگا تھا۔۔۔اس کو چھو کر شبرہ کے لبوں پر بہت دلفریب مسکراہٹ آن ٹھہری تھی۔۔

اس کی آنکھوں کی نمی مزید بڑھنے لگی تھی۔۔۔ دل چاہا تھا اس کے چوڑے مضبوط سینے پر اپنا سر رکھ کر دنیا کے ہر غم اور فکر سے چھٹکارا پالے۔۔۔۔

کتنا تحفظ سونپتا ساتھ تھا اس شخص کا۔۔۔ شبرہ کو رانیہ کی باتیں یاد آئی تھیں۔۔۔ مرد ہو تو سمعان گردیزی جیسا۔۔۔۔ غیرت مند اور اپنی عزت کی حفاظت کرنے والا۔۔۔

اس کے پاس تو وہ مرد تھا۔۔ اسے اس کے رب نے دے دیا تھا۔۔۔ مگر وہ پھر بھی اسے چھوڑ کر جا رہی تھی۔۔۔

وہ بھی رانیہ کی طرح بدنصیب تھی۔۔۔ مگر اس شخص نے بھی تو اس کے گھر والوں کے ساتھ اچھا نہیں کیا تھا۔۔

اس کا دل اس پل رو رہا تھا۔۔ وہ اپنی زندگی کے بہت عجیب دوراہے پر آن کھڑی ہوئی تھی۔۔۔ اس کا تصور اس نے کبھی نہیں کیا تھا۔۔

وہ تو یہاں منصور کی محبت کے ساتھ آئی تھی۔۔۔ مگر اب احساس ہو رہا تھا کہ وہ نامحرم کی محبت تو کچھ بھی نہیں تھی۔۔ یہ دل کا تعلق کو اس محرم کے ساتھ بن گیا تھا۔۔ اسے وہ محبت نہ بھی مانتی تب بھی وہ منصور کے ساتھ قائم رشتے سے بہت مضبوط اور برتر تھا۔۔

اس کے مغرور نقوش کو ایک گہری وارفتگی بھری نگاہ ڈالتے وہ وہاں سے اٹھنے لگی تھی۔۔ جب اسی لمحے اس کی کلائی آہن مضبوط گرفت میں قید ہوئی تھی۔۔۔

وہ جو بیڈ سے اٹھ کھڑی ہوئی تھی۔۔۔ اس گرفت پر اس کا دل دھک سے رہ گیا تھا۔۔ کیا وہ جاگ رہا تھا۔۔۔

شبرہ کی دھڑکنیں اتنی تیز ہوئی تھیں کہ اسے لگا تھا پسلیاں توڑ کر باہر آجائیں گی۔۔

"آئم سوری۔۔۔ میں آپ کو ڈسٹرب نہیں کرنا چاہتی تھی۔۔۔"

شبرہ نے اس کی گرفت سے اپنا بازو نکالنا چاہا تھا۔۔۔ جبکہ اگلے ہی پل ایک جھٹکے سے وہ اسے اپنے جانب کھینچ گیا تھا۔۔۔ شبرہ اس جارحانہ کارروائی کے لیے بالکل بھی تیار نہیں تھی۔۔۔۔

وہ سیدھی اس کے چوڑے سینے پر جا گری تھی۔۔۔ اس کی کمر کے گرد اپنا شکنجہ مضبوط کرتے سمعان نے نگاہیں اٹھا کر اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔۔

جو سرخ ہوتے چہرے اور لرزتی پلکوں کے ساتھ خائف سی اسے تکے جا رہی تھی۔۔

"میری نیند خراب کر کے مجھے ڈسٹرب کیا ہے تم نے۔۔۔اب جب تک مجھے نیند نہیں آجاتی۔۔۔ تم ایسے ہی میرے پاس رہو گی۔۔۔"

اس کے سرخ چہرے کو تکتے حاتم نے کہا تھا۔۔۔اور سر اوپر اٹھاتے اس کا گلابی گال اپنے اعنابی لبوں سے چھو گیا تھا۔۔۔ شبرہ کو پہلے ہی شرم سے سرخ ہو رہی تھی۔۔۔

اس نے ایسے دہکتے پر تپش لمس پر اس کی دھڑکنیں منتشر ہوئی تھیں۔۔۔

"آئم سوری۔۔۔میں بس آپ کو دیکھنے آئی تھی۔۔۔۔"

شبرہ نے ملتجی لہجے میں کہا تھا۔۔ سمعان نے نیند کے خمار سے بوجھل نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

"اتنی تیاری کے ساتھ۔۔۔"

ایک نظر وہ اس کی تیاری نوٹ کرتا دلکشی سے مسکرایا تھا۔۔ اور شبرہ کا دل جیسے اس مسکراہٹ پر جانثار ہوا تھا۔۔

"تمہارے ہونٹ ویسے ہی بہت قاتلانہ ہیں۔۔۔ اوپر سے ان پر لپسٹک لگا کر تو یہ مزید غضب ڈھاتے ہیں۔۔۔ رات کے اس پہر مجھ جیسے شریف النفس انسان پر ایسے حملے کیوں کرتی ہو ظالم لڑکی۔۔۔"

سمعان گردیزی نے اسے گہری دلچسپی بھری نگاہوں سے دیکھتے کہا

تھا۔۔۔

اس نے کروٹ بدلی تھی۔۔۔ شبرہ کا سر تکیے پر ان ٹھہرا تھا اور وہ اب مکمل طور پر اس کے اوپر جھک آیا تھا۔۔۔ شبرہ اس پل اس شخص کی بانہوں میں جیسے پگھلتی جارہی تھی۔۔

اس کی گرم سانسیں شبرہ کی سانسوں کو راحت بخش رہی تھیں۔۔۔ شبرہ پوری طرح سے میٹرس میں دھنس گئی تھی۔۔۔ اس کا دل

بہت زور زور سے دھڑک رہا تھا۔۔۔

وہ اس وقت اس انسان کے بستر پر اس کی بانہوں میں پڑی

تھی۔۔۔ جسے ختم کرنے کی نیت سے وہ یہاں آئی تھی۔۔۔

مگر اس شخص کو وہ کیا دغا دیتی اس کا دل ہی اسے دغا دے گیا

تھا۔۔۔

"آہ۔۔۔"

سمعان گردیزی کے نیچے اس کا دوپٹہ دب گیا تھا۔۔۔ جس کی وجہ

سے اسے گردن میں سخت کھنچاؤ محسوس ہوا تھا اور اس کے لبوں سے

درد کی وجہ سے کراہ نکل گئی تھی۔۔۔

جو دیکھتے سمعان نے ہاتھ بڑھا کر اس کی گردن سے لپٹا دوپٹہ نکال لیا تھا۔۔۔اس کی انگلیاں شبرہ کی گردن سے مس ہوئی تھیں اور وہ بری طرح سے کانپ گئی تھی۔۔۔اس کا دل بہت شدت سے دھڑک رہا تھا۔۔۔

"مجھے اندازہ نہیں تھا کہ میرا دل کبھی کسی لڑکی کی خاطر ایسے پاگل ہو گا۔۔۔تم مجھے جتنا نظر انداز کرنے کی کوشش کرتی ہو۔۔۔دل اتنا تمہیں اپنی قریب کرنے کو تمنائی ہونے لگتا ہے۔۔۔"

اس کی بھاری مخمور سرگوشی شبرہ کی سماعتوں میں اتری تھی۔۔۔۔

اس کی گرم سانسیں شبرہ کے چہرے کو جھلسا رہی تھیں۔۔۔۔ شبرہ نے آنکھیں بند کر دی تھیں۔۔۔

یہ منظر۔۔۔ یہ لمحے۔۔۔۔ شاید پھر کبھی لوٹ کر نہیں آنے والے تھے۔۔۔

نہ یہ گھمبیر سرگوشی اور دلفریب مہک وہ دوبارہ محسوس کر پائے گی۔۔۔ یہ احساس اسے رلا رہا تھا۔۔۔ اس کا دل اس وقت اذیت کی انتہا پر تھا۔۔۔۔

اسے سمعان کے گرم دہکتے ہونٹ اپنی گردن پر محسوس ہوئے تھے۔۔وہ بری طرح سے کسمسائی تھی۔۔۔سمعان اس کی شہہ رگ ہے جابجا اپنے گستاخ ہونٹوں کا لمس چھوڑتا اس کی حالت غیر کر گیا تھا۔۔۔

شبرہ بری طرح سے لرز رہی تھی۔۔۔اس کے کانپتے ہاتھ سمعان کے مضبوط سینے پر لرز رہے تھے۔۔۔مگر اس نے ایک بار بھی اس شخص کو روکنے کی کوشش نہیں کی تھی۔۔۔

ہر گزرتے لمحے کے ساتھ اس شخص کی جسارتیں بڑھنے لگی تھیں۔۔اس لڑکی کو یہ خود سپردگی بھرا انداز اس کو مزید دیوانہ بنا

رہا تھا۔۔۔وہ اس کی بانہوں میں مقید خود کو اسی کے رحم و کرم پر
ڈال گئی تھی۔۔۔

شبرہ کو سمعان کے ہونٹ گردن سے نیچے سرکتے محسوس ہوئے تو
اس کا دل لرز گیا تھا۔۔دھڑکنوں کی رفتار اتنی تیز ہوئی تھی۔۔۔
جیسے ابھی پسلیاں توڑ کر دل باہر آجائے گا۔۔

"سمعان پلیز۔۔۔۔"

اس نے کانپتی آواز میں کہتے اسے باز رکھنا چاہا تھا۔۔وہ بری طرح
سے گھبرا رہی تھی۔۔۔۔

وہ شخص پوری طرح سے اس پر حاوی تھا۔۔۔

"اتنی خوفزدہ کیوں رہتی ہو مجھ سے۔۔۔ کیا تمہیں ابھی بھی میرا ساتھ قبول نہیں ہے۔۔۔"

اس کی گردن کو اپنے شکنجے میں لیتے سمعان نے اس کی آنکھوں میں جھانکا تھا۔۔۔ شبرہ اس کی آنکھوں کی رنگت دیکھ کانپ گئی تھی۔۔۔

وہ شخص اس پل پھر سے اس کے انکار پر خود پر بہت مشکل سے ضبط کرتا اس پر سے ہٹ گیا تھا۔۔۔ اس کا سارا اضطراب اس کی آنکھوں سے واضح ہو رہا تھا۔۔

مگر اس نے کچھ نہیں کہا تھا۔۔۔ بیڈ کراؤن سے سر ٹکاتے۔۔۔

اس نے اپنے اندر اٹھتے اشتعال پر قابو پاتے سیگریٹ سلگھاتے لبوں میں دبالیا تھا۔۔

شبرہ ایسے ہی اس کے قریب بیڈ پر پڑی اسے تکے جارہی تھی۔۔۔

اس پل اس کی دل کو کچھ ہوا تھا۔۔۔

کتنا غلط کررہی تھی وہ اس شخص کے ساتھ۔۔۔ وہ اس پر حق رکھتا تھا۔۔ شوہر تھا اس کا۔۔۔ مگر وہ اسے اس کی تمام حقوق سے محروم کیے ہوئے تھی۔۔۔

شبرہ اس شخص کے معاملے میں اپنے رب کے حضور پر طرح سے گنہگار ٹھہر رہی تھی۔۔۔

اس نے ایک نظر سمعان گردیزی پر ڈالی تھی اور اس کے قریب سے اٹھ گئی تھی۔۔۔اس نے پلٹ کر ایک نظر دیکھا تک نہیں تھا۔۔۔

سمعان گردیزی کی نظریں اس کی نازک کمر کے بکھری زلفوں سے الجھ کر رہ گئی تھی۔۔۔

"ظالم لڑکی۔۔۔جو تھوڑا بہت سکون تھا۔۔۔وہ بھی چھین لیا تم نے۔۔۔"

اس نے گہرا بوجھل سانس خارج کیا تھا اور اپنی جلتی آنکھوں کو موندتے بیڈ کراؤن سے سر ٹکا دیا تھا۔۔۔اس کی انگلیوں میں دبا سیگریٹ آہستہ آہستہ اسے جلانے لگا تھا۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

"میں عنایہ کو لے کر ڈرائیور کے ساتھ گھر سے نکل آئی ہوں۔۔۔ سمعان گردیزی کو اس بارے میں خبر نہیں ہے۔۔۔ورنہ اس نے گارڈز کی فوج ہمارے ساتھ بھیج دینی تھی۔۔۔"

شبرہ نے منصور کو میسج کرتے نکلنے کی اطلاع دی تھی۔۔

"گڈ۔۔۔ہم بس دس کلو میٹر کے فاصلے پر کھڑے ہیں۔۔"

منصور اپنے لوگوں کے ساتھ تیار کھڑا تھا۔۔

"منصور کسی قسم کا خون خرابہ نہیں ہونا چاہیے۔۔"

وہ بار بار منصور کو یہی ہدایت کر رہی تھی۔۔اس کا دل اس وقت بالکل پتھر کا ہو چکا تھا۔۔۔اس کی آنکھ سے ایک آنسو بھی نہیں بہا تھا۔۔۔ساری رات رو رو کر اس کے آنسو اب خشک ہو چکے تھے۔۔

وہ اس شخص کے بارے میں سوچنا بھی نہیں چاھتی تھی اب۔۔۔۔مگر وہ اس کے دل و دماغ سے نکلنے کو بھی تیار نہیں تھا۔۔۔وہ اگر اپنے دل کی سنتی تو کبھی یہ سب نہ کر پاتی۔۔

اسی خاطر اپنے دل کو اس معاملے میں مردہ کیے وہ اپنے آپ کو پتھر بنائے بیٹھی تھی۔۔۔

عنایہ اس کی بانہوں میں مقید تھی۔۔۔اور خوشی اس کے ساتھ آ رہی تھی۔۔۔کیونکہ اس کے نزدیک شبرہ اس کی ماں تھی۔۔۔جو اس سے بہت پیار کرتی تھی۔۔۔

وہ بچی نہیں جانتی تھی کہ آنے والے وقت میں اس کے ساتھ کیا ہونے والا تھا۔۔۔

شبرہ کی آنکھیں سرخ تھیں۔۔۔وہ بے چینی سے بار بار پہلو بدل رہی تھی۔۔۔

"بی بی جی۔۔۔۔ایک گاڑی ہمیں مسلسل فالو کر رہی ہے۔۔۔۔ مجھے لگتا ہے سر کو انفارم کر دینا چاہیے۔۔۔مجھے کچھ گڑبڑ سی لگ رہی ہے۔۔۔۔"

ڈرائیور بار بار بیک ویو مرر کو دیکھ رہا تھا۔۔۔شبرہ نے آنکھیں سختی سے میچ لی تھیں۔۔۔۔وہ مطلوبہ جگہ پہنچ چکے تھے یہاں منصور اپنے آدمیوں کے ساتھ کھڑا تھا۔۔۔۔

اس سے پہلے کی شبرہ ڈرائیور کو جواب دیتی۔۔۔۔ایک گاڑی ان کے آگے ان کھڑی ہوتی راستہ روک گئی تھی۔۔۔ڈرائیور بوکھلا گیا تھا۔۔۔مگر شبرہ ساکت نگاہوں سے دیکھ رہی تھی۔۔

اس کا چہرا بالکل بے تاثر تھا۔۔۔اس کی آنکھوں میں اس پل جیسے ہر رنگ ختم ہو گیا تھا۔۔۔

"بی بی جی۔۔۔یہ لوگ۔۔۔۔مجھے ٹھیک نہیں لگ رہے۔۔۔آپ گاڑی میں بیٹھی رہیں۔۔۔"

ڈرائیور نے اسے ہدایت کی تھی۔۔۔

مگر شبرہ نے اس کی بات سنے بغیر گاڑی کا دروازہ کھولا تھا اور باہر نکل گئی تھی۔۔

"بی بی جی۔۔۔۔"

ڈرائیور شا کی نگاہوں سے اسے دیکھتا تیزی سے باہر نکلا تھا۔۔ اسے اپنی آنکھوں پر یقین نہیں آیا تھا۔۔۔

"بی بی جی یہ آپ کیا کر رہی ہیں۔۔ یہ خطرناک لوگ ہیں۔۔۔"

اس نے شبرہ کو روکنے کی کوشش کی تھی۔۔۔۔ جو عنایہ کو اٹھائے منصور کی جانب بڑھ گئی تھی۔۔۔

"یہ ڈرائیور کام خراب کر سکتا ہے۔۔۔ اس نے تمہیں اس طرح آتے دیکھ لیا ہے۔۔۔"

منصور کی بات پر شبرہ نے پلٹ کر ڈرائیور کو دیکھا تھا۔۔۔

جس پر منصور کے آدمیوں نے بندوق تان رکھی تھی۔۔

"اس کا کوئی قصور نہیں ہے۔۔۔اسے مت مارنا۔۔۔۔میں یہاں خود اپنی مرضی سے آئی ہوں۔۔یہ تو ایس پی کو ویسے ہی پتا چل جانا ہے۔۔"

شبرہ نے منصور کو منع کیا تھا۔۔وہ کسی بے قصور کی جان نہیں لینا چاہتی تھی۔۔۔

مگر منصور کو خطرہ تھا کہ ڈرائیور ابھی ان کے یہاں سے نکلنے سے پہلے سمعان کو بتا دے گا۔۔۔وہ اس علاقے سے نکل بھی نہیں پائیں گے۔۔

منصور نے گولی چلائی تھی جو سیدھی ڈرائیور کے سینے پر جا لگی تھی۔۔ وہ بل کھاتا وہیں گر گیا تھا۔۔

"منصور یہ کیا کیا تم نے۔۔۔؟؟ اس کو کیوں مارا۔۔؟"

شبرہ جو گاڑی میں بیٹھ چکی تھی۔۔۔ منصور پر چیخی تھی۔۔ جو فرنٹ سیٹ پر بیٹھتا دلاور کو گاڑی سٹارٹ کرنے کا کہہ گیا تھا۔۔

شبرہ نے عنایہ کا چہرا اپنے ساتھ لگا لیا تھا۔ تاکہ وہ سامنے کا منظر نہ دیکھ پائے۔۔

"شبرہ تم کیوں اتنی رحم دل بن رہی ہو۔۔۔ اپنے مقصد کے حصول کے لیے ہمیں ایسی چھوٹی موٹی جانیں لینی پڑتی ہیں۔۔۔

تھوڑا سا نقصان تو سب کو برداشت کرنا پڑتا ہے۔۔۔ ریلیکس رہو پلیز۔۔

یہ وقت ویسے ہی بہت سنگین ہے۔۔۔ ہمیں جلد از جلد یہاں سے نکلنا ہو گا۔۔۔

ورنہ اگر ایس پی کو اپنی بیٹی کی گمشدگی کی خبر ہو گئی۔۔۔ اس نے ابھی سارے راستے بند کروا دینے ہیں۔۔۔"

منصور نے پلٹ کر اس کے سرخ چہرے کے جانب دیکھتے نرمی سے کہا تھا۔۔۔

اس کی نظریں شبرہ کے حسین چہرے سے ہوتیں اس کے سینے سے لگی عنایہ پر ٹھہر گئی تھیں۔۔

"ایس پی کی بیٹی تو بہت زیادہ اٹیچ ہو گئی ہے تم سے۔۔۔ کیا ایس پی کا بھی یہی حال ہے۔۔۔؟؟"

منصور نے بیک ویو مرر سے اس کی جانب دیکھتے پوچھا تھا۔۔۔ جس پر شبرہ کا دل اس کے سینے میں طوفان برپا کر گیا تھا۔۔۔

رات کا منظر اس کی آنکھوں کے سامنے گھوم گیا تھا۔۔۔۔ کیسے وہ شخص اس کا طلبگار تھا۔۔

اور اس نے۔۔۔۔ اس کی بے چینی مزید بڑھ گئی تھی۔۔۔

منصور بہت غور سے اس کے تاثرات دیکھ رہا تھا۔۔

"شبرہ۔۔۔ تم اب بھی میری ہو نا۔۔؟؟"

منصور نے سرخ آنکھوں سے اس کی جانب دیکھتے پوچھا تھا۔۔۔

اس کو شبرہ کا بدلہ بدلہ کھویا کھویا انداز تشویش کا شکار کر رہا تھا۔۔

شبرہ نے اس کی جانب دیکھا تھا۔۔ اس کا دل یہ ماننے سے انکاری تھا۔۔

وہ چیخ چیخ کر کہہ رہا تھا کہ وہ سمعان گردیزی کی تھی۔۔۔ وہ خود تو آگئی تھی۔۔ مگر اس کا دل اس شخص کے پاس رہ گیا تھا۔۔۔ اس کی آنکھوں میں اس وقت صرف ہولناک تاثر چھایا ہوا تھا۔۔

"منصور۔۔۔ جلد از جلد یہاں سے نکلو۔۔۔"

اس نے بس اتنا کہا تھا اور منصور کے تاثرات بگڑ گئے تھے۔۔۔ اس نے دوبارہ کوئی بات نہیں کی تھی۔۔

گاڑی تیزی اپنی منزل کی جانب بڑھ رہی تھی۔۔ انہوں نے بیچ میں دو تین بار گاڑیاں بدلی تھیں۔۔۔

عنایہ پورا راستہ اس سے پوچھتی گئی تھی کہ وہ لوگ کہاں جا رہے ہیں۔۔۔ شبرہ بہت نرمی سے اس کی ہر بات کا جواب دے رہی تھی۔۔۔ وہ کئی بار اس کا چہرا چوم چکی تھی۔۔۔۔

وہ اپنی ندامت کا اظہار کر رہی تھی۔۔۔اور منصور یہ سب دیکھ کر خار کھا رہا تھا۔۔۔اسے اب یہ بچی بھی کھٹکنے لگی تھی۔۔۔

اس کا شبرہ کو بار بار ماما کہنا منصور کے دماغ پر ہتھوڑے کی طرح بجنے لگا تھا۔۔۔۔

∆∆∆∆∆∆∆∆∆∆∆∆∆∆∆∆

"سر۔۔۔۔سر وہ۔۔۔۔وہ شبرہ بی بی جی۔۔۔ سر وہ عنایہ بی بی کو لے کر۔۔۔۔ان لوگوں کے ساتھ۔۔۔وہ اپنی مرضی سے گئی ہیں سر۔۔۔وہ۔۔۔وہ کوئی دشمن ہیں آپ کی۔۔۔ خیر خواہ نہیں ہیں۔۔

وہ ان لوگوں کے ساتھ ملی ہوئی ہیں۔۔۔ عنایہ بی بی انہیں کے پاس

ہے۔۔

معاف کر دیں سر۔۔۔ میں نہیں بچا پایا عنایہ بی بی کو۔۔۔۔

بہت بڑا دھوکا ہوا ہے سر۔۔۔۔ بہت بڑا۔۔۔ عنایہ بی بی کو بچا لیں

آپ۔۔۔"

ڈرائیور نے گہرے گہرے سانس لیتے اسے انفارم کیا تھا۔۔

جو اس سے اپنے آفس میں بیٹھا ایک اہم کیس پر اپنی ٹیم کے ساتھ

ڈسکشن کر رہا تھا۔۔

ڈرائیور کی کال پر اس کے چہرے کی رنگت اڑ گئی تھی۔۔

"شبیر یہ کیا بول رہے ہو تم۔۔۔؟؟ کہاں ہو تم۔۔۔؟؟"

وہ دھاڑا تھا۔۔۔

مگر اس کے اگلی بات کا جواب نہیں دے پایا تھا وہ۔۔۔۔فون اس کے ہاتھ سے گر گیا تھا۔۔۔

"کیا ہوا سر۔۔۔؟؟"

انسپکٹر عرفان نے اس کے تاثرات دیکھ پریشانی سے پوچھا تھا۔۔

جو کنپٹی مسلتا شبرہ کے نمبر پر کال ملا چکا تھا۔۔ بیل جا رہی تھی مگر وہ کال پک نہیں کر رہی تھی۔۔۔

کافی دیر بعد جا کر کال پک کی گئی تھی۔۔

"شبرہ کہاں ہو تم۔۔؟؟"

اسکی سرد آواز سپیکر پر ابھری تھی۔۔۔

"سر میں زرینہ بات کر رہی ہوں۔۔۔ شبرہ بی بی تو ڈرائیور کے ساتھ باہر گئی ہیں عنایہ بی بی کی کچھ چیزیں لینی تھیں انہوں نے۔۔۔ وہ غلطی سے موبائل گھر پر ہی بھول گئی ہیں۔۔۔"

زرینہ کی بات سنتے سمعان نے سختی سے آنکھیں میچ لی تھیں۔۔

کل سے اس کا دل جس بات کی نفی کر رہا تھا۔۔۔وہ کڑوی حقیقت
اس کی آنکھوں کے سامنے آچکی تھی۔۔۔۔

"ہیلو۔۔۔ تمام اندورنی بیرونی راہوں پر ناکہ لگاؤ۔۔۔ ہر چوکی پر
بھاری نفری تعینات کرو۔۔۔ جلدی۔۔۔۔کوئی بھی گاڑی بغیر
چیکنگ کے نہیں نکلنی چاہیے۔۔۔میں کچھ تصویریں بھیج رہا ہوں۔۔
جس بھی گاڑی میں نظر آئیں فورا پکڑ لو۔۔۔"

اس کی آنکھوں کی رنگت سرخ ہو رہی تھی۔۔۔اس کا دماغ غصے سے پھٹ رہا تھا۔۔۔اس نے اپنی ڈیوٹی کے دوران پہلی بار دماغ کی جگہ دل کی سنی تھی۔۔

اور اس ایک غلطی نے اسے بربادی کے دہانے پر پہنچا دیا تھا۔۔۔

"سر آپ پریشان نہ ہوں۔۔۔ عنایہ کو کچھ نہیں ہو گا۔۔۔ ہم کچھ بھی کر کے انہیں بچا لیں گے۔۔۔"

انسپکٹر عرفان اور ایس ایچ او عمر نے اس کی غضبناکی دیکھ کہا تھا۔۔۔

وہ لب بھینچے اس وقت ضبط کی انتہا پر تھا۔۔

"نفری تیار کرو فوراً۔۔۔"

اس کے حکم پر وہ لوگ سر ہلاتے باہر نکل گئے تھے۔۔۔ ان کے جاتے ہی اس نے ہاتھ کا مکہ بنا کر پوری قوت سے کانچ کے میز پر دے مارا تھا۔۔۔

"تم ایسا کیسے کر سکتی ہو میرے ساتھ۔۔۔؟"

وہ اتنے زور سے چیخا تھا کہ آفس کے در و دیوار ہل گئے تھے۔۔

اس کی آنکھوں میں وہ سب منظر گھوم رہے تھے۔۔۔ جو اس لڑکی کے ساتھ گزارے تھے۔۔۔ وہ کیونکر اس معصوم چہرے پر اعتبار کرنے کی غلطی کر گیا تھا۔۔۔ جو اندر سے اتنا مکروہ تھا۔۔

اس کا بس نہیں چل رہا تھا وہ دنیا کو تہس نہس کر ڈالے۔۔۔اس کی آنکھوں سے جیسے خون ٹپک رہا تھا۔۔

"میری بیٹی کو اگر کچھ ہوا تو میں تمہارا بہت برا حشر کروں گا۔۔"

اس کا بس نہیں چل رہا تھا کہ وہ لڑکی اس کے سامنے ہو اور وہ اس کا حشر بگاڑ دے۔۔۔

وہ گاڑی میں بیٹھتے وہاں سے نکل آیا تھا۔۔۔

اسے گارڈز نے گھر کی فوٹیج سینڈ کی تھی۔۔۔جہاں وہ عنایہ کو لیے گاڑی میں بیٹھ رہی تھی۔۔۔اس کے چلنے کا انداز۔۔۔۔

وہ جس طرح سے گھر کو دیکھ رہی تھی۔۔۔وہ سب پر اسرار تھا۔۔۔

اس نے عنایہ کو بانہوں میں سمیٹ رکھا تھا۔۔۔سمعان کے دماغ کی رگیں پھٹنے کے قریب تھیں۔۔۔

"اتنا بڑا دھوکا۔۔۔؟؟"

اس نے تو ساری پوچھ گچھ کروائی تھی۔۔سب کچھ تسلی بخش تھا۔۔۔اس کے ماتھے پر شکنوں کا جال بنا ہوا تھا۔۔۔

اس کا یہی مطلب تھا کہ وہ کوئی عام لڑکی نہیں تھی۔۔۔بہت بڑی پلاننگ کا حصہ تھی۔۔۔

کل اس کے حملے کی مخبری ہونا۔۔۔یہ بات شبرہ کے سامنے ہی کی تھی اس نے۔۔۔

ایک ایک کر کے اس لڑکی کی ہر حرکت۔۔۔ہر عمل اس کے سامنے آنے لگا تھا۔۔وہ اتنی بڑی بھول کیسے کر گیا تھا۔۔۔مگر وہ کیا کرتا۔۔

اس نے تو اپنی طرف سے مکمل چھان بین کی تھی۔۔اس لڑکی نے کیسا کیسا روپ دکھایا تھا اسے۔۔۔

سچ تو یہ تھا کہ وہ اپنے محکمے کا قابل اور ذہین ایس پی سمعان گردیزی ایک لڑکی کے ہاتھوں بہت بری طرح سے شکست کھا گیا تھا۔۔

وہ اس کی معصومیت اور حسن کے جال میں پھنس گیا تھا۔۔۔ غلطی اس کی اپنی تھی۔۔۔

اس نے موقع دیا تھا اس لڑکی کو اپنے دل تک پہنچنے کا۔۔۔

وہ خود کو ایک ایک بات کا قصوروار ٹھہرا رہا تھا۔۔۔ اس کی آنکھوں کی غضبناکی بتا رہی تھی کہ وہ لڑکی اگر اس وقت اس کے سامنے ہوتی تو وہ اس کو زندہ نہ چھوڑتا۔۔۔

وہ خود سے الجھ رہا تھا۔۔۔ جب موبائل پر آتی فون کال نے اس کی توجہ اپنی جانب کھینچی تھی۔۔۔

نمبر انجان تھا۔۔۔ اس نے لب بھینچتے فوراً کال پک کی تھی۔۔

"کیسے ہیں ایس پی صاحب۔۔۔؟؟"

منصور کا لہجہ مسکراتا ہوا اور جلن سے بھرپُور تھا۔۔۔ شبرہ کی آنکھوں میں وہ اس شخص کا عکس دیکھ چکا تھا۔۔

اب اسے کسی بھی قیمت پر اس کا خاتمہ کرنا تھا۔۔ اور اس کی بیٹی کا بھی۔۔۔

"میری بیٹی کہاں ہے۔۔۔؟؟"

اس کی انتہائی غضبناک آواز اسپیکر پر ابھری تھی۔۔۔ منصور کے سامنے صوفے پر بیٹھی شبرہ نے آنکھیں میچ لی تھیں۔۔۔

"ارے۔۔۔ صرف بیٹی کی فکر ہے۔۔۔ اپنی بیوی کا نہیں پوچھیں گے۔۔۔ وہ بھی تو ہمارے قبضے میں ہے۔۔۔"

منصور کی نظریں شبرہ پر تھیں۔۔۔ جس کے چہرے کے تاثرات سمعان کی آواز پر بدل گئے تھے۔۔۔ عجیب سی تڑپ تھی اس کے انداز میں۔۔۔۔ جو منصور کو جلا کر راکھ کر گئی تھی۔۔۔

منصور کی بات پر شبرہ نے اسے سرد نگاہوں سے دیکھا تھا۔۔۔۔

"میں نے اپنی بیٹی کا پوچھا ہے۔۔۔ اگر میری بیٹی کو زرا سی بھی تکلیف پہنچی تو یاد رکھنا نہ میں تمہیں چھوڑوں گا اور نہ اس لڑکی کو۔۔۔ تم دونوں کا انجام عبرت ناک ہو گا۔۔۔۔"

وہ دھاڑا تھا۔۔۔اس کے لہجے میں اپنے لیے نفرت دیکھ شبرہ کی آنکھوں سے آنسوؤں کی لڑیاں جاری ہوئی تھیں۔۔۔

منصور اندر ہی اندر جلنے لگا تھا اس کی ایس پی سمعان کے لیے یہ بے قراری دیکھ۔۔

"اگر اپنی بیٹی کو زندہ دیکھنا چاہتے ہو تو اگلے پانچ گھنٹوں کے اندر اندر خان گینگ کے خلاف جتنے بھی ثبوت تمہارے پاس موجود ہیں وہ لے کر ہماری بتائی گئی جگہ پر پہنچو۔۔

اور یاد رکھنا۔۔۔اگر زرا سی بھی ہوشیاری دکھانے کی کوشش کی۔۔۔تو تمہاری بیٹی کی گردن کاٹنے میں ہمیں زیادہ مشکل پیش نہیں آئے گی۔۔۔"

منصور کی بات سنتے شبرہ نے تڑپ کر اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

جبکہ دوسری جانب ایس پی سمعان کے دل پر بھی ہاتھ پڑا تھا۔۔۔

"تمہاری بات ماننے کو تیار ہوں میں۔۔۔مگر میں پھر کہہ رہا ہوں۔۔۔میری بیٹی کو کچھ نہیں ہونا چاہیے۔۔۔"

اس نے تحمل سے بات کی تھی۔۔۔وہ ایک پولیس والا تھا۔۔اچھے سے جانتا تھا کہ ان معاملات کو کیسے ڈیل کرنا ہے۔۔۔مگر اپنی بیٹی کی فکر میں اس کا دل اذیت میں ڈوبا ہوا تھا۔۔

اس کی غلطی کی سزا اس کی بیٹی کو نہیں ملنی چاہیئے تھی۔۔۔۔

دوسری جانب سے کال کاٹ دی گئی تھی۔۔۔

"تو تم سمعان گردیزی سے دل لگا بیٹھی ہو۔۔۔ہے نا۔۔۔؟؟"

منصور نے اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔شبرہ نے اپنے آنسو صاف کیے تھے۔۔۔۔

"میری محبت بھلا بیٹھی۔۔۔؟؟"

منصور نے شکوہ کناں نگاہوں سے اس کی جانب دیکھتے کہا تھا۔۔

"تمہاری کونسی محبت منصور۔۔۔۔؟؟ کیا محبت کرنے والے ایسے ہوتے ہیں جیسا تم نے میرے ساتھ کیا۔۔۔۔مجھے ایک غیر شخص کے پاس بھیج دیا۔۔۔یہ جانتے ہوئے بھی کہ اگر اسے میرے بارے میں زرا سا شک بھی ہوا تو وہ مجھے مار دے گا۔۔۔

مجھے اس سے محبت کا کھیل کھیلنے پر مجبور کیا۔۔۔اس سے نکاح کرنے پر مجبور کیا۔۔

کیا ایک غیرت مند مرد اپنی عورت کو یہ سب کرنے پر مجبور کرتا ہے۔۔۔"

وہ روتے ہوئے بول رہی تھی۔۔۔ منصور خاموشی سے اسے سن رہا تھا۔۔

"واہ۔۔۔ تم سارا الزام مجھ پر نہیں ڈال سکتی۔۔۔ تم سے گن پوائنٹ پر کچھ نہیں کروایا میں نے۔۔۔ تمہاری بھی مرضی شامل تھی۔۔۔ دستگیر چچا اور تابش کی موت کا بدلہ لینے تمہارے لیے سب سے زیادہ ضروری تھا۔۔۔

وہ ہمارے لوگوں کو ختم کر رہا تھا۔۔۔میں نے تم سے یہ نہیں کہا تھا

کہ اس سے محبت کر بیٹھو۔۔۔اور میری محبت پر سوال اٹھا رہی ہو

تم۔۔۔

ایسی کوئی سچی اور بے لوث محبت تمہیں بھی نہیں ہوئی اس شخص

سے۔۔۔اگر ہوئی ہوتی تو اس کی بیٹی کو لے کر ایسے فرار نہ ہوتی اس

کے گھر سے تم۔۔۔۔کچھ وقت ساتھ رہنے کی وجہ سے ایک انسیت

ہو گئی ہے تمہیں۔۔

بہت جلد ختم ہو جائے گی۔۔۔جب وہ مرے گا اور اس کا نام بھی

اس دنیا سے ختم ہو جائے گا۔۔"

منصور نے حقارت سے کہا تھا۔۔۔ شبرہ کے دل کی خنجر پیوست ہوا تھا۔۔۔ منصور نے اسے اس کا اصلی چہرہ دکھایا تھا۔۔۔

"محبت کرنے یا نہ کرنے کا اختیار اگر میرے دل کے پاس ہوتا تو میں اس سے کبھی محبت نہ کرتی۔۔۔ وہ میرے باپ اور بھائی کا قاتل ہے۔۔۔ میں اس محبت کی خاطر ان سے دغا بازی نہیں کر سکتی۔۔۔

اس وجہ سے میں نے ایسا کیا۔۔۔؟؟'

اس کی اذیت ہر لمحے کے ساتھ بڑھتی جا رہی تھی۔۔۔اسے گھبراہٹ ہونے لگی تھی کہ نجانے آنے والے وقت میں کیا ہو گا۔۔

شبرہ کی یہ بات وہاں داخل ہوتی مقدس نے بھی سنی تھی۔۔۔اور وہ تلخی سے ہنسی تھی۔۔۔

"تمہیں ابھی بھی لگتا ہے کہ ہمارے بابا اور بھائی کو مارنے والا ایس پی ہے۔۔۔"

مقدس کی بات پر منصور نے اسے زہریلی نگاہوں سے دیکھا تھا۔۔

"کیا مطلب۔۔۔؟؟"

شبرہ مقدس کی بات پر الجھی تھی۔۔ منصور کی نگاہوں میں ایسی وارننگ تھی کہ مقدس کچھ نہیں بول پائی تھی۔۔

"یہی کہ تم نے ایسے انسان سے محبت کی۔۔۔ جو تمہارے اپنوں کا قاتل ہے۔۔۔ قصوروار تو تم بھی ہو۔۔۔"

مقدس نے منصور کے خوف سے اپنی بات پلٹ دی تھی۔۔۔ شبرہ نے یہ بات محسوس کی تھی۔۔۔ وہ الجھی تھی۔

اس کے دل کی بے چینی بڑھ گئی تھی۔۔ کیا کچھ تھا جو اس گھر میں اس سے چھپایا جا رہا تھا۔۔

وہ جب سے آئی تھی اس نے رومیلہ بیگم کو کہیں نہیں دیکھا تھا۔۔

منصور سے پوچھنے پر اسے یہی بتایا گیا تھا کہ وہ مشی کے پاس ہیں۔۔

شبرہ بھی اپنی بہن سے ملنے جانا چاہتی تھی۔۔۔ مگر ابھی وہ عنایہ کو ایسے چھوڑ کر نہیں جا سکتی تھی۔۔ وہ اٹھ کر اپنے کمرے کی جانب آ گئی تھی۔۔۔ جہاں عنایہ کو سلایا ہوا تھا اس نے۔۔

عنایہ اس سے بہت بار سمعان کا پوچھ چکی تھی۔۔۔ وہ اس سے بات کرنے کا کہہ رہی تھی۔۔۔

شبرہ بہت پیار سے اسے ٹال رہی تھی۔۔۔ جبکہ اس کے آنسو دیکھ عنایہ ننھے ہاتھوں سے انہیں صاف کرتی۔۔ اس کی رونے کی وجہ پوچھ رہی تھی۔۔

شبرہ نے عنایہ کو اپنی بانہوں میں بھرتے سینے سے لگا لیا تھا۔۔۔

اسے عنایہ کے وجود سے اس کے باپ کی مہک محسوس ہو رہی تھی۔

"اپنے بابا سے کہنا ماما کو معاف کر دیں گے۔۔۔"

عنایہ کے ماتھے پر لب رکھتے وہ سسک پڑی تھی۔۔

∆∆∆∆∆∆∆∆∆∆∆∆∆∆∆∆

"ہر کسی نے ہر طرف عنایہ کے اغوا کی خبر پھیلا دی ہے۔۔ ہر دوسرا میڈیا چینل یہ خبر نشر کر رہا ہے۔۔۔ ہمیں لاتعداد فون کال ریسیو ہو چکے ہیں۔۔۔ آپ کے گھر سے بھی کچھ کالز ہیں۔۔۔"

عرفان کی بات سن کر اس نے اپنی مٹھیاں بھینچ لی تھیں۔۔ وہ نہیں چاہتا تھا اس کے گھر والوں کو پتا چلے اور وہ تکلیف کا شکار ہوں۔۔ مگر اب ان کی کالز آ رہی تھی۔۔۔

اس نے اپنے بابا جان کی کال پک کی تھی۔۔

"سمعان یہ سب کیسے ہوا۔۔؟؟ تمہارے اور شبرہ بیٹی کے ہوتے ہوئے عنایہ کیسے اغوا ہوئی۔۔۔؟"

وہ بہت زیادہ پریشان لگ رہے تھے۔۔ گھر کے باقی سب بھی وہیں جمع تشویش کا شکار تھے۔۔۔

موبائل کا سپیکر آن تھا۔ سب اس کے جواب کے منتظر تھے۔۔۔

"بابا جان وہ لڑکی دشمن تھی میری۔۔۔ روپ بدل کر میرے ساتھ رہنے آئی تھی۔۔۔ تاکہ میرے دل کے ٹکڑے پر وار کر سکے۔۔

وہی کیا اس نے۔۔۔"

سمعان گردیزی نے صاف گوئی سے بتایا تھا۔۔ ابھی بھی اگر وہ کوئی بات اپنے دماغ میں رکھتا تو اس کے دماغ کی کوئی نس پھٹ جاتی تھی۔۔۔

وہ اس وقت شدید ذہنی اضطراب کا شکار تھا۔۔۔ سمعان کی بات سن کر اس کے گھر والوں کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئی تھیں۔۔

"میں اپنی بیٹی کو کچھ نہیں ہونے دوں گا۔۔۔"

سمعان نے اتنا کہہ کر فون بند کر دیا تھا۔۔۔ وہ جب گھر پہنچا تو اس سے پہلے ہی لاونج میں اسے رانیہ بیٹھی دکھائی دی تھی۔۔ چہرا دونوں ہاتھوں میں چھپائے وہ پھوٹ پھوٹ کر رو رہی تھی۔۔۔

آہٹ پر اس نے سمعان کی جانب دیکھا تھا۔۔۔ وہ اپنی جگہ سے اٹھی تھی اور سمعان کے سینے سے جا لگی تھی۔۔

"سمعان آپ نے کہا تھا آپ ہماری بیٹی کی حفاظت کریں گے۔۔۔

پھر۔۔ پھر وہ ان درندوں کے پاس جیسے پہنچی۔۔۔ ابھی ہی تو مجھے

اپنی غلطی کا احساس ہوا تھا۔۔۔ اسے بانہوں میں بھر کر اسے

محسوس کرنے۔۔ اس کا چہرا چومنے کو تڑپ رہی تھی۔۔ اس گھٹیا

انسان شعیب سے طلاق لے کر واپس اپنی بیٹی کے ساتھ عمر بھر

رہنے کا فیصلہ کیا تھا میں نے۔۔

اسے وہ ممتا کا پیار دینا چاہا۔۔ جس سے محروم رکھا مجھ بدنصیب ماں

نے۔۔۔

لیکن میری بیٹی کو ہی چھین لیا گیا۔۔۔مجھے بہت ڈر لگ رہا ہے۔۔۔

وہ مار دیں گے اسے۔۔

پلیز سمعان میری بیٹی کو بچا لیں۔۔۔"

رانیہ سسکیوں کے ساتھ روتے اس کی شرٹ کو سینے سے جکڑے

ہوئے بولی تھی۔

وہ کانپ رہی تھی۔۔اس کا ہر ہر انداز بتا رہا تھا کہ وہ اپنی بیٹی کے

لیے تڑپ رہی تھی۔۔۔

سمعان نے اپنی مٹھیاں بھینچ لی تھیں۔۔۔اس نے انداز میں کسی

بھی قسم کی اپنائیت یا نرمی نہیں تھی۔۔۔۔

اس نے بازو سے تھام کر اسے سائیڈ پر کر دیا تھا۔۔۔اس کا دل چاہا تھا اس لڑکی کی عقل ٹھکانے لگا دے۔۔۔۔جس نے اتنے سال اس معصوم کو پوچھا بھی نہیں تھا۔۔۔اور اب اچانک اس کی ممتا جاگ گئی تھی۔۔

"وہ سمعان گردیزی کی بیٹی ہے۔۔۔وہ لوگ اس کا کچھ نہیں بگاڑ سکتے۔۔۔"

سمعان نے سرد لہجے میں کہا تھا۔۔۔وہ اپنے کمرے کی جانب بڑھنے لگا تھا جب رانیہ کے الفاظ نے اس کے قدم روک دیئے تھے۔۔

"اس لڑکی کا کسی اور سے چکر چل رہا تھا۔۔ وہ پہلے دن سے آپ کو دھوکا دے رہی تھی۔۔۔ یہ۔۔ یہ اس پارٹی والے دن کی ویڈیو ہے۔۔۔ اس شخص سے ملی تھی وہ۔۔

میں آپ کو بتانا چاہتی تھی۔۔۔ مگر اس لڑکی نے عنایہ کو مار دینے کی دھمکی دے کر مجھے روک دیا۔۔

اس نے کہا اگر میں نے آپ کو یا کسی کو بھی اس کی اصلیت بتائی تو وہ میری بیٹی کو مار دے گی۔۔۔ میں پھر بھی موقع دیکھ کر بتانا چاہتی تھی آپ کو۔۔۔۔۔

مگر مجھے نہیں پتا تھا وہ اس سے پہلے یہ کر دے گی۔۔۔"

رانیہ نے روتے ہوئے غلط بیانی سے کام لیتے اس کے سامنے وہ ویڈیو کر دی تھی۔۔۔۔

جو دیکھ سمعان گردیزی کا خون دماغ کی شریانوں میں ابلنے لگا تھا۔۔۔

وہ اس شخص کے پیچھے کمرے سے نکل رہی تھی۔۔ وہ دھوکے باز، بے وفا اور۔۔۔۔۔ اور اس سے آگے کا لفظ اس کا دل نہیں بول پایا تھا۔۔۔

رانیہ نے اس کے غصے کی انتہا دیکھی تھی۔۔ جس سے وہ اتنا تو یقین سے کہی سکتی تھی کہ اب اس لڑکی کی سمعان گردیزی کی زندگی میں کوئی جگہ نہیں تھی۔۔

ہاں مگر وہ اپنی بیٹی کے ذریعے اس شخص کی زندگی میں ضرور شامل ہو سکتی تھی۔۔۔ اسے شعیب نے طلاق دے دی تھی۔۔۔ مگر اسے یہ بھی پتا چلا تھا کہ شعیب نے اسے کسی کے ہاتھ بیچ دیا ہے۔۔ تبھی اس گھٹیا انسان نے اسے طلاق دی تھی۔۔۔ کیونکہ وہ اس کے نام پر بہت بھاری رقم لے کر اسے اپنے کسی کاروباری شناسا کے آگے بیچ چکا تھا۔۔۔ رانیہ ابھی چھپتی پھر رہی تھی۔۔

اسے ان لوگوں سے بچنے کے لیے سمعان گردیزی جیسا مضبوط سہارا چاہیے تھا۔۔۔ اس نے عندلیب بیگم سے بھی فون کر کے معافی مانگی تھی۔۔۔ جنہوں نے سمعان سے طلاق لینے کے بعد اس سے رابطہ ختم کر دیا تھا۔۔

وہ اس کی سگی پھوپو تھیں۔۔۔ مگر پہلے وہ سمعان کی ماں تھیں۔۔۔ چاہے سگی نہ سہی مگر وہ اسے سگی ماں سے بڑھ کر چاہتی تھیں۔۔

سمعان اپنے کمرے کی جانب بڑھ گیا تھا۔۔ رانیہ نے یاسیت بھری نگاہوں سے اس عالیشان محل کو دیکھا تھا۔۔۔ یہ اس کی قسمت تھی۔۔۔ جسے وہ اپنی بدنصیبی میں اپنے ہاتھوں ٹھکرا کر گئی تھی۔۔

اس نے سوچ لیا تھا کہ وہ کسی بھی قیمت پر سمعان گردیزی کو حاصل کر کے رہے گی۔۔۔وہ لڑکی بھی بہت بڑی بے وقوفی کر کے جا چکی تھی۔۔

رانیہ کو اس سے پورا پورا فایدہ اٹھانا تھا۔۔۔اس نے جھوٹ بول کر سمعان کے دل کی جلتی آگ پر مزید تیل چھڑک دیا تھا۔۔وہ جتنا سمعان کو جانتی تھی وہ اس لڑکی کو اب قیامت تک منہ نہیں لگانے والا تھا۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

"سمعان گردیزی اپنے گھر سے نکل چکا ہے۔۔ اکیلا آرہا ہے۔۔۔۔"

منصور کے چہرے پر فاتحانہ مسکراہٹ تھی۔۔۔ اس کے برابر میں بیٹھی شبرہ کے دل کی دھڑکن ہر گزرتے لمحے کے ساتھ مدھم ہو رہی تھی۔۔۔ وہ لوگ اس ٹھکانے پر پہنچ چکے تھے جہاں منصور نے سمعان کو بلوایا تھا۔۔

اس کا سامنا کرنے کے خیال سے ہی شبرہ زمین میں گڑھی جارہی تھی۔۔۔

اس کی آنکھیں بار بار بھیگ رہی تھیں۔۔۔عنایہ اس کی گود میں تھی۔۔۔اس بچی کے ساتھ یہ اس کے آخری لمحات تھے۔۔اور اس کا دل کسی بھی قیمت پر آمادہ نہیں تھا کہ وہ عنایہ کو خود سے جدا کرے۔۔۔

اسے ایسے لگ رہا تھا کہ وہ اپنے کلیجے کا ٹکڑا خود سے جدا کرنے جا رہی ہو۔۔

"اگر ایس پی نے کوئی گڑبڑ کی تو اس کی بیٹی کو وہ بھگتنا پڑ سکتا ہے۔۔۔"

منصور اس کی عنایہ کے لیے اتنی محبت دیکھ جل بھن رہا تھا۔۔

"ایسا کبھی نہیں ہو گا۔۔۔یہ بات پہلے سے طے تھی۔۔۔عنایہ پر میں کوئی آنچ نہیں آنے دوں گی۔۔۔"

عنایہ کو سینے سے لگاتے وہ منصور کو وارن کرتے زخمی شیرنی کی طرح پھنکاری تھی۔۔۔منصور اسے دیکھ کر ہنسا تھا۔۔۔

اور ارگرد کھڑے لوگوں کی طرف اشارہ کیا تھا۔۔

"یہ سارے جو کھڑے ہیں نا۔۔۔یہ میری وفادار ہیں۔۔۔میری سنتے ہیں۔۔۔میرے حکم کے پابند ہیں شبرہ۔۔۔اب ان کا سردار میں ہوں۔۔۔اس لیے تمہیں بھی اب وہ ہر بات ماننی ہو گی جو میں کہوں گا۔۔۔"

وہ بول رہا تھا اور شبرہ کے چہرے کی رنگت اڑ چکی تھی۔۔

"تم مجھے۔۔۔ شبرہ دستگیر کو دھمکی دے رہے ہو۔۔۔؟؟"

شبرہ نے زہر خند نگاہوں سے اس کی جانب دیکھتے پوچھا تھا۔۔۔

"دستگیر خان مہینوں پہلے مارا جا چکا ہے شبرہ۔۔ اب یہاں صرف منصور خان کا نام گونجتا ہے۔۔۔ اور تمہیں بھی اسی نام پر آمین کہنا ہوگی۔۔۔"

منصور نے اسے حقیقت کا رخ دکھایا تھا۔۔۔ شبرہ پھٹی پھٹی آنکھوں سے اس کے بدلتے تیور دیکھ رہی تھی۔۔ اس نے نگاہیں

اٹھا کر سامنے کھڑے دلاور کو دیکھا تھا۔۔۔جو اس کے بابا کا بہت

خاص آدمی تھا۔۔

بچپن سے وہ تابش کے ساتھ رہا تھا۔۔وہ بھی اس وقت منصور کے

آگے سر جھکائے کھڑا تھا۔۔۔

"اگر اس بچی کو کچھ ہوا تو یاد رکھنا تم منصور۔۔۔میں خود کو ختم کر

دوں گی۔۔۔۔تم مجھ سے کیا وعدہ نہیں توڑ سکتے۔۔"

شبرہ نے اسے وارن کیا تھا۔۔اس سے پہلے کہ منصور کوئی جواب

دیتا باہر گاڑی رکنے کی آواز آئی تھی۔۔۔

شبرہ کا دل لرز اٹھا تھا۔۔اس کی ہتھیلیاں پسینے سے بھیگنے لگی تھیں۔۔

منصور کا آدمی اندر داخل ہوا تھا اور اس کے پیچھے وہ شخص اپنی مخصوص شاہانہ چال چلتا اندر داخل ہوا تھا۔۔۔

وہ اس وقت یونیفارم میں نہیں تھا۔۔سیاہ لباس میں اس کا کسرتی وجود مزید نمایاں لگ رہا تھا۔اس کی سب سے پہلی بے قراری بھری نظر عنایہ پر ہی اٹھی تھی۔۔۔

"پاپا۔۔۔"

اسے دیکھ کر عنایہ بہت زیادہ خوش ہوئی تھی۔۔

"ماما دیکھیں پاپا آگئے۔۔۔"

اس نے خوش ہوتے کہا تھا۔۔۔ اور شبرہ کا چہرا تھام کر اسے ایس پی سمعان گردیزی کی جانب دیکھنے پر مجبور کر دیا تھا۔۔

شبرہ نے اس کی جانب دیکھا تھا۔۔ اس لمحے وہ بھی اسے ہی دیکھ رہا تھا۔ اس کی آنکھوں میں کیا کچھ نہیں تھا۔۔

بے پناہ نفرت، حقارت، غضبناکی اور آخر میں سفاکیت۔۔۔

شبرہ کا دل اندر تک کٹ گیا تھا۔۔ وہ زیادہ دیر ان نفرت ٹپکاتی بھوری آنکھوں میں نہیں دیکھ پائی تھی۔۔۔

اس کی پلکیں ندامت کے احساس سے جھک گئی تھیں۔۔۔اس کی گرفت عنایہ کے وجود کے ڈھیلی پڑنے لگی تھی۔۔

"یہ وہ سارے ثبوت جو تمہاری بربادی کا سبب بن سکتے ہیں منصور خان۔۔۔میں نے تمہاری بات مانی ہے۔۔۔اب میری بیٹی کو میرے حوالے کر دو۔۔۔"

اس نے شبرہ کی جانب سے اپنی نگاہیں ہٹالی تھیں۔۔بنا کچھ بولے۔۔۔۔

جبکہ اس کے الفاظ پر شبرہ چونک گئی تھی۔۔۔یہ ثبوت صرف منصور کے خلاف تھے یا اس کے بابا کے خلاف۔۔۔

منصور خوش ہوا تھا۔۔۔اور اپنی جگہ سے اٹھتے اس نے وہ فائل اور یو ایس بی اٹھالی تھی۔۔۔اس کے آدمیوں نے سب کچھ چیک کیا تھا۔۔۔یہ سارے وہی ثبوت تھے۔۔۔

منصور پُر سکون ہوا تھا۔۔۔

"میری بیٹی کو میرے حوالے کردو۔۔"

اس نے عنایہ کی جانب دیکھا تھا۔۔۔جو اس کے پاس آنے کو بے قرار تھی۔۔۔

"اپنی بیوی سے بات نہیں کروگے ایس پی۔۔۔اس نے اتنا بڑا دھوکا دیا تمہیں۔۔۔۔"

منصور چاہتا تھا سمعان کچھ ایسا بولے کہ شبرہ اس سے متنفر ہو۔۔۔

"دھوکے باز اور بدکردار گھٹیا انسان کی میری زندگی میں کوئی جگہ نہیں ہے۔۔۔ جو عورت میرے نکاح میں ہوتے ہوئے کسی دوسرے مرد سے ملاقاتیں کرتی رہی ہے۔۔ اور اس کے ساتھ مل کر میری بربادی کی پلاننگ کرتی رہی ہے۔۔

ایسی عورت پر تھوکنا بھی پسند نہیں کرتا میں۔۔۔"

اس نے حقارت اور نفرت سے شبرہ کی جانب دیکھتے کہا تھا۔ اور اس کی جانب سے بولے جانے والے الفاظ شبرہ کو جیتے جی مار گئے تھے۔۔۔

وہ پتھر کی مورت بنی وہاں ساکت بیٹھی تھی۔۔۔

منصور کے چہرے پر بڑی جاندار مسکراہٹ ابھری تھی۔۔۔

"آپ نے میرے بابا اور بھائی کو قتل کیا تھا۔۔۔ آپ نے میرا گھر برباد کیا تھا۔۔ میں کیونکر آپ کا گھر آباد کرتی۔۔

میں اسی مقصد سے گئی تھی وہاں۔۔۔"

اسنے روتے ہوئے کہا تھا۔۔۔ اس شخص کی جانب سے بولے جانے والا بدکرداری کو لفظ اس کی روح زخمی کر گیا تھا۔۔ وہ دھوکے باز تھی مگر بدکردار نہیں۔۔

"تم جیسی عورتیں گھر بسانے لائق ہوتی بھی نہیں ہیں۔۔۔ مجھ سے بہت بڑی غلطی ہوگئی تم سے نکاح کرنے کی۔۔

جس پر میں ساری زندگی خود کو معاف نہیں کر پاؤں گا۔۔۔ مگر تمہارے ساتھ جڑا رشتہ میرے لیے کسی گالی سے کم نہیں ہے۔۔۔ میں ابھی اور اسی تمہارے ناپاک وجود کو اپنے نام سے آزاد کرتا ہوں۔۔

میں سمعان گردیزی اپنے پورے ہوش و حواس میں تمہیں طل۔۔۔۔"

اگر نفرت سے بھی اوپر کا کوئی جذبہ ہوتا تھا تو اس وقت شبرہ کو وہ اس شخص کی آنکھوں میں اپنے لئے نظر آیا تھا۔۔۔۔ وہ اسے ایک گولی سے مشابہت دے رہا تھا۔۔ل

شبرہ کا دل بں دہوا تھا۔۔۔ وہ اسے طلاق دینے لگا تھا۔۔۔ مگر اس کے الفاظ زبان میں ہی رہ گئے تھے۔۔۔

جب عنایہ جو شبرہ کی گرفت سے نکل کر سمعان کی طرف بڑھ رہی تھی۔۔ منصور نے اسے بہت سختی سے اپنی گرفت میں جکڑ لیا تھا۔۔

وہ دونوں جو اس وقت نفرت میں ڈوبے ہوئے تھے۔۔۔ سمعان گردیزی اس سے تعلق ختم کردینے کے درپر تھا جب عنایہ کی چیخوں نے اس کو ہلا دیا تھا۔۔

اس کے الفاظ وہیں دم توڑ گئے تھے۔۔ شبرہ جس کے لیے وہ لمحہ قیامت کا تھا۔۔۔

اس نے بھی پلٹ کر منصور کی جانب دیکھا تھا۔۔۔ عنایہ اس کے قبضے میں تھی۔۔ اس کی کنپٹی پر پستول رکھ چکا تھا وہ۔۔۔

شبرہ کی جان نکل گئی تھی۔۔

"تم نے جو کہا تھا میں نے وہ کیا ہے۔۔۔اب چھوڑ دو میری بیٹی کو۔۔۔۔"

سمعان مٹھیاں بھینچتے دھاڑا تھا۔۔۔۔

"منصور۔۔۔عنایہ کو چھوڑ دو۔۔اسے اگر کچھ ہوا تو میں تمہیں چھوڑوں گی نہیں۔۔۔"

شبرہ بھی غصے سے دھاڑی تھی۔۔۔سمعان گردیزی نے قہر آلود نگاہوں سے اس لڑکی کا یہ ڈھونگ دیکھا تھا۔۔۔

"تمہیں کیا لگتا ہے میں تمہیں اور تمہاری بیٹی کو ایسے ہی جانے دوں گا۔۔۔ تمہیں یہاں بلانے کا ارادہ ہی یہی تھا کہ تمہیں جان سے مار دوں۔۔۔ میں جانتا تھا تم اپنی بیٹی کی خاطر کھینچے چلے آؤ گے۔۔"

منصور نے ہنستے ہوئے کہا تھا۔۔۔

"منصور عنایہ کو چھوڑ دو۔۔۔"

شبرہ نے اس کی جانب بڑھنا چاہا تھا۔۔۔ جب دلاور نے آگے بڑھتے شبرہ کی کنپٹی پر بندوق رکھ دی تھی۔۔۔ شبرہ نے بے یقینی سے اسے دیکھا تھا۔۔۔

"اگر تم اس شخص کا ساتھ دو گی تو ہمارے گینگ کے لیے دشمن ہی ہو تم شبرہ۔۔۔"

منصور نے اس کی جانب دیکھتے سرد و سپاٹ انداز میں کہا تھا۔۔

شبرہ کے چہرے کی رنگت بدلی تھی۔۔۔ اس نے سمعان کی طرف دیکھا تھا۔۔۔ جس کے لیے اس وقت اس کا ہونا نہ ہونا برابر تھا۔۔۔

"مجھ آخری بار کہی رہا ہوں میری بیٹی کو چھوڑ دو۔۔۔"

سمعان نے منصور کو وارن کیا تھا۔۔ اس کی گرفت میں عنایہ چیخ رہی تھی۔۔ وہ کبھی سمعان کی طرف دیکھتی تھی تو کبھی شبرہ کی طرف۔۔

جب اسی لمحے باہر سے منصور کا آدمی بھاگتا ہوا اندر آیا تھا۔۔۔

"پولیس فورس نے اس ٹھکانے کو چاروں جانب سے گھیر لیا ہے۔۔

"

اس کی اطلاع پر منصور کی نظر ایک لمحے کو بھٹکی تھی۔۔اور اسی لمحے سمعان گردیزی اور شبرہ جن کی دل کی دھڑکن اس کے بازو میں جکڑی ہوئی تھی۔۔

دونوں نے فایدہ اٹھایا تھا اس کا۔۔۔

سمعان نے منصور کو زوردار دھکا دیا تھا۔۔اس کے ہاتھ سے پسٹل پھسل گیا تھا۔۔۔

شبرہ نے ایک بھی لمحہ ضائع کیے بغیر عنایہ کو اس کی گرفت سے

جھپٹ لیا تھا۔۔۔ منصور اوندھے منہ زمین پر جا گرا تھا۔۔۔

اسی لمحے سمعان پر بندوق تانے کھڑے شخص نے منصور کے کہنے

پر سمعان پر گولیاں برسائی تھیں۔۔۔ جبکہ دلاور نے شبرہ کے اوپر

سے پسٹل ک

ہٹا دیا تھا۔۔۔ سمعان پر گولیاں چلتے دیکھ شبرہ کے لبوں سے چیخ نکلی

تھی۔۔۔ اس نے عنایہ کو اپنے سینے میں بھینچ لیا تھا۔۔۔ اور دلآور

کی گرفت سب پسٹل چھینتے منصور پر وار کیا تھا۔۔۔

جو سمعان پر فائرنگ کرنے والا تھا۔۔ اس کے ہاتھ سے پسٹل نیچے جا گرا تھا۔۔ سمعان کے بازو، کندھے اور سینے کے قریب گولی لگی تھی۔۔۔ شبرہ کی جان نکل گئی تھی۔۔۔ پولیس کی بھاری نفری ایک دم سے اندر داخل ہوئی تھی۔۔۔ وہاں کھڑے منصور کے آدمیوں نے جوابی کارروائی شروع کر دی تھی۔۔۔

دونوں کے بیچ زوردار جھڑپ شروع ہو گئی تھی۔۔۔ منصور نے وہیں گرے دوسرے ہاتھ سے عنایہ پر فائر کرنا چاہا تھا۔۔ مگر شبرہ نے فوراً اس کا رخ موڑ دیا تھا۔ گولی شبرہ کے کندھے میں جا کر لگی تھی۔۔۔

اس نے پھر بھی عنایہ کو گرنے نہیں دیا تھا۔۔۔وہ اسے اپنی بانہوں میں سمیٹے وہیں نیچے ڈھے گئی تھی۔۔۔

"ماما۔۔"

اسے گرتے دیکھ عنایہ چیخی تھی۔۔۔یہ منظر سمعان گردیزی کی آنکھوں میں بھی محفوظ ہوا تھا۔۔

"سر آپ کا بہت خون بہہ رہا ہے۔۔۔ آپ کو فوری ہاسپٹل لے کر جانا ہو گا۔۔۔"

انسپکٹر عرفان اس کے پاس آتے بولا تھا۔۔۔جو ایک جانب دیوار سے ٹیک لگائے بیٹھا تھا۔۔اس کے سینے کے پاس گولی لگی

تھی۔۔۔ مگر وہ ابھی ہوش میں تھا۔۔۔ کیونکہ ابھی اس کی بیٹی محفوظ نہیں تھی۔۔

"پہلے جاؤ اور عنایہ کو باحفاظت یہاں سے نکالو۔۔"

اس نے عرفان کو حکم دیا تھا۔۔۔ عرفان کی نظر اس جانب اٹھی تھی۔۔۔ جہاں عنایہ ابھی بھی شبرہ کے حصار میں تھی۔۔

وہ تیزی سے اس جانب بڑھا تھا اور عنایہ کو شبرہ کی گرفت سے لے لیا تھا۔۔

دھونس طرف ابھی بھی فائرنگ ہو رہی تھی۔۔۔ منصور کے آدمیوں کی تعداد بہت زیادہ تھی۔۔ ان کی باقی نفری ابھی وہاں نہیں پہنچی تھی۔۔۔

شبرہ نے آنکھیں بند ہونے سے پہلے سر اٹھا کر سمعان گردیزی کی جانب دیکھا تھا۔۔۔ اسی لمحے سمعان گردیزی کی نظر بھی اس کی جانب اٹھی تھی۔۔۔

اور پھر لمحے کے ہزارویں حصے میں پلٹ گئی تھی۔۔ جیسے وہ کوئی نہیں تھی جس کی وہ فکر کرتا۔۔۔ شبرہ کی آنکھوں سے آنسو ٹوٹ کر گرے تھے۔۔۔

اور اگلے ہی پل وہ حواس کھوتی پیچھے کو لڑھک گئی تھی۔۔۔

سمعان نے عمر کو اس کی جانب بھیجا تھا۔۔ مگر تب تک منصور اس کے پاس پہنچ کر اسے اٹھائے وہاں سے نکل گیا تھا۔۔ منصور کے بازو پر گولی لگی تھی۔۔۔ جو چھو کر نکل گئی تھی۔۔

وہ کافی دیر وہاں چھپا رہا تھا۔۔ اور پھر موقع ملتے ہی شبرہ کو وہاں سے اٹھا کر نکل گیا تھا۔۔

دونوں طرف فائرنگ کا تبادلہ ہو رہا تھا۔۔۔ مگر سمعان جسے چار گولیاں لگی تھیں۔۔ اس کے آدمی اسے فوری وہاں سے لے گئے

تھے۔۔۔ منصور کے فرار ہونے پر اس کے باقی آدمی بھی آہستہ آہستہ بھاگنے لگے تھے۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

شبرہ نے اذیت بھرے انداز میں اپنی آنکھیں کھول کر غائب دماغی سے سامنے کا منظر دیکھا تھا۔۔

وہ اس وقت اپنے کمرے میں بیڈ پر لیٹی تھی۔۔ اس نے اٹھنے کی کوشش کی تھی۔۔

جب کندھے میں محسوس ہوتے درد پر وہ ہل بھی نہیں ہوئی تھی۔۔۔ اس کی آنکھوں سے آنسو بہہ نکلے تھے۔۔۔ اس نے

آنکھیں بند کی تھیں وہ سارے منظر اس کی آنکھوں کے سامنے دوڑ گئے تھے۔۔

آنسوؤں کی شدت میں مزید اضافہ ہوا تھا۔۔

"شبرہ۔۔۔"

اسے اپنے ہاتھ پر کسی کا لمس محسوس ہوا تھا۔۔۔اس نے نگاہیں موڑ کر دیکھا تھا۔۔ مقدس اس کے پاس بیٹھی تھی۔۔۔

اس نے شبرہ کا ہاتھ پکڑ رکھا تھا۔۔۔وہ بہت زیادہ رو رہی تھی۔۔۔

"مقدس کیا ہوا ہے۔۔۔؟؟ تم رو کیوں رہی ہو۔۔۔؟؟"

اپنے اندر کی اذیت کو سہتے اس نے مقدس کے رونے کی وجہ پوچھی تھی۔۔

"شبرہ۔۔۔۔مجھے معاف کر دو۔۔۔۔میں نے منصور کے ساتھ مل کر تمہارے خلاف پلاننگ کی۔۔۔کاش اگر میں لالچ نہ رکھتی تو آج بہت کچھ بہتر ہوتا۔۔۔یہ درندہ اپنے انجام کو پہنچ چکا ہوتا۔۔۔"

مقدس اس کے ہاتھ پر چہرا ٹکائے زارو قطار رونے لگی تھی۔۔۔
جبکہ شبرہ اس کی بات پر الجھ گئی تھی۔۔۔وہ کس کی بات کر رہی تھی۔۔

"مقدس پلیز جو بھی بات ہے مجھے سیدھی طرح بتا دو۔۔۔میں

پہلے ہی بہت اذیت میں ہوں۔۔۔"

شبرہ نے اذیت سے چور لہجے میں کہا تھا۔۔۔

"شبرہ منصور نے۔۔۔ منصور نے میری ماں کو قتل کر دیا ہے۔۔۔

وہ بہت بڑا درندہ اور گھٹیا انسان ہے۔۔

اس کو پہچاننے میں بہت بڑی غلطی کر دی ہم نے۔۔۔"

مقدس کی بات پر شبرہ نے پھٹی پھٹی نگاہوں سے اس کی جانب

دیکھا تھا۔۔۔اس کو اپنی سماعتوں پر یقین نہیں آیا تھا۔۔۔

"یہ کیا بول رہی ہو تم۔۔؟؟ ایسا کیسے ہو سکتا ہے۔۔۔؟؟ نن نہیں وہ ایسا نہیں کر سکتا۔۔۔"

شبرہ نے فوراً نفی میں سر ہلایا تھا۔۔

"وہ سب کچھ کر سکتا ہے۔۔۔ طاقت کے نشے نے اسے پاگل کر دیا ہے۔۔ اسی نے اس رات بابا اور تابش کو مروایا تھا شبرہ۔۔۔۔ اور الزام ایس پی سمعان گردیزی پر ڈال دیا۔۔۔ اور اب۔۔۔ اب اس نے میری آنکھوں کے سامنے میری ماں کو مار دیا۔۔۔

وہ درندوں سے بھی بدتر ہے۔۔۔ وہ بہت زیادہ گھٹیا انسان ہے شبرہ۔۔۔"

مقدس کی روتے ہوئے ہچکیاں بندھ گئی تھیں۔۔۔ جبکہ اس کے ان بھیانک انکشافات پر شبرہ پتھرائی نگاہوں سے اسے تکے گئی تھی۔۔۔

اسے لگا تھا یہ حویلی پورے قد سے اس کے اوپر آن گری ہو۔۔۔۔ مقدس اسے ساری باتیں بتاتی چلی گئی تھی۔۔۔ اور اسے اپنا وجود زلزلوں کی زد میں محسوس ہوا تھا۔۔۔

منصور خان اپنے باپ کے مرنے کے بعد اتنے سالوں سے اس کے بابا کے انڈر کام تو کر رہا تھا۔۔۔ مگر اس کی نیت اسی دن خراب ہو گئی

تھی۔۔۔جب اعجاز خان کے مرنے کے بعد اس گینگ کی

سربراہی دستگیر خان کو سونپی گئی تھی۔۔۔

وہ ان کے ساتھ تو رہا تھا مگر اس کی نیت میں کھوٹ آگیا تھا۔۔۔

جس گینگ کا کام اندر ہی اندر کرپشن ختم کر کے اداروں میں چھپی

کالی بھیڑوں کو بے نقاب کرنا تھا۔۔۔

منصور کچھ غلط لوگوں کی سنگت میں مل کر اپنے ہی گینگ کے خلاف

کام کرنے لگا تھا۔۔۔

شبرہ اور گھر کی باقی عورتوں کو کبھی بھی گینگ کے اندرونی معاملات نہیں بتائے گئے تھے۔۔۔ دستگیر خان محکمے کے وفادار آفیسرز کے ساتھ مل کر بھی اکثر کام کرتے تھے۔۔۔

سمعان گردیزی کا نام سن کر انہوں نے کچھ وقت کے لیے اس کے ساتھ بھی ہاتھ ملایا تھا۔۔۔ وہ کسی بہت بڑے کیس پر کام کر رہے تھے۔۔۔ وہ انہیں لوگ کے خلاف تھا جن کے ساتھ منصور مل کر اپنا ایک الگ گینگ کھڑا کرنا چاہتا تھا۔۔

جب منصور کو اس بات کی خبر ہوئی تو اس نے پہلے دستگیر خان کو سمعان گردیزی کے خلاف کرنے کی کوشش کی۔۔ مگر ہو نہیں پایا تھا۔۔ دستگیر خان ایک بہت ہی ذہین اور سمجھدار انسان تھے۔۔

انہوں نے منصور کی بات تو نہیں مانی تھی۔۔۔ مگر اس کے بعد انہیں منصور پر شک ہونے لگا تھا۔۔ اس کی حرکتیں کافی عرصے سے انہیں مشکوک لگی تھیں۔۔۔ منصور کبھی بھی سمعان کے سامنے گیا ہی نہیں تھا۔۔

اس لیے سمعان اسے نہیں پہچانتا تھا۔۔

سمعان سے صرف دستگیر خان اور تابش کی ملاقات ہوتی تھی۔۔۔

دستگیر خان کو منصور سے خطرے کی بو آنے لگی تھی۔۔۔جو بات منصور کو بھی سمجھ آ رہی تھی۔۔۔

سمعان گردیزی کو اتنی خبر مل چکی تھی کہ دستگیر خان کے گینگ کا کوئی خاص آدمی غداری کر رہا ہے۔۔۔ان کی بہت ساری باتوں کے مخبری کی جا رہی تھی۔۔۔جس پر سمعان نے کام کرنا شروع کر دیا تھا۔۔

سمعان نے اس رات انہیں اسی خاص کام کے لیے بلایا تھا۔۔۔

اس سے پہلے کے دستگیر خان منصور کی نیت سمجھ پاتے یا سمعان سے مل کر اس سے بات کر پاتے۔۔۔

منصور نے اس رات ان پر قاتلانہ حملہ کروا دیا تھا۔۔۔ دستگیر خان سوچ بھی نہیں سکتے تھے کہ منصور اس حد تک پہنچ جائے گا کہ انہیں جان سے مارنے پر تل جائے گا۔۔۔

منصور کا ارادہ ان کے ساتھ ساتھ سمعان کو بھی ختم کروانے کا تھا۔ مگر سمعان اس رات بچ گیا تھا۔ اور اسی رات منصور کو پتا چلا تھا کہ سمعان گردیزی کے ہاتھ اس کے خلاف کوئی ثبوت ہیں۔۔۔ اور شاید دستگیر خان نے بھی اسے کچھ دیا ہے۔۔۔

منصور نے ان دونوں کو مروانے کے ساتھ ساتھ جان بوجھ کر خود کو بھی زخمی کر لیا تھا۔۔ تاکہ شبرہ کے سامنے وہ مظلوم بن کر اس سے اپنا مقصد پورا کروا سکے۔۔

وہ شبرہ سے محبت کرتا تھا۔۔ یہ سچ تھا۔۔۔ مگر اس محبت سے بھی پہلے اسے وہ طاقت چاہیے تھی جو اس گینگ کا سربراہ بن کر اسے ملنی تھی۔۔

اور وہ اسی صورت ممکن تھا کہ سمعان گردیزی سے سارے ثبوت ختم کروا کر اسے مروا دیا جائے۔۔۔ اس شخص تک پہنچنا ویسے ممکن نہیں تھا منصور کے لیے۔۔

اس نے شبرہ کو استعمال کیا تھا اور وہ جس غم میں نڈھال تھی۔۔۔ آرام سے اس کی بات مان گئی تھی۔۔۔ دستگیر خان کے وفادار ساتھیوں کو بھی منصور نے مروادیا تھا جو اس کا راز جانتے تھے۔۔۔۔

پیچھے جو بچے تھے وہ سارے اصل بات سے واقف نہیں تھے۔۔۔۔

شبرہ کو وہاں بھیجنے کے بعد اس نے مقدس کو بھی استعمال کیا تھا۔۔۔ وہ جانتا تھا کہ مقدس اسے پسند کرتی ہے۔۔۔ جو بات کا فایدہ اٹھا کر اس نے پہلے مقدس کے ذریعے شبرہ کو سمعان گردیزی کے قریب جا کر اس کا اعتبار جیتنے پر مجبور کروایا تھا۔۔۔

منصور پر کوئی حملہ نہیں ہوا تھا۔۔ مقدس نے اس کے کہنے پر شبرہ کو جھوٹ کہا تھا۔۔۔ تاکہ شبرہ سمعان گردیزی کے خلاف مزید تیزی سے اپنا کام کرے۔۔۔

منصور نے مقدس کو شادی کا لالچ دیا تھا۔۔۔ اور وقتی سکون کی خاطر اس کے ساتھ کئی شامیں رنگین کی تھیں۔۔۔ تاکہ بعد میں اسے بلیک میل کر سکے۔۔

حویلی میں جہاں دستگیر خان نے کبھی کسی اور مرد کو نہیں آنے دیا تھا۔ منصور وہاں اپنے سے منسلک لوگوں کو لانے لگا تھا۔۔ انہیں میں سے ایک کی نظر مقدس پر پڑی تھی۔۔ اور اس نے منصور سے

ایک بڑے کام بدلے مقدس کی ڈیمانڈ کی تھی۔۔۔وہ مقدس کو بیرونے ملک بیچنا چاہتا تھا۔۔

منصور اس کے آگے مان گیا تھا۔۔مقدس جسے منصور کا بدلہ انداز کسی گڑبڑ کا احساس دلا رہا تھا۔۔ایک دن رات کو چھپ کر اس نے ساری بات جان لی تھی۔۔اس شخص کے ناپاک ارادے بھی۔۔

اور یہ بھی کہ اس کے باپ اور بھائی کو مارنے والا ایس پی سمعان نہیں بلکہ آستین کا سانپ منصور خان تھا۔۔اس سے غلطی یہ ہوئی تھی کہ اس نے غصے میں آکر منصور پر چیختے ہوئے یہ سب بتا دیا تھا کہ وہ اس کی اصلیت جان چکی ہے۔۔

جس پر منصور نے اس پر ہاتھ اٹھاتے اسے بہت بے دردی سے مارا تھا۔۔رومیلہ بیگم نے بیٹی کو بچانے کی کوشش کی تھی۔۔۔غصے میں آکر منصور نے انہیں دھکا مار دیا تھا۔۔۔جس کی وجہ سے سیڑھیوں سے گرتے ان کا سر بہت زور کا لگا تھا اور وہ اسی جگہ پر دم توڑ گئی تھیں۔۔۔

اسی رات مشی بھی حویلی پہنچی تھی۔جو شبرہ سے رابطہ نہ ہو پانے کی وجہ سے تشویش کا شکار ہو کر وہاں آئی تھی۔۔

مگر مقدس اور رومیلہ بیگم کی حالت دیکھ تڑپ اٹھی تھی۔۔وہ سوتیلی ہی مگر رشتے میں اس کی ماں اور بہن کا درجہ رکھتی تھیں۔۔۔

مقدس غم اور زخموں سے نڈھال تھی۔۔۔

اس نے مشی کو منصور سے الجھنے سے روک دیا تھا۔وہ جانتی تھی منصور اس کا بھی یہ حال کرنے سے باز نہیں آئے گا۔۔

اس نے مشی کو کہا تھا کہ وہ کسی بھی طرح سے شبرہ سے رابطہ کر کے اسے منصور کی اصلیت بتائے۔۔۔

منصور نے مشی کو بھی مقدس کے ساتھ کمرے میں قید کر دیا تھا۔۔

اور رومیلہ بیگم کو لاوارثوں کی طرح دفنا دیا گیا تھا۔۔

مشی اس رات ملازمین کی مدد سے حویلی سے فرار ہوئی تھی۔۔۔ مگر اس سے پہلے کی وہ زیادہ دور جا سکتی۔۔۔۔ منصور نے اپنے آدمیوں سے کہہ کر اس پر حملہ کروا دیا تھا۔۔۔

مشی کو جان سے مار دیا جاتا۔۔۔ اگر عین وقت پر سمعان گردیزی جس نے منصورہ کے ایک ٹھکانے پر حملہ کرنا تھا۔۔۔ وہ وہاں نہ پہنچ جاتا۔۔

وہ نہیں جانتا تھا وہ کون لڑکی ہے۔۔۔ مگر اپنے فرض اور انسانیت کے تحت اس نے مشی کو فوراً ہسپتال منتقل کروایا تھا۔۔۔ اور منصور

نے شبرہ کو بالکل ہی الٹ خبر دے کر سمعان کی خلاف مزید نفرت بڑھادی تھی۔۔

منصور نے شبرہ سے اپنے پلان کے مطابق کام کروایا تھا۔ اور مقدس کو واضح دھمکی دی تھی کہ اگر اس نے شبرہ کو کچھ بھی بتانے کی کوشش کی تو وہ اس کے ساتھ شبرہ کو بھی نہیں چھوڑے گا۔۔

انہیں مارے گا نہیں بلکہ حرام زندگی گزارنے پر مجبور کر دے گا۔ جس کے ہاتھوں مقدس کا سودا کیا ہے۔۔ ادھر شبرہ کو بھی بیچ دے گا۔۔۔

مقدس جو ساری زندگی شبرہ سے حسد رکھتی آئی تھی۔۔اور اسی حسد میں منصور کی بات مان کر شبرہ کو مزید سمعان کے خلاف کیا تھا۔۔اب پچھتاؤں کے سوا اس کے پاس کچھ نہیں بچا تھا۔

اس نے بہت کوشش کی تھی کہ وہ شبرہ سے رابطہ کرے اور اسے سب بتا دے۔۔۔اسے کہے کہ وہ سمعان گردیزی کو دھوکا نہ دے۔۔اسے اپنا سچ بتا کر اس سے مدد مانگے۔۔

وہ اتنا تو جان گئی تھی کہ سمعان گردیزی ایک اچھا انسان تھا۔۔۔وہ ضرور ان کی مدد کرتا۔۔۔مگر وہ شبرہ سے رابطہ نہیں کر پائی تھی۔۔۔منصور کا پہرا بہت سخت تھا۔شبرہ کے آنے کے بعد

منصور نے اسے ایک پل بھی مقدس کے ساتھ تنہا نہیں چھوڑا تھا۔۔

اور مقدس کو سختی سے وارن کیا تھا کہ وہ اپنی بہن کو سچائی بتا کر اس کی زندگی بھی خطرے میں ڈال دے گی۔۔۔یہی وجہ تھی کہ مقدس نے اپنی زبان بند رکھی تھی۔۔

اور اب شبرہ کے پاس بیٹھی وہ آنسوؤں سے روتی اسے ساری حقیقت بتا گئی تھی۔۔۔

شبرہ کو پورے ایک ہفتے بعد ہوش آیا تھا۔۔وہ اذیت سے چور بے سُدھ لیٹی تھی۔۔۔

اس نے منصور پر گولی چلائی تھی۔۔اس کی باوجود منصور نے اس کی جان بچائی تھی۔۔۔اس لیے نہیں کہ وہ اس سے محبت کرتا تھا۔۔۔ اس لیے کہ وہ مقدس سے بھی کہیں زیادہ حسین تھی۔۔۔

وہ اتنا تو جان گیا تھا کہ وہ لڑکی اب کبھی بھی اس سے شادی کرنے کو تیار نہیں ہو گی۔۔۔۔

پھر بھی وہ اس کے لیے بہت قیمتی تھی۔۔۔اپنے گھناؤنے مقاصد میں استعمال کرنے کی خاطر۔۔۔

مقدس کی بات ختم ہوئی تھی اور شبرہ کو اس بات کا پچھتاوا ہونے لگا تھا کہ وہ زندہ ہی کیوں بچی تھی۔۔۔وہ مر کیوں نہیں گئی تھی یہ سب سننے سے پہلے۔۔۔

جسے وہ اپنے باپ کا قاتل سمجھتی رہی تھی وہ اس کے باپ کا خیر خواہ نکلا تھا۔۔۔اور جسے وہ خیر خواہ سمجھ رہی تھی وہ ہی اصل دشمن تھا۔۔۔

سمعان گردیزی کے محکمے میں اس کے ایک دو آفیسر ہی اصل بات سے واقف تھے۔۔۔باقی سب نے دستگیر خان کو گینگسٹر مان کر اس کی موت کا سہرا اسمعان گردیزی کے سر سجایا تھا۔

سمعان گردیزی کسی کے سامنے اصل سچ نہیں رکھ سکتا تھا۔۔اسے صرف اصل غدار تک پہنچنا تھا۔۔۔اس لیے اس نے خاموشی سے سب کے سامنے یہ قبول کر لیا تھا کہ گینگ کا سرغنہ مارا گیا ہے۔۔

قانون کی فائلوں میں وہ کیس ختم ہوا تھا۔۔۔مگر سمعان اور اس کی ٹیم نے ختم نہیں کیا تھا ابھی۔۔۔

مگر سمعان گردیزی کے وہم و گمان میں بھی نہیں تھا کہ اس کے خلاف ایسی چال چلی جائے گی۔۔

اس کی زندگی میں ایسی لڑکی بھیجی جائے گی جو اس کے دل کا تماشا بنا دے گی۔۔۔

شبرہ کی تڑپ کئی گنا بڑھ چکی تھی۔۔ وہ مقدس کے ساتھ لگتی پھوٹ پھوٹ کر رو دی تھی۔۔۔ اسے مقدس نے کہیں سے یہ خبر پتا کر کے بتا دی تھی کہ سمعان گردیزی زندہ تھا۔۔۔

چار گولیاں کھانے کے بعد بھی وہ معجزانہ طور پر بچ گیا تھا۔۔

یہ سن کر شبرہ کے دل کو تھوڑا سا قرار ملا تھا۔۔۔ وہ شخص اس کے اپنوں کا قاتل نہیں تھا۔۔۔

اس کے دل نے بالکل ٹھیک انسان سے محبت کی تھی۔۔۔ منصور جیسے درندے کو اس کی اصلیت جاننے سے پہلے ہی اس کا دل مسترد کر چکا تھا۔۔۔

مگر اس کی نفرت اور ان الفاظ کا سوچتے اس کا دل ٹکڑے ٹکڑے

ہوئے تھا۔۔۔

وہ شاید ساری زندگی اس کے قدموں میں بیٹھی رہتی تب بھی اس

شخص نے اسے معاف نہیں کرنا تھا۔۔۔

وہ بستر پر پڑی سسک سسک کر مرنے لگی تھی۔۔۔

اپنے ہاتھوں اس نے سب کچھ برباد کر دیا تھا۔۔۔ اس کے تصور

میں دن رات وہی ایک شخص رہنے لگا تھا۔۔ جس کی بانہوں کا تحفظ

شاید اب کبھی نصیب نہیں ہونا تھا اسے۔۔۔

اسے منصور کے ساتھ ساتھ اپنی بہن کے ہاتھوں دھوکا ملا تھا۔۔۔

اور اب اذیت اور پچھتاوے کے سوا اس کے ہاتھ میں کچھ نہیں رہا

تھا۔۔۔۔

وہ اب اپنے آپ کو اس شخص کے سامنے جانے کے قابل بھی نہیں

سمجھتی تھی۔۔۔اس بات کی تمنا کرنا تو بہت دور کی بات تھی کہ وہ

اسے دوبارہ اپنائے گا۔۔۔

مگر اس کا دل اس شخص کا پہلے سے بھی زیادہ تمنائی ہو گیا تھا نن

اسے جب وہ لمحہ یاد آتا تھا تو اسکے کے دل پر قیامت برپا ہو جاتی تھی۔۔ وہ اس سے اتنی نفرت کرنے لگا تھا کہ اسے طلاق دے کر اپنی زندگی سے بے دخل کر دینا چاہتا تھا۔۔

اس کے وہی ادھورے الفاظ شبرہ کی سانسیں چھین لیتے تھے۔۔۔

جب بھی وہ اس بارے میں سوچتی تھی۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

"ہم سوچ بھی نہیں سکتے تھے وہ لڑکی ایسی نکلے گی۔۔"

عندلیب بیگم نے افسوس بھرے انداز میں کہا تھا۔۔

عنایہ اس وقت ان کی گود میں تھی۔۔اس واقع کو مہینے سے اوپر گزر چکا تھا۔۔۔سمعان اب کافی حد تک صحت یاب ہو چکا تھا اور اپنی ڈیوٹی پھر سے جوائن کر لی تھی۔۔

اس سے اس حوالے سے کسی نے کوئی بات نہیں کی تھی۔۔نہ وہ کرنا چاہتا تھا۔۔۔

عنایہ کی طبیعت پچھلے ایک ہفتے سے ٹھیک نہیں تھی۔۔اس کے لبوں پر صبح شام ایک ہی نام تھا۔۔۔کہ اسے اپنی شبرہ ماما کے پاس جانا ہے۔۔۔۔اور سمعان گردیزی کو اس نام سے بھی نفرت ہو گئی تھی۔۔۔

اس نے تنگ آ کر عنایہ کو حویلی بھجوا دیا تھا۔۔۔

عنایہ یہاں کسی سے بھی بات نہیں کرتی تھی۔۔۔۔ وہ اتنا باپ کو بھی یاد نہیں کرتی تھی۔۔۔ جتنی اسے اپنی ماں کی طلب تھی۔۔۔

عندلیب بیگم نے اس کی حالت دیکھتے سمعان سے پوچھ کر رانیہ کو حویلی آ کر عنایہ سے ملنے کی اجازت لی تھی۔۔۔ کہ سگی ماں کے سنبھالنے پر وہ سنبھل جائے گی۔۔۔ سمعان نے بیٹی کی تکلیف کو دیکھتے اسے اجازت بھی دے دی تھی۔۔

عنایہ حویلی میں سب کو ہی بہت پیاری تھی۔۔۔سب نے اسے ہاتھ کا چھالا بنا کر رکھا ہوا تھا۔۔۔اس کی خاطر سب نے رانیہ کا حویلی میں آنا برداشت کر لیا تھا۔۔۔

جواب وہاں کسی کو بھی پسند نہیں تھی۔۔۔عنایہ کے لیے انہیں یہ کڑوا گھونٹ پینا پڑا تھا۔۔۔

مگر اس کا کوئی فایدہ نہیں ہوا تھا۔۔۔عنایہ اسے پہچانتی ہی نہیں تھی۔۔۔اس نے توماں کے روپ میں صرف شبرہ کو دیکھا تھا۔۔۔اسے تو یہ بھی نہیں پتا تھا کہ اس کی سگی ماں رانیہ ہے۔۔۔

رانیہ نے اسے اپنے قریب لانے کی بہت کوشش کی تھی۔۔۔ مگر عنایہ اس کے اٹھانے پر اونچا اونچا رونا شروع کر دیتی تھی۔۔۔ وہ بہت زیادہ چڑچڑی ہو گئی تھی۔۔۔

کھانا پینا بھی تقریباً چھوڑ دیا تھا۔۔۔ وہ بہت زیادہ کمزور ہو گئی تھی۔۔۔

اس کی فکر میں سب ہلکان تھے۔۔۔ اس وقت بھی وہ سب لوگ ایک جگہ جمع تھے۔۔۔ عنایہ تھوڑی دیر پہلے ہی روتے ہوئے عندلیبِ بیگم کی گود میں سوئی تھی۔۔

"چہرے سے تو کتنی معصوم اور خوب سیرت لگتی تھی بھابی وہ۔۔۔

مجھے تو ابھی تک یقین نہیں آرہا کہ وہ یہ سب کر گئی۔۔۔ کبھی کبھی

دماغ الجھ جاتا ہے کہ اگر وہ اتنی بری ہوتی تو عنایہ کو اتنا پیار کیوں

دیتی۔۔

اس نے ہماری بچی کو کس ٹراما سے نکال کر ایک نئی زندگی دی۔۔

اسے اتنی توجہ اور محبت دی۔"

نرگس بیگم بہت سیاسی افسردہ تھیں۔۔۔

"عنایہ کو محبت اسی لیے دی تا کہ سمعان کا اعتبار جیت سکے۔۔ اور

وہی ہوا۔۔۔ جب سمعان کا اعتبار ملا۔۔۔ تو اسی عنایہ کو موت کے

منہ میں گھسیٹ کر لے گئی۔۔۔ میرے خیال میں ایسی لڑکی کا ذکر کرنا ہی فضول ہے۔۔

شکر ہے میرے بچے محفوظ ہیں۔۔۔"

عندلیب بیگم نے اس کے ذکر پر ناگواری محسوس کرتے کہا تھا۔۔ جس پر سب خاموش ہو گئے تھے۔۔

"اب کیا ہو گا۔۔۔؟؟ کیا عنایہ ساری زندگی ایسے ہی ماں کے پیار سے محروم رہے گی۔۔۔ یا سمعان بھائی عنایہ کی خاطر دوبارہ رانیہ سے شادی کریں گے۔۔۔۔"

سمعان کے چچازاد داؤد گردیزی کی بڑی بہو عالیہ نے یہ سوال اٹھایا تھا۔۔

جس پر نرگس بیگم نے غصے سے اسے گھورا تھا۔۔۔

" کبھی نہیں۔۔۔یہ لڑکی تو کبھی بھی نہیں۔۔"

وہ فوراً سے بولی تھیں۔۔

"میں نے بھی رانیہ کو ابھی پوری طرح سے معاف نہیں کیا۔۔۔مگر عنایہ اس کی سگی بیٹی ہے۔۔۔اس سے بہتر عنایہ کے لیے کوئی اور نہیں ہو سکتی۔۔۔"

عندلیب بیگم بھانجی کی حرکت بھولی نہیں تھیں۔۔۔ مگر ان سے عنایہ کا حال بھی نہیں دیکھا جا رہا تھا۔۔

"ویسے میں ایک بات کہوں اگر آپ لوگ غصہ نہ کریں تو۔۔"

داؤد صاحب کے چھوٹے بیٹے فہد نے سب کے چہروں کو دیکھتے ڈرتے ڈرتے کہا تھا۔۔

اس گھر کے باقی لوگوں نے تو ابھی تک شبرہ کو دیکھا بھی نہیں تھا۔۔۔ اپنے بڑوں سے ہی اس کی بہت ساری تعریفیں سن رکھی تھیں۔۔۔

سب کے منتظر تھے اتنے وقت سے کہ سمعان اسے حویلی لائے گا

اور ان کا شاندار ولیمہ کیا جائے گا۔۔۔

مگر ایسا کچھ نہیں ہو پایا تھا۔۔۔ اور یہ ٹریجڈی ہو گئی تھی۔۔۔

شبرہ بھابھی کو دیکھنے کی ان سب کی تمنا۔۔۔ تمنا ہی رہ گئی

تھی۔۔۔۔

"مجھے کیوں ایسا لگتا ہے کہ شبرہ بھابھی بری نہیں تھیں۔۔ اگر وہ

واقعی بری ہوتیں تو عنایہ کی جان بچانے کی خاطر خود گولی نہ

کھاتیں۔۔۔ مجھے انسپکٹر عرفان نے بتایا کہ اس دن عنایہ کو تقریباً

کھو ہی دیا تھا اگر شبرہ بھابھی اس کی حصے کی گولی خود پر نہ کھاتیں۔۔

انہوں نے عنایہ کو اتنا پیار دیا ہے۔۔۔ان کے سامنے ان کے باپ اور بھائی کا قاتل سمعان بھائی کو بنایا گیا۔۔

توشاید ان کی جگہ کوئی بھی انسان ہوتا توشاید غم اور غصے میں ایسا ہی کرتا۔۔۔"

فہد نے ڈرتے ڈرتے اپنی بات مکمل کی تھی۔۔۔جو عثمان صاحب اور داؤد صاحب کے ساتھ دروازے سے اندر داخل ہوتے سمعان گردیزی نے بھی سنی تھی۔۔۔

جنہیں اندر داخل ہوتے دیکھ فہد کے چہرے کی رنگت اڑ گئی تھی۔۔۔سمعان نے اسے جن نگاہوں سے دیکھا تھا

وہ دوبارہ اپنا سر اوپر نہیں اٹھا پایا تھا۔۔۔

"آئندہ اس لڑکی کا ذکر اس گھر میں کرنے سے پہلے ہزار بار سوچنا۔۔۔ دوبارہ بولنے کے قابل نہیں چھوڑوں گا۔۔۔"

سمعان نے قہر آلود لہجے میں کہا تھا اور سب ہر ایک جلتی نگاہ ڈالتا اپنے کمرے کی جانب بڑھ گیا تھا۔۔۔ اس کے سامنے جب بھی کبھی غلطی سے شبرہ کا نام لیا جاتا تھا۔۔

وہ ایسے ہی سفاک بن جاتا تھا۔۔۔ پورے ہال کمرے میں خاموشی چھا گئی تھی۔۔۔ عثمان صاحب تھکے تھکے انداز میں وہیں صوفے پر بیٹھ گئے تھے۔۔۔

ان سب کے چہروں پر تشویش بھرے تاثرات تھے۔۔۔ سمعان گردیزی تو جیسے پتھر کا ہو چکا تھا۔۔۔ رانیہ کے چھوڑ کر جانے کے بعد تو اس کا ری ایکشن بہت نارمل تھا۔۔۔ تب عنایہ کو ماں کی ضرورت سب سے زیادہ تھی۔۔۔ مگر اس نے اپنی بیٹی کو سنبھال لیا تھا۔۔

پر اب نہ وہ خود سنبھل پا رہا تھا۔۔۔ نہ اپنی بیٹی کو سنبھال پا رہا تھا۔۔۔ وہ بالکل پتھر کا ہو چکا تھا۔۔۔

وہ شبرہ کا ذکر بھی پسند نہیں کرتا تھا اور اس کی بیٹی کی زبان پر ہر وقت اسی لڑکی کا نام تھا۔۔۔ سب کو ہی عنایہ کی بہت فکر تھی۔۔۔۔

مگر اس کا حل کسی کے پاس نہیں تھا۔۔۔

اسی لمحے عندلیب بیگم کا فون بجا تھا۔۔۔کال اٹینڈ کرنے پر دوسری جانب سے جو بات کہی گئی تھی ان کے چہرے کی رنگت بدل گئی تھی۔۔۔

"کیا۔۔؟؟کب۔۔۔؟اے میرے اللہ رحم فرما۔۔۔"

انہوں نے کانپتی ہوئی آواز میں کہا تھا۔سب نے پریشان نگاہوں سے ان کی جانب دیکھا تھا۔۔

اب پھر سے کونسی نئ مصیبت آگئ تھی۔۔۔

"وہ۔۔۔وہ رانیہ۔۔۔۔اس خبیث انسان شعیب نے اس کا جن لوگوں کے ساتھ سودا کیا تھا۔۔۔وہ اسے گھر سے اٹھا کر لے گئے ہیں۔۔۔"

عندلیبِ بیگم نے روتے ہوئے بتایا تھا۔۔۔

"ریاض بھائی مدد مانگ رہے ہیں۔۔۔۔وہ کہہ رہے ہیں اس معاملے میں سمعان ان کی مدد کر سکتا ہے۔۔۔آپ کہیں نا سمعان سے اپنی نفرت کو اس وقت بھول کر رانیہ کو ان غنڈوں سے بچا کر لے آئے۔۔۔۔آخر کو اس کی بیٹی کی ماں ہے۔۔۔۔۔۔"

عندلیب بیگم نے روتے ہوئے عثمان صاحب کے آگے فریاد کی تھی۔۔۔

وہ چاہے جتنا بھی خفا ہوتیں اس سے۔۔۔ آخر کو وہ ان کے اکلوتے بھائی کی بیٹی تھی۔۔۔

"فکر مت کرو۔۔۔ سمعان مدد کرے گا اس کی۔۔۔ وہ اس کی بیٹی کی ماں نہ بھی ہوتی۔۔۔ میرا بیٹا تب بھی اس کی مدد کرتا۔۔۔"

عثمان صاحب کے لہجے میں ہمیشہ اپنے بیٹے کے لیے ایسا ہی فخر جھلکتا تھا۔۔۔

وہ اس کے سامنے تھوڑی سختی دکھاتے تھے اور خفا ہوتے تھے۔۔۔

مگر اس کے پیٹھ پیچھے ان کے لیے ان کے بیٹے سے بہترین انسان اور بیٹا کوئی نہیں تھا۔۔۔

وہ واقعی بہت اچھا تھا۔۔۔ اس بات سے اس کے خاندان کی سبھی لوگ۔۔۔۔ اور وہ تمام افراد جو زندگی میں ایک بار بھی اسے ملے تھے۔۔۔ سب ایگری کرتے تھے۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

شبرہ کا زخم اب کافی حد تک بھر گیا تھا۔۔۔ وہ خود سے چل پھر لیتی تھی۔۔۔ مقدس پورا وقت اس کے ساتھ ہوتی تھی۔۔۔

منصور نے ایک دو بار مقدس کو بلوایا تھا۔۔۔ مگر شبرہ نے سختی سے منع کر دیا تھا۔۔۔ اس کا یہی کہنا تھا کہ منصور نے اگر اسے اور اس کی بہن کو کوئی بھی نقصان پہنچانے کی کوشش کی تو وہ اس کا برا حشر کرے گی۔۔۔

منصور کے دل میں ابھی بھی شبرہ کے لیے جذبات تھے۔۔۔ وہ اس سے زیادہ الجھتا نہیں تھا۔۔۔

مقدس شبرہ سے کئی بار معافی مانگ چکی تھی۔۔۔ اس نے کتنا برا کیا تھا شبرہ کے ساتھ۔۔۔ اور شبرہ کیسے اس کی حفاظت کر رہی تھی۔۔۔

شبرہ نے اس سے کوئی شکوہ نہیں کیا تھا۔۔۔وہ بس ہر وقت گم صُم سی اندھیرے میں بیٹھی رہتی تھی۔۔۔۔اب تو اس کی آنکھیں بھی آنسو بہا بہا کر تھک چکی تھیں۔۔۔

وہ اتنے دور سے بھی اس شخص کی نفرت کا اندازہ لگا سکتی تھی۔۔۔ وہ اچھے سے جانتا تھا کہ وہ منصور کے پاس محفوظ نہیں تھی۔۔۔مگر اس شخص نے اسے بچانے کی ایک کوشش نہیں کی تھی۔۔۔

شاید یہی وجہ تھی کہ وہ بھی خود کو بچانے کے لیے کچھ نہیں کر رہی تھی۔۔۔

اسے عنایہ کی ہر لمحہ بہت یاد آتی تھی۔۔۔ مگر وہ تو اس بچی کو بھی منہ دکھانے کے قابل نہیں رہی تھی۔۔۔ کونسی ماں اپنی اولاد کو موت کے منہ میں اٹھا کر لاتی ہے۔۔۔ جیسے وہ لے کر آئی تھی۔۔۔ اس کی یہی دعا تھی کہ سمعان گردیزی رانیہ کو دوبارہ اپنی زندگی میں شامل کر لے۔۔۔ تاکہ عنایہ کو ماں کا وہ پیار مل سکے جس کی وہ حقدار تھی۔۔۔

یہ دعا کرتے اس کا کلیجہ منہ کو آتا تھا۔۔۔ دل میں خنجر سا پیوست ہو جاتا تھا۔۔۔ مگر پھر بھی وہ اپنی زندگی کے ان دو محبوب ترین لوگوں کی خاطر یہ دعا کرتی تھی۔۔۔

تاکہ ان کو وہ خوشیاں نصیب ہو سکیں جو وہ ان سے چھین کر آئی تھی۔۔۔اسے سمعان گردیزی کی بانہوں میں گزرا ہر پل یاد آتا تھا۔۔۔

ان مضبوط پناہوں میں سمٹنے کی خواہش کرتی وہ تڑپ اٹھتی تھی۔۔۔ مگر اب وہ یادیں ہی اس کے جینے کی آخری وجہ بن کر رہ گئی تھیں۔۔۔جو دوبارہ کبھی سچ نہیں ہو سکتی تھیں۔۔۔

وہ اندھیرے میں بیٹھی تھی۔۔۔جب باہر سے اسے کسی کی چیخوں کی آوازیں آئی تھیں۔۔۔وہ کسی لڑکی کی آوازیں تھیں۔۔۔

اس نے کچھ دن پہلے مقدس کو اس گھر سے فرار کروا دیا تھا۔۔۔

کیونکہ منصور کے ارادے اس کے لیے بہت گھٹیا تھے۔۔۔ مقدس نے اسے بھی ساتھ آنے کو کہا تھا۔۔۔ مگر وہ نہیں گئی تھی۔۔۔ اگر وہ جاتی تو شاید مقدس بھی پکڑی جاتی۔۔۔

اس نے وہاں بھی اعلیٰ پن دکھاتے مقدس کو خود سے نگاہیں ملانے لائق نہیں چھوڑا تھا۔۔۔۔

ابھی کسی لڑکی کی آواز سن کر اسے مقدس کا ہی خیال آیا تھا۔۔۔۔

شبرہ گھبرا کر اپنی جگہ سے اٹھتے باہر کی جانب بڑھی تھی۔۔۔

جب سامنے کا منظر دیکھ اس کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئی تھیں۔۔۔

ایک لڑکی کو منصور سیڑھیوں سے نیچے گھسیٹتے ہوئے لے کر جا رہا تھا۔۔۔وہ درد سے چیخ رہی تھی۔۔۔

شبرہ تیزی سے نیچے کی جانب بڑھی تھی۔۔۔جب قریب جا کر دیکھنے پر وہ مزید شاک ہوئی تھی۔۔۔وہ لڑکی کوئی اور نہیں رانیہ تھی۔۔۔

"منصور یہ کیا کر رہے ہو تم۔۔۔؟؟ کہاں لے کر جا رہے ہو اسے۔۔؟؟؟"

شبرہ سیڑھیاں اترتے اس کے پیچھے آئی تھی۔۔۔

"تم نیچے کیوں آئی ہو۔۔۔میں نے تم سے کتنی بار کہا ہے شبرہ کے میرے معاملات میں مت بولا کرو۔۔۔"

منصور نے اسے سرد لہجے میں کہا تھا۔۔

"پلیز۔۔پلیز شبرہ مجھے بچالو اس درندے سے۔۔۔۔یہ مجھے بیچ رہا ہے۔۔۔جسم فروشوں کے لیے۔۔خدا نے لیے شبرہ مجھے بچا لو۔۔۔میں ساری زندگی تمہاری احسان مند رہوں گی۔۔۔۔۔۔۔"

اسے سامنے دیکھ رانیہ آگے ہوئی تھی اور اس کے پیروں کو پکڑتے گڑگڑانے لگی تھی۔۔۔

منصور کی بے رحمی سے گھسیٹنے کی وجہ اسے اس کے ہاتھ پیر بری طرح سے زخمی ہو چکے تھے۔۔۔

اس کی بات پر شبرہ نے منصور کو دیکھا تھا۔۔۔جو پھر سے رانیہ کی جانب بڑھنے لگا تھا۔۔۔

"گھٹیا انسان۔۔کونسا اپنا معاملہ۔۔۔تم اس حد تک گر جاؤ گے میں نے سوچا بھی نہیں تھا۔۔۔تم لڑکیوں کو فروخت کرنے لگے ہو۔۔۔۔بے غیرت انسان۔۔"

شبرہ آگے ہوئی تھی اور رانیہ کی ڈھال بنتی ایک زوردار تھپڑ منصور کے منہ پر رسید کر گئی تھی۔۔

منصور اپنی جگہ پتھر کا ہو اتھا۔۔۔اسے اندازہ نہیں تھا کہ شبرہ ایسا کچھ کرے گی۔۔۔

"شبرہ۔۔۔تم میری نرمی اور محبت کا ناجائز فائدہ اٹھا رہی ہو۔۔۔ میں تمہیں کچھ نہیں کہہ رہا اس کا یہ مطلب نہیں کہ تم حد سے بڑھ جاؤ۔۔۔"

منصور غصے سے پھنکارتا آگے ہوا تھا اور انگلی اٹھا کر اسے وارن کیا تھا۔۔۔

"حد۔۔۔ تم درندگی اور گھٹیاپن کی ہر حد پار کر چکے ہو۔۔۔ مزید کیا کرو گے۔۔۔ میرا ابھی ان لڑکیوں کے ساتھ سودا کر دو گے۔۔۔ یا مار دو گے مجھے۔۔۔"

شبرہ نے اس کو رانیہ کے پاس سے دور دھکیلا تھا۔۔

جبکہ رانیہ تو حیرت و بے یقینی سے اس لڑکی کو دیکھ رہی تھی۔۔۔

جس کے بارے میں بنا سچ جانے وہ سمعان کے سامنے اس کے کردار پر کتنا بڑا الزام لگا آئی تھی۔۔ اور وہ اسے بچانے کی خاطر خود کو خطرے میں دھکیل رہی تھی۔۔

"تمہارا سودا نہیں کروں گا۔۔۔ بیوی بناؤں گا میں تمہیں اپنی۔۔۔ محبت کرتا ہوں تم سے۔۔ اس ایس پی کو مار کر تم سے نکاح کروں گا۔۔۔ تم کیوں مجھ سے اتنی متنفر ہو گئی ہو۔۔۔ وہ بھی اس انسان کی خاطر۔۔۔ جو تم پر لعنت بھیج کر جا چکا ہے۔۔۔"

منصور چاہ کر بھی شبرہ سے سختی نہیں برت پا رہا تھا۔۔۔ وہ چاہے اب طاقت کی لالچ میں درندہ بن چکا تھا۔۔۔ مگر محبت تو اس نے اس لڑکی سے بہت کی تھی۔۔۔

اس کے حسین چہرے کو تکتے وہ اسے اسی کے انداز میں سمجھانے لگا تھا۔۔۔ سمعان کا ذکر کرتے اس کا لہجہ ایسے ہی تلخ ہو جاتا تھا۔۔۔

جبکہ سمعان کے ذکر پر جو رنگ شبرہ کے چہرے پر آئے تھے وہ دیکھ
رانیہ حیران رہ گئی تھی۔۔۔

"خبردار۔۔۔۔نام مت لینا میرے شوہر کا اپنی اس گندی زبان
سے۔۔۔۔تم ان کا بال بھی بیکار نہیں کر سکتے۔۔۔

جو حق اور سچ کی راہ پر چلتا ہے۔۔۔وہ ہمیشہ سرخرو ہوتا ہے۔۔۔۔
اور میرا شوہر سرخرو ہو گا۔ انشاءاللہ۔۔۔"

سمعان کے نام پر وہ بالکل زخمی شیرنی بن گئی تھی۔۔۔رانیہ یک ٹک
اسے تکے گئی تھی۔۔۔

"تم بہت غلط کر رہی ہو اس انسان کی خاطر مجھ سے دشمنی مول لے کر۔۔۔جو تمہاری صورت دیکھنے کا بھی روادار نہیں ہے اب۔۔۔۔"

منصور چاہتا تھا کہ وہ پہلے جیسی ہو جائے۔۔۔

"میں جانتی ہوں یہ بات۔۔وہ اگر آکر اپنے ہاتھوں سے بھی میرا گلا دبا دے۔۔۔تو تب بھی میرے دل سے اس انسان کی محبت کم نہیں ہو گی۔۔بلکہ اس کے ہاتھوں موت پا کر سکون سے موت آئے گی مجھے۔۔۔"

اس کا چہرا آنسوؤں سے بھیگا ہوا تھا۔۔ مگر وہ مسکرا رہی تھی سمعان گردیزی کے ذکر پر۔۔۔

یہ نام اس کے دل کا قرار اور روح کا سکون بن چکا تھا۔۔

منصور اس کی بات سنتا جل کر راکھ ہوا تھا۔۔ اب تو اس ایس پی کو ختم کرنا اسکے لیے ناگزیر ہو گیا تھا۔۔۔

جس کے بعد چاہے اسے زبر ستی کی شبرہ کو نکاح کے لیے راضی کرنا پڑتا۔۔ وہ کر لیتا۔۔۔

"چلو میرے ساتھ۔۔"

شبرہ نے رانیہ کا ہاتھ پکڑ کر اسے اٹھایا تھا۔۔۔

"اس کا سودا اس کا اپنا شوہر کر چکا ہے۔۔۔۔ اسے آج رات کو ان لوگوں کے حوالے کر حال میں کرنا ہے مجھے۔۔۔۔ ابھی لے جانا چاہتی ہو تو لے جاؤ۔۔۔ سمعان گردیزی سے منسلک لوگوں سے ہمدردیاں جتالو۔۔۔

رات تک یہ بھی اپنے انجام تک پہنچ جائے گی۔۔"

وہ طنزیہ نگاہوں سے شبرہ کو دیکھتا وہاں سے نکل گیا تھا۔۔۔

شبرہ رانیہ کو تھام کر اپنے کمرے میں لے آئی تھی۔۔۔ اس کے پیر اور ٹانگیں زخمی تھیں۔۔۔ وہ بہت مشکل سے چل رہی تھی۔۔۔

شبرہ نے جیسے ہی اسے بیڈ پر بیٹھایا رانیہ اس کے ساتھ لگتی رو دی تھی۔۔۔

"تم کتنی اچھی ہو۔۔۔ تم نے مجھے فل وقت ان درندوں سے بچا کر میری بہت مدد کی ہے۔۔۔ میں تمہارا یہ احسان ساری زندگی نہیں بھولوں گی۔۔۔"

رانیہ نے اس کی جانب تشکر بھری نگاہوں سے دیکھتے کہا تھا۔۔

"میں نے تم پر کوئی احسان نہیں کیا رانیہ۔۔۔ تمہاری جگہ کوئی بھی لڑکی ہوتی تو میں ایسے ہی کرتی۔۔۔ اور دوسری بات تم عنایہ کی ماں

ہو۔۔۔ تمہیں بچانے کے لیے اور یہاں سے نکالنے کے لئے مجھے جو بھی کرنا پڑا میں کروں گی۔۔۔"

اس نے یاسیت بھرے لہجے میں کہا تھا۔۔۔ عنایہ کے ذکر پر اس کے آنسو مزید تیزی سے بہنے لگے تھے۔۔

"تم بہت اچھی ہو شبرہ۔۔۔ مگر میں اتنی ہی بری ہوں۔۔۔ میں نے تو اس بات کا لحاظ بھی نہیں کیا کہ تم نے میری بیٹی کو ممتا بھرا آنچل دیا۔۔۔"

رانیہ کے ندامت بھرے آنسو مسلسل بہہ رہے تھے۔۔۔ شبرہ نے حیرت اور ناسمجھی سے اس کی جانب دیکھا تھا۔۔

جب رانیہ نے اس کے خلاف سمعان کی سامنے بولی گئی بات بتادی تھی۔۔۔ شبرہ کو چہرا دھواں دھواں ہوا تھا۔۔

اسے یاد آیا تھا اس شخص نے اسے بدکردار کہا تھا۔۔۔ وہ اس وجہ سے اسے ایسا کہہ رہا تھا۔۔۔ اسے لگ رہا تھا کہ شبرہ نے اس کی امانت میں خیانت کی ہے۔۔۔

شبرہ تڑپ گئی تھی اس خیال سے۔۔۔۔ یہاں کون ایسا نہیں تھا۔۔۔ جس نے اس کے ساتھ برا نہ کیا ہو۔۔۔

اور جو اس کے ساتھ سب سے اچھا رہا تھا۔۔۔ وہ اسی کے ساتھ سب سے زیادہ برا کر آئی تھی۔۔۔ یہ اسی بات کی سزا اسے مل رہی تھی۔۔

"مجھے معاف کر دو۔۔۔۔"

رانیہ نے اس کے آگے ہاتھ جوڑ دیئے تھے۔۔۔۔ جس کے جواب میں شبرہ کچھ دیر کچھ نہیں بول پائی تھی۔۔۔

"میں کون ہوتی ہوں معاف کرنے والی۔۔۔۔ مجھ سے بڑا گنہگار کوئی نہیں ہو گا۔۔۔ میں تمہیں یہاں سے نکالنے کی پوری کوشش

کروں گی۔۔۔ تم واپس جا کر سمعان سے شادی کر لینا۔۔۔ وہ عنایہ کی خاطر تم سے شادی کر لیں گے۔۔

اور ان کے سامنے میرے بارے میں جو بات کہی ہے۔۔۔ وہ ویسے ہی رہنے دینا۔۔۔ میری وجہ سے سمعان کو خود سے بدگمان مت کرنا۔۔۔۔

اور عنایہ کو بہت محبت دینا۔۔۔ وہ بہت پیاری ہے۔۔۔ ممتا کی پیاسی۔۔۔ بہت جلد وہ تمہاری عادی ہو جائے گی۔۔۔"

شبرہ نے اپنے آنسو صاف کرتے کہا تھا۔۔ رانیہ کتنی ہی دیر اسے تکے گئی تھی۔۔۔۔

وہ لڑکی محبت کا مجسمہ پیکر بن چکی تھی۔۔۔رانیہ کو احساس ہوا تھا کہ اس لڑکی کی سمعان کے لیے کی جانے والی محبت کے آگے اس کی محبت کچھ بھی نہیں تھی۔۔۔

"تم مجھے یہاں سے کیسے نکالو گی۔۔۔"

رانیہ کو یہ بات ناممکن لگ رہی تھی۔۔۔جب شبرہ نے دروازہ لاک کیا تھا۔۔۔الماری کی جانب بڑھ گئی تھی۔۔۔

وہاں سے اس نے ایک فون نکلا تھا۔۔۔

"یہ لو فون۔۔۔اور سمعان کو کال کرو۔۔۔انہیں بتاؤ کے تم یہاں پر ہو۔۔۔اور آج رات یہاں ایک بہت بڑی ڈیلنگ ہونی ہے۔۔۔

جس میں منصور کے ساتھ شریک وہ تمام لوگ شرکت کریں گے

جنہیں سمعان تلاش کر رہے ہیں۔۔۔اس موبائل کی لوکیشن

ٹریس کر کے وہ یہاں پہنچ جائیں گے۔۔۔۔۔"

شبرہ نے موبائل اس کی جانب بڑھا دیا تھا۔۔۔

"تمہارے پاس موبائل ہے۔۔۔تو تم نے پہلے سمعان کو اپنی مدد

کے لیے کیوں نہیں بلایا۔۔۔'

رانیہ نے حیرت سے پوچھا تھا۔۔۔

"تمہیں لگتا ہے وہ میری مدد کے لیے آئیں گے۔۔۔"

شبرہ کی آنکھوں میں پھر سے آنسو جھلملائے تھے۔۔

"تم اندازہ بھی نہیں لگا سکتی وہ مجھ سے کتنی نفرت کرتے ہیں۔۔۔وہ مجھے طلاق دینا چاہتے تھے۔۔"

شبرہ نے اپنے درد پر قابو پانے کی کوشش کرتے آنسوؤں کے بیچ کہا تھا۔۔۔اس پیاری سی لڑکی پر اس پل رانیہ کو بہت پیار آیا تھا۔۔

وہ انجانے میں غلطی کر بیٹھی تھی۔۔۔مگر اس کا ہر ہر انداز بتا رہا تھا کہ وہ سمعان گردیزی سے کتنی محبت کرتی ہے۔۔۔رانیہ کو اپنی محبت تو اس کے آگے بہت چھوٹی لگ رہی تھی۔۔۔

رانیہ نے سمعان کا نمبر ملایا تھا۔۔۔ آخری بیل پر کال پک کی گئی تھی۔۔۔اور دوسری جانب سے اس کی بہت مصروف سی آواز سپیکر پر ابھری تھی۔۔۔

بھاری گھمبیر سرد آواز سنتے شبرہ کا دل دھڑک اٹھا تھا۔۔۔اس کا دل تڑپ رہا تھا کہ آواز سننے کو۔۔۔

اس سے اس تڑپتے دل پر یہ آواز ٹھنڈی پھوار کی مانند معلوم ہوئی تھی۔۔۔

رانیہ نے اسے اپنے منصور کے ہاتھوں اغوا اور یہاں قید ہونے کا بتایا تھا۔۔۔اس سے بچانے کی مدد مانگی تھی۔۔۔

"تم اگر وہاں قید ہو تو تمہارے پاس یہ موبائل کیا کر رہا ہے۔۔۔ اور اتنی ساری معلومات کس نے دی تمہیں۔۔۔"

رانیہ کی باتوں کے جواب میں سرد اور کھٹور آواز شبرہ کی سماعتوں سے ٹکرائی تھی۔۔۔

شبرہ نے گھبرا کر رانیہ کی جانب دیکھتے نفی میں سر ہلایا تھا۔۔۔ کہ وہ اس کے بارے میں نہ بتائے۔۔۔۔

مگر رانیہ کے دل سے اس لڑکی کے لیے ساری میل دھل چکی تھی۔۔۔ وہ اس کی بھلائی کو کسی اور کے نام نہیں لگانا چاہتی تھی۔۔۔۔ چاہے وہ اس کی مدد کرنے نہ آتا۔۔۔

لیکن وہ یہ بھی جانتی تھی کہ سمعان گردیزی بہت اچھا تھا۔۔۔اگر شبرہ بھی اسے پکارتی تو وہ اس کی مدد کو بھی ضرور آتا۔۔۔

"شبرہ نے۔۔۔"

رانیہ نے اسے آگ شبرہ کے ذکر کے ساتھ ساری تفصیل بتادی تھی۔۔۔

جب دوسری جانب ایک ہولناک خاموشی چھاگئی تھی۔۔۔

"تم جس دھوکے باز انسان کی تعریف کر رہی ہو۔۔۔۔یہ اپنے فائدے کے لیے اس کی کوئی چال بھی ہو سکتی ہے۔۔

خیر مجھے ایسے لوگوں کی چالوں کا مقابلہ کرنا اب اچھے سے آگیا

ہے۔۔ تم فکر مت کرو۔۔

میں تمہیں وہاں سے نکال لوں گا۔۔۔"

اس کے لہجے میں شبرہ کے لیے نفرت اور حقارت کے سوا کچھ نہیں

تھا۔۔

شبرہ اذیت سے آنکھیں میچ گئی تھی۔۔۔ دوسری جانب سے کال

بند ہو چکی تھی۔۔۔

رانیہ نے شبرہ کی جانب دیکھا تھا۔۔۔ جو خاموشی سے کھڑکی کے

پاس جا کر کھڑی ہو گئی تھی۔۔۔

اس کا دل جل رہا تھا۔۔۔

"وہ غصے میں ہیں۔۔ اور جانتے تھے کہ تم انہیں سن رہی ہو۔۔۔ اسی لیے ایسے کہا۔۔۔"

رانیہ سے اس کی تکلیف دیکھی نہیں گئی تھی۔۔۔ شبرہ نے اسے کوئی جواب نہیں دیا تھا۔۔۔

"شبرہ۔۔۔۔ وہ بس غصے میں ہیں۔۔۔ یقین مانو نفرت نہیں کرتے۔۔ بلکہ مجھے تو ایسے لگ رہا ہے کہ بہت زیادہ محبت کرتے ہیں تم سے۔۔۔ اسی وجہ سے ایسے ری ایکٹ کر رہے ہیں۔۔

ورنہ میری بار۔۔۔ میرے دور جانے سے انہیں اتنا فرق نہیں پڑا

تھا۔۔"

رانیہ کی بات پر شبرہ کے لبوں پر زخمی مسکراہٹ بکھری تھی۔۔۔

"رانیہ میں ٹھیک ہوں۔۔۔ یہ جھوٹی تسلیاں دے کر تم میرے اندر

کی اذیت کم نہیں کر سکتی۔۔۔ میں سب کچھ بہت اچھے سے جانتی

ہوں۔۔۔"

شبرہ کی آنکھوں میں درد واضح تھا۔۔۔

اس نے موبائل اٹھایا تھا اور دلاور کا نمبر ڈائل کیا تھا۔۔۔ دلاور اب بھی اس کا وفادار تھا۔۔ اور منصور سے چھپ کر اس کی بہت مدد کر رہا تھا۔۔۔

آج رات جو ہونا تھا اسکی خبر اسے دلاور نے ہی دی تھی۔۔

"دلاور تم نے ہر طرح سے سمعان گردیزی کی حفاظت کرنی ہے۔۔۔۔ اس انسان کو ذرا سی خراش بھی نہیں آنی چاہئے آج۔۔۔"

شبرہ نے دلاور کو وارن کیا تھا۔۔۔رانیہ نے نوٹ کیا تھا کہ جب سے

سمعان گردیزی نے آنے کا کہا تھا۔۔وہ بے چین سی کمرے میں

ادھر سے اُدھر پھر رہی تھی۔۔

اس کے لب مسلسل دعا گو تھے۔۔۔اس شخص کی سلامتی کے

لیے۔۔۔۔

رانیہ گہرا سانس بھر کر رہ گئی تھی۔۔اسے رہ رہ کر پچھتاوا ہو رہا تھا

اس نے سمعان کے سامنے اس لڑکی پر اتنا بڑا الزام کیوں لگا دیا

تھا۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

شبرہ جائے نماز پر بیٹھی تھی۔۔۔جب باہر سے پہلی فائرنگ کی آواز آئی تھی۔۔

رات کے بارہ بج رہے تھے۔۔۔ابھی ابھی نیچے محفل کا آغاز ہوا تھا۔۔۔رانیہ خوفزدہ سی بیٹھی تھی۔۔۔ منصور دوبار ملازمہ کو پیغام بھیجوا چکا تھا کہ وہ تیار رہے۔۔۔

انتہائی بےہودہ لباس اسے بھیجا گیا تھا پہننے کے لیے۔۔۔جسے اس نے ہاتھ بھی نہیں لگایا تھا۔۔۔اور نہ شبرہ نے اسے لگانے دیا تھا۔۔۔

"مجھے لگتا ہے سمعان آگئے ہیں۔۔۔"

رانیہ نے بیڈ پر سیدھے ہو کر بیٹھتے کہا تھا۔۔۔ شبرہ نے اس کے پیروں اور ٹانگوں پر بینڈ تج کر دی تھی۔۔۔

گولیوں کی آواز اب بڑھ گئی تھی۔۔۔ شبرہ کے دل کو کچھ ہو رہا تھا۔۔۔

وہ مسلسل سمعان کی سلامتی کی دعائیں کر رہی تھی۔۔۔۔ فائرنگ کی خوفناک آوازیں بڑھتی جا رہی تھیں۔۔۔

"اللہ خیر کرے۔۔۔ یا اللہ میرے شوہر کی حفاظت کرنا۔۔۔۔۔۔"

اس نے روتے ہوئے کہا تھا۔۔۔ رانیہ کا دل بھی ہول رہا تھا۔۔۔۔ وہ بھی سمعان کے لیے دعائیں کر رہی تھی۔۔۔

مگر وہ جانتی تھی کہ جو شدت شبرہ کی دعاؤں میں اس شخص کے لیے تھی وہ اس کی میں نہیں تھی۔۔۔

کچھ دیر بعد دروازہ دھاڑ کی آواز سے کھلا تھا۔۔۔اور اندر داخل ہونے والے شخص کو دیکھتے شبرہ کی سانسیں تھم گئی تھیں۔۔۔

"سمعان۔۔۔۔"

رانیہ اسے سامنے دیکھ کر بہت خوش ہوئی تھی۔۔۔۔ شبرہ دیوار کے ساتھ لگی خاموش کھڑی تھی۔۔۔

سمعان گردیزی نے ایک نظر اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔اور لمحے کے ہزارویں حصے میں نگاہیں پھیر لی تھیں۔۔۔۔شبرہ کا دل اس نفرت اور بے رخی پر کٹ گیا تھا۔۔۔۔

رانیہ نے بھی اس شخص کا یہ انداز نوٹ کیا تھا۔۔۔

"تم۔۔۔تم ٹھیک ہو۔۔۔۔چلو۔۔۔اٹھو۔۔"

سمعان نے رانیہ کے پاس آتے اسے کہا تھا۔۔۔اس کے انداز میں رانیہ کے لیے فکر تھی۔۔۔شبرہ کی جانب دوبارہ دیکھا بھی نہیں تھا اس نے۔۔۔

"میرے پیر زخمی ہیں۔۔۔میں چل نہیں پاؤں گی۔۔۔"

رانیہ نے اٹھنے کی کوشش کی تھی۔۔۔ مگر وہ لڑکھڑا گئی تھی۔۔۔

سمعان کے پاس یہاں رکنے کا ٹائم نہیں تھا۔۔۔وہ آگے بڑھا تھا اور رانیہ کو اپنی بانہوں میں اٹھالیا تھا۔۔۔۔رانیہ نے گھبرا کر شبرہ کی جانب دیکھا تھا۔۔

اگر وہ پہلے والی رانیہ ہوتی تو اس وقت اس سے زیادہ خوش کوئی نہ ہوتا۔۔۔ مگر اس وقت اسے صرف اس پیاری سی لڑکی کے دل کی فکر تھی۔۔۔

جو یقیناً اس وقت اذیت کی انتہا پر پہنچ چکا تھا۔۔۔

شبرہ نے لبوں کو کچلتے روتے کرلاتے دل کے ساتھ یہ منظر دیکھا

تھا۔۔۔

یہ شخص اب کبھی اس کا نہیں ہو سکتا تھا۔۔۔اس نے خود کو یہ

بات سمجھانی چاہی تھی۔۔۔ مگر اس کا دل قبول ہی نہیں کر پا رہا

تھا۔۔۔

کمرے سے نکلتے وقت سمعان گردیزی نے نظر اٹھا کر اس کی جانب

دیکھا تھا۔۔۔

سیاہ سادہ سے لباس میں نماز کے سٹائل میں دوپٹہ چہرے کے گرد

باندھے وہ معصوم چہرا اس وقت بھی معصوم ہی لگ رہا تھا۔۔۔

مگر سمعان گردیزی کو اب اس چہرے سے کوئی لینا دینا نہیں تھا۔۔۔

وہ کمرے سے نکل گیا تھا اور شبرہ آنسوؤں میں بھیگتی سسکتی ہوئی وہیں بیٹھتی چلی گئی تھی۔۔۔ وہ مرے جیئے۔۔۔ اس شخص کو اب اس کی کوئی پرواہ نہیں تھی۔۔۔

کچھ دیر بعد دروازے پر پھر سے آہٹ ہوئی تھی۔۔۔ شبرہ نے ڈوبتی ہوئی آس کے ساتھ سر اٹھا کر اوپر دیکھا تھا۔۔۔

سامنے فل یونیفارم میں ملبوس ایک پولیس اہلکار کھڑی تھی۔۔۔

"میم آپ پلیز میرے ساتھ آئیں۔۔۔ سر نے حکم دیا ہے کہ آپ کو با حفاظت یہاں سے نکال کر باہر لے کر جانا ہے۔۔"

وہ اس کے پاس آتے نرمی سے بولی تھی۔۔۔ مگر شبرہ اپنی جگہ سے ہلی بھی نہیں تھی۔۔۔

"مجھے نہیں جانا۔۔۔ میں یہی ٹھیک ہوں۔۔۔ آپ پلیز جائیں یہاں سے۔۔۔"

شبرہ نے اس کے ساتھ جانے سے انکار کیا تھا۔۔۔

"آپ سمجھ نہیں رہیں۔۔۔ یہاں رہنا خطرے سے خالی نہیں ہے۔۔۔ یہ بلڈنگ کسی بھی وجہ بلاسٹ کی جا سکتی ہے۔۔۔ آپ پلیز میری بات مانیں اور میرے ساتھ چلیں۔۔۔ آپ کی جان کو خطرہ ہے۔۔۔"

وہ اس سے منت کرتے ہوئے بولی تھی۔۔۔

مگر شبرہ نے اس کی بات نہیں سنی تھی۔۔۔۔ جس پر تنگ آتے

باہر کی جانب بڑھ گئی تھی۔۔

اس کے جانے کے بعد شبرہ کچھ دیر وہاں بیٹھی رہی تھی۔۔۔

پھر اپنے آنسوؤں کو بے دردی سے رگڑتے وہ الماری کی جانب

بڑھی تھی۔۔۔۔ اس نے اپنے کپڑوں میں چھپا کر رکھا پسٹل نکالا

تھا۔۔۔

اور باہر کی جانب بڑھ گئی تھی۔۔۔۔ باہر کی طرف جانے کے بجائے

سیڑھیاں اترتے اس کا رخ ڈرائینگ روم کی جانب تھا۔۔۔

جہاں سے گولیوں کی آوازیں آرہی تھیں۔۔۔وہ بنا خوف کھائے اندر داخل ہوئی تھی۔۔۔۔اس کی آنکھوں میں موت کا کوئی خوف نہیں تھا۔۔۔

اندر چاروں جانب فائرنگ ہو رہی تھی۔۔۔اس کی متلاشی نگاہوں نے منصور کو ڈھونڈا تھا۔۔۔جب وہ اسے صوفے کے پیچھے چھپ کر فائرنگ کرتا دکھائی دیا تھا۔۔۔وہ آگے بڑھی تھی۔۔۔

"سر۔۔۔وہ۔۔۔"

سمعان کے ساتھ فائرنگ کرتے عمر کی نظر شبرہ کی جانب اٹھی تھی۔۔۔

سمعان نے اس کی نگاہوں کے تعاقب میں دیکھا تھا۔۔۔اس کی نظریں شبرہ پر پڑی تھیں۔۔

"یہ یہاں کیا کر رہی ہے۔۔؟؟مس صبا آپ کو کیا کہا تھا میں نے۔۔۔"

وہ ائیر فون پر غصے سے دھاڑتا اپنی جگہ سے اٹھا تھا۔۔۔

"سر میں نے ان کی بہت منتیں کی۔۔۔مگر وہ میرے ساتھ نہیں آئیں۔۔۔"

صبا نے اس کے غصے سے ڈرتے ہوئے کہا تھا۔۔۔سمعان اپنی جگہ سے اٹھا تھا۔۔

"سر آپ کو گولی لگ سکتی ہے۔۔۔رک جائیں پلیز۔۔۔"

عمر بھی اس کے ساتھ اٹھا تھا۔۔۔ مگر اس شخص نے اس کی بات سنی ہی نہیں تھی۔۔۔۔اس کی سرخ نگاہیں شبرہ پر تھیں۔۔

جو پسٹل پر گرفت مضبوط کیے منصور پر تان چکی تھی۔۔۔اس کے ہاتھ کانپ رہے تھے۔۔۔

"شبرہ کیا کر رہی ہو۔۔پاگل ہو گئی ہو۔"

منصور نے اسے روکنے کی کوشش کی تھی۔۔۔

"میرے بابا اور بھائی کو مارا تم نے۔۔۔۔ رومیلہ ماں کو قتل کیا۔۔ مشی کو موت کے منہ میں پہنچایا۔۔ اور میری عنایہ کو مارنے کی کوشش کی تم نے۔۔۔۔ تمہارا یہی انجام ہے۔۔"

شبرہ نے روتے چیختے اس پر فائر کھول دیا تھا۔۔ منصور نے پیچھے کو گرتے اسے روکنے کی خاطر اس پر گولی چلائی تھی۔۔ مگر اس سے پہلے کہ وہ گولی شبرہ کے سینے پر لگتی۔۔۔

سمعان گردیزی نے اسے بازو سے پکڑ کر اپنی جانب کھینچ لیا تھا۔۔ وہ سیدھی سمعان کے سینے سے آن لگی تھی۔۔۔

منصور کی چلائی گولی سمعان کے بازو میں پیوست ہوئی تھی۔۔۔

شبرہ نے تڑپ کر اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

سمعان اسے لیے دروازے کی اوٹ میں ہوا تھا۔۔۔ منصور کو ڈھیر ہوتا دیکھ اس کے ساتھیوں کا زور ٹوٹ گیا تھا۔۔۔جب اسی لمحے آخری وار ہوا تھا۔۔۔

حویلی کے اوپری حصے پر بلاسٹ ہوا تھا۔۔۔ سمعان نے شبرہ کو باہر لے جانا چاہا تھا۔۔۔ مگر اس نے انکار کر دیا تھا۔۔

"آپ جائیں پلیز۔۔۔میں یہیں مرنا چاہتی ہوں۔۔۔"

شبرہ نے اس کی گرفت سے اپنا ہاتھ نکال لیا تھا۔۔سمعان گردیزی نے ایک نظر اس کی جانب دیکھا تھا۔۔

اس کی آنکھوں میں اب بھی نفرت اور غصہ تھا۔۔۔

"مجھے اور بھی بہت سارے لوگوں کو بچانا ہے۔۔۔میرے پاس ان فضول ڈراموں کے لیے ٹائم نہیں ہے۔۔۔یہیں مرنا ہے تو مرو یہاں۔۔۔"

سمعان نے اس کا ہاتھ جھٹکا تھا اور دوسری جانب بڑھ گیا تھا۔۔۔

شبرہ نے دھندلائی نگاہوں سے اسکی جانب دیکھا تھا اور وہیں بیٹھتی چلی گئی تھی۔۔حویلی کے پچھلے حصے میں دوسرا بلاسٹ ہوا تھا۔۔۔

بلڈنگ زور سے ہلی تھی۔۔۔ دھول مٹی اس قدر تھی کہ شبرہ کو اپنی سانسیں رکتی محسوس ہوئی تھیں۔۔

اس نے دیوار کے ساتھ سر ٹکایا تھا۔۔۔ اور اگلے ہی پل ایک شدید آواز گونجی تھی۔۔۔ اور ہر طرف اندھیرا چھا گیا تھا۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

"آپا۔۔۔"

شبرہ نے مشی کی پکار پر آنکھیں کھولی تھی۔۔۔

"آپ ٹھیک ہیں۔۔۔"

وہ اس کا چہرا دونوں ہاتھوں میں لیے محبت سے پوچھ رہی تھی۔۔۔

شبرہ اٹھی تھی اور اس کے گلے لگتی پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی تھی۔۔

"مشی میں نے بہت غلط کیا۔۔۔ مجھے تمہاری بات مان لینی چاہیے تھی۔۔۔ میں اپنا بیٹ نقصان کروا بیٹھی ہوں۔۔۔۔ جس کی پوری زندگی بھرپائی نہیں کرپاؤں گی۔۔۔"

شبرہ بچوں کی طرح رو رہی تھی۔۔۔ مقدس بھی قریب کھڑی آنسو بھری آنکھوں سے اس کی جانب دیکھ رہی تھی۔۔

"شبرہ حوصلہ رکھو۔۔۔ کیا ہو گیا ہے تمہیں۔۔۔؟؟ تم تو سب سے زیادہ بہادر ہو۔۔۔ ہر معاملے میں۔۔۔۔ پھر اس معاملے میں اتنی کمزور کیوں پڑ جاتی ہو۔۔۔"

مقدس نے اس کا کندھا تھپتھپاتے کہا تھا۔۔۔ جب کافی دیر ہونے کے بعد وہ تھک گئی اور آنسو خشک ہونے لگے تو اسے ایک دم سے خیال آیا تھا کہ وہ تو حویلی کے اندر رہ گئی تھی۔۔

پھر وہ زندہ کیسے تھی۔۔۔

اس نے حیران نگاہوں سے دونوں بہنوں کو دیکھا تھا۔۔۔

"جس انسان کے لیے اتنا تڑپ رہی ہیں۔۔۔اسی نے اپنی جان پر کھیل کر وہ کو بچایا ہے۔۔۔اب دیکھ لیں۔۔۔جو انسان اتنا خفا ہونے کے باوجود آپ کی خاطر گولی کھا گیا۔۔۔

آپ کو گرتی ہوئی بلڈنگ سے باحفاظت بچا کر لے آیا۔۔۔اندازہ کریں۔۔کس قدر محبت کرتا ہو گا وہ آپ سے۔۔۔"

مشی نے اس کے دونوں ہاتھ تھام کر کہا تھا۔۔۔

جبکہ شبرہ نے اس کی بات پر بے یقینی سے اس کی جانب دیکھا تھا۔۔ اس کی آنکھیں پھر سے بھیگ گئی تھیں۔۔۔وہ شخص پھر سے اپنی بڑھائی ظاہر کر گیا تھا۔۔

اسے اپنا آپ اس شخص کے سامنے مزید چھوٹا محسوس ہو رہا تھا۔۔

"وہ مجھ سے بہت زیادہ نفرت کرتے ہیں۔۔۔"

شبرہ نے بچوں کی طرح منہ بسورتے آنسو صاف کرتے ان دونوں کی طرف دیکھا تھا۔۔۔

ان دونوں کو اس پل اس پر ٹوٹ کر پیار آیا تھا۔۔۔اس لڑکی کو جب سے ہوش آیا تھا بس ایک ہی انسان اس کے حواسوں پر سوار تھا۔۔۔اس نے اور کسی بات کا نہیں پوچھا تھا۔۔

ان دونوں کی خیریت بھی دریافت نہیں کی تھی۔۔۔

"جس انسان کے ساتھ اتنے مہینے رہی ہیں۔۔۔اس کے پاس پھر سے جانے کے لیے اتنا تڑپ رہی ہیں۔۔۔اور ہم دونوں جو آپ سے ملنے کے لیے اتنی بے قرار تھیں۔۔ہماری پرواہ بھی نہیں ہے۔۔"

مشی نے اس کے پاس بیٹھتے نروٹھے لہجے میں کہا تھا۔۔جس پر وہ خفیف سی ہوئی تھی۔۔۔

"کیسی طبیعت ہے تمہاری۔۔۔؟؟"

اس نے مشی کا ہاتھ پکڑتے پوچھا تھا۔۔۔

"رہنے دیں اب۔۔۔"

مشی نے مصنوعی خفگی دکھائی تھی۔۔۔اور پھر آگے ہوتے اس کا گداز گال چوم لیا تھا۔۔

"پریشان مت ہو۔۔۔ دیکھنا بہت جلد تمہارے شوہر کا دل تمہاری جانب مائل ہو جائے گا۔۔۔"

وہ دونوں اسے تسلیاں دے رہی تھیں۔۔ مگر شبرہ کے دل کا سکون تو اس سے پوری طرح روٹھ گیا تھا۔۔

اسے اب یہی خوف کھائے جا رہا تھا کہ کہیں وہ اسے طلاق نہ دے دے۔۔

∆∆∆∆∆∆∆∆∆∆∆∆∆∆∆

"بابا جان آپ جانتے بھی ہیں کہ آپ کیا کہہ رہے ہیں۔۔۔؟؟"

عثمان صاحب کی بات سن کر وہ غصے سے بھڑک اٹھا تھا۔۔

"آپ مجھے اس لڑکی کو اپنی زندگی میں لانے کو کہہ رہے ہیں۔۔ جو میری زندگی کی داخل کی بری نیت سے ہوئی تھی۔۔۔ میری بیٹی کو میرے خلاف استعمال کیا۔۔۔ عنایہ کی جان جاسکتی تھی۔۔۔"

وہ بہت زیادہ غصے میں تھا۔۔۔ حویلی کے درودیوار اس کے غصے سے کانپ رہے تھے۔۔

گھر کے سبھی افراد خاموش سے دم سادھے بیٹھے تھے۔۔۔اس سے بات کرنے کی ہمت اس وقت صرف عثمان صاحب میں ہی تھی۔۔۔

"ہمیں اس وقت صرف اپنی پوتی کی فکر ہے سمعان۔۔۔وہ شبرہ کے بغیر نہیں رہ پا رہی۔۔۔بچی کی صحت دن بدن گرتی جا رہی ہے۔۔۔وہ اپنی سگی ماں کی آغوش میں بھی سکون سے نہیں بیٹھ رہی۔۔

اسے صرف اپنی وہ ماں چاہیے۔۔۔جس نے اسے ممتا بھری محبت سونپی ہے۔۔۔ہم ہر بات سے واقف ہیں۔۔

اس نے غلطی نہیں گناہ کیا ہے۔۔۔ اور تم اسے قبول کرنے کے لیے تیار نہیں ہو۔۔۔ ہم تمہاری ساری باتیں مانتے ہیں۔۔۔ مگر ہمیں اس وقت صرف اپنی پوتی کی فکر ہے۔۔۔ تم دونوں کے آپسی جھگڑے کی وجہ سے ہم اسے موت کے منہ میں نہیں دھکیل سکتے۔۔۔"

عثمان صاحب سمیت گھر کے سبھی لوگ عنایہ کے لیے پریشان تھے۔۔۔ ان سب سے بھی کہیں زیادہ پریشان سمعان گردیزی تھا۔۔۔ جس کی جان بستی تھی اپنی بیٹی میں۔۔۔

مگر وہ اس لڑکی کو کسی بھی قیمت پر معاف کرنے کو تیار نہیں تھا۔۔۔

مقدس اور مشی یہاں آئی تھیں۔۔۔گھر کے سبھی لوگوں سے مل کر انہوں نے اپنی زندگی کے بارے میں سب کچھ بتایا تھا۔۔۔ان کے بابا ایک بہت اچھے انسان تھے۔۔

انہوں نے شبرہ کے بارے میں سب کچھ بتایا تھا۔۔اس کی غلطی پر معافی مانگی تھی۔۔۔ان یتیم بچیوں کی اذیت بھری کہانی سن کر ان سب کا دل کچھ حد تک پسیج گیا تھا۔۔

عثمان صاحب اور عندلیب بیگم سے شبرہ نے ریکوئسٹ کی تھی۔۔۔کہ وہ لوگ ایک بار اس سے ملنے آئیں۔۔۔کیونکہ وہ ان کے گھر نہیں جاسکتی تھی سمعان گردیزی کی مرضی کے بغیر۔۔۔۔

وہ لوگ اس سے ملنے گئے تھے۔۔۔ شبرہ ان ان کے قدموں میں بیٹھ کر اپنی غلطی کی معافی مانگی تھی۔۔۔ اس کی حالت دیکھ ان کو اس پر بہت ترس آیا تھا۔۔

انہوں نے فراخ دلی کا مظاہرہ کرتے اسے معاف کر دیا تھا۔۔۔ کیونکہ یہ بات تو وہ بھی جانتے تھے کہ ان کی پوتی اور بیٹے کی ساری خوشیاں اسی لڑکی سے جڑی تھیں۔۔۔

وہ پہلے بھی ان کی زندگیوں میں بہار بن کر اتری تھی اور اب بھی ایسا ہو سکتا تھا۔۔

اگر سمعان کے دل میں اس کے لیے زرا سی لچک نہ ہوتی تو وہ اب تک اسے طلاق دے چکا ہوتا۔۔۔وہ ایسا نہیں کر رہا تھا تو اس کا یہی مطلب تھا کہ اس کے دل میں اب بھی گنجائش باقی تھی۔۔۔

اور رانیہ نے بھی وہاں ہوا سارا واقع ان کو پوری ایمانداری کے ساتھ بتا دیا تھا۔۔وہ وہاں خودغرض نہیں ہوئی تھی۔۔اس نے شبرہ سے سیکھا تھا کہ بے غرض ہو کر کیسے کسی کے لیے کچھ کیا جاتا تھا۔۔

رانیہ کی باتیں سن کر ان سب کے دل مزید صاف ہو چکے تھے۔۔۔رانیہ نے سمعان کو بھی اپنے جھوٹے بیان کے بارے میں بتادیا تھا۔۔۔جو الزام اس نے شبرہ پر لگایا تھا۔

مگر اس شخص کی ناراضگی زرا سی بھی کم نہیں ہوئی تھی۔۔اس نے اسے بے عزت کرتے وہاں سے نکال دیا تھا۔۔وہ بہت زیادہ غصے میں تھا اس لڑکی پر۔۔۔

اس وقت بھی سب لوگ یہی چاہتے تھے کہ عنایہ کی خاطر وہ مان جائے شبرہ کو معاف کر دے۔۔۔

مگر وہ اس لڑکی کا نام سننے کو بھی تیار نہیں تھا۔۔۔

"بابا جان میں نے آپ سے کہہ دیا ہے کہ اس لڑکی کو میں اپنی زندگی میں شامل نہیں کروں گا۔۔۔"

اس نے اپنی جگہ سے اٹھتے سرخ آنکھوں سے ان کی جانب دیکھا تھا۔۔۔ اس کا غصہ دیکھ کر سب لوگ ہی سہم چکے تھے۔۔۔ عنایہ بھی خوفزدہ سی نرگس بیگم کی گود میں چھپی ہوئی تھی۔۔۔

"سمعان کیا تمہیں اپنی بیٹی کی بھی فکر نہیں ہے۔۔۔ اسے اپنی آنکھوں کے سامنے اس ماں کے لیے تڑپ تڑپ کر مرتے دیکھنا چاہتے ہو۔۔۔"

عثمان صاحب کی بات پر اس نے تڑپ کر ان کی جانب دیکھا

تھا۔۔۔

"آپ جانتے ہیں آپ کیا کہہ رہے ہیں۔۔۔؟؟ وہ میری بیٹی کی ماں

نہیں ہے۔۔۔"

سمعان انتہائی غصے سے کہا تھا اور نرگس بیگم کی جانب بڑھ گیا تھا۔۔

"عنایہ بیٹا میرے پاس آؤ۔۔۔"

سمعان نے نرگس بیگم کی گود میں چھپی بیٹھی عنایہ کی جانب ہاتھ

بڑھایا تھا۔۔

مگر حیرت انگیز طور پر وہ اس کے پاس جانے سے انکار کر گئی تھی۔۔

"مجھے ماما کے پاس جانا ہے۔۔۔مجھے ماما لا کر دیں بابا۔۔۔"

اس نے اپنی بڑی بڑی آنکھوں میں آنسو بھرتے سمعان کو جس طرح سے کیا تھا۔ وہ وہیں ساکت رہ گیا تھا۔۔

نرگس بیگم نے نگاہیں اٹھا کر اس کے غصے سے سرخ ہوتے چہرے کو دیکھا تھا۔۔

"سمعان تم اسے قبول نہ کرو۔۔۔ مگر صرف عنایہ کی ماں بن کر اس گھر میں آنے دو۔۔ تمہیں کوئی مجبور نہیں کرے گا اس سے تعلق

کرنے کے لیے۔۔۔ مگر خدا کے لیے اپنی نفرت میں تم اپنی بیٹی کو کھو دے گے۔۔۔"

نرگس بیگم نے نرمی سے کہا تھا۔۔۔ جس کے جواب میں وہ کچھ دیر کچھ نہیں بول پایا تھا۔۔

سب کی نظریں اس پر تھیں۔۔ جس نے اپنی مٹھیاں بھینچ لی تھیں۔۔۔ اور اس کی کنپٹی کی رگیں ابھر آئی تھیں۔۔۔

"ٹھیک ہے۔۔۔ لے آئیں اسے۔۔۔۔"

اس نے بس اتنا کہا تھا اور وہاں سے نکل گیا تھا۔۔۔ اور پورے لاؤنج میں جیسے خوشی کی لہر دوڑ گئی تھی۔۔۔

سب کے چہروں پر مسکراہٹ بکھری تھی۔۔۔ عثمان صاحب بھی مطمئین نظر آرہے تھے۔۔۔وہ کبھی شبرہ کی اتنی وکالت نہ کرتے اگر انہیں اپنے بیٹے کی اس لڑکی سے محبت کا اندازہ نہ ہوتا۔۔۔

ان سے بہتر سمعان گردیزی کو کوئی نہیں جان سکتا تھا۔۔ پہلی بار بھی انہوں نے بہت کچھ جانتے ہوئے بھی جان بوجھ کر اپنی آنکھوں کے سامنے وہ نکاح کروایا تھا۔۔

اور اب بھی وہ سمعان کی آنکھوں میں اس کا عکس دیکھ چکے تھے۔۔

وہ اس لڑکی پر غصہ تھا بہت زیادہ۔۔۔۔

مگر اس سے نفرت نہیں کرتا تھا۔۔

جس انسان نے برستی ہوئی گولیوں کی پرواہ نہ کرتے اس کو اپنے تحفظ میں لے کر اس کے حصے میں گولی اپنے وجود پر کھائی تھی۔۔۔ بلاسٹ ہوتی بلڈنگ میں اسے اٹھانے کے لیے اپنی جان کی پرواہ کیے بغیر اندر گھس گیا تھا۔۔۔وہ بھلا کیسے اس لڑکی سے نفرت کرتا ہوگا۔۔۔

سب کو یہی لگتا تھا۔۔۔اسے خاطر سب نے شبرہ کو معاف کر دیا تھا۔ اور اسے سمعان گردیزی اور عنایہ کی زندگی میں آنے کا ایک اور موقع دے دیا تھا۔۔۔

سمعان نے سب کو شبرہ کو لانے کی اجازت دے دی تھی۔۔۔ مگر وہ اسی رات حویلی سے چلا گیا تھا۔۔۔

وہ اس لڑکی کو دیکھنا بھی نہیں چاہتا تھا۔۔۔ اس نے اپنے بابا پر واضح کر دیا تھا۔۔۔ کہ وہ اگر اسے لانا چاہتے ہیں تو یہاں حویلی میں لے کر آئیں گے۔۔۔ اس نے شہر والے گھر میں نہیں۔۔

وہ اتنے میں مان گیا تھا۔۔۔ سب کے لیے یہی کافی تھا۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

"ماما آپ کہاں چلی گئی تھیں۔۔۔؟؟"

شبرہ کو گھر آئے کئی گھنٹے گزر چکے تھے۔۔۔ مگر عنایہ ایک لمحے کے لیے بھی اس سے جدا نہیں ہوئی تھی۔۔۔ وہ اس کی گردن میں بازو حمائل کیے کبھی اس کے گال چومتی تھی۔۔۔ کبھی اس کا چہرا اپنے نرم ہاتھوں میں تھام کر اس سے پرامس لیتی تھی۔۔

کہ وہ اسے کبھی بھی دوبارہ چھوڑ کر نہیں جائے گی۔۔ شبرہ نے بھی اسے ایک لمحے کے لیے خود سے جدا نہیں کیا تھا۔۔۔ عنایہ کا چہرا چومتے اس نے آنسو نہیں رک رہے تھے۔۔۔ وہ کتنا تڑپی تھی اس معصوم کے لیے۔۔۔

اسے شاید اپنی سگی اولاد سے بھی اتنا پیار نہ ہوتا جتنا وہ عنایہ سے کرتی تھی۔۔۔ اور یہ بات وہاں موجود سبھی لوگوں نے دیکھی تھی۔۔۔ ایسی والہانہ محبت رانیہ نے انداز میں بھی عنایہ کے لیے نہیں تھی۔۔۔

جیسی شبرہ اس پر نچھاور کر رہی تھی۔۔۔ عثمان صاحب اپنی لاڈلی پوتی کو آج اتنے دنوں بعد مسکراتا دیکھ پر سکون ہوئے تھے۔۔۔۔ صرف وہی نہیں اس گھر کے سبھی افراد آج بہت خوش تھے۔۔

سوائے اس ایک انسان کے جو شبرہ دستگیر کے لیے اس کی سانسوں سے بھی زیادہ ضروری ہو چکا تھا۔۔۔

وہ دشمن جاں اس سے اتنا شدید ناراض تھا کہ اس کے آنے پر اپنے گھر سے چلا گیا تھا۔۔۔

یہ جان کر شبرہ کا دل مضطرب ہوا تھا۔۔۔وہ جانتی تھی اس نے صرف عنایہ کی خاطر اس کو آنے کی اجازت دی تھی۔۔۔۔اور عنایہ کی حالت دیکھ اس کا دل کٹ گیا تھا۔۔

وہ بہت زیادہ کمزور ہو گئی تھی۔۔ مسلسل بیمار رہنے لگی تھی۔۔۔

دو مہینوں میں وہ بالکل سکڑ گئی تھی۔۔۔ایک ماں کی جدائی کا اثر واضح نظر آرہا تھا۔۔

شبرہ نے ایک بار پھر وہاں سب سے معافی مانگی تھی۔۔۔۔اس کی ندامت کم نہیں ہو رہی تھی۔۔۔ مگر وہاں سب نے اسے فراخدلی سے قبول کیا تھا۔۔۔

عنایہ کی آج جو خوشی وہ سب دیکھ رہے تھے۔۔۔ شبرہ کے پچھلے تمام گناہ معاف ہو چکے تھے۔۔۔

اب بس سمعان گردیزی کی باری تھی۔۔۔۔ جسے منانے کا کام سب سے زیادہ کٹھن تھا۔۔۔۔

اور وہ سوچ کر ہی شبرہ کو اپنی سانسیں رکتی محسوس ہوتی تھیں۔۔

اس شخص کی قربت کو۔۔۔اس کا لمس پانے کو وہ بے چین تھی۔۔۔

مگر ابھی شاید اس کی یہ سزا اتنی جلدی ختم نہیں ہونی تھی۔۔

"بھابی بس کر دیں۔۔۔ آپ کتنا روئیں گی۔۔۔کچھ آنسو بھائی کو

منانے کے لیے بھی بچا کر رکھ دیں۔۔۔'

رمشا نے اس کے پاس آن کھڑا بیٹھتے محبت سے کہا تھا۔۔۔وہ نرگس

بیگم کی بڑی بیٹی تھی۔۔۔شبرہ کو وہاں کسی نے اجنبی محسوس نہیں

ہونے دیا تھا۔۔۔

وہ کچھ ہی وقت میں سب سے گھل مل گئی تھی۔۔۔

عنایہ نے اس کے آنے کے بعد کسی کو لفٹ نہیں کروایا تھا۔۔۔

اسے بس اس کی ماما مل گئی تھیں۔۔ اسے اور کچھ نہیں چاہیے تھا۔۔

شبرہ سب کے بیچ مسکرا رہی تھی۔۔۔نارمل بات کر رہی تھی۔۔۔

مگر اس کی آنکھوں کی اداسی اور کھویا کھویا بے چین انداز صاف ظاہر کر رہا تھا کہ وہ اس پل سمعان گردیزی کی کس قدر تمنائی تھی۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

"سمعان مہینے سے زیادہ ہو چکا ہے۔۔۔ تم نہ گھر آئے ہو اور نہ تم نے فون کیا ہے۔۔۔ ہم تو عادی ہیں تمہاری اس بے رخی کے۔۔۔

ہمیں سمجھ نہیں آرہا تم اپنی معصوم بیٹی کو کس بات کی سزا دے رہے ہو۔۔۔

اس معصوم کا آخر قصور کیا ہے۔۔۔ اسے ماں اور باپ دونوں کی محبت ایک ساتھ کیوں نہیں مل سکتی۔۔۔"

عثمان صاحب نے آج بہت غصے میں بیٹے کو فون کیا تھا۔۔۔ عندلیب بیگم، داؤد صاحب اور مہوش چچی بھی ان کے پاس لان میں کرسیوں پر بیٹھے ہوئے تھے۔۔۔

رمشا اور عالیہ کچھ فاصلے پر عنایہ کے ساتھ کھیل رہی تھیں۔۔۔

شبرہ کمرے میں تھی۔۔۔ عنایہ کو ان کے پاس چھوڑ کر وہ شاور لینے گئی تھی۔۔۔

اسی لمحے اس نے بھی وہاں قدم رکھا تھا اور عثمان صاحب کی بات سن لی تھی۔۔۔

"اس کے پاس اس کی ماں موجود ہے۔۔۔ اسے میری ضرورت نہیں ہے۔۔۔"

سمعان نے کرسی کی پشت سے سر ٹکاتے آنکھیں موند لی تھیں۔۔۔اپنے اندر کے اضطراب کو چھپانے کی خاطر اس نے خود کو کام میں پوری طرح سے مصروف کر لیا تھا۔۔

"سمعان یہ کیا بات ہوئی۔۔؟عنایہ کو ماں اور باپ دونوں کی ضرورت ہے۔۔ تم بہت زیادہ غلط کر رہے ہو اب۔۔"

عثمان صاحب نے غصے سے کہا تھا۔۔

"ٹھیک ہے ویک اینڈ پر فہد کے ساتھ عنایہ کو بھیج دیجئے گا۔"

اس کی بات سنتے عثمان صاحب غصے سے تپ اٹھے تھے۔۔۔

"میں نہیں بھیج رہا اسے۔۔۔جب دل کرے گا تو بیٹی سے ملنے

آجانا۔۔۔اور ایک اہم بات کل فہد اور رمشا کی شادی کی ڈیٹ

فکس کر رہے ہیں ہم۔۔۔ایک ہفتے بعد کی۔۔۔

تم کل بھی آؤ گے اور شادی کے سارے فنکشنز میں شرکت بھی کرو

گی۔۔۔

اگر حکم کیوں گا تو وہ تم مانو گے نہیں۔۔۔اس لیے نرگس نے کہا ہے

اسے التجا کرنا میری کہ ہمیشہ میری بیٹیوں کا بڑا بھائی بن کر رہا ہے

وہ۔۔کبھی انہیں بھائی کے نہ ہونے کی کمی محسوس نہیں ہونے

دی۔۔

تواب بھی رمشا کو اپنی شادی پر اس کا بھائی چاہیے۔۔۔"

انہوں نے انتہائی ایموشنل بات کرتے سمعان کو خاموش کر دیا تھا۔۔۔

شبرہ کو عندلیب بیگم نے اپنے پاس بلایا تھا۔۔۔

اس نے لب بھینچتے ان کی ساری بات سنی تھی۔۔۔اس کی وجہ سے وہ شخص خود کو اپنے سبھی رشتوں سے دور کیے ہوئے تھا۔۔۔

"بابا جان اگر آپ کو برا نہ لگے تو میں ایک بات کہوں۔۔"

سمعان جو فون بند کرنے لگا تھا۔۔۔اس کی سماعتوں سے یہ کانپتی

ہوئی آواز ٹکرائی تھی۔۔۔

وہ کال نہیں کاٹ سکا تھا۔۔اس لڑکی کا اپنے بابا کو اتنے استحقاق سے

پکارنا اس کے ماتھے پر شکنوں کو بڑھا گیا تھا۔۔

عثمان صاحب نے موبائل فون ٹیبل پر رکھ دیا تھا۔۔اس کی سکرین

نیچے کی جانب تھی۔۔۔

اس لیے کسی نے دھیان نہیں دیا تھا کہ فون آن ہے۔۔۔

"جی بیٹی بولو۔۔۔"

ان کے لہجے میں شبرہ کے لیے شفقت اور محبت واضح تھے۔۔۔

"اگر آپ اجازت دیں تو میں ایک ڈیڑھ ہفتے کے لیے مشی اور مقدس کے پاس رہنے چلی جاؤں۔۔۔ میں نہیں چاہتی میری وجہ سے سمعان اپنے گھر کے اتنے اہم فنکشن میں شرکت نہ کریں۔۔

ویسے بھی مشی بہت بار بلا چکی مجھے۔۔۔"

اس کی آواز میں نمی کی آمیزش تھی۔۔۔ جو دوسری جانب بیٹھے سمعان گردیزی نے محسوس کی تھی۔۔ اس نے مٹھیاں سختی سے بھینچ لی تھیں۔۔

"نہیں بیٹے۔۔۔اگر آپ کو جانا ہے تو آپ فنکشنز کے علاؤہ کسی بھی وقت جا سکتی ہیں اپنی بہنوں کو ملنے۔۔۔مگر شادی کے دوران نہیں۔۔۔

آپ اس گھر کی بڑی بہو ہو۔۔۔آپ کی شرکت تمام فنکشنز میں ضروری ہے۔۔۔رہی بات سمعان کی تو اگر ہم لوگ اس کے لیے اہمیت رکھتے ہیں تو وہ ضرور آئے گا۔۔۔"

انہوں نے بہت محبت سے جواب دیا تھا شبرہ کو۔۔۔

اس لڑکی نے ایک مہینے میں اس کے سبھی گھر والوں کو اپنا گرویدہ بنا لیا تھا۔۔۔

سب ہی نے باری باری اسے شبرہ کی وکالت کرتے میسج کیا تھا۔۔

جن میں سے اس نے کسی ایک کو بھی جواب نہیں دیا تھا۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

"ماشاءاللہ بھابھی۔۔۔ کتنی پیاری لگ رہی ہیں آپ۔۔۔؟؟"

شبرہ عنایہ کا ہاتھ پکڑے نیچے آئی تھی۔۔ جہاں اس پر نظر پڑتے ہی

عالیہ نے بے ساختہ کہا تھا۔۔۔

وہ اس وقت سی گرین کلر کے گھیرے دار شیفون کے فراک میں

ملبوس اپنے نازک سے حسین سراپے کے ساتھ نظر لگ جانے کی

حد تک پیاری لگ رہی تھی۔۔۔فراک کے نیچے شرارہ بنا ہوا تھا۔۔۔

جس کے پائنچوں پر لگے بڑے بڑے پیچز فراک کی ایمبرائیڈری کے نیچے سے جھانکتے بہت ہی ایلی گینٹ سی لک دے رہے تھے۔۔۔

اس نے سیاہ دراز بالوں کو کمر پر کھلا چھوڑ رکھا تھا۔لبوں پر پنک لپسٹک اور مسکارے کے ساتھ۔۔۔کانوں میں ٹاپس اور گردن میں ایک نفیس سا نیکلس پہنے وہ بے پناہ دلفریب لگ رہی تھی۔۔۔

اس پر اٹھتی نگاہیں ہٹنے سے انکاری ہو جاتی تھیں۔۔۔

اس نے عنایہ کا ڈریس بھی بالکل اپنے جیسا بنوایا تھا۔۔۔ اور اس کے بال بھی اپنی طرح کھلے چھوڑ رکھے تھے۔۔۔ وہ دونوں ماں بیٹی آسمان سے اتری اپسرا جیسی ہی معلوم ہو رہی تھیں۔

شبرہ کو آج امید تھی کہ شاید وہ ستمگر آج آجائے۔۔۔۔

اسی کی خاطر اس نے اتنی تیاری کی تھی۔۔ مگر نرگس بیگم کے گھر جانے کا ٹائم ہو چکا تھا۔۔۔ سب کی نگاہیں اس کے آنے کی منتظر رہی تھیں۔۔۔ مگر وہ نہیں آیا تھا۔۔

عثمان صاحب نے بہت بار اسے کال کی تھی۔۔۔ اس کا فون بند جا رہا تھا۔۔۔ سب کی تشویش بڑھ گئی تھی۔۔۔

شبرہ کا دل اس کی سلامتی کے دعا گو ہوا تھا۔۔۔۔وہ اور عنایہ فہد کے ساتھ اس کی گاڑی میں آئی تھیں۔۔۔عالیہ کھکھلاتی ہوئی سہیل کے ساتھ فرنٹ سیٹ پر بیٹھ رہی تھی۔۔۔

ان کے دو بچے تھے۔۔۔دو سال کا ولی اور ایک سال کی نور۔۔۔۔ جسے اپنی بانہوں میں بھرے وہ اپنے شوہر کے پہلو میں بیٹھی تھی۔۔۔شبرہ نے ان کے لیے دعا کرتے اپنی نگاہیں پھیر لی تھیں۔۔۔

اس کے دل میں ایک ہوک سی اٹھی تھی۔۔۔اس نے اپنے ہاتھوں اس محبوب شخص کو گنوا دیا تھا۔۔۔اب وہ شکوہ کرتی بھی تو کس سے۔۔۔

اس کی آنکھوں میں نمی پھر سے تیر گئی تھی۔۔۔

نرگس بیگم کس گھر دوسرے علاقے میں تین گھنٹوں کی دوری پر تھا۔۔۔وہ سب آگے پیچھے وہاں پہنچے تھے۔۔۔ان کی پورچ میں کھڑی گاڑیوں کو دیکھ شبرہ کی آخری امید بھی دم توڑ گئی تھی۔۔

اسے لگا تھا کہ شاید وہ وہاں آگیا ہو۔۔۔مگر وہاں بھی سمعان کی گاڑی کا نام ونشان نہیں تھا۔۔۔

وہ شخص اس کو بہت زیادہ تڑپا رہا تھا۔۔۔ شبرہ نے اس سے شکوہ کیا تھا اور آنکھوں سے گرتے آنسو کو بے دردی سے جھٹ دیا تھا۔۔۔

ان سب کا وہاں بہت شاندار استقبال کیا گیا تھا۔۔۔

"ماشاءاللہ۔۔۔ میری بیٹی بہت پیاری لگ رہی ہے۔۔"

نرگس بیگم اس کے ماتھے پر بوسہ دیتے اس سے بہت محبت سے ملی تھیں۔۔

نرگس بیگم کی متلاشی نگاہیں ان سب کے بیچ سمعان کو نہ دیکھ مایوسی سے لوٹ آئی تھیں۔۔۔ بڑے سے ڈرائینگ روم میں سب کے بیٹھنے کا اہتمام کیا گیا تھا۔۔۔

شبرہ عندلیب بیگم کے ساتھ صوفے پر بیٹھ گئی تھی۔۔۔ عنایہ خوشی سے ادھر اُدھر اچھلتی پھر رہی تھی۔۔۔

شبرہ نے نوٹ کیا تھا سب خوش ہونے کا دکھاوا ضرور کر رہے تھے۔۔۔ مگر کوئی بھی پوری طرح سے خوش نہیں تھا۔۔۔ کیونکہ اس گھر کو بڑا بیٹا پہلی بار کسی ایک محفل میں موجود نہیں تھا۔۔

"چلیں تو پھر جس بات کو کرنے کے لیے یہ خاص اہتمام کیا گیا ہے۔۔۔ اسے پورا کیا جائے۔۔"

داؤد صاحب نے کچھ دیر کی گپ شپ کے بعد سنجیدگی اختیار کرتے کہا تھا۔۔۔

جب سر پر دوپٹہ کیے لائٹ سے میک اپ اور جیولری پہنے بیٹھی رمشا نے بے چینی سے پہلو بدلہ تھا۔۔۔وہ مسلسل فون پر کسی کو میسج کر رہی تھی۔۔

اور پھر اچانک دوسری جانب سے اسے نجانے کیا کہا گیا تھا کہ وہ خوشی سے اچھل پڑی تھی۔۔

"ماموں پانچ منٹ رک جائیں۔۔۔میرے بھائی کو آلینے دیں۔۔ پھر محفل شروع کیجیے گا۔۔۔جب اس میں اصل رنگ شامل ہونگے۔۔۔"

رمشا نے چہکتے ہوئے کہا تھا۔۔ سب نے خوشگوار حیرت سے اس کی جانب دیکھا تھا۔۔

شبرہ کا دل بہت زور سے دھڑکا تھا۔۔۔

"رمشا اگر یہ مذاق ہے تو بہت برا ہے۔۔۔"

نرگس بیگم نے بیٹی کو سرزنش کی تھی۔۔۔ جب اسی لمحے گیٹ کے گاڑی کو ہارن سنائی دیا تھا۔۔۔ اور شبرہ کو لگا تھا اس کے وجود سے جان نکل گئی ہو۔۔

اس کے چہرے کی رنگت زرد ہوئی تھی۔۔۔ دل اتنے زور سے دھڑک رہا تھا جیسے پسلیاں توڑ کر باہر آجائے گا۔۔۔

اس کی ہتھیلیاں پسینے سے بھیگ گئی تھیں۔۔۔وہ آچکا تھا۔۔۔رمشا اور فہد اسے لینے باہر گئے تھے۔۔۔۔

شبرہ نہیں چاہتی تھی کہ وہ اسے وہاں بیٹھے دیکھے اور اس کا موڈ خراب ہو۔۔۔اس نے اٹھنا چاہا تھا مگر عندلیب بیگم نے اس کا ہاتھ پکڑ کر روک دیا تھا۔۔

باقی سب نے بھی اس کی غیر ہوتی حالت کی جانب دیکھا تھا۔۔

"نہیں بچے۔۔۔آپ اس فیملی کا حصہ ہو۔۔۔سمعان جانتا ہے یہ بات۔۔۔پھر بھی وہ آیا ہے تو آپ اپنے قدم پیچھے کیوں ہٹا رہی ہو۔۔۔یہ قدم آگے بڑھانے کا ٹائم ہے پیچھے ہٹانے کا نہیں۔۔۔"

وہ اسے محبت سے سمجھاتے ہوئے بولی تھیں۔۔۔اور شبرہ اپنی بوجھل ہوتی سانسوں کے ساتھ وہیں جم گئی تھی۔۔۔

"السلام وعلیکم ایوری ون۔۔۔"

اس کی بھاری گھمبیر دلکش آواز کمرے میں گونجی تھی۔۔۔شبرہ کے دل نے ایک بیٹ مس کی تھی۔۔۔

وہاں سے کے چہرے کھل اٹھے تھے۔۔۔جیسے ایک دم سے خزاں کے موسم میں بہار اتر آئی ہو۔۔۔۔شبرہ نے لرزتی پلکیں اٹھا کر اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

گرے کلر کی پینٹ شرٹ میں ملبوس وہ اپنے دراز قد اور کسرتی

سراپے کے ساتھ وہاں سب میں نمایاں اور ڈیشنگ لگ رہا

تھا۔۔۔۔ شبرہ کتنی ہی دیر مبہوت سی اسے تکے گئی تھی۔۔۔

عنایہ اسے دیکھ بھاگ کر گئی تھی اور اس کی بانہوں میں سما گئی

تھی۔۔۔

وہ اپنی بیٹی کو محبت سے اٹھائے اس پر اپنی شفقت اور محبت نچھاور

کر رہا تھا۔۔۔

عنایہ میں اس نے واضح فرق محسوس کیا تھا۔۔۔وہ پہلے کی طرح صحت یاب بھی ہو چکی تھی۔۔۔اور اس کے چہرے کی رونقیں اور معصوم شرارتیں بھی واپس لوٹ آئی تھیں۔۔۔

عنایہ کو ایسے دیکھ وہ بہت خوش ہوا تھا۔۔۔اس کے نہ ہونے سے اس کی بیٹی کو فرق نہیں پڑا تھا۔۔۔مگر شبرہ کی جدائی اسے کس حال کو پہنچا گئی تھی۔۔۔

سمعان گردیزی کی سرد نظر شبرہ کی جانب اٹھی تھی۔۔۔اور یہ ایک نظر شبرہ کے وجود میں زندگی بن کر دوڑ گئی تھی۔۔۔

سمعان نے اگلے ہی پل نظریں پھیر لی تھیں۔۔۔سب ہی اپنی جگہ سے اٹھ کر اس سے ملے تھے۔۔۔

شبرہ لب کچلتے وہیں بیٹھی رہی تھی۔۔۔وہ بھی سب سے ملتا اسے یکسر نظر انداز کر گیا تھا۔۔۔

عندلیب بیگم اس سے ملنے کے بعد عثمان صاحب کے پاس جا بیٹھی تھیں۔۔

سمعان کے آنے سے پہلے ایک وہی جگہ خالی تھی۔۔۔عندلیب بیگم جان بوجھ کر وہاں بیٹھی تھیں۔۔۔

جس کے بعد اب صرف شبرہ کے ساتھ صوفے پر جگہ خالی تھی۔۔۔

شبرہ کے ساتھ ساتھ سمعان بھی ان سب کی شرارت سمجھ گیا تھا۔۔۔وہاں نرگس بیگم کے سسرال والے بھی موجود تھے۔۔۔ جو بہت ساری باتوں سے واقف نہیں تھے۔۔

سمعان ان کے سامنے کوئی اکورڈ سچویشن پیدا نہیں کرنا چاہتا تھا۔۔۔ اسی خاطر وہ شبرہ کے برابر صوفے پر جا بیٹھا تھا۔۔۔شبرہ کی پوری دنیا اتھل پتھل ہوئی تھی۔۔۔

اس کے وجود کی دلفریب مہک نے شبرہ کو اپنے حصار میں جکڑ لیا تھا۔۔۔بات کا آغاز شروع ہوا تھا۔۔

"ایک ہفتہ بہت کم ٹائم ہے۔۔۔ایک مہینے بعد کی ڈیٹ فکس ہونی چاہیے۔۔۔"

نرگس بیگم نے فکرمندی سے کہا تھا۔۔

"آپ پریشان نہ ہو تیاریاں ہو جائیں گی۔۔۔اگلے مہینے تک کا ٹائم تو نہیں ہے میرے پاس۔۔۔میری پروموشن ہو گئی ہے۔۔۔اور دو ہفتوں بعد میں اپنی کچھ خاص ڈیوٹیز کے باعث پانچ سال کے لیے لندن جا رہا ہوں۔۔۔

اس لیے اگر آپ ایک ہفتے بعد کی ڈیٹ فکس کریں تو زیادہ بہتر ہو گا۔۔۔

میں اپنی بہن کی شادی میں شرکت کرنا چاہتا ہوں۔۔۔"

سمعان گردیزی نے جو بم پھینکا تھا۔۔۔سب نے بے یقین نگاہوں سے اسکی جانب دیکھا تھا۔۔۔

شبرہ کا دل تو جیسے ڈوب گیا تھا۔۔۔وہ اس سے ایسے ہی خفا ہو کر اتنے لمبے عرصے کے لیے اتنے دور جا رہا تھا۔۔۔

وہ بے چینی اور بے کلی کے عالم میں پہلو بدل کر رہ گئی تھی۔۔۔۔

اس کا یہ انداز سمعان گردیزی کو بھی محسوس ہوا تھا۔۔۔

"نہیں۔۔۔ ایسا نہیں ہو سکتا۔۔۔ تم نہیں جا سکتے۔۔۔"

عثمان صاحب نے بیٹے کو دوٹوک انداز میں منع کیا تھا۔۔۔

"میں نے سائن کر دیئے ہیں۔۔۔ میرا نام لسٹ میں شامل ہے۔۔۔
اب میرے انکار سے بھی کچھ نہیں ہو سکتا۔۔۔"

سمعان نے وہاں کسی کو کچھ بولنے کے قابل نہیں چھوڑا تھا۔۔۔
ایس ایس پی بن گیا تھا۔۔۔ سب کو یہ خوشی بھول گئی تھی۔۔۔ ان
سب کے دِلوں کو وہ پھر سے مرجھا گیا تھا۔۔۔

جبکہ شبرہ کی حالت اس وقت سب سے زیادہ خراب تھی۔۔۔

ایک ہفتے بعد کی شادی کی تاریخ فکس کر دی گئی تھی۔۔۔

"شبرہ بیٹا اٹھ کر سب کو منہ میٹھا کرواو۔۔"

عندلیب بیگم نے جان بوجھ کر شبرہ کو اٹھایا تھا۔۔۔۔وہ اپنا دوپٹہ سنبھالتی اپنی جگہ سے اٹھی تھی۔۔۔۔

وہ جیسے ہی اٹھی وہاں بیٹھے سبھی لوگوں کی نظریں اس پر اٹھی تھیں۔۔۔۔وہ اپسرا اس پل بے پناہ دلفریب لگ رہی تھی۔۔۔اور سے کمر پر بکھری اس کی نازک زلفیں۔۔۔

جو اس کی کمر کو بار بار مختلف جگہوں سے چھو رہی تھیں۔۔۔۔شبرہ کو تصور میں ایک دم سے اس شخص کا مضبوط ہاتھ اپنی کمر کے خم کر

محسوس ہوا تھا۔۔۔ شبرہ کے ہاتھ سے مٹھائی کی ٹرے چھوٹتے چھوٹتے بچی تھی۔۔۔

شبرہ کو پر تپش نظریں اپنے وجود پر اٹھتی محسوس ہو رہی تھی۔۔

اس کی جان نکل رہی تھی۔۔۔ اس کے ہاتھ کپکپا رہے تھے۔۔۔

اس نے فہد کی جانب دیکھتے اشارے سے اس سے مدد مانگی تھی کہ وہ سمعان کو میٹھائی دے۔۔۔

فہد اس کی بیچارگی دیکھ مدد کرنے کو آگے آیا تھا۔۔

"بھائی۔۔۔"

اس نے سمعان کے سامنے ٹرے کی تھی۔۔۔

"میٹھا کھانا چھوڑ دیا ہے میں نے۔۔"

اس نے عام سے لہجے میں کہا تھا۔۔ مگر شبرہ جو اسے ہی دیکھ رہی تھی۔۔

اس کو یہ بات کرتے اور اپنی جانب دیکھتے پا کر اس کے پورے وجود میں سنسنی دوڑ گئی تھی۔۔۔ یہ شخص اسے سنا رہا تھا۔۔۔ شبرہ سر سے پیر تک لال ہوئی تھی۔۔

"آپ کو کبھی ڈر نہیں لگا سمعان۔۔۔ اتنے خطرناک لوگوں سے لڑتے ہیں آپ۔۔۔"

رمشا کی کزن نے سمعان کو مخاطب کرتے یہ سوال پوچھا تھا۔۔۔

جب سے سمعان آیا تھا وہ لڑکی سمعان کی توجہ حاصل کرنے کی بھرپور کوشش کر رہی تھی۔۔

شاید وہی نہیں وہاں سب ہی نوٹ کے چکے تھے کہ ان دونوں میاں بیوی کے درمیان کچھ بھی نارمل نہیں تھا۔۔ اتنے ہینڈسم اور ڈیشنگ بندے پر کوئی بھی چانس مار کر اپنی جگہ بنانے کی کوشش کر سکتا تھا۔۔۔

کچھ دیر بعد وہ بات کرتے سمعان کے برابر شبرہ کی چھوڑی ہوئی جگہ پر آن بیٹھی تھی۔۔۔اور سمعان سے بات بڑھانے کی کوشش کر رہی تھی۔۔۔

اس لڑکی کا یہ بے تکلفانہ انداز سب نے نوٹ کیا تھا۔۔اور اس سے بھی بڑی حیرت انگیز بات کی سمعان گردیزی بہت توجہ کے ساتھ اسے جواب بھی دے رہا تھا۔۔۔

شبرہ سے یہ منظر نہیں دیکھا گیا تھا۔۔وہ مٹھائی ٹیبل پر رکھتی اندر کی جانب بڑھ گئی تھی۔۔۔۔اس کا جانا سب نے نوٹ کیا تھا۔۔۔
سمعان گردیزی کی نگاہوں نے دور تک اسکا پیچھا کیا تھا۔۔

"شبرہ بچے کیا ہوا ہے۔۔؟؟ ایسے کیوں رو رہی ہو۔۔؟؟"

شبرہ رمشا کے کمرے میں آتے پھوٹ پھوٹ کر رو دی تھی۔۔۔۔

عالیہ کو اس کے پیچھے آئی تھی۔۔۔اس کی حالت دیکھ اس نے نرگس بیگم اور عندلیب بیگم کو بھی بلا لیا تھا۔۔۔

"کیا ہوا سب خیریت؟"

داؤد صاحب نے تشویش سے پوچھا تھا۔۔

"شبرہ بھابھی کی طبیعت ٹھیک نہیں ہے تو انہیں کے پاس ہیں ہم۔۔"

عالیہ نے یہ بات کرتے سمعان کی جانب دیکھا تھا۔۔جواب اس لڑکی سے بات کرنے میں بالکل بھی انٹرسٹڈ نہیں تھا۔۔

اس کی نظریں اندر کی جانب اٹھی تھیں۔۔عالیہ خوش ہوتی اندر آئی تھی۔۔۔جہاں سمعان گردیزی کی دیوانی رو رو کر پاگل ہو رہی تھی۔۔

"وہ مجھے کبھی معاف نہیں کریں گے۔۔۔مجھ سے ہمیشہ کے لیے ناراض ہو کر دور چلے جائیں گے۔۔۔اماں جان۔۔۔پھوپو اگر وہ مجھ سے دور گئے تو میں بتا رہی ہوں۔۔۔۔۔۔

مر جاؤں گی میں۔۔۔"

وہ روتے ہوئے انہیں ساتھ وارن بھی کر رہی تھی۔۔۔اور وہ تینوں

خواتین اس لمحے اپنی مسکراہٹ نہیں روک پائی تھیں۔۔

"ابھی تک کتنی بار منا چکی ہو میرے بیٹے کو۔۔۔جو وہ نہیں مانا۔۔۔"

عندلیب بیگم کے سوال پر شبرہ ساکت ہوئی تھی۔۔۔

"ایک بار پھر بھی اسے منانے کی کوشش نہیں کی۔۔۔تو پھر کیسے

مانے گا وہ۔۔۔شوہر ناراض ہو تو بیوی کو منانا چاہیے۔۔۔پاگل

لڑکی۔۔۔ایسے خود کو ہلکان نہیں کرنا۔۔۔"

نرگس بیگم نے اسے پیار سے سمجھایا تھا۔۔۔

"وہ نفرت کرتے ہیں مجھ سے۔۔۔مجھے بہت ڈر لگتا ہے۔۔۔وہ وہ راضی نہیں ہونگے۔۔۔"

شبرہ کی خوف سے آواز کانپ رہی تھی۔۔۔

"میرے بیٹے کو منانے کی کوشش کرو۔۔۔جتنی بار منانا پڑے مناؤ۔۔۔کبھی نہ کبھی تو مان ہی جائے گا۔۔۔'

وہ اسے سمجھانے لگی تھیں۔۔۔اور ان کی باتیں سن کر شبرہ کا چہرا لہو رنگ ہوا تھا۔۔۔

وہ باہر آئی تھی۔۔ سب لوگ جانے کے لیے اٹھ کھڑے ہوئے تھے۔۔۔ رمشا نے اسے پکڑ کر کوئی بات کرنے کے لیے روکا تھا۔۔۔ باقی سب باہر نکل گئے تھے۔۔۔

کچھ دیر بعد جب شبرہ باہر آئی تھی سب گاڑیاں جا چکی تھیں۔۔۔۔ فہد بھی جا چکا تھا۔۔۔

عنایہ عندلیب بیگم کے ساتھ ہی تھی۔۔۔ اس لیے وہ بھی چلی گئی تھی۔۔۔۔ باہر صرف سمعان گردیزی کی گاڑی کھڑی تھی۔۔۔ جس کے باہر کھڑا وہ رمشا کے فادر صفدر صاحب کے ساتھ باتوں میں مصروف تھا۔۔

"مجھے چھوڑ کر سب چلے گئے۔۔۔اب میں کیسے جاؤں گی۔۔۔"

شبرہ نے بیچارگی سے نرگس بیگم کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

"آپ فہد کو کال کریں۔۔۔وہ زیادہ دور نہیں گیا ہو گا۔۔۔واپس آجائے گا۔۔۔"

شبرہ کا دل زور زور سے دھڑک رہا تھا۔۔

"تمہارا شوہر ابھی یہیں پر ہے۔۔۔اسی کے ساتھ جاونا۔۔۔"

نرگس بیگم نے مسکراتے ہوئے رمشا کی جانب دیکھا تھا اور شبرہ کا ہاتھ تھامے سمعان کی جانب بڑھ گئی تھیں۔۔۔

جو صفدر صاحب سے مصافحہ کرتا ان کی طرف متوجہ ہوا تھا۔۔۔

"سمعان سب کو غلط فہمی ہو گئی۔۔۔ چلے گئے۔۔۔ تم شبرہ کو اپنے ساتھ لیتے جانا۔۔۔"

انہوں نے جان بوجھ کر اپنے شوہر کے سامنے یہ بات کہی تھی۔۔۔ انہیں پتا تھا سمعان شبرہ کو لے جانے سے انکار کر کے ان کے سامنے اپنی بیوی کو نے عزت نہیں کرے گا۔۔۔

سمعان نے شبرہ کی جانب دیکھا تھا۔۔۔ جس کی روئی روئی گلابی آنکھیں بتا رہی تھیں کہ وہ اتنی دیر سے اندر کیا کر رہی تھی۔۔۔

مسکارا تو ہٹ چکا تھا مگر لبوں پر لپسٹک ابھی بھی موجود تھی۔۔
جنہیں وہ مسلسل کچل رہی تھی۔۔

سمعان نے اثبات میں سر ہلا کر اسے بیٹھنے کا کہا تھا۔ نرگس بیگم خوش ہوتے شبرہ کے لیے فرنٹ سیٹ کا دروازہ کھول کر اسے بیٹھا گئی تھیں۔

"بہت اچھا موقع ہے۔۔۔ فایدہ اٹھانا اس موقع کا۔۔۔ جتنی حسین تم آج لگ رہی ہو۔۔۔ میرے بھتیجے کو اپنی آج معصوم اداؤں سے گھائل کر دو۔۔ کہ وہ ناراضگی خود کی ختم کرنے پر مجبور ہو جائے۔۔۔"

اس کے قریب جھکتے نرگس بیگم نے جو سرگوشی کی تھی۔۔ شبرہ کی رنگت شرم سے گلنار ہوئی تھی۔۔۔

گاڑی میں آکر بیٹھتے سمعان نے بھی یہ منظر دیکھا تھا۔۔۔

"میری بیٹی تمہارے حوالے سمعان۔۔۔۔اس کا خیال رکھنا۔۔"

نرگس بیگم نے سمعان کو دیکھتے کہا تھا۔۔۔ جس کے جواب میں اس کے جن نگاہوں سے انہیں گھورا تھا وہ تھوڑی تشویش کا شکار ضرور ہوئی تھیں۔۔۔ مگر یہ بھی جانتی تھیں کہ ان کا بھتیجا ایک بہترین مرد تھا۔۔۔

وہ سب سنبھال لے گا۔۔۔

گاڑی گیٹ سے نکل آئی تھی۔۔۔اور شبرہ کا دل اتنی زور سے دھڑک رہا تھا کہ گاڑی کی خاموشی میں اسے وہ شور کانوں میں گونجتا محسوس ہو رہا تھا۔۔

شبرہ کی نظریں سمعان کے اسٹیرنگ پر گھومتے مضبوط ہاتھوں پر تھیں۔۔۔اس کے دل کی دھڑکنیں اس وقت اسے بے حال کر رہی تھیں۔۔۔

اس نے ہلکا سا چہرا موڑ کر سمعان کے مغرور نقوش کو تکا تھا۔۔۔وہ لب بھینچے خاموشی سے گاڑی چلا رہا تھا۔۔۔شبرہ کو اس کے غصے سے خوف آیا تھا۔۔۔

"کیا آپ ایک بار میری بات سنیں گے۔۔۔؟؟"

خود میں بہت زیادہ ہمت مجتمع کرتے وہ روہانسے لہجے میں بولی تھی۔۔۔

اسکی دیوانہ وار نگاہیں سمعان کے چہرے پر تھیں۔۔۔وہ بے چینی سے انگلیاں مسل رہی تھی۔۔۔

"کیا بات کرنی ہے۔۔۔؟؟ کوئی جھوٹ، فریب یا دھوکا دینا باقی رہ گیا ہے ابھی۔۔۔؟؟"

سمعان گردیزی نے اس کی بات کے جواب میں سنگین طنز کیا تھا۔۔۔ شبرہ جلتی آنکھیں میچ گئی تھی۔۔۔ اس کی آنکھوں سے آنسو ٹپک کر گالوں پر بکھر گیا تھا۔۔

"میں معافی مانگنا چاہتی ہوں اس کے لیے۔۔۔ پلیز ایک بار میری بات تو سن لیں۔۔۔"

اس نے پھر سے کوشش کی تھی۔۔۔

"مجھے نہ تو تمہاری معافی چاہیے ہے اور نہ تم شبرہ دستگیر۔۔۔۔

میرے دل میں اب کچھ نہیں ہے تمہارے لیے۔۔۔

میری محبت کو تم اپنے ہاتھوں سے کچل چکی ہو۔۔اب میرے پاس

تمہیں دینے کو نفرت کے سوا کچھ نہیں ہے۔۔۔

مجبوری میں مجھے تمھارے سنگت میں یہ سفر کرنا پڑ گیا ہے تو اسے

خاموشی سے گزارو۔۔۔"

وہ غصے سے دھاڑا تھا اور شبرہ اسے دیکھتی رہ گئی تھی۔۔۔۔وہ پہلے

سے بھی زیادہ کٹھور ہو چکا تھا۔۔۔

اس کی بات سننے کو تیار ہی نہیں تھا۔۔۔

وہ آدھے راستے پر ہی پہنچے تھے جب اچانک گاڑی ایک جھٹکا کھاتے رک گئی تھی۔۔۔ شبرہ نے گھبرا کر سمعان کی طرف دیکھا تھا۔۔۔

وہاں آس پاس اندھیرا چھایا ہوا تھا۔۔۔

سنسان جگہ تھی وہاں دور دور تک کوئی نہیں تھا۔۔۔ آسمان میں بجلی چمک رہی تھی۔۔۔ بادلوں کی وجہ سے چاند بھی چھپ گیا تھا۔۔۔

سمعان گاڑی سے نکلنے لگا تھا۔۔۔ جب شبرہ نے گھبرا کر اس کا بازو پکڑ لیا تھا۔۔

"پپ پلیز۔۔۔مجھے ڈر لگ رہا ہے۔۔۔۔یہ جگہ بہت سنسان ہے۔۔۔۔آپ باہر نہ جائیں۔۔کسی کو کال کر کے بلوا لیں۔۔۔"

اس کی آنکھیں آنسوؤں سے بھری ہوئی تھیں۔۔۔اس کا بازو پکڑے وہ اسے باہر جانے سے روک رہی تھی۔۔۔

سمعان کی نظریں اس لمحے اس پر ٹھہر گئی تھیں۔۔۔کہیں سے نہیں لگ رہا تھا کہ یہ وہی لڑکی تھی جس نے گولیوں کی برسات میں بے خوفی سے جا کر اپنے باپ کے قاتل کو مارا تھا۔۔۔

اس وقت وہ اس کی بانہوں میں سمیٹنے کی خواہاں کوئی چھوئی موئی سی دوشیزہ تھی۔۔۔ جسے صرف اس کے شوہر کی پناہوں کی چاہ تھی۔۔۔

اس کی روئی روئی گلابی آنکھوں کی دلکشی کئی گنا بڑھ چکی تھی۔۔۔ گداز گلابی پنکھڑیاں لرز رہی تھیں۔۔۔

بھیگی پلکوں پر آنسو ٹھہرے ہوئے تھے۔۔۔

اس پل کوئی بھی ہوتا تو اس لڑکی پر اپنا دل ہار جاتا۔۔۔ مگر اسے بہت زیادہ ہرٹ کر چکی تھی یہ لڑکی۔۔۔ وہ اسے معاف کرنے کا ارادہ نہیں رکھتا تھا۔۔۔

"تمہیں کچھ نہیں ہونے دوں گا۔۔۔ فکر مت کرو۔۔۔ باقی سب ختم ہو گیا ہو۔۔۔ مگر ایک رشتہ اب بھی باقی ہے ہمارے بیچ۔۔۔ جب تک یہ رشتہ قائم ہے تم میری زمہ داری ہو۔۔"

وہ اس کی گرفت سے اپنا بازو آزاد کرواتا باہر نکل گیا تھا۔۔۔۔ جبکہ شبرہ کو لگا تھا اس کا دل جیسے کسی نے مٹھی میں زور سے دبوچ دیا ہو۔۔۔

پلکوں پر ٹھہرے آنسو بہہ نکلے تھے۔۔۔

وہ گاڑی کو چیک کر رہا تھا۔۔۔ شبرہ کو گاڑی میں گھبراہٹ ہونے لگی تھی۔۔۔ وہ بھی باہر نکل آئی تھی۔۔۔

سمعان کے چہرے کے تاثرات کافی بگڑے ہوئے تھے۔۔۔اس نے فون نکالتے فہد کو کال کی تھی۔۔۔

"میری گاڑی کے ساتھ چھیڑ چھاڑ تم نے کی ہے۔۔۔؟"

وہ زور سے دھاڑا تھا۔۔۔اور اس لمحے شبرہ کو ساری بات سمجھ آ گئی تھی۔۔۔کہ سب گھر والوں نے ایک پلاننگ کے تحت انہیں یہ تنہائی کا موقع دیا تھا۔۔۔

سمعان کا غصہ دیکھ اسے خوف آنے لگا تھا۔۔۔۔

"بھابی بھائی غصے میں ہیں۔۔۔ میری شادی ہونے سے پہلے انہوں نے مجھے اوپر پہنچا دینا ہے۔۔۔ آپ کچھ کریں۔۔۔ اور ان کو تھوڑا رام کرنے کی کوشش کریں۔۔۔"

فہد نے اسے میسج کیا تھا۔۔ وہ فہد کو کیا جواب دیتی اس کے اپنے ہاتھ کانپ رہے تھے۔۔۔

بادلوں کی گھن گرج شروع ہو چکی تھی۔۔۔ بارش کے چھوٹے چھوٹے قطرے گرنے لگے تھے۔۔۔

"سمعان موسم خراب ہو رہا ہے۔۔۔ آگے راستہ بھی خراب ہے۔۔۔ وہاں تھوڑے سے فاصلے پر ہی پرانا گھر ہے۔۔۔ شبرہ بیٹی کو لے کر وہاں چلے جاؤ۔۔۔"

عثمان صاحب نے اسے کال کی تھی۔۔۔۔ وہ اس پلان سے باخبر تھے۔۔۔ مگر انہیں ان دونوں کی فکر ہوئی تھی۔۔۔

وہاں قریب ہی ان کی پرانی حویلی تھی۔۔۔ جہاں اکثر عثمان صاحب اور داؤد صاحب زمین کے معاملات دیکھنے آتے رہتے تھے۔۔۔۔ وہاں ملازمین موجود تھے۔۔۔۔

"نہیں۔۔۔میں گاڑی کو دیکھ رہا ہوں۔۔۔۔ ٹھیک ہو جائے گی۔۔۔ رکنے کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔"

اس نے سرد لہجے میں کہا تھا۔۔ کشادہ پیشانی پر شکنوں کا جال بنا ہوا تھا۔۔۔

شبرہ اسے مبہوت سی تکے گئی تھی۔۔یہ شخص اسے کتنا پیارا ہو گیا تھا وہ بیان نہیں کر سکتی تھی۔۔۔وہ اس وقت بہت زیادہ غصے میں تھا۔۔۔

اس کی کنپٹی کی تنی ہوئی رگیں بتا رہی تھیں۔۔

"تم بھی ملی ہوئی تھی اس سب میں۔۔۔"

وہ ایک دم سے غصے سے اس کی جانب پلٹا تھا۔۔۔

شبرہ گھبرا سی گئی تھی۔۔۔

"نن نہیں مجھے نہیں پتا تھا۔۔۔؟؟"

اس نے نفی میں سر ہلایا تھا۔۔۔اس وقت اس کے غصے سے سہمی وہ معصوم صورت بے پناہ دلکش لگ رہی تھی۔۔۔ تیز ہوا کے جھونکوں سے اس کے کھلے بال لہرا رہے تھے۔۔

بار بار اس کے چہرے کو چھوتے اس کو بہت بوکھلاہٹ کا شکار کر چکے تھے۔۔۔وہ کئی بار بال سمیٹ چکی تھی۔ مگر وہ پھر بکھر جاتا تھے۔ اس کے پاس بینڈ بھی نہیں تھا کہ وہ باندھ سکتی تھی۔۔

اس کا سارا سامان فہد کی گاڑی میں چلا گیا تھا۔۔

جبکہ وہ یہ نہیں جانتی تھی کہ اس کے بال اس سے بھی زیادہ مقابل کھڑے شخص کو ڈسٹرب کر رہے تھے۔۔۔

"مجھے اب تمہاری کسی بھی بات پر یقین نہیں ہے۔۔ اب بھی جھوٹ ہی بول رہی ہو گی۔۔۔"

اس نے تنفر سے کہا تھا۔۔۔ شبرہ نے اذیت سے رخ موڑ لیا تھا۔۔۔

وہ شاید واقعی اب کبھی بھی اس پر یقین نہیں کرنے والا تھا۔۔ وہ روڈ کافی سنسان تھا۔ کافی دیر بعد جا کر اکا دکا گاڑیاں گزر رہی

تھیں۔۔۔شبرہ بے دھیانی میں تھوڑا سا روڈ سائیڈ پر ہو کر کھڑی تھی۔۔۔جب اسی لمحے ایک تیز رفتار گاڑی دور سے آتی دکھائی دی تھی۔۔

شبرہ کا دھیان اس جانب نہیں تھا۔۔سمعان جو دوبارہ گاڑی پر جھکا ہوا تھا۔اچانک کسی خیال پر اس نے نظریں اٹھائی تھیں۔۔۔اور اس کا دل جیسے وہیں ساکت ہوا تھا۔۔۔

وہ گاڑی شبرہ کو کچلنے کو تھی۔۔۔جب سمعان نے لمحے کے ہزارویں حصے میں آگے کو ہوتے۔۔۔شبرہ کی کلائی پکڑی تھی اور اسے اپنی جانب کھینچ لیا تھا۔۔۔

شبرہ کسی کٹی ہوئی شاخ کی مانند اس کے چوڑے سینے سے آن ٹکرائی تھی۔۔۔

اس عنایت کے لیے وہ بالکل بھی تیار نہیں تھی۔۔۔ گاڑی کا سر پر بجتا ہارن اور ایک دم سے سر پر ان چمکتی روشنیاں دیکھ اسے تو ایک لمحے کو یہی لگا تھا کہ اس کا آخری ٹائم آ چکا ہے۔۔

اب وہ نہیں بچ پائے گی۔۔۔ مگر اس شخص نے پھر سے اسے بچا لیا تھا۔۔۔

معاف بھی نہیں کرنا تھا اور کچھ ہونے بھی نہیں دینا تھا۔۔۔ شبرہ

اس کے مضبوط پناہوں میں تھی۔۔۔ اور اس کا دل چاہا تھا کہ وقت

یہی رک جائے۔۔

وہ ان پناہوں سے کبھی آزاد نہ ہو۔۔۔

"پاگل ہو گئی ہو۔۔۔ مرنے کا بہت شوق ہے تمہیں۔۔۔"

اس کی کلائی دبوچ کر اسے خود سے جدا کرتے وہ غصے سے دھاڑا

تھا۔۔۔ اس کا چہرا انجانے کس احساس سے اس وقت بہت زیادہ

سرخ ہو رہا تھا۔۔۔

"ہاں مرنا چاہتی ہوں۔۔۔۔ بہت تنگ ہیں آپ مجھ سے۔۔۔۔

آپ کی جان چھوٹ جائے گی۔۔۔۔"

اس نے روتے ہوئے کہا تھا۔۔۔اس لمحے وہ اس کے بے پناہ قریب

کھڑی تھی۔۔۔۔

بھیگی پلکیں اٹھائے اسے دیکھتی وہ اس لمحے سمعان گردیزی کا سارا

چین وسکون ایک بار پھر سے لوٹ کر لے گئ تھی۔۔۔سمعان کی

آنکھوں کی رنگت خطرناک حد تک سرخ ہوئی تھی۔۔۔

اس نے انتہائی غصے سے شبرہ کی نازک کمر میں اپنا بازو حمائل کیا تھا

اور اسے اپنے بے انتہا قریب کر لیا تھا۔۔۔

"تم دنیا کی سب سے بڑی بے وفا اور دھوکا باز لڑکی ہو۔۔۔ اتنے مہینوں میرے ساتھ محبت کا ڈھونگ کیا۔۔۔ میرے دل کے ساتھ کھلواڑ کیا۔۔۔ اور اب۔۔۔ اب بھی جب تمہارے پاس کوئی دوسرا آپشن نہیں بچا تو تم نے سوچا کیوں نہ اس انسان کو پھر سے پاگل بنا لیا جائے۔۔۔

اگر عنایہ کی وجہ سے میں۔۔ مجبور نہ ہوتا تو تمہاری صورت بھی نہ دیکھتا۔۔۔"

وہ غصے سے بول رہا تھا اور اس کی گرم سانسیں شبرہ کا چہرا اجھلسا رہی تھیں۔۔۔۔ اور اس کے الفاظ شبرہ کے دل کو مزید زخمی کر رہے تھے۔۔

اس کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے تھے۔۔ مگر وہ اس وقت یہ موقع گنوانا نہیں چاھتی تھی۔۔۔۔ اس نے اپنے اندر ہمت مجتمع کرتے اپنے کانپتے گداز ہاتھوں سے اس کا چہرا تھام لیا تھا۔۔

اس کی اس پیش قدمی کر سمعان گردیزی ساکت ہوا تھا۔۔۔

"میں نے دھوکا دیا آپ کو۔۔۔۔ میں مانتی ہوں۔۔۔ مگر میری محبت میں کوئی کھوٹ نہیں تھا۔۔۔۔ میں نے آپ سے بہت محبت

کی ہے۔۔۔ آپ کی امانت میں کبھی خیانت نہیں کی۔۔۔ میں آپ سے بے پناہ محبت کرتی ہوں۔۔۔ اگر آپ نے مجھے معاف نہ کیا تو میں مر جاؤں گی۔۔۔ میں نہیں جی پا رہی آپ کی اس نفرت کے ساتھ۔۔۔

پلیز مجھے معاف کر دیں۔۔۔ میں نے بہت غلط کیا۔۔۔ آپ۔۔ آپ مجھے اس کی جو بھی سزا دینا چاہتے ہیں وہ دیں۔۔۔ مگر مجھے خود سے اتنا دور مت رکھیں۔۔"

اس کا چہرا تھامے وہ اس کے پیروں پر اپنے پیر رکھے اس کے بے انتہا قریب کھڑی اس کی سانسوں سے بھی زیادہ قریب آچکی تھی۔۔۔ ایسا کرتے ہوئے اس کا پورا وجود لرز رہا تھا۔۔۔

دل دھک دھک کر رہا تھا۔۔ وہ بہت بڑا جرأت مندانہ اقدام کر چکی تھی۔۔۔

بارش اب تیزی پکڑ چکی تھی۔۔۔ وہ دونوں بھیگ رہے تھے۔۔۔ مگر اس بات کو احساس دونوں کو نہیں تھا۔۔

شبرہ نے آگے بڑھ کر سارے فاصلے سمیٹ دیئے تھے۔۔۔وہ دونوں ایک دوسرے کے اتنے قریب تھے کہ ان کے بیچ ہوا کو گزر بھی نہیں ہو رہا تھا۔۔۔

شبرہ کے ہونٹ بولتے ہوئے ایک بات سمعان گردیزی کے ہونٹوں کو چھو گئے تھے۔۔۔جس پر اسے اپنی کمر پر سمعان کی گرفت مضبوط ہوتی محسوس ہوئی تھی۔۔وہ کانپ گئ تھی۔۔۔ اس کے پورے وجود میں سنسنی سی بھر گئ تھی۔۔

"تم چاہتی ہو۔۔۔میں یقین کروں تم پر۔۔۔اور کچھ دن بعد پتا چلے۔۔۔یہ بھی کوئی نیا فریب تھا۔۔۔"

اس کی بالوں کی گدی کو اپنی گرفت میں جکڑتے وہ اس کا چہرا مزید قریب کر گیا تھا۔۔۔

شبرہ بری طرح سے لرز رہی تھی۔۔۔اس نے فوراً نفی میں سر ہلایا تھا۔۔۔

"میں اپنی جان دے دوں گی۔۔۔ مگر کبھی دوبارہ ایسا نہیں کروں گی۔۔۔ آپ پر میرا سب کچھ قربان ہے۔۔۔"

اس نے یقین دلانے کی کوشش کی تھی۔۔۔ مگر مقابل کا غصہ کم ہونے کو نہیں آرہا تھا۔۔۔۔

"جان دینے کا بہت زیادہ شوق نہیں ہے تمہیں۔۔۔۔ جس دن میں

نے یہ جان نکال لی نا۔۔۔ اس دن پتا چلے گا۔۔۔"

وہ اس سے بہت زیادہ ناراض تھا۔۔۔ مگر پھر بھی اس کا بار بار جان

دینے کا کہنا اسے غصہ دلا رہا تھا۔۔۔ اس کی بات کا مفہوم سمجھتی وہ

حیا سے سرخ ہوئی تھی۔۔

بارش اب تیز ہوئی تھی۔۔۔۔ اور وہ دونوں بھیگ رہے تھے۔۔۔

"آپ کی ہر سزا قبول ہوگی مجھے۔۔۔۔"

اس نے ان شعلے برساتی آنکھوں میں دیکھتے کہا تھا اور اگلے ہی پل

اس میں اتنی جرأت نجانے کہاں سے آئی تھی کہ وہ اپنے کپکپاتے

بھیگے ہونٹ سے سمعان گردیزی کے ہونٹوں کے قریب لے گئی تھی۔۔۔

سمعان کی آنکھوں کی سرخی مزید بڑھ گئی تھی۔۔۔اس کے وجود پر سمعان کی گرفت مزید مضبوط ہوئی تھی۔۔۔

جس سے وہ بری طرح لرز گئی تھی۔۔۔وہ جو اس کے ہونٹوں کو چھو کر چند انچ کے فاصلے پر تھی۔۔ سمعان گردیزی اس گستاخی پر سلگ اٹھا تھا۔۔۔اس نے شبرہ کے بالوں میں اپنا ہاتھ پھنسایا تھا اور اس کی سانسوں پر پوری طرح سے قابض ہوا تھا۔۔۔

اس کے لمس میں غصے کی شدت اتنی تھی کہ شبرہ کی جان نکلنے کے در پر تھی۔۔۔۔

وہ اپنی سانسوں سے اس کی سانسوں میں اپنا غصہ انڈیل رہا تھا۔۔۔۔ شبرہ بری طرح سے ہانپ رہی تھی۔۔۔۔

مگر اس نے زرا سے مزاحمت بھی نہیں کی تھی۔۔۔۔اس کے ہونٹ اس ستمگر کی شدت پسندی پر جلنے لگے تھے۔۔۔اسے خون کی ہلکی سی آمیزش محسوس ہوئی تھی۔۔۔

اس کا نچلا ہونٹ زخمی ہو چکا تھا۔۔۔اس کی سانسیں اٹکنے لگی تھیں۔۔۔وہ شخص اس کو زرا سی سانس لینے کی مہلت دیتا تھا اور پھر

پہلے سے بھی زیادہ شدت سے اس کی سانسیں کھینچ لیتا تھا۔۔۔ شبرہ کا وجود بے جان ہونے لگا تھا۔۔۔

وہ نڈھال ہوئی تھی۔۔۔۔ مگر اس کے چہرے پر ایک الوہی مسکان تھی۔۔۔۔ اس شخص کی قربت میں جو سکون مل رہا تھا اسے۔۔۔ وہ اور کہیں نہیں مل پایا تھا۔۔۔

وہ غصے میں تھا اور وہ اس کا غصہ ایسے ہی برداشت کرنے کی سکت رکھتی تھی۔۔۔

شبرہ کے کانپتے ہاتھ سمعان کے سینے پر آن ٹھہرے تھے۔۔۔۔

جس پر سمعان گردیزی جیسے ہوش میں آیا تھا۔۔۔ وہ جو اس کے

لمس کے فسوں میں کھو چکا تھا۔۔ اسے احساس ہوا تھا کہ وہ جس لڑکی پر اپنا غصہ اتار رہا تھا۔۔

وہ اس وقت اس کے تصور میں نہیں حقیقت میں اس کے سامنے تھی۔۔۔ اور وہ شاید یہ سب برداشت نہیں کر سکتی تھی۔۔۔

سمعان نے اس کے کانپتے وجود کے گرد اپنا حصار مزید مضبوط کرتے اس کے لرزتے ہونٹوں کو آزادی بخش دی تھی۔۔۔ اس کا نچلا ہونٹ زخمی ہو چکا تھا۔۔۔

وہ ٹھیک سے سانس نہیں لے پا رہی تھی۔۔ سمعان کو ایک دم سے ندامت نے گھیر لیا تھا۔۔ وہ اسی خاطر خود کو اس سے دور رکھے

ہوئے تھا۔۔ کیونکہ وہ اس نازک لڑکی کو اپنے اندر اٹھتے غصے کے

طوفان کا شکار نہیں کرنا چاہتا تھا۔۔۔

وہ اس سے شدید غصہ ہونے کے باوجود اسے کسی بھی طرح سے

ہرٹ نہیں کرنا چاہتا تھا۔۔

شبرہ اس کے سینے پر سر ٹکائے گہرے گہرے سانس لیتی اپنی

سانسوں کو بحال کرنے کی کوشش کر رہی تھی۔۔۔ نجانے کتنی ہی

دیر وہ اسے ایسے ہی باہنوں میں سمیٹے کھڑا رہا تھا۔۔۔۔

شبرہ کے وجود کی کپکپاہٹ وہ اچھے سے محسوس کر سکتا تھا۔۔۔ اس

کی آنکھوں کی سرخی مزید بڑھ گئی تھی۔۔۔۔ بارش بہت تیز ہو چکی

تھی اور وہ دونوں ایسے ہی کھڑے بھیگتے رہے تھے۔۔۔ بادل

گھرے ہو جانے سے تاریکی کا احساس مزید بڑھ گیا تھا۔۔۔

جب سمعان نے اس کی نازک وجود کو اپنی بانہوں میں سمیٹا اور اسے

اٹھالیا تھا۔۔۔ شبرہ کا دل بہت زور زور سے دھڑک رہا تھا۔۔۔

اسے ابھی بھی اپنی سانسوں میں وہ شخص محسوس ہو رہا تھا۔۔

مارے شرم وحیا کے وہ نگاہیں نہیں اٹھا پا رہی تھی۔۔۔ وہ اس کی

شرٹ کو مٹھی میں جکڑے اس کے سینے میں چہرا چھپائے ہوئے اپنی

دھڑکنوں کا شمار لگانے کی کوشش کر رہی تھی۔۔

وہ اس پل خوش تھی بہت زیادہ خوش۔۔۔۔ دم توڑتے دل کو جیسے جینے کی امید مل گئی تھی۔۔۔ اس کے دل کو اب یقین ہونے لگا تھا کہ وہ اس سے نفرت نہیں کرتا تھا۔۔۔۔ اس شخص کے دل میں ابھی بھی اس کی جگہ تھی۔۔

وہ اس کے دل میں اپنی سلطنت قائم کر سکتی تھی۔۔۔ وہ اس دشمن جاں کو واپس سے اپنا بنا سکتی تھی۔۔

فہد نے بڑی سوچ سمجھ کر پلاننگ کی تھی۔۔۔ ان کی گاڑی جہاں خراب ہوئی تھی۔۔۔ اس سے پانچ منٹ کی دوری پر پرانی حویلی تھی۔۔ وہ جیسے ہی اندر داخل ہوا۔۔۔۔

وہاں کی دیکھ بھال پر مامور کریم اور اس کی بیوی پہلے سے ہی ان کے منتظر کھڑے تھے۔۔ ان کو جیسے پہلے سے خبر دے دی گئی ہو۔۔۔ شبرہ پوری طرح سے اس کی مضبوط بانہوں میں سمٹی ہوئی تھی۔۔۔

سمعان ان لوگوں کے سلام کا جواب دیتا۔۔ کریم کے سلام کا جواب دیتا وہ کمرے کی جانب بڑھ گیا تھا۔۔ کمرے میں داخل ہوتے ہی اندر کا ماحول دیکھ سمعان گردیزی کی کشادہ پیشانی شکن آلود ہوئی تھی۔۔۔

شبرہ نے بھی کمرے میں پھیلی مہک محسوس کرتے۔۔۔ نگاہیں اٹھا کر جیسے ہی کمرے پر نظر دوڑائی۔۔۔

اس کی دھڑکنیں سینے میں اودھم مچاگئی تھیں۔۔۔۔ پورا کمرہ سرخ گلابوں سے سجا ہوا تھا۔۔۔۔

لیمپ اور دیئے کی مدھم روشنی کمرے کے ماحول کو مزید رومانوی بنا رہی تھی۔۔۔۔ بیڈ کے چاروں جانب سرش گلابوں کی بڑی خوبصورت سیج بنی ہوئی تھی۔۔۔

بیڈ پر بھی گلاب کی پتیاں بکھری ہوئی تھیں۔۔۔۔ شبرہ مارے شرم وحیا کے نگاہیں نہیں اٹھا پا رہی تھی۔۔ سمعان نے اسے نیچے اتار دیا تھا۔۔۔

اس کے چہرے کے تاثرات کافی بگڑے ہوئے تھے۔۔ جو دیکھ شبرہ کی جان نکلنے لگی تھی۔۔۔۔

وہ دونوں پوری طرح سے بھیگے ہوئے تھے۔۔۔ شبرہ کو ٹھنڈ لگ رہی تھی۔۔۔

"جب یہ سارا اہتمام کیا ہے۔۔۔ تو الماری میں دیکھ لو۔۔۔ کوئی ڈریس بھی رکھا ہو گا۔۔۔ چینج کرو اور سو جاؤ۔۔۔"

سمعان نے بنا اس کی جانب پلٹے کہا تھا۔۔ اور سیگریٹ نکالتے وہ صوفے پر بیٹھ گیا تھا۔۔۔ اس کے بھاری لہجے پر شبرہ نے نگاہیں موڑ کر اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔ پیشانی مسلتا وہ ہاتھ کی مٹھی کو بند کرتا اور پھر کھولتا تھا۔۔

اس کی ایک ٹانگ مسلسل ہل رہی تھی۔۔۔ یقیناً وہ اپنے اندر جو اضطراب کم کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔۔۔

وہ اس سے اب بھی غصہ تھا۔۔ مگر جو سچویشن بنادی گئی تھی۔۔۔ وہ اس شخص کے اعصاب پر بھاری پڑ رہی تھی۔۔۔۔ اس کا ہر

انداز بتا رہا تھا کہ اس کے دل میں شبرہ دستگیر اب بھی بستے تھی۔۔۔

جس کی موجودگی اسے ڈسٹرب کر رہی تھی۔۔۔ شبرہ کے لبوں پر بہت دلفریب مسکان بکھری تھی۔۔۔۔ اسی لمحے اس کا ہاتھ میں پکڑا موبائل وائبریٹ ہوا تھا۔۔

"اس موقع کو ضائع مت ہونے دو۔۔۔ اپنے شوہر کو منالو بیٹا۔۔۔۔ اس کے ٹوٹے دل کو اپنی محبت کے دھاگوں میں پرولو۔۔۔ جتنی شدید محبت اس سے کرتی ہو۔۔ اس کا احساس دلاؤ اسے۔۔

اسے یہی لگتا ہے تم کمپرومائز کر رہی ہو۔۔اسے بتاؤ کہ تم اس کی کتنی طلبگار ہو۔۔۔یہ موقع دوبارہ نہیں ملے گا شبرہ۔۔۔

اپنے شوہر کو منالو۔۔۔"

عندلیب بیگم جنہوں نے اسے ماں کی طرح پیار دیا تھا۔۔۔اس وقت بھی ماں کے جیسے نصیحت کر گئی تھیں۔۔۔

شبرہ کے ہاتھ میں موبائل لرز گیا تھا۔۔۔نرگس بیگم،رمشا اور عالیہ کے بھی بہت سارے میسجز تھے۔۔۔وہ سب پڑھتے شبرہ کے لبوں پر شرمگین مسکان کھیل گئی تھی۔۔

اس نے نگاہیں اٹھا کر اس ستمگر کو دیکھا تھا۔۔ جو اس کی جانب دیکھ بھی نہیں رہا تھا۔۔

شبرہ الماری کی جانب بڑھی تھی۔۔۔ مگر سامنے اس کے لیے جو ملبوسات ہینگ کیے گئے تھے۔۔۔ وہ دیکھ کر اس کی جان لبوں کو آگئی تھی۔۔۔

مختلف کلرز اور ڈیزائن کے نائٹ سوٹ موجود تھے وہاں۔۔۔

شبرہ کا دل بہت زور زور سے دھڑک رہا تھا۔۔۔ چہرے کی رنگت خطرناک حد تک سرخ ہو چکی تھی۔۔۔

اس نے ان سب میں سے ایک قدرے مناسب لباس اٹھایا تھا۔

وہ پنک کلر کی سلک کی میکسی تھی۔۔۔جو باقی سب کی طرح سلیو لیس تھی مگر اس کے اوپر الگ سے گاؤن بھی بنا ہوا تھا۔۔۔

شبرہ نے کانپتے ہاتھوں سے وہ اٹھائی تھی اور واش روم کی جانب بڑھ گئی تھی۔۔۔

نجانے کتنی دیر وہ مرر پر اپنا عکس دیکھتی شرم سے دوہری ہوتی باہر جانے کی ہمت نہیں کر پائی تھی۔۔۔

اس کا دل بہت زور زور سے دھڑک رہا تھا۔۔۔اس نے بالوں کو کھول رکھا تھا۔۔۔

اس لباس میں اس کے ہوش ربا حسن کے نشیب و فراز واضح ہو رہے تھے۔۔۔۔

اس نے اپنے اندر نجانے کتنی مشکل سے ہمت پیدا کرتے باہر قدم رکھا تھا۔۔۔وہ کانپ رہی تھی۔۔۔اس سے آگے بڑھنا محال ہو رہا تھا۔۔۔ مگر اس روٹھے پیا کو منانے کی خاطر اسے اتنی کوشش کرنی تھی۔۔۔

وہ چھوٹے قدم اُٹھاتے مرر کے سامنے جا کھڑی ہوئی تھی۔۔۔

سمعان وہاں بالکل سامنے ہی بیٹھا تھا۔۔ مرر سے وہ اس کا وجیہہ عکس دیکھ سکتی تھی۔۔۔۔وہ اب بھی اپنی پیشانی مسل رہا تھا۔۔۔

اس کی جانب دیکھتے لپسٹک اُٹھاتے ہاتھ کانپنے پر وہاں کچھ چیزیں گر گئی تھیں۔۔۔ آہٹ پر سمعان نے آنکھیں کھول کر اوپر دیکھا تھا اور پھر جیسے اس شخص کی نگاہیں پلٹنا بھول گئی تھیں۔۔۔

وہ لڑکی اس کے ہوش اڑا گئی تھی۔۔۔۔ اس کے لباس کی لینتھ پنڈلیوں سے تھوڑا اوپر تک تھی۔۔۔ جس کی وجہ سے دودھیا پیروں کے ساتھ ساتھ پنڈلیاں بھی واضح ہو رہی تھیں۔۔۔

سمعان گردیزی کو دماغ گھوم گیا تھا۔۔۔ اس کی اعصاب جھنجھنا اٹھے تھے۔۔۔

"یہ کیا پہنا ہے تم نے۔۔۔؟؟"

اپنی جگہ سے اٹھتا وہ غصے سے دھاڑا تھا۔۔۔ شبرہ کے ہاتھ سے لپسٹک چھوٹ گئی تھی۔۔ کیونکہ وہ غصے سے اس کی جانب بڑھتا اس کی کلائی پکڑ کر اس کا رخ اپنی جانب موڑتا اس کی کمر شیشے سے لگا گیا تھا۔۔۔

اس کی آنکھوں کی سرخی اور ضبط سے سرخ ہوتے چہرے کو دیکھ شبرہ کو اس لمحے اس شخص پر ٹوٹ کر پیار آیا تھا۔۔۔ وہ خود کو اس کے پاس ہونے سے روک رہا تھا۔۔

شبرہ کا دل چاہا تھا کہ وہ اس پل اس کے سینے میں سما کر ہمیشہ کے لیے اپنے آپ کو اس کے سپرد کر دے۔۔ اس کا غصہ، ناراضگی، جھنجھلاہٹ سب سمیٹ لے۔۔۔

"میرے پاس اور کپڑے نہیں تھے۔۔۔ یہاں یہی رکھے تھے۔۔

"

شبرہ نے اس کا غصہ دیکھ معصومیت سے کہا تھا۔۔ وہ اس لمحے اور زیادہ دلربا لگی تھی۔۔۔ پیچھے کو گرے ہونے کی وجہ سے اس کا گاؤن ایک کندھے سے ڈھلک گیا تھا اور اس کے وجود کی دلکشی مزید اجاگر ہونے لگی تھی۔۔۔

سمعان گردیزی نے اپنے حواسوں پر قابو کیسے رکھا ہوا تھا یہ وہی

جانتا تھا۔۔۔

ورنہ اگر اس وقت اس کی جگہ کوئی اور ہوتا تو کب کا پگھل چکا

ہوتا۔۔۔

"ڈونٹ ٹیل می کہ تم اس ساری پلاننگ کا حصہ نہیں تھی۔۔۔"

سمعان نے ہاتھ بڑھاتے اس کا گاؤن کندھے سے درست کیا

تھا۔۔۔اور شبرہ جیسے اس لمحے اس شخص پر دل و جان سے فدا ہوئی

تھی۔۔۔

"مجھے قسم سے کچھ بھی پتا نہیں تھا۔۔"

اس نے روہانسے لہجے میں وضاحت دی تھی۔۔۔ سمعان نے جلتی آنکھوں سے اس کی جانب دیکھا تھا اور واپس پلٹ گیا تھا۔۔۔ شبرہ نے رکی ہوئی سانسیں بحال کی تھیں۔۔

وہ پھر سے اسی پوزیشن میں صوفے پر بیٹھ چکا تھا۔۔۔ شبرہ کچھ دیر وہیں کھڑی اپنی دھڑکنوں کا شمار لگاتی رہی تھی۔۔۔ اور پھر بام اٹھائے اس کے قریب گئی تھی۔۔۔

اس کی قریب کھڑے ہوتے اس نے نرم ہاتھوں سے سمعان کے ماتھے پر بام لگائی تھی۔۔۔

سمعان نے آنکھیں کھول کر اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔ جو اس کے بے پناہ قریب کھڑی تھی۔۔۔ اس نے وجود کی رعنائیاں مزید اجاگر ہو رہی تھیں۔۔

سمعان نے آنکھیں موندی تھیں اور اس کی کمر میں بازو حمائل کرتے اسے اپنے اوپر گرا لیا تھا۔۔۔ شبرہ کی دھڑکنیں گنگنا اٹھی تھیں۔۔۔ وہ اس کے سینے پر پڑی تھی۔۔۔ اور ایک ہاتھ سے اس کے ماتھے کا مساج کر رہی تھی۔۔۔

سمعان نے آنکھیں کھولتے گھورا تھا اسے۔۔۔

"کیوں آگ سے کھیل رہی ہو۔۔۔؟؟اتنی سکت نہیں ہے تم میں کے میرے اندر اٹھتے طوفان کو خود میں سمیٹ سکو۔۔۔۔میرے اندر تُمہارے لیے اب وہ پہلے والی نرمی نہیں بچی۔۔۔"

وہ اسے وارن کر رہا تھا۔۔۔اس کی آنکھیں سرخ تھیں اور چہرے پر اضطراب پھیلا ہوا تھا۔۔۔۔سمعان کی نظر بار بار اس کے زخمی ہونٹ پر پڑ رہی تھی۔۔۔جو اسے مزید بے چین کر رہا تھا۔۔

شبرہ زرا سا مزید اس کے قریب ہوتی اس کی گردن میں اپنی دونوں باہنیں حمائل کر گئی تھی۔۔

"مجھے سب کچھ برداشت ہے۔۔۔مجھے بس آپ کو ساتھ دوبارہ چاہیے۔۔۔"

وہ اپنی طرف سے مکمل پیش قدمی کر چکی تھی۔۔۔اس سے زیادہ ہمت وہ خود میں نہیں پیدا کر سکتی تھی۔۔

"آپ کو اپنی نفرت اور غصہ نکالنا ہے۔۔۔ آپ کو جو کرنا ہے کریں۔۔۔ میں سب کچھ سہہ لوں گی۔۔۔ مگر آپ کی بے رخی اور جدائی نہیں سہی جارہی۔۔۔"

شبرہ نے اپنے کانپتے لبوں سے واضح اظہار کیا تھا۔۔۔اس کا نازک وجود اس جرأت پر لرز رہا تھا۔۔دل پسلیاں توڑ کر باہر آنے کو تیار تھا۔۔۔مگر اس وقت وہ پیچھے نہیں ہٹ سکتی تھی۔۔۔

سمعان گردیزی کے لبوں پر زخمی مسکان ابھری تھی۔۔

"نفرت؟؟؟اگر میں تم سے نفرت کرتا ہوتا تو اس وقت تم ایسے میرے اتنے قریب نہ ہوتی۔۔۔اور رہی بات مجھے برداشت کرنے کی تو اس کا ڈیمو تھوڑی دیر پہلے دیکھ چکا ہوں میں۔۔

اس لیے تمہارے لیے بہتر یہی ہے مجھے مزید مت چھیڑو۔۔۔جا کر سو جاؤ۔۔۔"

سمعان گردیزی اس نازک لڑکی کو خود سے بچا رہا تھا اور وہ یہ سمجھ نہیں رہی تھی۔۔۔اس کی بات پر شبرہ کا چہرا گلنار ہوا تھا۔۔

"آپ معاف نہیں کریں گے مجھے۔۔؟"

شبرہ نے نم آلود آنکھوں سے اس کی جانب دیکھتے پوچھا تھا۔۔

"میں نے تمہیں اسی وقت معاف کر دیا تھا جب تم نے میری بیٹی کو بچانے کے لیے اپنے وجود پر گولی کھائی تھی۔۔"

وہ شخص اجنبیت دکھا رہا تھا اور شبرہ برداشت نہیں کر پا رہی تھی۔۔

"آپ مجھ سے محبت نہیں کرتے اب۔۔۔؟؟"

شبرہ نے پھر سے سوال کیا تھا۔۔۔ جس کے جواب میں وہ شخص نفی میں سر ہلا گیا تھا۔۔۔ اور شبرہ کا دل اس کی اتنی بے رحمی پر ٹکڑے ٹکڑے ہوا تھا۔۔۔

"پھر میری جان کیوں بچائی۔۔۔ میرے مرنے سے بھی کوئی فرق نہیں پڑنا چاہیے آپ کو۔۔۔ جب میری آپ کے نزدیک کوئی وقعت نہیں ہے تو۔۔۔"

شبرہ نے اس کے حصار سے نکلتے ہوئے کہا تھا۔۔۔ یہ شخص بالکل پتھر محسوس ہوا تھا اسے اس لمحے۔۔۔

"اپنی بیٹی کی خاطر۔۔۔اس کے لیے ضروری ہو تم۔۔۔"

صوفے کی پشت سے سر ٹکاتے سمعان گردیزی نے اس لڑکی کو سر سے پیر تک گھورا تھا۔۔۔جو اس وقت مکمل طور پر اس کی محبت میں ڈوبی ہوئی تھی۔۔۔اور وہ اسے خود سے دور رکھنے کی کوشش میں ہلکان ہو رہا تھا۔۔۔

اس کی بات پر شبرہ کی آنکھوں سے لڑیوں کی صورت آنسو بہنے لگے تھے۔۔۔۔

"عنایہ میری جان ہے۔۔۔ لیکن اب میں نے اسے اتنا مضبوط بنا دیا ہے کہ وہ میرے بغیر رہ سکتی ہے۔۔۔ مگر میں چاہ کر بھی خود کو اتنا مضبوط نہیں بنا پا رہی کہ آپ کے بغیر رہ پاؤں۔۔۔

یہ پل پل کی اذیت برداشت نہیں کر سکتی میں۔۔۔ عنایہ سے کہیے گا مجھے معاف کر دے۔۔۔

اور اس کو بہت خیال رکھیئے گا۔۔۔"

شبرہ نے روتے ہوئے سمعان کو کہا تھا۔۔۔ اس کے الفاظ پر سمعان نے الجھ کر اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔ اس سے پہلے کہ وہ کچھ سمجھ

پاتا۔۔۔شبرہ نے ڈریسنگ ٹیبل کے قریب جاتے وہاں ایک جانب رکھا تیز دھار چاقو اٹھایا تھا اور اسے اپنی کلائی پر رکھ دیا تھا۔۔۔

سمعان گردیزی کو لگا تھا جیسے کسی نے وہ چاقو اس کی گردن پر پھیر دیا ہو۔۔۔وہ تیر کی تیزی سے اس کے پاس پہنچا تھا اور چاقو اس کی گرفت سے چھین لیا تھا۔۔۔

تب تک شبرہ کی کلائی پر ہلکا سا کٹ لگ چکا تھا۔۔۔اس نے سمعان سے چاقو واپس چھیننے کی کوشش کی تھی مگر سمعان اسے دور پھینک گیا تھا۔۔۔

اس کی کلائی سے نکلتا خون دیکھ سمعان گردیزی پاگل ہو گیا تھا۔۔۔

"یہ کیا کیا تم نے۔۔؟؟"

اس کی کٹ پر اپنی ہتھیلی دباتے اس نے خون روکنے کی کوشش کی تھی۔۔۔ ساتھ اس پر غصے سے دھاڑا تھا۔۔۔ کچھ دیر پہلے جو پتھر بنا ہوا تھا۔۔۔ اس وقت اس کا خون دیکھ وہ تڑپ گیا تھا۔۔۔

"آپ کو کیا مسئلہ ہے۔۔۔ نہ سکون سے جینے دیتے ہیں نا مرنے دیتے ہیں۔۔۔ آپ چاہتے کیا ہیں مجھ سے۔۔۔"

وہ بھی جواب میں اسی کے انداز میں چیخی تھی۔۔۔ اس ہاتھا پائی میں اس کا گاؤن پیچھے کو ڈھلک گیا تھا۔۔۔ مگر اس وقت اسے بالکل

ہوش نہیں تھا۔۔۔پر وہ سمعان گردیزی کا ہوش ضرور اڑا رہی تھی۔۔

"ابھی بتاتا ہوں کیا چاہتا ہوں میں تم سے۔۔۔"

شبرہ کے احتجاج کے باوجود وہ اسے اٹھائے بیڈ کی جانب بڑھ گیا تھا۔۔۔اس کے خوفناک تیور دیکھ شبرہ تھوڑی سہم چکی تھی۔۔۔وہ پہلے سے بھی زیادہ غصے میں لگا تھا اس وقت۔۔۔

اسے بیڈ پر بیٹھاتے اس نے دراز سے فرسٹ ایڈ باکس نکالا تھا اور اس کے زخم کی بینڈیج کرنے لگا تھا۔۔۔شبرہ خاموش نگاہوں سے اسے دیکھتی رہی تھی۔۔۔۔اور آنسو بہاتی رہی تھی۔۔۔

بینڈتج کرنے کے بعد اس نے باکس سائیڈ پر رکھا تھا اور اس کی جانب متوجہ ہوا تھا۔۔۔ جو نگاہیں جھکائے بیٹھی شاید اپنے بچ جانے پر افسوس کر رہی تھی۔۔۔

"بولو۔۔۔ کیا کہنا ہے تمہیں مجھ سے۔۔۔؟"

سمعان گردیزی اس کے گرد بیڈ پر اپنا ہاتھ رکھے ہلکا سا اس کی جانب جھکا ہوا تھا۔۔ جو بیڈ کراؤن سے ٹیک لگائے بیٹھی تھی۔۔۔ اور بھیگی خفا آنکھوں سے اس کی جانب دیکھ تھا۔۔

اور پھر اسے پہلے دن سے لے کر اب تک کی ہر بات سے آگاہ کرتی چلی گئی تھی۔۔۔ اس کو ہر بات بالکل سچ بتادی تھی۔۔ منصور سے

اس کا پہلے کا تعلق۔۔۔ سمعان کے گھر آنے کے بعد اس کے دل کے بدلتے جذبات۔۔

اور اس سے دور جانے کے بعد اس کے لیے محسوس ہوتی شدید محبت۔۔۔ منصور سے اس کی جو بھی باتیں ہوئی تھیں سب بتا دی تھیں۔۔۔

سمعان خاموشی سے سب سنتا رہا تھا۔۔۔

"میں آپ سے بہت زیادہ محبت کرتی ہوں۔۔۔ قسم سے سچ کہہ رہی ہوں۔۔۔ آپ کی یہ بے رخی مجھے اندر سے ختم کر رہی

ہے۔۔۔ جس زندگی میں آپ کا ساتھ نہ ہو۔۔۔ مجھے وہ زندگی نہیں چاہیے۔۔۔

میں نے دھوکا دیا۔۔۔ مگر کبھی آپ سے بے وفائی نہیں کی۔۔۔۔

جب سے آپ کے نکاح میں بندھی میرے جذبات اور احساسات صرف آپ کے لیے تھے۔۔۔ کبھی میں نے ان میں کوئی خیانت نہیں کی۔۔۔

میں جانتی ہوں۔۔۔ آپ مجھے بدکردار سمجھتے ہیں۔۔۔۔ گھٹیا عورت سمجھتے ہیں۔۔ مگر میں سچ کہہ رہی ہوں۔۔۔ میں پہلے دن کی طرح پاکدامن ہوں۔۔۔۔ اور صرف آپ کی ہوں۔۔۔"

روتے ہوئے اس نے ایک ایک بات سمعان گردیزی کو بتادی

تھی۔۔۔

سمعان کو لگا تھا اس کا دل کسی نے پیروں کے نیچے کچل دیا ہو۔۔ اپنے

غصے میں اس نے اس لڑکی کو کم اذیت نہیں دی تھی۔۔ اور اس پل

اسے شدت سے اس بات کا احساس ہوا تھا۔۔۔

احساس تو کچھ دیر پہلے ہو چکا تھا۔۔۔ جب اسے اپنی جان لیتے دیکھ

اس کا دل دہل اٹھا تھا۔۔

سمعان گردیزی جھکا تھا اور اس کے چہرے پر بکھرے آنسوؤں کو

اپنے لبوں سے چن لے لگا تھا۔۔

شبرہ اس والہانہ پن کے لیے بالکل بھی تیار نہیں تھی۔۔۔۔وہ ایک دم سے بوکھلا گئی تھی۔۔

"جانتا ہوں میری بیوی بدکردار نہیں ہے۔۔۔۔ایک بہت پیارے دل کی مالک۔۔۔۔بہت پیاری لڑکی ہے۔۔۔۔ جس نے اس پتھر دل انسان کو محبت کرنا سکھایا ہے۔۔۔اس کو یہ بتایا ہے کہ خود سے بھی زیادہ کسی کو کیسے چاہا جاتا ہے۔۔

اور اس لمحے یہ بھی سکھا دیا ہے کہ محبت کا احساس انا، غصے اور ضد سے بہت اوپر ہوتا ہے۔۔۔

کبھی کبھی رشتوں میں جھکنا بہت ضروری ہوتا ہے۔۔۔مجھے
معاف کردو میری جان۔۔۔

میں نے بھی کم اذیت اور دکھ نہیں دیا تمہیں۔۔۔"

اس کے چہرے کے ایک ایک نقش کو اپنے لبوں سے مہکاتا وہ اس
لڑکی کے دل و دماغ پر چھائی اذیت کو اس پل ختم کر گیا تھا۔۔

اس کا روٹھا محبوب مان گیا تھا۔۔۔اس کے دل کی خوشی لوٹ آئی
تھی۔۔۔

بھیگے چہرے کے ساتھ مسکراتے وہ اس پل سمعان گردیزی کے دل
کو پوری طرح سے آگے سرنگوں کر گئی تھی۔۔۔۔

"نہیں آپ نے کچھ نہیں کیا۔۔۔ آپ اپنے ہر عمل پر حق بجانب تھے۔۔۔ میں نے جو آپ کے ساتھ کیا۔۔۔"

اس شخص کی بڑائی پر وہ مزید شرمندہ ہوئی تھی۔۔۔ مگر سمعان گردیزی نے ایسا نہیں ہونے دیا تھا۔۔۔

"بس اب مزید آنسو نہیں۔۔۔ یہ نہ دیکھوں اسی خاطر تو اتنا وقت تم سے دور رہا۔۔۔ میں نہیں چاہتا تھا تم پر اپنا غصہ نکالوں۔۔۔ اسی خاطر جتنا ہو سکا دور رہا۔۔۔ میں جانتا تھا کہ سب کے سامنے شیرنی بننے والی میری یہ نازک بیوی میری محبت اور غصے سے بنا آتش فشاں برداشت نہیں کر پائے گی۔۔۔"

سمعان گردیزی نے ہاتھ بڑھا کر اس کے ہونٹ کو چھوا تھا۔۔۔

اس کے انداز پر شبرہ شرم سے سرخ ہوئی تھی۔۔۔اس کی بھٹکتی بوجھل نگاہوں پر وہ خود میں سمٹ سی گئی تھی۔۔

"آپ۔۔۔ آپ مان گئے ہیں۔۔۔میں سب کو بتا دوں۔۔۔"

شبرہ نے بوجھل ہوتی دھڑکنوں سے گھبرا کر اس کا دھیان بھٹکانے کی خاطر سائیڈ ٹیبل پر رکھا موبائل اٹھایا تھا۔۔

"ان سب کو صبح پتا چل جائے گا۔۔ابھی تم ان کے بیٹے سے نبٹ لو۔۔۔جس کے اعصاب پر پچھلی اتنی دیر سے اپنے سے قیامت خیز روپ سے بھاری پڑ رہی ہو۔۔۔"

سمعان نے اس کے ہاتھ سے موبائل لیتے واپس ٹیبل پر رکھ دیا تھا۔۔۔اور اس کی بات پر شبرہ کے پورے وجود میں سنسنی دوڑ گئی تھی۔۔۔

وہ اپنی حیا سے بھاری ہوتی پلکیں نہیں اٹھا پا رہی تھی۔۔۔

"آپ کو یہ ڈریس پسند نہیں آیا۔۔۔تو میں چینج کر لوں۔۔۔"

شبرہ نے کانپتی آواز میں پوچھا تھا۔۔

"کس نے کیا کہ مجھے یہ لباس پسند نہیں آیا۔۔۔غصے نے عقل پر پتھر ڈال رکھے تھے اس وقت۔۔۔اب جب عقل آگئی ہے تو

تمہیں ایسا کیوں لگ رہا ہے۔۔۔ میں تمہیں اب ایسے جانے دوں گا۔۔۔

مجھے میری تھوڑی دیر پہلے والی بہادر شیرنی واپس چاہیے۔۔۔ جو اپنے غصیلے شیر کی کچھار میں گھس کر وار کر رہی تھی۔۔ اور اب جب شیر پوری طرح سے اپنے حواسوں میں لوٹ چکا ہے تو وہ سہمی ہرنی بن کر چھپنے کی کوشش کر رہی ہے۔۔۔"

سمعان نے اس کی کمر پر اپنی ہتھیلی جماتے اس کے حسین خم کو نرمی سے چھوا تھا۔۔۔ وہ شرم سے سرخ ہوئی تھی۔۔ اس کا دل بہت زور زور سے دھڑک رہا تھا۔۔۔

"اب تک مجھے جتنا تڑپایا ہے اپنے لیے۔۔۔ کیا ان سب کا حساب دینے کو تیار ہو مسز سمعان گردیزی۔۔"

سمعان نے اس کی کمر پر اپنی گرفت مضبوط کرتے ایک جھٹکے سے اسے اپنے قریب کیا تھا۔۔ وہ سیدھی اس کے سینے سے آن لگی تھی۔۔

"بہت زیادہ پیاری لگ رہی تھی تم پھوپو کے گھر پر۔۔۔ مگر غصہ اتنا حاوی تھا کہ اس نے دل کی سننے ہی نہیں دی۔۔۔ اور اس وقت اس لباس میں تم سمعان گردیزی کے دل پر جو بجلیاں گرا رہی ہو۔۔۔ مجھے اپنے کی جذبات سے خوف محسوس ہونے لگا ہے۔۔۔"

اس کی بھاری گھمبیر سر گوشی شبرہ کی سماعتوں سے ٹکرائی تھی۔۔۔

شبرہ کے وجود کی لرزش بڑھ گئی تھی۔۔۔

اور اس دشمن جاں کی قربت اسے پگھلانے لگی تھی۔۔۔اس کا دل خوشی سے جھوم رہا تھا۔۔۔اس کا دل اپنے پروردگار کے آگے تشکر سے جھک گیا تھا۔۔۔جس نے اس کا مزید نقصان نہیں ہونے دیا تھا۔۔

وہ انسان سے واپس لوٹا دیا تھا۔۔جس سے اس کی زندگی کی ہر خوشی جڑی تھی۔۔

اس کا دل بہت زور سے دھڑکا تھا جب اس شخص کے گستاخ ہاتھ کی گرفت اسے اپنے گاؤن پر محسوس ہوئی تھی۔۔۔۔

اس نے اس کا گاؤن کندھے سے سرکا دیا تھا۔۔۔ اور اگلے ہی لمحے اس کے اعنابی پر تپش ہونٹوں کے لمس نے اس کے وجود کو دہکا کر رکھ دیا تھا۔۔

اس شخص کے ہر ہر انداز میں محبت، چاہت اور دیوانگی واضح چھلک رہی تھی۔۔۔ اس کی شدتیں شبرہ کی جان نکال رہی تھیں۔۔۔ مگر وہ اس سے دور نہیں ہوئی تھی۔۔ اس کی وارفتگیوں اور بےباکیوں سے گھبرا کر واپس اس کی پناہوں میں ہی سمٹتی رہی تھی۔۔

اس کے گداز لبوں پر الوہی مسکان بکھری ہوئی تھی۔۔۔ جسے سمعان گردیزی نے بہت محبت سے اپنے ہونٹوں سے چن لیا تھا۔۔۔ اس شخص کا انداز جنونیت بھرا تھا۔۔۔

وہ اس کے وجود پر جا بجا اپنا لمس چھوڑتا اسے اپنی قربت سے مہکا رہا تھا۔۔۔ اس کی محبت بھری سرگوشیاں اور شبرہ کی بکھرتی سانسیں کمرے کے ماحول کو مزید بوجھل کر رہی تھیں۔۔

باہر بارش کا زور ٹوٹ چکا تھا۔۔۔ اور اندر وہ دونوں ایک دوسرے میں گم اپنی محبت کو امر کرتے ہر دکھ اور اذیت کو اپنی زندگی سے

نکال گئے تھے۔۔۔ دونوں نے ہی بہت کچھ برداشت کیا تھا۔۔ اور اب محبت کی خاطر فراخ دلی کا مظاہرہ کرتے۔۔

وہ ایک دوسرے کی محبت کی شدت کے آگے ہار گئے تھے۔۔۔

ان کی زندگی سے سارے کالے سائے چھٹ گئے تھے۔۔۔۔ اب صرف خوشیاں اور چاہتیں ان دونوں کے لیے بانہیں کھولے کھڑی تھیں۔۔ شبرہ نے اس کی بے باکیوں پر شرم وحیا سے سمٹتے اس کی گردن میں اپنا چہرا چھپا لیا تھا۔۔۔

سمعان گردیزی نے اسے قیمتی متاع کی ہی طرح اپنی بانہوں میں سمیٹ لیا تھا۔۔ یہ لڑکی اسے اتنی عزیز تھی کہ وہ اس کی خاطر اپنا

دل بڑا کرتا اس کی ہر غلطی کو معاف کرتے اسے اپنے سینے میں گیا تھا۔۔

ختم شد۔۔۔۔۔۔